مطالعۂ قرآنِ حکیم

تالیف

خواجہ عبدالرحمٰن

تدوین

خواجہ محمد صدیق

اردو اکیڈمی سندھ کراچی

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ (العنکبوت ۶۹)

جو لوگ ہماری راہ میں لگاتار کوشش کرتے ہیں، ہم ضرور
اُن پر اپنی راہیں کھولیں گے۔

مُطالعۂ قرآنِ حکیم

جلد اوّل

تالیف

خواجہ عبدالرحمٰن

سابق ڈائرکٹر جنرل پوسٹ، پاکستان

تدوین

خواجہ محمد صدیق

سابق ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس، کراچی

اُردو اکیڈمی سندھ، کراچی

انتساب

بیادِ والدِ بزرگوار، میاں احمد مرحوم و مغفور (المتوفی ۱۳۳۷ھ ۱۹۱۸ء)
جن کی مخلصانہ دعاؤں کو قبول فرما کر، اللہ تعالیٰ نے ہم چاروں
بھائیوں کو یہ توفیق بخشی کہ زندگی کی دوسری اہم اور ناگزیر مصروفیتوں
کے درمیان دین اور دعوتِ دین کے تقاضوں کو بھی پورا کرتے
رہیں۔ یہ کتاب اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے، اور اس کا واحد
مقصد بندگانِ خدا کے دلوں میں کتاب الٰہی کو سمجھ کر پڑھنے
کا شوق پیدا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو اپنے زیادہ سے
زیادہ بندوں اور بندیوں کے لیے قرآن مجید کے مطالعے
سے گہری دلچسپی کا ذریعہ اور مؤلف کے لیے نجاتِ آخرت کا ذریعہ
بنائے۔ آمین

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ مؤلف کے والد مرحوم و
مغفور کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

مؤلف (عفا اللہ عنہ)

فہرس

حِصّہ اوّل ـــــ مبادی القواعد

موضوع	صفحہ
تعارف	۵
اَلدَّرسُ الاَوَّل	
کلمہ اور اس کی قسمیں:	۹
اسم، فعل، حرف	۱۰
اَلدَّرسُ الثَّانی	
اسم کی قسمیں (۱): (۱) اسم معرفہ	۱۲
(۲) اسم نکرہ	۱۲
اسم نکرہ و اسم معرفہ کی خصوصیات	۱۳
اسم کی قسمیں (۲): (۱) بلحاظِ جنس	۱۴
(۲) بلحاظ تعداد	۱۶
(۳) جمع مکسر	۱۷
اَلدَّرسُ الثَّالِث	
اسم کی حالتیں بلحاظِ اعراب:	
رفعی، نصبی اور جری حالت	۲۲
اَلدَّرسُ الرَّابع	
مرکب ناقص:	۲۷
(۱) مرکب اشاری	۲۸
مطالعہ	۲۹
(۲) مرکب توصیفی	۳۰
مطالعہ	۳۱
(۳) مرکب اضافی	۳۲
مطالعہ	۳۳

موضوع	صفحہ
(۴) جار و مجرور	۳۴
مطالعہ	۳۵
اسم ضمیر و مرکباتِ ناقصہ	۳۶
(مرکبات ناقصہ کا اعادہ)	۳۹
مطالعہ	۴۰
اَلدَّرسُ الخَامِس	
جملہ اسمیہ: اجزا	۴۳
جملہ اسمیہ کی مثالیں	۴۴
مطالعہ	۴۶
مبتدا کے عوامل	۴۷
خبر کے عوامل	۴۸
مطالعہ	۵۰
اَلدَّرسُ السَّادِس	
فعل - ۱	۶۱
فعل کی تین بڑی قسمیں	۶۱
وزن فعل	۶۲
ثلاثی مجرد کے ابواب	۶۳
ثلاثی مزید و رباعی کا مضارع	۶۵
ثلاثی مجرد (ماضی) کی گردان	۶۷
ثلاثی مزید و رباعی (ماضی) کی گردان	۶۸
ثلاثی مجرد (مضارع) کی گردان	۶۹
ثلاثی مزید و رباعی (مضارع) کی گردان	۷۰

موضوع	صفحہ	موضوع	صفحہ
اَلدَّرْسُ السَّابِع		د۔ مضارع منصوب	۱۰۵
فصل ۲ ۔ افعال مجہول	۷۳	ہ۔ مضارع مجزوم، امر، نہی	۱۰۶
امر مخاطب، نہی مخاطب	۷۴	اَلدَّرْسُ التَّاسِع	
اسم فاعل، اسم مفعول	۷۵	تاکید فعل:	۱۱۱
اسم تفضیل	۷۶	امر غائب موکد	۱۱۲
افعال کی صرف صغیر	۷۶	نہی و مستقبل موکد	۱۱۳
ماضی قریب و بعید	۷۸	امر مخاطب موکد	۱۱۳
ماضی استمراری	۷۹	مطالعہ	۱۱۴
مضارع مختص بہ حال و مستقبل	۸۰	اَلدَّرْسُ العَاشِر	
ماضی و مضارع منفی	۸۰	افعال مُعْتَلَّہ:	۱۲۱
مضارع کے عوامل	۸۱	صحیح۔ مہموز۔ مضاعف	۱۲۱
اَلدَّرْسُ الثَّامِن		مضاعف کی گردانیں	۱۲۲
جملہ فعلیہ اور اس کے اجزا	۸۵	مثال۔ اجوف	۱۲۳
فعل اور فاعل میں مطابقت	۸۷	ناقص۔ لفیف	۱۲۴
مطالعہ		مطالعہ	
ا۔ ماضی، ثلاثی مجرد	۸۸	قرآنی آیات ـــ ۱	۱۲۵
ب۔ ثلاثی مزید و رباعی (ماضی)	۹۲	قرآنی آیات ـــ ۲	۱۲۸
ج۔ مضارع، حال و مستقبل	۹۸	قرآنی دعائیں	۱۳۴

فہرس حصہ دوم ۔ صفحہ ۱۴۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی .... علیٰ رسولہ الکریم

تعارف طبع اوّل (۱۴۰۳ھ)

اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کے لیے زمین پر آباد ہو کر زندگی بسر کرنے کا فرمان جاری کیا تو ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ:

فَاِمَّا یَاْتِیَنَّكُمْ مِّنِّیْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

اب اگر میری طرف سے تمھارے پاس کوئی ہدایت پہنچے تو جو میری ہدایت کی پیروی کریں گے ان کے لیے نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں۔ مگر جو لوگ میری آیات کو جھٹلائیں گے اور ان کے ساتھ کفر کا رویہ اختیار کریں گے۔ وہ دوزخ میں جائیں گے، جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔" (۲: ۳۸: ۳۹)

چنانچہ پروردگار عالم نے بنی نوع انسان کی ہدایت و رہنمائی اور تعلیم و تذکیر کے لیے رسول اور انبیاء بھیجے اور کتابیں نازل فرمائیں۔ قرآن مجید اس سلسلۂ رشد و ہدایت کی آخری کڑی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے، جو اس نے اپنے آخری نبی اور رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کی یہ خاص عنایت اور مہربانی ہے کہ اس نے ہمیں اس صحیفۂ رحمت سے نوازا کہ اسے پڑھو، سمجھو، اور اس کی روشنی میں اپنی فکری اور عملی کج رویوں کی اصلاح کر کے اس دنیا میں بھی پھولو اور پھلو اور آخرت میں بھی فلاح پاؤ۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

اور یہ کتاب ہم نے اتاری ہے، سراپا خیر و برکت۔ تو اسکی پیروی کرو اور تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم پر رحمت کی جائے۔

غرض قرآن حکیم قیامت تک سارے انسانوں کے لیے زندگی کا مکمل دستور العمل ہے۔ جو قوم اپنی انفرادی اور اجتماعی، تمدنی اور معاشرتی، معاشی اور سیاسی زندگی میں اس کتاب الٰہی کی تعلیمات پر کاربند رہے گی، وہ دنیا میں کامیاب رہے گی اور آخرت میں سرخرو ہوگی اور جو اسے پس پشت ڈال دے گی وہ دنیا میں بھی نامرادی اور بدنصیبی کی ٹھوکریں کھاتی رہے گی اور آخرت میں بھی رسواکن عذاب میں گرفتار رہے گی۔

ہر ہوشمند انسان کے لیے سب سے زیادہ سنجیدگی کے ساتھ غور کرنے کا اصل مسئلہ یہ ہے کہ کل کو جو روزِ حساب آنے والا ہے، اس کے لیے اس نے کیا کیا ہے اور کیا کر رہا ہے؟ اللہ تعالیٰ ہر شخص کے قول و فعل سے اچھی طرح باخبر ہے اور وہ ہر ایک کو اس کے ایک ایک عمل کا پورا پورا بدلہ دے گا۔ اعمال کے حسن و قبح کے لیے کسوٹی صرف قرآن حکیم ہے۔ فوز و فلاح صرف انہی کو حاصل ہوگی جن کے اعمال اس کسوٹی پر پورے اتریں گے۔ دوسروں کے لیے ابدی بدبختی اور نامرادی کے سوا کچھ نہیں ہوگا۔ یہی حال قوموں کا بھی ہے۔ آں حضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

اِنَّ اللّٰہَ یَرْفَعُ بِھٰذَا الْکِتَابِ اَقْوَامًا وَّیَضَعُ بِہٖ اٰخَرِیْنَ۔

"اللہ تعالیٰ اس کتاب کی برکت سے بعض قوموں کو سربلندی عطا فرمائے گا اور بعض قوموں کو اس (کو پس پشت ڈال دینے) کی وجہ سے پستی کے گڑھے میں گرادیگا"

مختصر یہ کہ قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنا اور اس کی تعلیمات پر صدق دل سے عمل پیرا ہونا ہر مسلمان کے لیے لازمی اور موجب سعادت ہے اور یہ کوئی دشوار کام نہیں۔ پختہ ارادے اور عزم کے ساتھ لگاتار کوشش کی جائے تو توفیق الٰہی شاملِ حال ہو جاتی ہے اور مشکل سے مشکل کام بھی آسان ہو جاتا ہے۔

"مطالعہ قرآن حکیم" کا مؤلف سالہا سال سے قرآن حکیم کے اتھاہ سمندر میں سے علم و حکمت کے قیمتی موتیوں سے اپنا دامن بھرنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے، اور اس کی

کوششیں بار آور بھی ہوئی ہیں۔ "مطالعہ قرآن حکیم" کی تالیف، اپنے استفادے کے ثمرات میں اپنے بھائیوں کو شریک کرنے کی ایک مخلصانہ کوشش ہے۔ مقصد یہ ہے کہ جدید تعلیم یافتہ حضرات میں قرآن فہمی کا شوق پیدا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کی اس بے بہا نعمت سے کماحقہ، مستفید ہونے کی کوشش کریں۔

یہ کتاب خصوصی طور پر اُن حضرات کی رہنمائی کے لیے ترتیب دی گئی ہے جو کہ اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں علوم جدیدہ کی تحصیل میں مصروف رہنے کی وجہ سے قرآن مجید کے غائر مطالعہ اور اس کے مطالب و معانی پر غور کرنے کے لیے وقت نہیں نکال سکے، اور اب اس کمی کو پورا کرنا چاہتے ہیں۔ کتاب کے پہلے حصے میں عربی گرامر کے ضروری اور بنیادی مسائل سہل اور دل نشین انداز میں بیان کیے گئے ہیں۔ قواعد و ضوابط کی توضیح کے لیے الفاظ، مرکبات اور جملے حتی الوسع قرآن پاک سے لیے گئے ہیں۔ اس ضمن میں پہلے پندرہ پاروں کی دو تین سو آیات کا مطالعہ کرایا گیا ہے، یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ گرامر کو بھی قرآن فہمی کا ذریعہ بنایا گیا ہے۔ دوسرے حصے میں قرآن حکیم کی وہ سورتیں لی گئی ہیں جو اکثر و بیشتر زیرِ تلاوت رہتی ہیں۔ یا جو اعلیٰ امتحانات کے لیے داخل نصاب ہیں۔

مولّف کے برادر مکرم، خواجہ محمد صدیق، جن کی عمر تعلیم و تعلّم کے دشت کی سیاحی میں گذری ہے اور تصنیف و تالیف کا تجربہ بھی رکھتے ہیں، انھوں نے کتاب کے مسودے، خصوصاً اس کے پہلے حصے کو، تدوین، ترتیب اور تسویہ کرکے، تعلیمی نقطہ نگاہ سے سہل بنایا اور کتابت اور طباعت کی سنگلاخ وادیوں سے گزار کر زیورِ طبع سے آراستہ کرنے کے لیے محنت کی، اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

اردو اکیڈمی سندھ کے علاؤالدین خالد اور صلاح الدین احمد بھی اس سلسلہ میں مخلصانہ تعاون کے لیے شکریے کے مستحق ہیں۔

آج کل انتہائی کوشش اور احتیاط کے باوجود کسی کتاب کا غلطیوں سے پاک رہ جانا ناممکن نہیں تو دشوار ضرور ہے۔ کتاب کی خامیوں کو دور کرنے اور اس کی افادیت میں اضافہ کرنے کے لیے قارئین کے مخلصانہ مشورے شکریے کے ساتھ قبول کیے جائیں گے۔

دعا ہے کہ مؤلف کی یہ مخلصانہ کوشش مطلوبہ مقصد کے حصول کے لیے مؤثر اور کارگر ثابت ہو اور اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو قرآن حکیم کو سمجھ کر پڑھنے اور اس کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ع ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

مؤلف (عفا اللہ عنہ)

طبعِ دوم (۱۴۰۵ھ)

مطالعہ قرآن حکیم کا پہلا ایڈیشن شائقین نے ہاتھوں ہاتھ لیا۔ اکثر قدر دانوں نے ایک ساتھ دس دس نسخے خرید کر اندرون و بیرونِ ملک اعزہ اور احباب کو تحفتہً دیئے۔ خدا کا شکر ہے کہ قرآن پاک کو سمجھ کر پڑھنے کی تشویق کے سلسلے میں اس ناچیز کی سعی مشکور ہوئی۔

طبع دوم کو حتی الامکان غلطیوں سے پاک رکھنے کی کوشش کی گئی ہے صرف ونحو کی عربی اصطلاحات کے انگریزی مترادفات متن کے اندر بھی دے دیئے گئے ہیں۔ اسکے علاوہ ۴۲ صفحات کے ضمیمے کا اضافہ کیا گیا ہے جو قرآن حکیم میں مستعمل افعال کے صیغہ ہائے واحد مذکر غائب (فعل ماضی) کی مکمل فہرست ہے۔ ہر فعل کا باب اور مصدر کا اردو ترجمہ بھی دے دیا گیا ہے۔ مطالعہ قرآن حکیم کی اس جلد میں جو سورتیں شامل نہیں کی گئیں، ان کے مطالب کو سمجھنے میں یہ ضمیمہ، ان شاءاللہ، بہت مفید اور مددگار ثابت ہوگا۔

آئندہ ایڈیشن کے لئے مشورے شکریے کے ساتھ قبول کئے جائیں گے۔

شعبان المعظم، ۱۴۰۵ھ — مؤلف (عفا اللہ)

۱۶۷۔ سی/۳ پی، ای، سی، ایچ سوسائٹی کراچی

فون: ۴۳۴۶۰۱

اَلدَّرْسُ الْاَوَّلُ

کلمہ اور اس کی قسمیں

اسم (NOUN)، فِعل (VERB)، حرف (PARTICLE)

۱۔ ہر زبان الفاظ کا مجموعہ ہوتی ہے۔ الفاظ بے معنی (مُہمل) بھی ہوتے ہیں اور بامعنی بھی۔ بامعنی لفظ کو قواعد میں کلمہ کہتے ہیں۔ عربی قواعد میں کلمے کی تین قسمیں ہیں: اسم، فعل اور حرف۔

۲۔ اسم: عربی قواعد کی رُو سے اسم وہ کلمہ ہے جو بذاتِ خود، کسی دوسرے کلمے کی مَدد کے بغیر اپنے معنے ظاہر کرے اور اس کے معنوں میں کوئی زمانہ (ماضی حال یا مستقبل) نہ پایا جائے، جیسے: کِتَابٌ - زَیْدٌ - مَدِیْنَۃٌ۔

اردو زبان میں عربی زبان کے بے شمار اسم استعمال ہوتے ہیں۔ بلکہ بجا طور پر کہا جاسکتا ہے کہ اردو زبان کے بیشتر اسماء عربی زبان سے لئے گئے ہیں۔ مگر اردو اور عربی کے مشترکہ الفاظ کی بناوٹ میں کچھ فرق ہے جسے اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیئے۔ اردو میں اسم کی ظاہری بناوٹ مستقل ہوتی ہے۔ کوئی اسم جملے میں خواہ کسی بھی جگہ اور کسی بھی حالت میں استعمال ہو، اس کی صورت عام طور پر نہیں بدلتی۔ اس کے علاوہ اردو اسماء کے آخری حرف پر کوئی حرکت (زبر زیر یا پیش) نہیں ہوتی۔ اس کے برعکس عربی میں عام طور پر اسم کے آخری حرف پر کوئی حرکت ہوتی ہے۔ اس حرکت کو اِعراب کہتے ہیں، جیسے:

اردو اسماء	عربی میں ان اسماء کی مختلف صورتیں
۱۔ کتاب	(ا) كِتَابٌ ۔ كِتَابًا ۔ كِتَابٍ
	(ب) اَلْكِتَابُ ، اَلْكِتَابَ ۔ اَلْكِتَابِ
۲۔ قلیل	(ا) قَلِيلٌ ۔ قَلِيلًا ۔ قَلِيلٍ
	(ب) اَلْقَلِيلُ ۔ اَلْقَلِيلَ ۔ اَلْقَلِيلِ

اوپر کی مثالوں سے یہ بات واضح ہو گئی ہو گی کہ عربی میں نہ صرف یہ کہ ہر اسم کے آخری حرف پر کوئی حرکت (اعراب) ہوتی ہے بلکہ اعراب بدلتا بھی رہتا ہے۔ نیز اسم سے پہلے کبھی اَل لگایا جاتا ہے اور کبھی نہیں لگایا جاتا۔ اعراب اور صورت کی تبدیلی سے معنے بھی بدل جاتے ہیں۔ مثلاً ذیل کے تین فقروں میں اَللّٰہ کے اعراب اور موقع استعمال پر غور کیجیے:

۱۔ قَالَ اللّٰهُ	اللہ نے فرمایا	(اللہ فاعل ہے)
۲۔ اَقْرِضُوا اللّٰهَ	اللہ کو قرض دو	(اللہ مفعول ہے)
۳۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ	مَیں پناہ مانگتا ہوں اللہ سے	(اللہ مجرور ہے)

تینوں فقروں میں موقعِ استعمال کی وجہ سے اللہ کا اعراب مختلف ہے۔

۳۔ فِعل: عربی قواعد کی رُو سے فعل وہ کلمہ ہے جو بذاتِ خود، کسی دوسرے کلمے کی مدد کے بغیر، اپنے معنے ظاہر کرے اور اس کے معنوں میں تین زمانوں (ماضی، حال، اور مستقبل) میں سے کوئی زمانہ پایا جائے، جیسے: قَتَلَ (اُس نے قتل کیا)، يَقْتُلُ (وہ قتل کرتا ہے، یا قتل کرے گا)۔

عربی زبان کے اکثر افعال کے آخری حرف کی حرکت (اعراب) کے علاوہ کلمے کے دوسرے حروف میں بھی ردّ و بدل ہوتا رہتا ہے، جس کی وجہ سے معنے بھی بدل

جاتے ہیں۔ مندرجہ ذیل الفاظ اور ان کے معانی پر غور کیجیے :

یَدْخُلُ وہ داخل ہوتا ہے۔	یُدْخِلُ وہ داخل کرتا ہے۔
یَخْرُجُ وہ باہر نکلتا ہے۔	یُخْرِجُ وہ باہر نکالتا ہے۔
یَحْسُبُ وہ شمار کرتا ہے۔	یَحْسَبُ وہ گمان کرتا ہے۔
یَفْلَحُ کاشت کرتا ہے۔	یُفْلِحُ وہ فلاح پاتا ہے۔
اَنْعَمْتَ تُو نے انعام کیا۔	اَنْعَمْتُ میں نے انعام کیا۔

یَدْخُلُ اور یُدْخِلُ۔ دونوں افعال کے حروف یکساں ہیں، مگر حرکات کے اختلاف کی وجہ سے معنے بھی مختلف ہو گئے ہیں۔ یہی حال افعال کے باقی چار جوڑوں کا ہے۔ افعال کی حرکات اور معنوں میں یہ تبدیلیاں عربی قواعد کے ضابطوں کے تحت واقع ہوئی ہیں۔ جو شخص عربی قواعد سے واقف ہے، وہ بڑی آسانی سے اُنھیں سمجھ لے گا۔

۴۔ حرف: عربی قواعد کی رُو سے حرف وہ کلمہ ہے جو اپنے معنے ظاہر کرنے کے لیے دوسرے کلموں کا محتاج ہو۔ یعنی جب تک اس کے ساتھ کوئی دوسرا کلمہ نہ ملایا جائے، اس کے پورے معنے سمجھ میں نہ آئیں، جیسے: مِنْ (سے)۔ اِلٰی (تک)۔ فِیْ (میں)۔

حرف اَسماء اور اَفعال میں ربط پیدا کر کے مرکبات بنانے کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے: مِنَ الْمَسْجِدِ (مسجد سے)۔ اِلَی الْبَیْتِ (گھر کی طرف)۔

اَسماء اور اَفعال کے برخلاف، عربی زبان کے حروف کی آخری حرکت (اعراب) ہمیشہ یکساں رہتی ہے۔ مختلف ترکیبوں میں آنے یا موقع اور محل کے اختلاف سے اس میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔

حرف کی کئی قسمیں ہیں۔ ہر قسم کا تفصیلی بیان اپنے اپنے موقع پر آئے گا۔

اَلدَّرْسُ الثَّانِیْ

اِسم کی قسمیں ۱- بلحاظ معنی:

معرفہ (DEFINITE NOUN) ، نکرہ (INDEFINITE NOUN)

عربی قواعد کے لحاظ سے اسم کی دو بڑی قسمیں ہیں: اسم معرفہ، اور اسم نکرہ

أ - اسم معرفہ: اسم معرفہ کی پھر کئی قسمیں ہیں اور وہ یہ ہیں :-

۱- **اسم علم** (PROPER NOUN) کسی شخص، جگہ یا چیز کا خاص نام جیسے: اِبْرَاهِيْمُ، كُوْفَةٌ

۲- **اسم ضمیر** (PRONOUN) وہ اسم جو کسی دوسرے اسم کی جگہ استعمال کیا جائے، جیسے: هُوَ (وہ)۔ أَنْتَ (تو)۔ أَنَا (میں)۔

۳- **اسم اشارہ** (Demonstrative Pronoun) وہ اسم جس سے کسی شخص یا چیز کی طرف اشارہ کیا جائے، جیسے: هٰذَا (یہ) - ذٰلِكَ (وہ)۔

۴- **اسم استفہام** (Interrogative Pronoun) وہ اسم جو بات پوچھنے کے لیے استعمال کیا جائے، جیسے: مَنْ (کون ؟)- مَا (کیا؟)-

۵- **اسم موصول** (Relative Pronoun) وہ اسم جو جملے کے ایک حصّے کو دوسرے کے ساتھ ملانے کے لیے استعمال کیا جائے، جیسے: اَلَّذِیْ (جس نے، جو)

اِن میں سے ہر قسم کا تفصیلی بیان اپنے اپنے موقع پر آئے گا۔

۲- اسمِ نکرہ: اسم نکرہ کی بھی کئی قسمیں ہیں اور وہ یہ ہیں:-

۱- اسمِ ذات (Common Noun) ایک قسم کی بہت سی چیزوں کا مشترک نام، جس سے ایک قسم کی چیزوں کو دوسری قسم کی چیزوں سے الگ پہچانا جاسکے، جیسے: رَجُلٌ (مرد)- کَلْبٌ (کتّا)- کِتَابٌ (کتاب)

۲- اسمِ صفت (Adjective) وہ اسم جو کسی دوسرے اسم کی اچھائی، برائی یا حالت بیان کرے، جیسے: (قُرْآنٌ) مَجِیْدٌ -(عَذَابٌ) اَلِیْمٌ (دردناک عذاب)

۳- اسمِ مصدر (Verb Infinitive) وہ اسم جو کسی کام کا نام ہو، جیسے: قَتْلٌ (مار ڈالنا) فَتْحٌ (کھولنا)- اِخْرَاجٌ (نکالنا)-

۴- اسمِ مشتق (Derivative) وہ اسم جو کسی مصدر سے بنایا گیا ہو، جیسے: قَاتِلٌ (قتل کرنے والا)- مَقْتُوْلٌ (قتل کیا جانے والا)- مَقْتَلٌ (قتل کی جگہ)، یہ اسم قَتْلٌ سے بنائے گئے ہیں-

اسم مشتق کی کئی قسمیں ہیں جن کا بیان اپنے اپنے موقع پر آئے گا-

اسم نکرہ کی مختلف قسموں کا تفصیلی بیان بھی بعد میں آئے گا-

۳- اسمِ معرفہ اور اسمِ نکرہ کی خصوصیات

۱- "اسمِ نکرہ کا نشان" جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے "تنوین ہے- یعنی دو پیش (ـٌ)، دو زبر (ـً) اور دو زیر (ـٍ) کا اعراب- کوئی اسم نکرہ اپنی اصلی حالت میں تنوین کے بغیر نہیں ہوتا-

ال تعریف: اگر کسی اسم نکرہ کے شروع میں اَل لگا دیا جائے تو وہ معرفہ بن جاتا ہے- اور اس سے کوئی خاص شخص، خاص جگہ یا خاص چیز ہی سمجھی جاتی ہے- اس صورت میں تنوین گر جاتی ہے اور اسم کا اعراب صرف ایک پیش (ـُ)

ایک زبر (ـــً) یا ایک زیر (ـــٍ) رہ جاتا ہے، جیسے:

کِتَابٌ (کوئی کتاب)	اَلْکِتَابُ (خاص کتاب مثلاً قرآن مجید)
مَدِیْنَۃٌ (کوئی شہر)	اَلْمَدِیْنَۃُ (خاص شہر، یعنی مدینہ منورہ)
اَرْضٌ (زمین کا کوئی علاقہ)	اَلْاَرْضُ (کرۂ زمین، کوئی خاص علاقہ)

ایسے اَلْ سے چونکہ نکرہ میں معرفہ کے معنے پیدا ہو جاتے ہیں، اس لیئے اسے قواعد میں الِ تعریف (معرفہ بنانے والا) کہتے ہیں۔

ب۔ اسم معرفہ پر اَلْ نہیں لگتا اور نہ ہی اس پر تنوین آتی ہے۔ البتہ بعض الفاظ اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں۔ جیسے اَلرُّوْمُ، اَلشَّامُ، مُحَمَّدٌ، زَیْدٌ۔ یہ اہلِ زبان کے استعمال پر موقوف ہے، اس کے لیے کوئی ضابطہ نہیں ہے۔

اِسم کی قسمیں (2) بلحاظ جنس: (GENDER)

مُذکّر و مؤنث

FEMINIVE و MASCULINE,

ا۔ عربی زبان میں بھی، اردو زبان کی طرح، جان دار اور بے جان سبھی اسموں میں تذکیر و تانیث کا خیال رکھا جاتا ہے۔ جانداروں میں تو نر کے مقابلے میں مادہ اور مادہ کے مقابلے میں نر ہوتا ہے۔ مگر بے جان چیزوں کا یہ حال نہیں، اس لیے مذکر و مؤنث کی دو قسمیں ہوئیں: حقیقی اور غیر حقیقی۔

ا۔ مذکر حقیقی: وہ اسم ہے جو کسی نر جان دار کے لیے بولا جائے، جیسے:

زَیْدٌ، رَجُلٌ (مرد)۔ عُصْفُوْرٌ (چڑا)

(ب) مؤنث حقیقی : وہ اسم ہے جو کسی مادہ جاندار کے لیے بولا جائے، جیسے : مَرْیَمُ، اِمْرَأَةٌ (عورت)، عُصْفُوْرَةٌ (چڑیا)

۲-(ر) مذکر حقیقی : کسی بے جان چیز کا نام جسے بول چال میں مذکر مانا جاتا ہو، جیسے : قَمَرٌ (چاند)، کِتَابٌ، قَلَمٌ۔

(ب) مؤنث غیر حقیقی : کسی بیجان چیز کا نام جسے عام بول چال میں مؤنث مانا جاتا ہو، جیسے : شَمْسٌ (سورج)، اَرْضٌ (زمین)، حَرْبٌ (لڑائی)

۲- مؤنث اسم کی تین لفظی علامتیں :

١- آخری حرف تائے مربوطہ (ة) ہو، جیسے : نِعْمَةٌ، قُدْرَةٌ، نَاقَةٌ

٢- آخر میں الف مقصورہ (ى) ہو، جیسے : عُظْمٰی (مذکر : اَعْظَمُ) کُبْرٰی (مذکر : اَکْبَرُ)، صُغْرٰی (مذکر : اَصْغَرُ)

٣- آخر میں الفِ ممدودہ (ـَـاء) ہو، جیسے : حَمْرَاءُ (مذکر : اَحْمَرُ) زَهْرَاءُ (مذکر : اَزْهَرُ) خَضْرَاءُ (مذکر : اَخْضَرُ)

مذکر اسم کے آخر میں تائے مربوطہ (ة) لگانے سے مؤنث بن جاتا ہے، جیسے : مَلِكٌ سے مَلِكَةٌ، جَمِيْلٌ سے جَمِيْلَةٌ، تِلْمِيْذٌ سے تِلْمِيْذَةٌ۔

٣- عربی زبان میں بہت سے ایسے الفاظ ہیں جنھیں مؤنث سمجھا جاتا ہے۔ اگرچہ ان کے آخر میں نہ مؤنث کی کوئی علامت ہے اور نہ کسی قاعدے کے تحت مؤنث کہے جاسکتے ہیں۔ ان کا مذکر یا مؤنث ہونا اہلِ زبان کی بول چال پر موقوف ہے۔ ان میں کچھ الفاظ یہ ہیں :

١- شہروں، قصبوں اور قبیلوں کے نام : اَلشَّامُ، مِصْرُ، قُرَيْشٌ۔

٢۔ جسم کے اعضاء کے نام جو جوڑے جوڑے ہیں : عَیْنٌ (آنکھ) یَدٌ (ہاتھ) رِجْلٌ (پاؤں)

یہ قاعدہ اکثریّہ ہے، کلیہ نہیں۔ مثلاً : مِرْفَقٌ (کہنی) خَدٌّ (گال) مذکّر بولے جاتے ہیں۔

٣۔ متفرق الفاظ : اُذُنٌ (کان)، اَرْضٌ (زمین) جَحِیْمٌ (دوزخ) جَهَنَّمُ (دوزخ) دَارٌ (گھر)، رِیْحٌ (ہوا)، سَقَرُ (دوزخ) قَدَمٌ (قدم) نَارٌ (آگ) وغیرہ مونث بولے جاتے ہیں۔

قرآن پاک کے مطالعہ کے دوران آپ کو بہت سے اور اسی قسم کے مؤنث الفاظ ملیں گے۔

اسم کی بعض اقسام مثلاً اسمِ ضمیر، اسم اشارہ، اسمِ موصول، اسمِ صفت اور اسمِ مشتق کی تذکیر و تانیث کا بیان اپنے اپنے موقع پر آئے گا۔

اسم کی قسمیں، بلحاظ تعداد (NUMBER)

مفرد Singular, مُثَنّٰی Dual, جمع Plural

١۔ تعداد کے لحاظ سے عربی زبان میں اسم کی تین صورتیں ہوتی ہیں :

١۔ مفرد : اسم کی وہ صورت ہے، جو ایک شخص یا جگہ یا چیز کے لیے استعمال ہو، جیسے : مُسْلِمٌ، مُسْلِمَۃٌ

٢۔ مثنّٰی (تثنیہ) اسم کی وہ صورت ہے جو دو شخصوں، دو جگہوں یا دو چیزوں کے لیے استعمال ہو، جیسے : مُسْلِمَانِ، مُسْلِمَیْنِ، مُسْلِمَتَانِ، مُسْلِمَتَیْنِ۔

بنانے کا قاعدہ : مفرد اسم کے آخری حرف کی حرکت کو زبر (ـَـ) سے

بدل کر انِ یا یْنِ بڑھائیے، جیسے:

۳۔ جمع: اسم کی وہ صورت ہے جو دو سے زیادہ شخصوں، جگہوں یا چیزوں کے لیے استعمال ہو، جیسے: مُسْلِمُوْنَ۔ مُسْلِمَاتٌ۔ رُسُلٌ

۲۔ عربی قواعد میں جمع کی دو قسمیں ہیں:

(۱) جمع سالم (Perfect Plural)

(ا) مذکر: مفرد اسم کے آخری حرف کی حرکت کو پیش (ـُ) سے بدل کر وْنَ بڑھائیے: جیسے مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ۔ یا آخری حرف کی حرکت کو زیر (ـِ) سے بدل کر یْنَ بڑھائیے، جیسے: مُسْلِمٌ سے مُسْلِمِیْنَ

(ب) مونث: مؤنث مفرد اسم کی آخری ۃ کو حذف کر کے اتٌ یا اتٍ بڑھائیے، جیسے: مُسْلِمَاتٌ، مُسْلِمَاتٍ

(۲) جمع مکسّر: جمع مکسّر مفرد میں ردّو بدل کر کے بنائی جاتی ہے۔ Broken Plural

یہ تبدیلیاں عام طور پر تین طرح کی ہوتی ہیں:

ا۔ مفرد اسم کی حرکات میں ردّو بدل کیا جاتا ہے، جیسے: اَسَدٌ سے اُسُدٌ۔ فَرَشٌ سے فُرُشٌ۔

ب۔ مفرد اسم کا کوئی حرف بھی حذف کیا جاتا ہے، جیسے: رَسُوْلٌ سے رُسُلٌ، کِتَابٌ سے کُتُبٌ۔

ج۔ مفرد اسم کے اندر ردّو بدل اور اضافہ کیا جاتا ہے، جیسے: رَجُلٌ سے رِجَالٌ، عَبْدٌ سے عِبَادٌ۔

ایسی جمع بنانے کے لیے چونکہ واحد کی ساخت کو بدل دیا جاتا ہے، اس لیے اسے جمع مکسر (ٹوٹی ہوئی جمع) (Broken Plural) کہتے ہیں۔

۳۔ جمع مکسر بنانے کا کوئی کلیہ قاعدہ نہیں، چند اکثریہ قاعدے ہیں جو مکمل رہنمائی کے لئے کافی نہیں۔ اس لیے قارئین کی رہنمائی کے لیے ایک فہرست دی جاتی ہے، جس میں ایک ایک وزن کی جمعیں یکجا کر دی گئی ہیں:

(۱) اَفْعَالٌ مفرد: ـــ ـــ ـٌ جمع: اَ ـْـ ـَـ ا ـٌ

مفرد	جمع	مفرد	جمع	مفرد	جمع
اَثَرٌ نشان	آثَارٌ	رَبٌّ پروردگار	اَرْبَابٌ	عِنَبٌ انگور	اَعْنَابٌ
اُذُنٌ کان	آذَانٌ	رِحْمٌ رحم	اَرْحَامٌ	عُنُقٌ گردن	اَعْنَاقٌ
اِسْمٌ	اَسْمَاءٌ	زَوْجٌ جوڑا	اَزْوَاجٌ	قُفْلٌ	اَقْفَالٌ
بِرٌّ نیکوکار	اَبْرَارٌ	رُوْحٌ	اَرْوَاحٌ	قَلَمٌ	اَقْلَامٌ
بَصَرٌ آنکھ	اَبْصَارٌ	سِبْطٌ نواسا	اَسْبَاطٌ	لَوْحٌ تختی	اَلْوَاحٌ
بِکْرٌ کنواری	اَبْکَارٌ	سُوْقٌ بازار	اَسْوَاقٌ	لَوْنٌ رنگ	اَلْوَانٌ
بَابٌ دروازہ	اَبْوَابٌ	شَیْئٌ	اَشْیَاءٌ	مَثَلٌ	اَمْثَالٌ
ثَمَرٌ	اَثْمَارٌ	صَاحِبٌ ساتھی	اَصْحَابٌ	مَیِّتٌ	اَمْوَاتٌ
جِسْمٌ بدن	اَجْسَامٌ	صَنَمٌ بت	اَصْنَامٌ	مَالٌ	اَمْوَالٌ
حِبْرٌ عالم	اَحْبَارٌ	صَوْتٌ آواز	اَصْوَاتٌ	نَبَأٌ اہم خبر	اَنْبَاءٌ
حِزْبٌ جماعت	اَحْزَابٌ	صُوْفٌ اون	اَصْوَافٌ	نُوْرٌ	اَنْوَارٌ
خَالٌ ماموں	اَخْوَالٌ	طِفْلٌ	اَطْفَالٌ	وَثَنٌ بت	اَوْثَانٌ
خَبَرٌ	اَخْبَارٌ	طَوْرٌ	اَطْوَارٌ	وَلَدٌ	اَوْلَادٌ
دُبُرٌ پیٹھ	اَدْبَارٌ	عَدُوٌّ	اَعْدَاءٌ	وِزْرٌ بوجھ	اَوْزَارٌ
ذَقَنٌ ٹھوڑی	اَذْقَانٌ	عَمَلٌ	اَعْمَالٌ	یَوْمٌ	اَیَّامٌ

(٢) **اَفْعُلٌ** مفرد: ـَ ـْ ـٌ، جمع: اَ ـْ ـُ ـٌ

مفرد	جمع	مفرد	جمع	مفرد	جمع
بَحْرٌ	اَبْحُرٌ	شَهْرٌ۔ مہینہ	اَشْهُرٌ	نَفْسٌ - جان	اَنْفُسٌ
رِجْلٌ - پاؤں	اَرْجُلٌ	عَيْنٌ - آنکھ	اَعْيُنٌ	نِعْمَةٌ	اَنْعُمٌ

(٣) **اَفْعِلَةٌ** جمع: اَ ـْ ـِ ـَةٌ

مفرد	جمع	مفرد	جمع	مفرد	جمع
جَنَاحٌ۔ بازو	اَجْنِحَةٌ	سِلَاحٌ۔ ہتھیار	اَسْلِحَةٌ	مَتَاعٌ۔ توشہ	اَمْتِعَةٌ
دُعَاءٌ	اَدْعِيَةٌ	عَزِيْزٌ	اَعِزَّةٌ	مِثَالٌ	اَمْثِلَةٌ
ذَلِيْلٌ	اَذِلَّةٌ	لِبَاسٌ	اَلْبِسَةٌ	وَادِيٌ	اَوْدِيَةٌ
طَعَامٌ	اَطْعِمَةٌ	لِسَانٌ۔ زبان	اَلْسِنَةٌ		

(٤) **فُعُوْلٌ** واحد: ـَ ـْ ـٌ ؛ جمع: ـُ ـُوْ ـٌ

اَجْرٌ۔ صلہ	اُجُوْرٌ	خَيْلٌ	خُيُوْلٌ	فَتْحٌ	فُتُوْحٌ
اَصْلٌ	اُصُوْلٌ	ذَنْبٌ	ذُنُوْبٌ	فَرْجٌ۔ شگاف	فُرُوْجٌ
اَلْفٌ۔ ہزار	اُلُوْفٌ	رَاْسٌ۔ سر	رُءُوْسٌ	قَبْرٌ	قُبُوْرٌ
بُرْجٌ	بُرُوْجٌ	رَجْمٌ۔ پتھراؤ کرنے کی چیز	رُجُوْمٌ	قَصْرٌ	قُصُوْرٌ
بَيْتٌ۔ گھر	بُيُوْتٌ	رَمْزٌ۔ علامت	رُمُوْزٌ	قَرْنٌ	قُرُوْنٌ
جِذْعٌ۔ تنہ	جُذُوْعٌ	زَرْعٌ۔ کھیتی	زُرُوْعٌ	قَلْبٌ	قُلُوْبٌ
جِلْدٌ۔ کھال	جُلُوْدٌ	صَدْرٌ۔ سینہ	صُدُوْرٌ	لَحْمٌ۔ گوشت	لُحُوْمٌ
جَنْبٌ۔ پہلو	جُنُوْبٌ	سَجْدَةٌ	سُجُوْدٌ	مَلِكٌ	مُلُوْكٌ

مفرد	جمع	مفرد	جمع	مفرد	جمع
جُنْدٌ۔ لشکر	جُنُوْدٌ	شَهْرٌ۔ مہینہ	شُهُوْرٌ	نَجْمٌ	نُجُوْمٌ
جَيْبٌ۔ گریباں	جُيُوْبٌ	ظَهْرٌ۔ پیٹھ	ظُهُوْرٌ	نَفْسٌ۔ جان	نُفُوْسٌ
حَدٌّ	حُدُوْدٌ	عَيْنٌ۔ چشمہ	عُيُوْنٌ	وَجْهٌ۔ چہرہ	وُجُوْهٌ
ذَكَرٌ۔ نر	ذُكُوْرٌ	غَيْبٌ	غُيُوْبٌ	وَفْدٌ	وُفُوْدٌ

(۵) فِعَالٌ — جمع: ـِـ ـَـ ا ـٌ

بَحْرٌ	بِحَارٌ	رَقَبَةٌ۔ گردن	رِقَابٌ	عَبْدٌ	عِبَادٌ
بَلَدٌ، بَلْدَةٌ۔ شہر	بِلَادٌ	رِيْحٌ۔ ہوا	رِيَاحٌ	عَظِيْمٌ	عِظَامٌ
ثَوْبٌ۔ کپڑا	ثِيَابٌ	شَدِيْدٌ	شِدَادٌ	كَبِيْرٌ	كِبَارٌ
جَبَلٌ۔ پہاڑ	جِبَالٌ	غَلِيْظٌ	غِلَاظٌ	كَرِيْمٌ	كِرَامٌ
رَجُلٌ۔ مرد	رِجَالٌ	صَغِيْرٌ	صِغَارٌ	مَهْدٌ۔ بستر	مِهَادٌ
دَارٌ۔ گھر	دِيَارٌ	ظِلٌّ۔ سایہ	ظِلَالٌ		

(۶) فُعُلٌ — جمع: ـُـ ـُـ ـٌ

حِمَارٌ۔ گدھا	حُمُرٌ	سَبِيْلٌ۔ راستہ	سُبُلٌ	فِرَاشٌ۔ بچھونا	فُرُشٌ
رَسُوْلٌ	رُسُلٌ	سَرِيْرٌ۔ تخت	سُرُرٌ	كِتَابٌ	كُتُبٌ

(۷) مَفَاعِلُ: مَ ـَـ ا ـِـ ـُـ (۸) مَفَاعِيْلُ: مَ ـَـ ا ـِـ يْ ـُـ

مَجْلِسٌ	مَجَالِسُ	مَشْرِقٌ	مَشَارِقُ	مِيْزَانٌ۔ ترازو	مَوَازِيْنُ
مَسْجِدٌ	مَسَاجِدُ	مَغْرِبٌ	مَغَارِبُ	مِصْبَاحٌ۔ چراغ	مَصَابِيْحُ
مَسْكَنٌ	مَسَاكِنُ	مَنْزِلٌ	مَنَازِلُ	مِسْكِيْنٌ	مَسَاكِيْنُ

جمع مکسر کے اور بھی بہت سے اوزان ہیں جیسے:

وزن		مثالیں				
(۹) فُعَلٌ ـُ ـَ ـٌ	واحد جمع	سُنَّةٌ سُنَنٌ	سُوْرَةٌ سُوَرٌ	صُوْرَةٌ صُوَرٌ	ظُلَّةٌ ظُلَلٌ	اُمَّةٌ اُمَمٌ
(۱۰) فَعَائِلُ ـَ ـَا ئِ ـُ	واحد جمع	بَصِيْرَةٌ بَصَائِرُ	حَدِيْقَةٌ حَدَائِقُ	خَزِيْنَةٌ خَزَائِنُ	سَفِيْنَةٌ سَفَائِنُ	كَبِيْرَةٌ كَبَائِرُ
(۱۱) فُعَلَاءُ ـُ ـَ ـَا ءُ	واحد جمع	خَلِيْفَةٌ خُلَفَاءُ	سَفِيْهٌ سُفَهَاءُ	شَاعِرٌ شُعَرَاءُ	ضَعِيْفٌ ضُعَفَاءُ	فَقِيْرٌ فُقَرَاءُ

مندرجہ بالا اوزان کے تحت قرآن مجید میں استعمال ہونے والی زیادہ سے زیادہ جمعوں کو درج کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ بعض صورتوں میں قرآن پاک میں صرف جمع استعمال ہوئی ہے، واحد استعمال نہیں ہوا۔ اور بعض صورتوں میں صرف واحد استعمال ہوا ہے، جمع استعمال نہیں ہوئی۔

تنبیہ: جمع مکسر کے وہ اوزان جن کے پہلے دو حروف مفتوح ہوں اور تیسرا حرف الف ہو (ـَ ـَا)، ان کے آخری حرف پر تنوین (ـً ، ـٌ) نہیں آتی۔ دیکھئے اوزان نمبر ۷، ۸، ۱۰ اور ۱۱۔ ایسے اور بھی اوزان ہیں جن کا ذکر حسب ضرورت آئندہ کیا جائے گا۔

اَلدَّرسُ الثَّالِث

اسم کی حالتیں بلحاظِ اِعراب: (CASE)

رَفعِی NOMINATIVE نَصَبی ACCUSATIVE جَرّی GENITIVE

عربی زبان میں جملے کے اندر موقعِ استعمال کے مطابق اکثر اسموں کا اِعراب (آخری حرف کی حرکت یا سکون) بدلتا رہتا ہے۔ چنانچہ اِعراب کے لحاظ سے اکثر اسموں کی تین حالتیں ہوتی ہیں: رَفعِی، نَصَبِی اور جَرّی۔ ان تین حالتوں میں مختلف اسموں کا اِعراب بہ تفصیل ذیل ہوتا ہے:

[رموز کی تشریح: ـــــ = اسم آخری حرف کے بغیر،
ـ = اسم کا آخری حرف]

۱۔ اسم مفرد واحد مذکر اور اسم جمع مُکَسَّر کا اِعراب:

جَرّی حالت	نَصَبی حالت	رَفعِی حالت
ـــــ ـٍ	ـــــ ـًا	ـــــ ـٌ
رَفِیقٍ	رَفِیقًا	رَفِیقٌ
کَافِرٍ	کَافِرًا	کَافِرٌ
عَابِدٍ	عَابِدًا	عَابِدٌ
مُسْلِمٍ	مُسْلِمًا	مُسْلِمٌ
مُؤْمِنٍ	مُؤْمِنًا	مُؤْمِنٌ

	رفعی حالت	نصبی حالت	جرّی حالت
جمع مکسر	أَبْصَارٌ	أَبْصَارًا	أَبْصَارٍ
	أَرْجُلٌ	أَرْجُلًا	أَرْجُلٍ
	أَسْلِحَةٌ	أَسْلِحَةً	أَسْلِحَةٍ
	بُيُوْتٌ	بُيُوْتًا	بُيُوْتٍ
	عِبَادٌ	عِبَادًا	عِبَادٍ

٢- اسم مفرد واحد مونث کا اِعراب:

ـــــةٌ	ـــــةً	ـــــةٍ
جَنَّةٌ	جَنَّةً	جَنَّةٍ
خَبِيْثَةٌ	خَبِيْثَةً	خَبِيْثَةٍ
صَلٰوةٌ	صَلٰوةً	صَلٰوةٍ
مُسْلِمَةٌ	مُسْلِمَةً	مُسْلِمَةٍ
مُهَاجِرَةٌ	مُهَاجِرَةً	مُهَاجِرَةٍ

٣- اسم تثنیہ مذکر و مونث کا اِعراب:

	ـــــَانِ	ـــــَيْنِ	ـــــَيْنِ
تثنیہ مذکر	رَفِيْقَانِ	رَفِيْقَيْنِ	رَفِيْقَيْنِ
	عَابِدَانِ	عَابِدَيْنِ	عَابِدَيْنِ
	مُؤْمِنَانِ	مُؤْمِنَيْنِ	مُؤْمِنَيْنِ

	رفعی حالت	نصبی حالت	جرّی حالت
تثنیہ مؤنث	جَنَّتَانِ	جَنَّتَيْنِ	جَنَّتَيْنِ
	صَلوٰتَانِ	صَلوٰتَيْنِ	صَلوٰتَيْنِ
	مُسْلِمَتَانِ	مُسْلِمَتَيْنِ	مُسْلِمَتَيْنِ

تنبیہ: تثنیہ کا اِعراب نَصَبی اور جَرّی حالتوں میں یکساں ہوتا ہے۔

۴۔ جمع مذکر سالم کا اِعراب:

رفعی حالت	نصبی حالت	جرّی حالت
ــــ ـُـوْنَ	ــــ ـِـيْنَ	ــــ ـِـيْنَ
رَفِيْقُوْنَ	رَفِيْقِيْنَ	رَفِيْقِيْنَ
كَافِرُوْنَ	كَافِرِيْنَ	كَافِرِيْنَ
عَابِدُوْنَ	عَابِدِيْنَ	عَابِدِيْنَ

تنبیہ: جمع مذکر سالم کا اِعراب بھی نَصَبی اور جَرّی حالتوں میں یکساں ہوتا ہے۔

۵۔ جمع مونث سالم کا اِعراب:

رفعی حالت	نصبی حالت	جرّی حالت
ــــ ـَـاتٌ	ــــ ـَـاتٍ	ــــ ـَـاتٍ
جَنَّاتٌ	جَنَّاتٍ	جَنَّاتٍ
خَبِيْثَاتٌ	خَبِيْثَاتٍ	خَبِيْثَاتٍ
مُسْلِمَاتٌ	مُسْلِمَاتٍ	مُسْلِمَاتٍ
مُهَاجِرَاتٌ	مُهَاجِرَاتٍ	مُهَاجِرَاتٍ

نوٹ: جمع مونث سالم کا اعراب نصبی اور جری حالت میں یکساں ہوتا ہے۔

۶۔ اگر کسی اسم پر اَل داخل ہو جائے تو اُس کا اِعراب۔

ا۔ رفعی حالت میں دو پیش (ٌ) کے بجائے ایک پیش (ُ) رہ جاتا ہے جیسے:
اَلرَّفِیْقُ، اَلْاَبْصَارُ، اَلْجَنَّۃُ، اَلْخَبِیْثَاتُ۔

ب۔ نصبی حالت میں دو زبر (ً) کے بجائے صرف ایک زبر (َ) رہ جاتا ہے اور آخر میں زائد الف نہیں بڑھایا جاتا، جیسے اَلرَّفِیْقَ، اَلْاَبْصَارَ، اَلْجَنَّۃَ، اَلْخَبِیْثَۃَ

تنبیہ: تثنیہ مذکر و مونث اور جمع مذکر سالم میں اَل داخل ہونے سے اِعراب میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی، جیسے: اَلرَّفِیْقَانِ، اَلرَّفِیْقَیْنِ، اَلرَّفِیْقُوْنَ، اَلرَّفِیْقِیْنَ۔

۷۔ مُعْرَب اَسْمَا۔ جن اسموں کا اعراب موقع استعمال کے ساتھ بدلتا رہتا ہے اُنھیں مُعرب اَسما کہتے ہیں۔ مُعرب اَسما کی رفعی، نصبی اور جری شکلیں کن کن موقعوں پر استعمال ہوتی ہیں، اس کی تفصیل مرکبات اور جملوں کے بیان میں حسب ضرورت بتائی جائے گی۔

سبق ۲ (ا) میں اسم کی قسمیں بیان کی گئی ہیں، ان پر دوبارہ نظر ڈال لیجیے۔ ان میں سے ہر ایک قسم کے اَسما مُعرب نہیں ہیں۔ اگرچہ اکثر اَسما مُعرب ہیں۔ مگر بعض اسم ایسے ہیں جن کے آخری حرف کی حرکت موقع استعمال کی تبدیلی کے باوجود نہیں بدلتی۔ ایسے اسموں کو مَبْنی کہتے ہیں۔

مَبْنی اَسْمَا۔ جس اسم کے آخری حرف کی حرکت مختلف موقعوں پر استعمال ہونے کے باوجود نہ بدلے، بلکہ تمام حالتوں میں یکساں رہے اسے مَبْنی کہتے ہیں۔

اسمائے ضمیر، اسمائے اشارہ، اسمائے موصول میں سے اکثر مَبنی ہیں۔ ان کا تفصیلی بیان حسبِ ضرورت اپنے موقع پر آئے گا۔

اِعْراب۔ کلمے کے آخری حرف کی حرکت یا سکون کو اِعراب کہتے ہیں۔

اسم کے تین اِعراب ہیں:

(١) رَفع (٢) نَصَب اور (٣) جَرّ۔

جس اسم پر رفع (ـُ ، ـٌ) ہو اُسے مرفوع کہتے ہیں۔

جس اسم پر نَصَب (ـَ ، ـً) ہو اُسے منصوب کہتے ہیں۔

اور جس پر جَرّ ہو (ـِ ، ـٍ) ہو اُسے مجرور کہتے ہیں۔

عامل۔ جس چیز سے کسی کلمے کا اِعراب (یعنی اُس کے آخری حرف کی حرکت یا سکون) بدل جاتا ہے، اُسے عامِل کہتے ہیں۔ اسم اور فعل کے عوامل کا بیان حسبِ ضرورت آئندہ آئے گا۔

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ

مرکبِ ناقص

١۔ قواعد میں بامعنی لفظ کو **کلمہ** کہتے ہیں۔ عربی میں کلمے کی تین قسمیں ہیں: اسم¹، فعل² اور حرف³۔ ان تینوں قسموں کے بارے میں ابتدائی باتیں بتائی جاچکی ہیں۔

دو یا دو سے زیادہ کلموں کا مجموعہ، جس کے اجزا میں کسی طرح کا لگاؤ پایا جاتا ہو، اُسے قواعد میں **مُرَکَّب** کہتے ہیں۔ مُرکّب دو قسم کے ہو سکتے ہیں:

(١) **مُرَکَّب تام**۔ وہ مُرکب جس سے کہنے والے کا مطلب اور مدّعا سننے والے پر پورے طور پر ظاہر ہو جائے، ایسے مُرکّب کو **مُرکّب تام یا جملہ** کہتے ہیں، جیسے: اَللّٰهُ قَدِيْرٌ (اللہ قدرت والا ہے)۔ جَاءَ الْحَقُّ (حق آگیا)۔ زَهَقَ الْبَاطِلُ (باطل نیست و نابود ہوگیا)

(٢) **مُرَکَّب ناقِص**۔ وہ مُرکّب ہے جس سے کہنے والے کا مطلب اور مدّعا سننے والے پر پورے طور پر ظاہر نہ ہو اور اُسے کہنے والے کی طرف سے کچھ اور کہنے کا انتظار رہے، اُسے **مُرکّب ناقص** کہتے ہیں، جیسے: قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ۔ رَبُّ السَّمٰوٰتِ (آسمانوں کا رب)۔ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ (وہ کتاب)۔ فِيْ ظُلُمٰتٍ (تاریکیوں میں)

نوٹ۔ مرکب ناقص ہمیشہ کسی جملے کے جزو کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

مرکب ناقص کے اجزا میں باہمی لگاؤ کئی طرح کا ہو سکتا ہے۔ اس لحاظ سے مرکب ناقص کی کئی قسمیں ہیں۔ یہاں چند بڑی بڑی قسموں کا حال بیان کیا جاتا ہے۔ باقی قسموں کا حال حسب ضرورت بعد میں بیان کیا جائے گا۔

۱- مُرکّبِ اِشاری (اسم اشارہ + مشارٌ الیہ)

۲- وہ اسم جس سے کسی شخص یا چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اُسے **اسم اشارہ** کہتے ہیں۔ اور جس شخص یا چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے اُسے **مُشَارٌ اِلَیہ** کہتے ہیں۔ ان دونوں کا مجموعہ ایک مُرکّب ناقص ہوتا ہے، جسے **مرکب اشاری** کہتے ہیں، جیسے ھٰذَا الْوَلَدُ (یہ لڑکا)۔ ھٰذِہِ الْبِنْتُ (یہ لڑکی)۔

ان مثالوں میں ھٰذَا اور ھٰذِہٖ اشارہ ہیں اور اَلْوَلَدُ اور اَلْبِنْتُ مشارٌ الیہ ہیں۔

۳- اردو کی طرح عربی میں بھی اشارہ پہلے آتا ہے اور مشارٌ الیہ اس کے بعد۔

عربی میں اشارہ کے لئے عموماً ذیل کے کلمات استعمال ہوتے ہیں:

قسم	جنس	واحد	تثنیہ	جمع
اشارۂ قریب	مذکر	ھٰذَا (یہ ایک)	ھٰذَانِ (یہ دو)	ھٰؤُلَاءِ (یہ سب)
	مؤنث	ھٰذِہٖ (یہ ایک)	ھَاتَانِ (یہ دو)	
اشارۂ بعید	مذکر	ذٰلِكَ (وہ ایک)	ذَانِكَ (وہ دو)	اُولٰٓئِكَ (وہ سب)
	مؤنث	تِلْكَ (وہ ایک)	تَانِكَ (وہ دو)	

واحد اور جمع کے لئے جو اسمائے اشارہ استعمال ہوتے ہیں وہ مَبْنی ہیں، یعنی رَفعی، نَصبی اور جَرّی تینوں حالتوں میں ان کی ایک ہی صورت استعمال ہوتی ہے۔ تثنیہ کے اسمائے اشارہ میں نَصبی اور جَرّی حالتوں میں ذیل کی تبدیلیاں ہو جاتی ہیں۔

	مذکر		مونث	
	رفعی حالت	نصبی و جرّی حالتیں	رفعی حالت	نصبی و جرّی حالتیں
اشارۂ قریب	هٰذَانِ	هٰذَيْنِ	هَاتَانِ	هَاتَيْنِ
اشارۂ بعید	ذَانِكَ	ذَيْنِكَ	تَانِكَ	تَيْنِكَ

تنبیہ: ۱- مشارٌ اِلَیہ ہمیشہ معرفہ ہوتا ہے یعنی اس سے پہلے اَل تعریف ہونا چاہیئے، جیسے: هٰذَا الْكِتٰبُ

۲- اشارہ تعداد (واحد، تثنیہ اور جمع)، جنس (مذکر، مونث) اور حالت (رفعی، نصبی، جرّی) میں اپنے مشارٌ اِلَیہ کے مطابق ہوتا ہے۔

۳- ذَانِكَ، ذَيْنِكَ۔ تَانِكَ، تَيْنِكَ اور هَاتَانِ قرآن مجید میں استعمال نہیں ہوئے، جیسے:

مطالعہ: ذیل کے مرکبات اِشاری اور ان کے ترجمے کو سمجھئے:

هٰذَا الْبَلَدُ (یہ شہر)۔ هٰذَا الْبَيْتِ (جرّی حالت - یہ گھر)۔ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ (جرّی حالت - یہ سرزمین)۔ هٰذِهِ الدُّنْيَا (یہ دنیا)۔ هٰذِهِ الشَّجَرَةَ (نصبی حالت - یہ درخت)۔ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ (یہ لوگ)۔ ذٰلِكَ الْيَوْمُ (وہ دن)۔ ذٰلِكَ الْكِتَابُ (وہ کتاب) تِلْكَ الْجَنَّةُ (وہ جنت/ باغ)۔ تِلْكَ الرُّسُلُ (وہ رسول)۔ تِلْكَ الْاَيَّامُ (وہ دن)۔ تِلْكَ الْاَمْثَالُ (وہ مثالیں)۔ تِلْكَ الْقُرٰى (وہ بستیاں)۔ اُولٰئِكَ الْاَحْزَابُ (وہ جماعتیں)۔

تنبیہ: ۱- رُسُلٌ، اَيَّامٌ، اَمْثَالٌ اور قُرًى جمع مکسّر ہیں، ان کے ساتھ عموماً اسم اشارہ واحد مونث لایا جاتا ہے۔

۲- اوپر کے مرکبات ناقصہ میں اگر مشارٌ اِلَیہ سے ال تعریف کو حذف کر کے اسم نکرہ استعمال کیا جائے تو ہر ایک مرکب ناقص، مرکب تام،

یعنی جُملہ بن جائے گا، جیسے:

مرکب ناقص	مرکب تام (جُملہ)
هٰذَا الْبَلَدُ (یہ شہر)	هٰذَا بَلَدٌ (یہ ایک شہر ہے)
ذٰلِكَ الْكِتَابُ (وہ کتاب)	ذٰلِكَ كِتَابٌ (وہ ایک کتاب ہے)

اس کی مزید تفصیل اور توضیح جملہ اسمیہ کے بیان میں آئے گی۔

۲- مرکب توصیفی (موصوف + صفت)

(Noun) (Adj.)

۳- جو اسم کسی دوسرے اسم کی کوئی خصوصیت (اچھائی، بُرائی یا حالت) بیان کرے اُسے صفت کہتے ہیں۔ صفت کے ذریعے جس اسم کی خصوصیت بیان کی جاتی ہے، اُسے موصوف کہتے ہیں۔ صفت اور موصوف کا مجموعہ ایک مرکب ناقص ہوتا ہے، جسے مرکبِ توصیفی کہتے ہیں، جیسے: قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ میں مَجِيْدٌ صفت ہے اور قُرْاٰنٌ موصوف ہے اور قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ مرکب توصیفی ہے۔

اردو کے خلاف عربی میں موصوف پہلے آتا ہے اور صفت اس کے بعد اس لئے عربی مرکب توصیفی کا اردو میں ترجمہ کرتے وقت ترتیب بدل لینی چاہیئے، جیسے: عَذَابٌ اَلِيْمٌ (دردناک عذاب)

تنبیہ: عربی میں صفت عموماً چار باتوں میں موصوف کے تابع ہوتی ہے:

۱- اِعراب (یعنی آخری حرف کی حرکت) موصوف اور صفت دونوں کا اِعراب یکساں ہوتا ہے۔

۲- معرفہ یا نکرہ ہونا: موصوف اور صفت دونوں نکرہ ہوں گے یا دونوں معرفہ۔

۳۔ جنس۔ موصوف اور صفت دونوں مذکر ہوں گے یا دونوں مونث۔
۴۔ تعداد۔ صفت اور موصوف دونوں واحد ہوں گے یا دونوں تثنیہ یا دونوں جمع۔

تنبیہ۔ اگر موصوف جمع مکسّر غیر عاقل ہو تو صفت عموماً واحد مونث آتی ہے، جیسے: اَبْوَابٌ مُتَفَرِّقَةٌ۔

مطالعہ۔ ذیل کے مرکبات توصیفی اور ان کے ترجمے کو غور سے پڑھئے اور سمجھئے۔

(ا) رفعی حالت: (NOMINATIVE CASE)

رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ (باعزت رسول)۔ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ (بزرگ یا خوبیوں والا قرآن)
سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ (قوی سورت)۔ فَاحِشَةٌ مُّبَيِّنَةٌ (کھلی بدکاری)۔
عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ (ابلتے ہوئے دو چشمے)۔ يَدَانِ مَبْسُوْطَتٰنِ (کھلے ہوئے دو ہاتھ)۔
اَلْقُرْاٰنُ الْحَكِيْمُ (پُرحکمت قرآن)۔ اَلْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى (مضبوط رسّی)۔
اَلْاَرْضُ الْمَيْتَةُ (مُردہ زمین)۔ اَلْاَرْضُ الْمُقَدَّسَةُ (پاک سرزمین)۔
اَلْوَاحِدُ الْقَهَّارُ (سب پر غالب ایک)۔ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ (واضح آیتیں)۔

(ب) نصبی حالت: (ACCUSATIVE CASE)

صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا (سیدھا راستہ)۔ فَوْزًا عَظِيْمًا (بہت بڑی کامیابی)۔
صَيْحَةً وَّاحِدَةً (ایک ڈانٹ)۔ بَلْدَةً طَيِّبَةً (پاک سرزمین)۔
شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ (دو ایک دوسرے کے بعد آنے والے مہینے)۔
اَلنَّبِيَّ الْاُمِّيَّ (امّی نبی)۔ اَلشَّجَرَ الْاَخْضَرَ (سرسبز درخت)۔
رِجَالًا كَثِيْرًا (بہت سے مرد)۔ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا (ناتواں بچے)۔
مُرَاغَمًا كَثِيْرًا (بہت سے ٹھکانے)۔ ثَمَنًا قَلِيْلًا (تھوڑی قیمت)

اَلسَّحَابَ الثِّقَالَ۔ (بوجھل بادل)

ج۔ جرّی حالت: (GENITIVE CASE)

دُعَاءٍ وَّاحِدٍ (ایک کھانا) لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ (محفوظ تختی)

بِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ (حقیر پونجی)۔ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ (ایک جان)

شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ (دو لگاتار مہینے) اَلْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ (صاف صاف بیان کرنے والی کتاب)۔ اَلْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ (مومن آزاد عورتیں)

اَلْفَتَيٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ (مومن کنیزیں)۔ بَلَدٍ مَّيِّتٍ (مُردہ زمین)

اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ (مختلف دروازے)۔ اَلدَّرْكِ الْاَسْفَلِ (سب سے نچلا طبقہ)

جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ (ٹٹیوں پر چڑھائے ہوئے باغات)

تنبیہ: رفعی، نصبی اور جرّی حالتوں کے فرق کو سمجھنے کے لئے "اسم کی حالتیں" کا بیان ایک بار پھر پڑھ لیجئے۔ مزید تفصیل جملوں کے بیان میں آئے گی۔

اسم + اسم

۳۔ مُرکّب اَضافی: (مضاف + مضاف الیہ)

۴۔ دو اسموں کے درمیان ایک دوسرے سے تعلق کو **اضافت** کہتے ہیں۔ جس اسم کا کسی دوسرے اسم کے ساتھ تعلق ظاہر کیا جائے، اُسے **مضاف** اور جس اسم کے ساتھ تعلق قائم کیا جائے، اسے **مضاف الیہ** کہتے ہیں، اور مضاف اور مضاف الیہ کے مجموعے کو **مرکب اضافی** کہتے ہیں۔ جیسے: قَوْلُ رَسُوْلٍ (کسی رسول کا قول)۔ اَصْحٰبُ النَّارِ (آگ کے ساتھی)، ان مثالوں میں قَوْلُ اور اَصْحٰبُ مضاف ہیں اور رَسُوْلٍ اور النَّارِ مضاف الیہ ہیں۔

تنبیہ: (۱) اردو کے خلاف عربی میں مضاف پہلے آتا ہے اور مضاف الیہ بعد میں۔ اردو میں مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان کوئی حرف (کا، کے، کی)

بھی آتا ہے۔ عربی میں کوئی حرفِ اضافت نہیں آتا۔ چنانچہ عربی مرکب اضافی کا اردو میں ترجمہ کرتے وقت اجزا کی ترتیب کو بدل لینا چاہیے اور ان کے درمیان مناسب حرف اضافت لانا چاہیے، جیسے: یَوْمُ الدِّیْنِ (جزا اور سزا کا دن)

(۲)- مضاف الیہ ہمیشہ جرّی حالت میں ہوتا ہے۔

(۳)- مضاف پر موقع استعمال کے مطابق اعراب آتا ہے۔ یعنی مضاف رفعی، نصبی اور جرّی حالتوں میں سے کسی بھی حالت میں ہو سکتا ہے۔

(۴)- مضاف پر نہ لامِ تعریف (اَلْ) آتا ہے اور نہ تنوین (ٌ، ً، ٍ) آتی ہے

(۵)- تثنیہ اور جمع ہونے کی صورت میں مضاف کا نون (نِ، نَ) گر جاتا ہے، جیسے: بِنْتَا الْمَكْتَبِ (مکتب کی دو لڑکیاں)۔ مُسْلِمُوْ هِنْدٍ (ہندوستان کے مسلمان (بِنْتَا اصل میں بِنْتَانِ تھا اور مُسْلِمُوْ، مُسْلِمُوْنَ تھا)

مطالعہ- ذیل کے مرکب اضافی اور ان کے ترجمے کو غور سے پڑھئے اور سمجھئے:

(ا)- **مضاف رفعی حالت میں:** (اعراب = ُ)

كِتَابُ اللهِ (اللہ کی کتاب)۔ نُوْرُ اللهِ (اللہ کا نور)۔ صَلٰوةُ الْفَجْرِ (صبح کی نماز)۔ رَبُّ الْمَشْرِقِ (مشرق کا رب)۔ ثِيَابُ سُنْدُسٍ (سندس کا لباس)۔ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ (لشکروں کی سرگذشت)۔ رَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ (مغربین کا رب)۔ فَكُّ رَقَبَةٍ (کسی گردن کا آزاد کرانا)۔

(ب)- **مضاف نصبی حالت میں:** (اعراب: َ)

رَسُوْلَ اللهِ (اللہ کا رسول)۔ اَهْلَ الْبَيْتِ (گھر میں رہنے والے)۔ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ (آخرت کا عذاب)۔ سَوْطَ عَذَابٍ (عذاب کا کوڑا)۔ نَاقَةَ اللهِ (اللہ کی اونٹنی)۔ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ (اچھے لوگوں کا اعمال نامہ)۔ كِتٰبَ الْفُجَّارِ (فاجروں کا اعمال نامہ)

ج۔ مضاف جرّی حالت میں: (اعراب: ـِ)

مضاف = ـِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ (جمعہ کا دن)۔ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (جہانوں کا پروردگار)۔
يَوْمِ الدِّيْنِ (جزاوسزا کا دن)۔ طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ (مسکین کو کھانا کھلانا)۔
فَضْلِ اللّٰهِ (اللہ کا فضل)۔ سَبِيْلِ اللّٰهِ (اللہ کی راہ)۔
يَوْمِ الْقِيَامَةِ (قیامت کا دن)۔ مَلِكِ النَّاسِ (لوگوں کا بادشاہ)۔

۴۔ مرکب جَرّی: (جار + مجرور)

Prepositional Phrase

۵۔ کلمے کی تین قسموں میں سے ایک حرف ہے۔ حرف وہ کلمہ ہے کہ جب تک اس کے ساتھ کوئی اور کلمہ (اسم) نہ ملایا جائے، اس کے پورے معنی سمجھ میں نہیں آتے۔

عربی میں حرف۔ کی کئی قسمیں ہیں۔ ان میں سے ایک حُروفِ جارّہ ہیں۔ حروف جارّہ میں سے جب کوئی حرف کسی اسم سے پہلے آتا ہے، تو اس اسم کو جرّی حالت میں کر دیتا ہے۔ یعنی اس اسم کے آخری حرف کا اِعراب کسرہ (ـٍ یا ال ـِ) ہو جاتا ہے۔ تثنیہ کا آخری انِ، يْنِ سے بدل جاتا ہے اور جمع کا وْنَ، ـِيْنَ سے۔ (اسم کی حالتیں، اِعراب کے لحاظ سے؛ پر ایک نظر ڈال لیجیے)۔ حروف جارّہ اسم کے عوامل میں سے ہیں۔

حرف جار جس اسم پر داخل ہوتا ہے، اُسے مجرور کہتے ہیں۔ جار اور مجرور کا مجموعہ ایک مرکب ناقص ہوتا ہے، جسے مرکب جَرّی کہتے ہیں۔

جیسے: فِيْ صُحُفٍ (صحیفوں میں)۔ فِي النَّارِ (آگ میں)۔

اردو کے برعکس عربی میں جار پہلے آتا ہے اور مجرور بعد میں۔ اس لئے مرکب جرّی کا اردو میں ترجمہ کرتے وقت اجزا کی ترتیب بدل لینی چاہیے،

جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے۔

جو حروف جار اکثر استعمال ہوتے ہیں وہ یہ ہیں:

بِ۔ تَ۔ كَ۔ لِ۔ وَ۔ مِنْ۔ فِیْ۔ عَنْ۔ عَلٰی۔ حَتّٰی۔ اِلٰی۔

مطالعہ: ذیل کے مرکباتِ جرّی میں حروف جارّہ کے معنوں اور استعمال پر غور کیجئے:

(۱)۔ بِ = سے۔ کے ذریعے۔ کے ساتھ۔ پر۔ میں۔ بسبب۔ قسم وغیرہ۔

بِالْبَصَرِ (آنکھ سے)۔ بِالصَّبْرِ (صبر کے ذریعے)۔ بِالصَّلٰوۃِ (نماز کے ذریعے)۔ بِالْوَالِدَیْنِ (ماں باپ کے ساتھ)۔ بِمِقْدَارٍ (ایک مقدار پر)۔ بِاللَّیْلِ (رات میں)۔ بِکُفْرٍ (کفر کے سبب)۔ بِاللّٰہِ (اللہ کی قسم)۔

(۲)۔ تَ = قسم۔ وَ = قسم۔ كَ = جیسا، مانند (حرف تشبیہ)۔

تَاللّٰہِ (اللہ کی قسم)۔ وَاللّٰہِ (اللہ کی قسم)۔ وَالَّیْلِ (رات کی قسم)۔ وَالشَّمْسِ (سورج کی قسم)۔ وَالْقُرْاٰنِ (قرآن کی قسم)۔ كَالْحِجَارَۃِ (پتھر کے مانند)۔ كَالْبَصِیْرِ (دیکھنے والے جیسا)۔ كَالْفَرَاشِ (پتنگوں کے مانند)۔

تنبیہ۔ تَ صرف اللہ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔

(۳)۔ لِ = کے لیے۔ ملکیت۔

لِلّٰہِ (اللہ کے لیے۔ اللہ کا)۔ لِاَجَلٍ (ایک مقررہ مدت کے لئے)۔ لِرَسُوْلٍ (کسی رسول کے لئے)۔ لِلْوَالِدَیْنِ (والدین کے لیے)۔ لِلْمُتَّقِیْنَ (متقیوں کے لیے)۔ لِلنَّاسِ (لوگوں کے لیے)۔ لِلْفُقَرَاءِ (فقرا کے لیے)۔

تنبیہ - لَ۔ اسم ضمیر سے پہلے آتا ہے۔ اس کا حال ضمیر کے تحت دیکھیے۔

(۴)۔ مِنْ = سے، میں سے۔ فِیْ = میں۔ بارے میں۔ عَنْ = سے۔ بارے میں۔ سے دور۔

مِنَ الْعِلْمِ (علم میں سے) ۔ مِنَ السَّمَاءِ (آسمان سے)۔
مِنَ الْاَحْزَابِ (گروہوں میں سے)۔ فِي الْاَرْضِ (زمین میں)۔
فِي الْكِتَابِ (کتاب میں)۔ فِي اللّٰهِ (اللہ کے بارے میں)۔
عَنْ ذِكْرِيْ (یاددہانی سے دور)۔ عَنِ الْعَالَمِيْنَ (عالم والوں سے)۔
عَنِ الْمُنْكَرِ (برائی سے دور)۔

(۵)۔ عَلٰی = اوپر۔ پر۔ اِلٰی = طرف۔ تک۔ حَتّٰی = تک۔

عَلَى الْعَرْشِ (عرش کے اوپر)۔ عَلَى اللّٰهِ (اللہ پر۔ اللہ کے ذمے)۔
عَلٰى هُدًى (ہدایت پر)۔ اِلَى الْمَاءِ (پانی کی طرف)۔
اِلَى الْحَقِّ (حق کی طرف)۔ اِلَى الَّيْلِ (رات تک)۔
حَتَّى الْفَجْرِ (فجر تک)۔ حَتّٰی حِيْنٍ (کچھ دنوں تک)

۵۔ اِسم ضمیر اور مرکبات ناقصہ

۶۔ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ اسم ضمیر وہ اسم ہے جو کسی دوسرے اسم کے بجائے استعمال کیا جائے تاکہ دوسرے اسم کو بار بار دہرانا نہ پڑے۔ عربی میں اسم ضمیر کو کبھی اپنے سے پہلے یا بعد کے کلمے کے ساتھ ملا کر لکھا جاتا ہے، ایسی صورت میں اُسے ضمیر متصل کہتے ہیں۔ مرکبات ناقصہ میں ضمیر متصل ہی استعمال ہوتی ہے۔ لیکن جب اسم ضمیر کو کسی کلمے سے ملائے بغیر علیحدہ لکھا جائے تو اُسے ضمیر منفصل کہتے ہیں۔

عربی میں ضمیر منفصل یہ ہیں:

		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	هُوَ (وہ ایک)	هُمَا (وہ دو)	هُمْ (وہ سب)
	مونث	هِيَ (")	"	هُنَّ (")
مخاطب	مذکر	اَنْتَ (تو)	اَنْتُمَا (تم دو)	اَنْتُمْ (تم سب)
	مونث	اَنْتِ (")	"	اَنْتُنَّ (")
متکلم	مذکر و مونث	اَنَا (میں)	نَحْنُ (ہم سب مرد/ عورتیں)	

ضمیر مُتَّصِل حسب ذیل ہیں:

		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	هٗ - هِ (اُسے، اس کا)	هُمَا ، هِمَا ان دونوں کو/ کا	هُمْ، هِمْ (ان سب کو/ کا)
	مونث	هَا (")		هُنَّ، هِنَّ (")
مخاطب	مذکر	كَ (تجھے، تیرا)	كُمَا تم دونوں کو/ کا	كُمْ (تم سب کو/ کا)
	مونث	كِ (")		كُنَّ (")
متکلم	مذکر و مونث	ی، یْ (مجھے، میرا)	نَا (ہم دونوں یا سب کو/ کا)	

تنبیہ۔ جہاں ضمیر کے کسی صیغے کی دو صورتیں دی گئی ہیں (جیسے هٗ، هِ)، ان میں سے ہر ایک کا موقع استعمال جُدا جُدا ہے، جس کی حسب ضرورت آئندہ وضاحت کر دی جائے گی۔

مطالعہ ذیل کے مرکبات اضافی میں مضاف الیہ، اسم ضمیر متصل ہے۔ ان کی ترکیب اور معنوں پر غور کیجیے۔

مرکبات اضافی
مضاف + اسم ضمیر متصل

اُمُّهٗ (اس کی ماں) ۔ وَلِيُّهُمَا (ان دونوں کا دوست)

رَبُّهُمْ (ان سب کا رب)۔ قَلْبُكَ (تیرا دل)۔

رَبُّكُمَا (تم دونوں کا رب)۔ اِلٰهُكُمْ (تم سب کا معبود)۔

زَوْجُهَا (اس مونث کا جوڑ)۔ اُجُوْرَهُنَّ (ان عورتوں کے مہر)

اُمُّكِ (تیری۔ عورت کی۔ ماں)۔ كَيْدُكُنَّ (تمہاری۔ عورتوں کی۔ مکاری)

بَنَاتِيْ (میری بیٹیاں) ۔ ذُرِّيَّتُنَا (ہماری اولاد)

ب۔ ذیل کے مرکبات جری میں مجرور اسم ضمیر متصل ہے۔ ان مرکبات کی ترکیب پر غور کیجئے، اور صیغے کے مطابق ترجمہ کیجئے: (حروف جارہ کے معنوں پر نظر ڈال لیجیے)

		بِ	لِ	فِيْ	مِنْ	عَلٰى	عَنْ	اِلٰى
مذکر غائب	واحد	بِهٖ	لَهٗ	فِيْهِ	مِنْهُ	عَلَيْهِ	عَنْهُ	اِلَيْهِ
	تثنیہ	بِهِمَا	لَهُمَا	فِيْهِمَا	مِنْهُمَا	عَلَيْهِمَا	عَنْهُمَا	اِلَيْهِمَا
	جمع	بِهِمْ	لَهُمْ	فِيْهِمْ	مِنْهُمْ	عَلَيْهِمْ	عَنْهُمْ	اِلَيْهِمْ
مونث غائب	واحد	بِهَا	لَهَا	فِيْهَا	مِنْهَا	عَلَيْهَا	عَنْهَا	اِلَيْهَا
	تثنیہ	بِهِمَا	لَهُمَا	فِيْهِمَا	مِنْهُمَا	عَلَيْهِمَا	عَنْهُمَا	اِلَيْهِمَا
	جمع	بِهِنَّ	لَهُنَّ	فِيْهِنَّ	مِنْهُنَّ	عَلَيْهِنَّ	عَنْهُنَّ	اِلَيْهِنَّ
مذکر حاضر	واحد	بِكَ	لَكَ	فِيْكَ	مِنْكَ	عَلَيْكَ	عَنْكَ	اِلَيْكَ
	تثنیہ	بِكُمَا	لَكُمَا	فِيْكُمَا	مِنْكُمَا	عَلَيْكُمَا	عَنْكُمَا	اِلَيْكُمَا
	جمع	بِكُمْ	لَكُمْ	فِيْكُمْ	مِنْكُمْ	عَلَيْكُمْ	عَنْكُمْ	اِلَيْكُمْ

مؤنث حاضر	واحد	بِكِ	لَكِ	فِيْكِ	مِنْكِ	عَلَيْكِ	عَنْكِ	اِلَيْكِ
	تثنیہ	بِكُمَا	لَكُمَا	فِيْكُمَا	مِنْكُمَا	عَلَيْكُمَا	عَنْكُمَا	اِلَيْكُمَا
	جمع	بِكُنَّ	لَكُنَّ	فِيْكُنَّ	مِنْكُنَّ	عَلَيْكُنَّ	عَنْكُنَّ	اِلَيْكُنَّ
متکلم	واحد	بِيْ	لِيْ	فِيَّ	مِنِّيْ	عَلَيَّ	عَنِّيْ	اِلَيَّ
	تثنیہ و جمع	بِنَا	لَنَا	فِيْنَا	مِنَّا	عَلَيْنَا	عَنَّا	اِلَيْنَا

تنبیہ: ۱۔ ضمیر متصل کے بیان پر پھر ایک نظر ڈال لیجیے۔ ضمیروں کے جن صیغوں کی دو مختلف صورتیں ہیں، دیکھیے کہ ان میں سے کون سی صورت کہاں استعمال ہوئی ہے۔

۲۔ مندرجہ بالا مرکبات جرّی میں سے بہت سے قرآن مجید میں استعمال نہیں ہوئے۔ ان مرکبات کو سمجھ لیجیے۔ انھیں یاد کرنے کی ضرورت نہیں۔

۶۔ مرکبات ناقصہ (اعادہ)

۱۔ اب تک مرکبات ناقصہ کی جتنی مثالیں سامنے آئی ہیں، اُن میں سے ہر مرکب ناقص صرف دو کلموں کا مجموعہ ہے۔ مگر مرکب ناقص دو سے زیادہ کلموں کا مجموعہ بھی ہوسکتا ہے۔ مثلاً مرکب توصیفی میں موصوف کی ایک سے زیادہ صفات بھی ہوسکتی ہیں، جیسے: اَلرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ (اُمّی نبی رسول) اَلرَّسُوْل موصوف، النَّبِي اور الْاُمِّي صفات۔

مرکب اضافی میں مضاف الیہ مفرد ہونے کے بجائے مرکب ناقص ہوسکتا ہے، جیسے: شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ (اس دن کا شر) شَرّ مضاف، ذٰلِكَ الْيَوْمِ: مرکب اشاری ہوکر مضاف الیہ ہے۔ الیوم، مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے جرّ کی حالت میں ہے۔

مرکب اشاری میں مشارٌ الیہ مرکب ناقص ہو سکتا ہے، جیسے: هٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ (یہ پُر امن سرزمین) هٰذَا: اشارہ، اَلْبَلَدِ الْاَمِيْنِ مرکب توصیفی ہو کر مشارٌ الیہ ہے، یہاں یہ جرّی حالت میں ہے۔

اسی طرح مرکّب جرّی میں مجرور مرکب ناقص ہو سکتا ہے، جیسے: فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (اللہ کی راہ میں)۔ فِيْ: جار، سَبِيْلِ اللّٰهِ مرکب اضافی ہو کر مجرور ہے۔ سبیل، حرف جار کے داخل ہونے سے جرّی حالت میں ہے۔

مطالعہ: ذیل کے مرکبات ناقصہ کے اجزا کی ترکیب اور معانی پر غور کیجیے:

۱۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: رحیم اور رحمٰن اللہ کے نام سے۔

۲۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ: جزا اور سزا کے دن کا مالک (جرّی حالت)

۳۔ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ: علیم اور زبردست کا مقرر کردہ اندازہ۔

۴۔ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ غُرُوْبِهَا: سورج کے طلوع ہونے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے۔

۵۔ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَ رَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ: دونوں مشرقوں کا ربّ اور دونوں مغربوں کا رب۔

۶۔ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ: آسمانوں اور زمین کی مخفی باتیں۔

۷۔ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ: پُر حکمت کتاب کی آیتیں۔

۸۔ كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ: ہر بد عہد اور ناشکرا۔ (خَتَّارٌ = بدعہد، كَفُوْرٌ = ناشکرا)

۹۔ بَشَرٌ مِّثْلُنَا: ہمارے جیسا ایک انسان۔

۱۰۔ بِمَاءٍ وَّاحِدٍ: ایک ہی پانی سے۔

۱۱۔ بِنِعْمَةِ اللّٰهِ: اللہ کی نعمت کے ساتھ یا سے۔

۱۲۔ كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ: اپنی دونوں ہتھیلیاں پھیلانے والے کی طرح۔

۱۳- كَبَيْتِ الْعَنْكَبُوْتِ : مکڑی کے گھر (جالے) کے مانند۔

۱۴- لِكُلِّ اَجَلٍ : ہر دور کے لئے (كُلٌّ = ہر ایک ، اَجَلٌ = مدت ، دور)

۱۵- مِنْ رَّبِّكَ : تیرے رب کی طرف سے۔

۱۶- مِنْ خِيْفَتِهٖ : اس کی ہیبت سے (خِيْفَةٌ = ہیبت)

۱۷- فِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ : ایک نئی زندگی میں۔

۱۸- فِيْ اَعْنَاقِهِمْ : ان کی گردنوں میں

۱۹- فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ : بھری ہوئی کشتی میں۔ (مَشْحُوْن = بھری ہوئی)

۲۰- اِلٰى عَذَابِ النَّارِ : آگ کے عذاب کی طرف۔

۲۱- اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ : قیامت کے دن تک۔

۲۲- مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ : اللہ کے ماسوا سے۔ اللہ کے سوا۔

۲۳- كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ : منتشر پتنگوں کے مانند (فَرَاش = پتنگے ، مَبْثُوْث = منتشر)

۲۴- كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ : دھنکی ہوئی اُون کے مانند (عِهْن = اُون ، مَنْفُوْش = دھنکی ہوئی)

۲۵- فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ : سب سے نچلے طبقے (درجے) میں ، اَسْفَل = سب سے نچلا)

۲۶- اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفُ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنُ بِالْاُذُنِ : جان ، جان کے بدلے اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان (بِ = بدلے ، اَنْفٌ = ناک ۔ اُذُنٌ = کان)

۲۷- لِلّٰهِ مَالِكِ الْمُلْكِ : ملک کے مالک ، اللہ کے لئے۔

۲۸- عَلٰى هُدًى مِّنَ اللّٰهِ : اللہ کی طرف سے ہدایت پر۔

۲۹- بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ : اللہ پر اور یوم آخرت پر۔

بالصَّبْرِ والصَّلٰوۃِ: صبر اور نماز کے ذریعے۔

بَقَرَۃٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِکْرٌ: گائے نہ بوڑھی اور نہ جوان۔

وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ: پُرحکمت قرآن کی قسم۔ (وَ = قسم)

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا: قسم سورج کی اور اس کے چڑھنے کی۔ (وَ = قسم)

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ: وسوسہ ڈالنے والے، دبک جانے والے۔
کے شر سے (خنّاس = دبک جانے والا)

مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ: جنوں اور انسانوں میں سے۔

وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ وَطُوْرِ سِیْنِیْنَ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ۔
(جبل) تین اور (کوہ) زیتون اور طورِ سینا اور اس پُرامن سرزمین کی
کی قسم (یعنی یہ مقامات گواہ ہیں)۔

مِنْ نُّطْفَۃٍ اَمْشَاجٍ: مخلوط نطفے سے (اَمْشَاجٌ = مخلوط)

یَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِیْرًا: ترش رُو اور اکھڑ دن

بِاٰنِیَۃٍ مِّنْ فِضَّۃٍ: چاندی کے برتنوں کے ساتھ

ثِیَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ: سندس کا سبز لباس (ثیاب = لباس، خُضْرٌ = سبز)

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ

جُملہ اِسمیہ (NOMINAL SENTENCE)

۱۔ جملہ: وہ مرکب جس سے سننے والے پر، کہنے والے کا مطلب اور مدّعا پورے طور پر ظاہر ہو جائے، اُسے جملہ کہتے ہیں۔ ہر جملے کے دو اجزا ہوتے ہیں:

پہلا: مُسْنَدْ اِلَیہ (Subject) یعنی وہ شخص یا چیز جس کے بارے میں کوئی بات کہی جائے، اور

دوسرا: مُسْنَدْ (Predicate) یعنی وہ بات جو مُسْنَدْ اِلَیہ کے بارے میں کہی گئی ہو۔

عربی میں جملے کی دو قسمیں ہیں: جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ۔

۲۔ جملہ اسمیہ کے دو اجزا:

(۱) مُبْتَدَا: جملہ اسمیہ کے پہلے جزو (یعنی مسند الیہ) کو مبتدا کہتے ہیں، یعنی وہ کلمہ (یا مرکب ناقص) جس سے جملے کی ابتدا ہو۔

(۲) خبر: جملہ اسمیہ کے دوسرے جزو (یعنی مسند) کو خبر کہتے ہیں؛ عام طور پر مبتدا پہلے آتا ہے اور خبر بعد میں آتی ہے۔

۳۔ مبتدا عام طور پر معرفہ ہوتا ہے، مگر بعض خاص صورتوں میں نکرہ یا ایسا مرکب ناقص بھی ہو سکتا ہے جو معرفہ کا قائم مقام ہو سکے، جیسا کہ آئندہ مثالوں سے واضح ہو جائے گا۔

خبر عام طور پر نکرہ ہوتی ہے، مگر مرکب ناقص یا جملہ اسمیہ یا جملہ فعلیہ بھی ہو سکتی ہے، جیسا کہ آئندہ مثالوں سے واضح ہو جائے گا۔

عام طور پر مبتدا اور خبر دونوں رفعی حالت میں ہوتے ہیں۔ اسم کی حالتیں: ۱۔

بیان پر پھر نظر ڈال لیجیے۔

خبر بعض صورتوں میں، تعداد (مفرد، تثنیہ، جمع) اور جنس (مذکر، مونث) میں اپنے مبتدا کے تابع ہوتی ہے اور بعض صورتوں میں ان میں مطابقت ضروری نہیں ہوتی، جیسا کہ آئندہ مثالوں سے واضح ہو جائے گا۔

۴۔ جملہ اسمیہ کی مثالیں: ہر مثال میں مبتدا نشان زدہ (—) ہے، باقی حصہ خبر ہے:

۱۔ اَلْوَلَدُ جَالِسٌ: لڑکا بیٹھا ہوا ہے۔ اَلْقَمَرُ بَازِغٌ: چاند روشن ہے۔ مبتدا اور خبر دونوں مفرد، مذکر، رفعی حالت میں۔ قمر عربی میں مذکر ہے۔

۲۔ اَلْبِنْتُ جَالِسَةٌ: لڑکی بیٹھی ہوئی ہے۔ اَلشَّمْسُ مُشْرِقَةٌ: سورج چمک رہا ہے۔ مبتدا اور خبر دونوں مفرد، مونث، رفعی حالت میں۔ شمس، عربی میں مونث ہے۔

۳۔ اَلرَّجُلَانِ قَوِيَّانِ: دو مرد قوی ہیں۔ اَلْكِتَابَانِ جَدِيْدَانِ: دو کتابیں نئی ہیں۔ مبتدا اور خبر دونوں تثنیہ، مذکر، رفعی حالت میں۔ 'کتاب' عربی میں مذکر ہے۔

۴۔ اَلْمَرْأَتَانِ صَالِحَتَانِ: دو عورتیں صالح ہیں۔ اَلْعَيْنَانِ لَامِعَتَانِ: دو آنکھیں روشن ہیں۔ مبتدا اور خبر دونوں تثنیہ، مونث، رفعی حالت میں۔ 'عین' مونث ہے۔

۵۔ اَلْمُعَلِّمُوْنَ حَاضِرُوْنَ: معلم حاضر ہیں۔ اَلْمُسْلِمُوْنَ اِخْوَةٌ: مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ دونوں مبتدا جمع سالم، مذکر، ذی عقل۔ ایک خبر (حاضرون) جمع سالم مذکر، دوسری خبر (اِخْوَةٌ) جمع مکسر۔ دونوں جملوں میں مبتدا اور خبر رفعی حالت میں۔

۶۔ اَلْبَنَاتُ مُؤَدَّبَاتٌ : لڑکیاں باادب ہیں۔ اَلسَّيَّارَاتُ قَادِمَةٌ : موٹریں آرہی ہیں۔

دونوں مبتدا جمع سالم مونث ہیں۔ بنات، ذی عقل ہے، اس کی خبر بھی جمع مونث سالم ہے۔ سیارات (موٹریں) غیر ذی عقل ہے۔ اس کی خبر واحد مونث ہے۔ دونوں جملوں میں مبتدا اور خبر رفعی حالت میں ہیں۔

۷۔ اَلْاَوْلَادُ صَالِحُوْنَ : لڑکے صالح ہیں۔ اَلنِّسَاءُ عَالِمَاتٌ : عورتیں عالمہ ہیں۔

دونوں مبتدا ذی عقل کی جمع مکسر ہیں۔ پہلا (اَولادٌ) مذکر ہے اور دوسرا (نِساءٌ) مونث ہے۔ دونوں کی خبریں بھی جمع ہیں۔ اور جنس میں اپنے مبتدا کے تابع ہیں۔ دونوں جملوں کے مبتدا اور خبر رفعی حالت میں ہیں۔

۸۔ اَلْاَشْجَارُ عَالِيَةٌ : درخت اونچے ہیں۔ اَلْقُصُوْرُ عَالِيَاتٌ : محل اونچے ہیں۔

دونوں جملوں میں مبتدا غیر ذی عقل کی جمع مکسر ہیں۔ پہلے جملے میں خبر واحد مونث ہے اور دوسرے میں جمع مونث سالم۔ جمع مکسر کو عام طور پر واحد مونث کی طرح سمجھا جاتا ہے، اس لیے اس کی صفت اور خبر واحد مونث لائی جاتی ہے۔ مگر جمع مونث سالم بھی لائی جاسکتی ہے۔ (دیکھئے مرکب توصیفی کا بیان)

۵۔ اب تک جملہ اسمیہ کی جتنی مثالیں سامنے آئی ہیں، ان میں سے ہر مثال میں مبتدا بھی ایک کلمہ ہے اور خبر بھی ایک کلمہ۔ آئندہ مثالوں میں مبتدا اور خبر میں سے کوئی ایک یا دونوں مرکب ناقص ہیں۔ ان مثالوں میں بھی مبتدا کو نشان زدہ کردیا گیا ہے، جملے کا باقی حصہ خبر ہے۔

مطالعہ

۱۔ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ : اللہ کی زمین کشادہ ہے : مبتدا مرکب اضافی ہے۔
(ارض) عربی میں مونث ہے اس لیے خبر واحد مونث ہے۔

۲۔ لَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ : بے شک مومن غلام بہتر ہے (آزاد) مشرک سے۔ مبتدا، مرکب توصیفی ہے۔ خبر بھی مرکب ناقص ہے۔
(لَ = بے شک۔ یقیناً۔ ایسے لَ کو لامِ تاکید کہتے ہیں)

۳۔ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ : یہ کتاب، اس میں کوئی شک نہیں۔
مبتدا اشارہ اور مشارٌ الیہ سے مرکب ہے۔ خبر بذات خود ایک جملہ اسمیہ ہے۔
جو لا (نہیں) کسی اسم پر داخل ہو کر، اُسے نصب (ـَـ) دیتا ہے۔ اُسے لائے نفئ جنس کہتے ہیں۔ اس لیے لَا رَيْبَ کے معنیٰ ہوئے کسی طرح کا بھی شک نہیں۔

۴۔ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ : (وہ آگ کے ساتھی ہیں) مبتدا اسم ضمیر ہے اور خبر مرکب اضافی۔

۵۔ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا : (یہ دنیا کی زندگی کی متاع ہے) مبتدا اسم اشارہ ہے اور خبر مرکب اضافی ہے۔

۶۔ هِيَ كَالْحِجَارَةِ : وہ پتھروں کے مانند ہے۔ مبتدا اسم ضمیر اور خبر مرکب جری۔
(کَ : کے مانند، حرفِ جار ہے)۔

۷۔ اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ : حج کا زمانہ معلوم مہینے ہیں مبتدا اسم مفرد ہے اور خبر مرکب توصیفی۔ اَشْهُرٌ، جمع مکسر ہے شَهْرٌ (= مہینہ) کی۔ معلومات جمع مونث سالم ہے معلومةٌ کی۔ جمع مکسر کی خبر جمع مونث سالم لائی گئی ہے۔

۸۔ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ : تمھاری عورتیں تمھاری کھیتیاں ہیں۔ مبتدا مرکب اضافی

ہے اور خبر مرکب ناقص جری ہے۔ (حَرْثٌ = کھیتی)

جیساکہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے، جملہ اسمیہ میں عام طور پر مبتدا خبر سے پہلے آتا ہے اور معرفہ ہوتا ہے۔ لیکن اگر خبر، مبتدا سے پہلے آجائے تو مبتدا نکرہ بھی ہو سکتا ہے جیساکہ آئندہ مثالوں سے ظاہر ہے۔

مُطَالَعہ

۱۔ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ: ان کے دلوں میں روگ ہے۔ مبتدا (مرض) نکرہ ہے، اس لیے خبر مبتدا سے پہلے آئی ہے۔

۲۔ عَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ: ان کی آنکھوں پر پردہ ہے۔ خبر (عَلٰى اَبْصَارِ هِمْ) مرکب جری ہے اور مبتدا سے پہلے آئی ہے۔ مبتدا نکرہ ہے۔ (غِشَاوَةٌ)

۳۔ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ: مشرق اور مغرب اللہ ہی کے ہیں۔ خبر (لِلّٰهِ) مرکب جری ہے اور مبتدا سے پہلے آئی ہے۔ مُبتدا دو اسموں کا مرکب ناقص ہے۔

۴۔ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ: اُن کے لیے بڑا عذاب ہے۔ خبر (لَهُمْ) مرکب جری ہے اور مبتدا سے پہلے آئی ہے۔ مبتدا مرکب ناقص۔

۶۔ مبتدا کے عوامل۔ مبتدا کے عوامل سے مراد وہ کلمات ہیں جن میں سے کوئی اگر جملہ اسمیہ کے شروع میں آجائے تو مبتدا کا اعراب رفع سے نصب میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ مبتدا کے عوامل یہ ہیں:

اِنَّ۔ اَنَّ۔ کَاَنَّ۔ لٰکِنَّ۔ لَیْتَ۔ لَعَلَّ۔

(۱) اِنَّ، بے شک، یقیناً: اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ: بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اِنَّ کی وجہ سے مُبتدا (اَللّٰهَ) کا اعراب نصب ہے۔

اِنَّ - اَنَّ - کَاَنَّ - لٰکِنَّ - لَیْتَ - لَعَلَّ ـ مبتدا کے عوامل

(2) اَنَّ (= کہ): یہ عامل عام طور پر جملے کے درمیان میں آتا ہے، اس لئے اس کا بیان بعد میں آئے گا۔

(3) کَاَنَّ (= گویا کہ): کَاَنَّ الْقَمَرَ مِصْبَاحٌ: چاند گویا کہ ایک شمع ہے۔ کَاَنَّ کی وجہ سے مبتدا (اَلْقَمَرَ) کا اعراب نصب ہے۔ — ناصبِ مبتدا

(4) لٰکِنَّ (= لیکن): اَلْبَیْتُ جَدِیْدٌ وَلٰکِنَّ الْاَثَاثَ قَدِیْمٌ: لٰکِنَّ کی وجہ سے مبتدا (الاثاث) کا اعراب نصب ہے۔ — ناصبِ مبتدا

(5) لَیْتَ (= کاش): لَیْتَ الْبَنَاتِ مُؤَدَّبَاتٌ: کاش لڑکیاں باادب ہوتیں۔ لیت کی وجہ سے البنات کا اعراب نصب ہے۔ یاد رکھیے جمع مونث سالم کی نصبی حالت (ـِ یا الـ ـِ) سے ظاہر کیجاتی ہے۔ (دیکھیے اسم کی حالتیں)۔

اَلْبَنَاتُ رفع — اَلْبَنَاتِ = نصب و جرّہ حالت

(6) لَعَلَّ (= شاید): لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِیْبَةٌ: شاید وہ گھڑی (قیامت) قریب ہو۔ لَعَلَّ کی وجہ سے اَلسَّاعَةَ کا اعراب نصب ہے۔ — ناصب مبتدا

۷۔ خبر کے عوامل: (افعال ناقصہ) (ناصبِ خبر)

خبر کے عوامل سے مراد وہ کلمات ہیں جو خبر پر داخل ہو کر اس کے اعراب کو رفع سے نصب میں تبدیل کر دیتے ہیں اور وہ یہ ہیں: کَانَ (تھا، ہے)، صَارَ (ہوگیا)۔ اَصْبَحَ (ہوگیا، صبح کو ہوا)، اَضْحٰی (ہوگیا، چاشت کے وقت ہوا)۔ ظَلَّ (دن میں ہوا)، اَمْسٰی (شام کو ہوا)، بَاتَ (رات میں ہوا)۔ مَادَامَ (ہمیشہ رہا)، مَازَالَ (ہمیشہ رہا)، مَاانْفَکَّ (ہمیشہ رہا)۔ لَیْسَ (نہیں ہے، نہیں ہوا)

ان کلمات کو کَانَ وَاَخَوَاتُهَا (کان اور اس کی بہنیں) کہا جاتا ہے۔ یہ

رفع کو نصب — خبر کے عوامل: کَانَ - صَارَ - اَصْبَحَ - اَضْحٰی - ظَلَّ - اَمْسٰی - بَاتَ - مَادَامَ - مَازَالَ - مَاانْفَکَّ - لَیْسَ نہیں ہے - نہیں ہوا

جملہ اسمیہ میں مبتدا سے پہلے آتے ہیں تو مبتدا کو تو رفع ہی دیتے ہیں، مگر خبر کو نصب دیتے ہیں۔ ان کلمات کو افعال ناقصہ بھی کہتے ہیں۔ یہ سب ماضی کے صیغے ہیں، لیکن مَادَامَ اور لَیْسَ کے سوا سب کے مضارع بھی بن سکتے ہیں۔ ان کا تفصیلی بیان فعل کی بحث کے دوران ہی ہو سکتا ہے۔ یہاں ان کے عمل کی وضاحت کے لیے چند مثالیں کافی ہوں گی۔

۱۔ **کَانَ**: کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا۔ زید کھڑا تھا۔ (زید) مبتدا ہے (اسے کان کا اسم بھی کہتے ہیں) اور حسب معمول رفعی حالت میں ہے۔ (قَائِمًا) خبر ہے اور کان کی وجہ سے نصبی حالت میں ہے۔

کَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا۔ اللہ غفور رحیم ہے۔ (اللہ مبتدا ہے، اسے کان کا اسم کہیں گے) اور حسب معمول رفعی حالت میں ہے۔ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا خبر ہے اور کان کی وجہ سے نصبی حالت میں ہے۔

۲۔ **اَصْبَحَ**: اَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰی فَارِغًا۔ موسیٰؑ کی ماں کا دل بے قرار ہو گیا۔ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰی، اَصْبَحَ کا اسم (مبتدا) ہے اور رفعی حالت میں ہے۔ مگر اس کی خبر فَارِغًا نصبی حالت میں ہے۔ فَارِغٌ: (صبر سے) خالی، بے قرار۔ باقی عوامل کا بھی یہی حال ہے۔ ہر ایک کا بیان حسب ضرورت آئندہ کر دیا جائے گا۔

تنبیہ: جملہ اسمیہ کی خبر عام طور پر نکرہ ہوتی ہے لیکن اگر وہ معرفہ (ال تعریف کے ساتھ) ہو تو مبتدا اور خبر کے درمیان ایک ضمیر لائی جاتی ہے جس کا مرجع مبتدا ہوتا ہے، جیسے:

اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ وہی کامیاب (فلاح پانے والے) ہیں۔ یہاں خبر (اَلْمُفْلِحُوْنَ) معرفہ (ال تعریف کے ساتھ) ہے، اس لیے مبتدا اور خبر کے درمیان ضمیر ھُمْ آئی ہے، جو اُولٰٓئِکَ کی طرف راجع ہوتی ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے،

اور اُولٰٓئِكَ الْمُفْلِحُوْنَ کہا جائے تو یہ جملہ اسمیہ نہیں ہوگا بلکہ مرکب توصیفی ہوگا، جس کے معنی ہوں گے۔ وہ کامیاب۔

اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ : بے شک وہی مفسد ہیں۔ یہاں پہلا (هُمْ) مُبتدا ہے اور (الْمُفْسِدُوْنَ) اس کی خبر ہے، جسے ال تعریف لگا کر معرفہ بنایا گیا ہے، اس لیے مبتدا اور خبر کے درمیان ایک ضمیر (دوسرا هُمْ) لائی گئی ہے۔

مُطالعہ

جُملہ اسمیہ کی مزید مثالیں

ذیل کے جملوں کی ترکیب اور ترجمہ کو سمجھیے۔ نشان زدہ حصہ مبتدا ہے اور باقی حصہ خبر ہے۔

۱۔ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ : اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ خبر مرکب اضافی ہے اس کی رفعی حالت نُوْرُ کے ضمہ سے ظاہر کی گئی ہے۔

۲۔ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ : اور اللہ علیم و حکیم ہے۔

۳۔ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ : اُن کے لیے بڑا عذاب ہے۔ خبر مرکب جَرّی ہے، جو مبتدا سے پہلے آئی ہے۔ ایسی خبر عام طور پر مبتدا سے پہلے لائی جاتی ہے، خصوصاً جب مبتدا معرفہ نہ ہو۔

۴۔ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ : وہ صاف صاف (واضح) حق ہے۔ مبتدا ضمیر ہے۔ جو معرفہ کی ایک قسم ہے۔

۵۔ اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ : خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لیے ہیں۔ خبر مرکب جَرّی ہے، مبتدا معرفہ ہے۔

۶۔ وَالطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ : اور پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کے لیے ہیں۔

۷۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ : تعریف اللہ، جہانوں کے رب، کے لیے ہے۔
لِلّٰہِ (لِ + اللہِ) مرکب جری ہے اس لیے اللہِ جری حالت میں ہے۔
(رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ) مرکب اضافی ہوکر اللہ کی صفت ہے، اس لیے (اللہ) کی طرح جری حالت میں ہے۔

۸۔ اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ : وہی لوگ ہدایت پر ہیں، اپنے رب کی طرف سے۔ مبتدا، ضمیر ہے اور خبر مرکب جری۔

۹۔ مَا ھُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ : وہ مومن نہیں ہیں۔ مبتدا سے پہلے مَا نفی (= نہیں) آیا ہے، ایسی صورت میں خبر سے پہلے ایک زائد بِ لائی جاتی ہے۔

۱۰۔ اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ : ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں (اِنَّمَا : کلمہ حصر یا تخصیص ہے، جس کے معنے ہیں صِرف، مَحض۔

۱۱۔ اَلَآ اِنَّھُمْ ھُمُ السُّفَھَآءُ : آگاہ رہو، وہی لوگ بیوقوف ہیں۔ سُفَھَاء جمع مکسر ہے سَفِیْہٌ کی۔ اَلَا (= خبردار، آگاہ رہو) حرف تنبیہ ہے۔ مبتدا (ھُمْ) ہے اور خبر (اَلسُّفَھَآءُ) پر ال لگا ہوا ہے، اس لیے مبتدا اور خبر کے درمیان ایک زائد ضمیر ھُمْ لائی گئی ہے۔

۱۲۔ اَللّٰہُ مُحِیْطٌ بِالْکٰفِرِیْنَ : اللہ کافروں کو گھیرے میں لیے ہوئے ہے۔ مُحِیْطٌ احاطہ کرنے والا، گھیر لینے والا۔

۱۳۔ لَھُمْ فِیْھَآ اَزْوَاجٌ مُّطَھَّرَۃٌ : اُن کے لیے اس (جنت) میں پاکیزہ بیویاں ہوں گی۔ مبتدا (ازواج مطھرۃ) خبر کے بعد آیا ہے، اس لیے کہ خبر مرکب جری ہے۔ اَزْوَاجٌ جمع مکسر ہے، اس لیے اس کی صفت واحد مونث لائی گئی ہے۔ جمع مکسر کو عام طور پر واحد مونث کی طرح سمجھا جاتا ہے۔

۱۴۔ لَاعِلْمَ لَنَا: ہمارے پاس کوئی علم نہیں۔ لا نفی جنس نے (عِلْم) پر داخل ہو کر اُسے نصب دے دیا ہے۔

۱۵۔ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ: بے شک تو بڑا زبردست (عزیز) اور حکمت والا (حکیم) ہے۔ مبتدا (اِنَّكَ) اور خبر (العزیز الحکیم) کے درمیان ایک ضمیر (انتَ) کے لیے دیکھئے جملہ ۱۱ کی تشریح۔

۱۶۔ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ: تم میں کے بعض (دوسرے) بعض کے دشمن ہوں گے یعنی تم ایک دوسرے کے دشمن ہو گے۔

۱۷۔ لَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ: تمہارے لیے زمین میں ایک خاص مدت تک رہنا اور فائدہ اٹھانا ہے۔ مُسْتَقَرٌّ = جائے قیام، یہ مصدر میمی بھی ہو سکتا ہے، اس صورت میں اس کے معنے 'رہنا بسنا' ہوں گے۔ مَتَاعٌ (مصدر میمی) = فائدہ اٹھانا۔ حِيْن: ایک خاص مدت۔

۱۸۔ اَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ: تم سب ظالم ہو۔

۱۹۔ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ: وہ اس (دوزخ) کے اندر ہمیشہ رہیں گے۔

۲۰۔ اِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ: بے شک یہ (یعنی صلوٰۃ) بھاری ہے، سوائے ان لوگوں کے جو ڈرنے والے ہیں۔ كَبِيْرَةٌ = بھاری۔ ثقیل۔ كَبِيْرَةٌ سے پہلے لَ تاکید کے لیے ہے۔ خٰشِعِيْن۔ جمع مذکر سالم ہے خَاشِعٌ (= ڈرنے والا) کی اور عَلٰی کی وجہ سے جرّی حالت میں ہے۔

۲۱۔ فِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ: اس میں بڑی آزمائش ہے تمہارے رب کی طرف سے۔ عَظِيْمٌ صفت ہے بَلَاءٌ کی۔ مِنْ رَّبِّكُمْ مرکب جرّی ہے اور مبتدا (بَلَاءٌ عَظِيْمٌ) سے متعلق ہے۔

۲۲۔ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ: ان کے لیے ان کا اجر ہے ان کے رب کے

پاس۔ عِندَ ظرف ہے، یعنی جگہ کو ظاہر کرتا ہے، اس لیے اس پر نصب (ــَـ) ہے۔ عربی قواعد میں ظرف بھی ایک قسم کا مفعول ہوتا ہے، اس لیے نصبی حالت میں ہوتا ہے۔

۲۳۔ اِنَّهُمْ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ: بے شک وہ اس کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اِلَيْهِ اس کی طرف۔ رَاجِعُوْن۔ جمع سالم ہے رَاجِعٌ (= لوٹنے والا) کی۔

۲۴۔ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ: وہ ایک گائے ہے نہ بوڑھی (فارِضٌ) اور نہ بچھیا (بِكْرٌ)۔

۲۵۔ اِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ: بلاشبہ ہم انشاء اللہ ہدایت یافتہ ہو جائیں گے۔ مُهْتَدُوْن۔ جمع سالم ہے۔ مُهْتَدٍ (ہدایت یافتہ) کی۔ اِنْ = اگر۔ شَآءَ اللّٰهُ = اللہ نے چاہا۔ لَ (= ضرور) تاکید کے لیے ہے۔

۲۶۔ مِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ: ان میں اُمّی (اَن پڑھ) بھی ہیں۔

۲۷۔ هُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ: وہ (یعنی ان کا نکالنا) تمھارے لیے حرام تھا۔ هُوَ (مبتدا ہے) اِخْرَاجُهُمْ (ان کا نکالنا) اس کا بدل ہے، جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ھو سے کیا مراد ہے، اس لیے اِخْرَاجُ کا اعراب بھی مبتدا کی طرح رفع ہے۔ مُحَرَّمٌ: حرام کیا ہوا، حرام۔

۲۸۔ اِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ: بے شک اللہ کافروں کا دشمن ہے۔ اِنَّ کی وجہ سے اللّٰهَ کا اعراب نصب ہے۔ (اِنَّ اپنے اسم (مبتدا) کو نصب دیتا ہے۔)

۲۹۔ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ: ہم اس کے مُسْلِم (مطیع، فرمانبردار) ہیں۔

۳۰۔ مَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ: وہ اس کے ذریعے (بِهٖ) کسی کو بھی (مِنْ اَحَدٍ) نقصان پہنچانے والے۔ (ضَآرِّيْن) نہیں بن

سکتے بغیر اللہ کے اذن کے۔ جملے کے شروع میں مَا نافیہ (= نہیں) آنے کی وجہ سے خبر (ضَارِّینَ) پر زائد بِ لگائی گئی ہے (دیکھیے جملہ ۹)۔ ضَارِّیْنَ جمع سالم ہے۔ ضَارٌّ (= نقصان پہنچانے والا) کی۔

۳۱۔ مَالَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ: نہیں ہے اس کے لیے (لَهٗ) آخرت میں کوئی حصہ۔ خَلَاقٌ: وافر بھلائی۔ مِنْ خَلَاقٍ بھلائی میں سے کوئی بھی حصہ۔

۳۲۔ لَهُمْ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ وَّلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ: ان کے لیے دنیا میں رسوائی (خِزْیٌ) ہے اور ان کے لیے آخرت میں عذابِ عظیم ہے۔ یہ دو اسمیہ جملے ہیں جنھیں حرفِ عطف (وَ) کے ذریعے ملایا گیا ہے۔

۳۳۔ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ: نہیں ہے تیرے لیے اللہ کی طرف سے کوئی دوست (مِنْ وَّلِیٍّ) اور نہ ہی کوئی مددگار (مِنْ نَّصِیْرٍ)

۳۴۔ وَاِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ: اور بے شک (اِنَّ) وہ (هٗ) آخرت میں ضرور (لَ) صالحین میں سے ہوگا۔

۳۵۔ مَا اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ: نہ تم ان (اہلِ کتاب) کے قبلے کی پیروی کرنے والے بن سکتے ہو۔ مَا نافیہ کی وجہ سے تابع سے پہلے ایک زائد بِ لائی گئی ہے (دیکھیے جملہ ۳۰)

۳۶۔ وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ: اور ہر ایک کے لیے (لِكُلٍّ) ایک سمت (وِجْهَةٌ) ہے۔
هُوَ مُوَلِّیْهَا: وہ اسی کی طرف رخ کرنے والا (مُوَلِّیٌ) ہے۔

۳۷۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ: یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

۳۸۔ اِنَّا لِلّٰهِ: بے شک ہم اللہ کے ہیں۔ لِلّٰهِ: اللہ کے لیے، اللہ کے۔
وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ: اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔
رٰجِعُوْنَ جمع سالم ہے۔ رَاجِعٌ (= لوٹنے والا) کی۔

۳۹۔ اُولٰٓئِکَ عَلَیْہِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّہِمْ وَرَحْمَۃٌ: یہی لوگ ہیں (کہ
اُن پر) جن پر عنائتیں (صَلَوٰتٌ) ہیں، ان کے رب کی طرف سے، اور
رحمت۔ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ: وہ یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

۴۰۔ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ: بلاشبہ صفا اور مروہ (کی پہاڑیاں)
اللہ کے شعائر میں سے ہیں۔ شَعَآئِر جمع مکسر ہے شعیرہ کی، شعیرہ ایسی
چیز کو کہتے ہیں جو کسی اہم حقیقت کا احساس دلانے کے لیے بطور ایک
نشان مقرر کی گئی ہو۔

۴۱۔ اُولٰٓئِکَ عَلَیْہِمْ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ اَجْمَعِیْنَ: یہی لوگ ہیں جن پر
اللہ کی لعنت ہے اور تمام فرشتوں کی لعنت۔ اس جملہ میں اُولٰٓئِکَ مبتدا
ہے، اور باقی حصہ خبر، لیکن خبر بذات خود ایک جملہ اسمیہ ہے۔ جس میں
عَلَیْہِمْ خبر ہے اور باقی حصہ (لَعْنَۃ ...... اَجْمَعِیْن) مبتدا ہے۔

۴۲۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ: کوئی نہیں ہے معبود، سوائے اس
رحمٰن اور رحیم کے۔ لَا نفی جنس کی وجہ سے اِلٰہ کا اعراب نصب ہے۔
لَا ...... اِلَّا (نہیں ...... سوائے) ان دونوں کے مجموعے سے
حصر یا تخصیص کے معنے پیدا ہو جاتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ صرف
وہ رحمٰن اور رحیم ہی معبود ہے۔

۴۳۔ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ...
وَتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ
لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ: بلاشبہ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں، اور
رات اور دن کے ایک دوسرے کے بعد آنے جانے (اختلاف) میں،
...... اور ہواؤں کی گردش میں، اور آسمان اور زمین کے درمیان مامور

بادلوں میں، یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں، ان لوگوں کے لیے جو عقل سے کام لیتے ہیں۔ اِختِلاف: ایک دوسرے کے پیچھے (بعد) آنا۔

تَصْرِیْف: پھیرنا، گردش، چلانا۔ رِیَاح جمع مکسر ہے۔ رِیحٌ (= ہوا) کی۔

مُسَخَّر: مامور، حکم کا پابند، تابع فرمان۔ اٰیٰات: نشانیاں۔ لَ: حرفِ تاکید۔ یَعْقِلُوْنَ: عقل سے کام لیتے ہیں۔

اس طویل جملے میں اٰیٰات مبتدا ہے، جو اِنَّ کے داخل ہو جانے سے حالت نصب میں ہے۔ نشان زدہ حصے کے علاوہ باقی جملہ خبر ہے جو چار مرکبات جرّی کو حروف عطف (وَ) کے ذریعے ملانے سے بنی ہے۔

۴۴۔ مَا هُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنَ النَّارِ: وہ لوگ آگ (دوزخ) میں سے نہ نکل پائیں گے (مَا نافیہ کی وجہ سے خبر (خَارِجِيْنَ) پر زائد بِ لگائی گئی ہے۔ (دیکھیے جملہ ۳۵)

۴۵۔ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى: آزاد (حُرّ) آزاد کے بدلے اور غلام (عبد) غلام کے بدلے اور عورت (اُنْثٰى) عورت کے بدلے۔ یہ جملہ تین چھوٹے چھوٹے جملوں کو حرفِ عطف (وَ) کے ذریعے ملانے سے بنا ہے۔ اس میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ قصاص میں مساوات کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔

۴۶۔ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ: بلاشبہ وہ تمھارا کھلا (مُبِیْن) دشمن ہے۔

۴۷۔ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ: اور تمھارے لیے (قانونِ) قصاص میں زندگی ہے، اے عقل والو!

قصاص: خون کا بدلہ۔ یا خون بہا۔ اُولُو: والے۔ اَلْبَاب جمع ہے لُبّ (= عقل) کی۔ اُولُو الْاَلْبَاب، مرکب اضافی ہے، جس میں اُولُوا

مضاف ہے، جو حرف ندا (یا = اے) کے داخل ہونے سے اُولِی ہو گیا، جو اس کی نصبی حالت ہے۔ حرف ندا مضاف کو نصب دیتا ہے۔ (اولو کی جری حالت بھی اُولِی ہی ہے)۔ اُولُوا الْاَلْبَابِ: عقل والے۔

۴۸۔ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ: وہ (بیویاں) تمھارا لباس ہیں، وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ: اور تم ان (بیویوں) کا لباس ہو۔

۴۹۔ هِيَ (الْاَهِلَّةُ) مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ: یہ (ہلال) لوگوں کے لیے اور حج کے لیے وقت کے پیمانے ہیں۔ مَوَاقِيْتُ، جمع سالم ہے مِيْقَات (= وقت ناپنے کا پیمانہ) کی۔

۵۰۔ اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ: فتنہ قتل سے بڑھ کر سخت ہے۔ اَشَدُّ: اسم تفضیل ہے۔ شَدِيْد (= سخت) کا۔

۵۱۔ اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ: مقدس مہینہ مقدس مہینے کے بدلے اور دوسری مقدس چیزوں کا بھی قصاص ہے۔

۵۲۔ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ: یہ پورا عشرہ (دس دن) ہے۔

۵۳۔ اِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى: بلاشبہ بہترین زاد راہ (خیر الزاد) تقوی ہے۔ خیر کا اعراب اِنَّ کی وجہ سے نصب ہے۔ جن کلمات کے آخر میں ی آتا ہے، ان کا اعراب ہر حالت میں یکساں رہتا ہے۔ اس لیے خبر (التقوی) پر رفع کا پیش (ـُ) نہیں ہے۔

۵۴۔ هُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ: وہ سخت جھگڑالو دشمن ہے۔ اَلَدُّ، اسم تفضیل ہے لَدٌّ (= جھگڑالو دشمن) کا۔ خِصَام جمع مکسر ہے۔ خَصْمٌ (= دشمن) کا۔

۵۵۔ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ: اللہ کی مدد کب آئے گی؟ مَتٰى (= کب) کلمۂ استفہام ہے۔

۵۶۔ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ: اس (محترم مہینے) میں جنگ (قتال) بڑی سنگین بات (کَبِیْرٌ) ہے۔

۵۷۔ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهٖ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ: اور اللہ کے راستے سے (لوگوں کو) روکنا اور اس سے کفر کرنا اور مسجد حرام سے (لوگوں کو) روکنا، اور وہاں کے رہنے والوں کو وہاں سے نکالنا، اللہ کے نزدیک اس (یعنی جنگ) سے بھی زیادہ سنگین بات (اَکْبَرُ) ہے۔ صَدٌّ: روکنا۔ اس طویل جملے میں نشان زدہ حصہ خبر ہے (اور بقیہ جملہ مبتدا ہے جو چار مرکبات ناقصہ کو حرف عطف (وَ) کے ذریعے ملانے سے بنا ہے۔)

۵۸۔ لَأَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ: بلاشبہ ایک مومنہ کنیز ایک (آزاد) مُشرکہ سے بہتر ہے۔ اَمَۃٌ: کنیز، لونڈی۔ لَ، حرفِ تاکید۔

۵۹۔ وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذٰلِكَ: اور ان (عورتوں) کے شوہر (بعولتھن) زیادہ حق دار ہیں ان کو واپس لینے کے اس (زمانہ عدت) کے دوران۔ بُعُول جمع مکسر ہے بَعْلٌ (= شوہر) کی۔ رَدّ: لوٹانا، واپس کرنا/لینا۔

۶۰۔ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ: اور اُن (یعنی عورتوں) کے لیے اُسی طرح کے حقوق ہیں، جیسے دستور کے مطابق ان پر ذمہ داریاں ہیں۔ لَهُنَّ = ان کے (= حقوق)۔ عَلَيْهِنَّ: ان پر (ذمہ داریاں)۔ معروف: دستور۔

۶۱۔ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ: اور مردوں کے لیے اُن (= عورتوں) پر ایک درجہ برتری ہے۔

۶۲- ذٰلِکُمْ اَزْکٰی لَکُمْ وَاَطْهَرُ: یہ زیادہ پاکیزہ (اَزْکٰی) ہے تمھارے لیے اور زیادہ ستھرا (اَطْهَرُ)۔ جس اسم کے آخر میں یٰ ہو اس کا اعراب ہر حالت میں یکساں رہتا ہے۔ (دیکھیے جملہ ۵۳)۔ اَطْهَرُ اسم تفضیل ہے جو اَفْعَلُ کے وزن پر ہے اس وزن کے اسماء پر رفعی حالت میں تنوین (ٌ) کے بجائے صرف ایک ضمہ (ُ) آتا ہے۔ (دیکھیے جملہ ۵۷ میں اَکْبَرُ)۔

۶۳- وَعَلَی الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِکَ: اور وارث پر (بھی) اسی کے مثل (ذمہ داری) ہے۔

۶۴- لِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ حَقًّا عَلَی الْمُتَّقِیْنَ: مُطَلَّقہ عورتوں کو دستور کے مطابق کچھ فائدہ پہنچانا لازم ہے، خدا سے ڈرنے والوں پر۔ مَتَاعٌ: کچھ فائدہ پہنچانا، کچھ دینا دلانا۔ مُطَلَّقٰت، مُطَلَّقَةٌ کی جمع سالم ہے۔

۶۵- لَا طَاقَةَ لَنَا الْیَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِہٖ: ہم میں آج بالکل طاقت نہیں جالوت اور اس کی فوجوں (کے مقابلے) کے لیے۔ لَا نفی جنس نے طاقَةَ کو نصب دیا۔ الیومَ ظرف زمان ہے، یعنی کام کا وقت بتاتا ہے۔ اسم ظرف منصوب ہوتا ہے (جملہ ۲۲)۔ جالُوتَ ایک عجمی اسم ہے۔ ایسے اسموں پر کسرہ اور تنوین نہیں آتی، اس لیے مجرور ہونے کے باوجود اس پر کسرہ نہیں آیا۔

۶۶- لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ: اُسی کا ہے (لَہٗ) جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔

۶۷- اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ: اللہ — کوئی معبود نہیں سوائے اس

حی اور قیوم کے خبر جملہ اسمیہ ہے۔ حَیٌّ زندہ جاوید۔ قَیُّوْمٌ: وہ ذات جو خود اپنے بل پر قائم ہو اور دوسروں کے قیام اور بقا کا ذریعہ ہو۔

مبتدا

۶۸۔ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ : بے شک تو (اے اللہ) انسانوں کو جمع کرنے والا ہے ایک ایسے دن کے لیے جس (کے آنے) میں کوئی شک نہیں۔

مبتدا مبتدا

۶۹۔ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ : یہ دنیا کی زندگی کے ساز و سامان ہیں، اور اللہ کے پاس بہت اچھا ٹھکانا ہے۔ مَتَاعٌ: ساز و سامان، فائدہ اٹھانے کی چیزیں۔ مَاٰب۔ لوٹ کر جانے کی جگہ۔ ٹھکانا۔ دو اسمیہ جملوں کا مجموعہ ہے۔

مبتدا

۷۰۔ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ : بلاشبہ اللہ کے نزدیک اصل دین (الدین) اسلام ہے۔

مبتدا

۷۱۔ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ : بلاشبہ اللہ بہت جلد حساب چکانے والا ہے۔ سَرِيْعُ الْحِسَابِ، خَيْرُ الزَّادِ، شَدِيْدُ الْعِقَابِ : یہ سب مرکب اضافی ہیں جن میں مضاف صفت ہے۔

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ

فعل ۔ ا

(VERB)

ا۔ جملے کی دو قسموں میں سے جملہ اسمیہ کا حال بیان ہو چکا ہے۔ جملہ اسمیہ کے کے دو اجزا، مبتدا اور خبر، میں سے کوئی بھی فعل نہیں ہوتا۔ عربی زبان کی یہ خصوصیت ہے کہ اس میں، اردو اور انگریزی وغیرہ کے خلاف، فعل کے بغیر بھی جملہ بن جاتا ہے، جیسا کہ جملہ اسمیہ کی مثالوں سے واضح ہو گیا ہو گا۔

جملہ اسمیہ کے خلاف، فعل، جملہ فعلیہ کا ضروری اور لازمی جزو ہوتا ہے، اس لیے جملہ فعلیہ کی بحث شروع کرنے سے پہلے فعل کے متعلق ضروری معلومات حاصل ہونی چاہییں۔

۲۔ زمانے کے لحاظ سے عربی میں فعل کی تین بڑی قسمیں ہیں۔

اوّل، فعل ماضی۔ یعنی وہ فعل جس سے کسی کام کا گزرے ہوئے زمانے میں ہونا سمجھا جائے جیسے: ضَرَبَ (اس نے مارا)۔ نَصَرَ (اس نے مدد کی)۔ سَمِعَ (اس نے سنا)۔ **فعل ماضی : (PAST TENSE)**

دوم، فعل مضارع۔ یعنی وہ فعل جس سے کسی کام کا زمانۂ حال یا زمانہ مستقبل میں ہونا پایا جائے، جیسے: یَضْرِبُ (وہ مارتا ہے یا مارے گا)۔ یَنْصُرُ (وہ مدد کرتا ہے یا کرے گا)۔ یَسْمَعُ (وہ سنتا ہے یا سنے گا)۔

فعل مضارع پر بعض حروف یا الفاظ کا اضافہ کر کے اُسے حال اور مستقبل کے زمانوں کے لیے مختص کر لیا جاتا ہے۔ جس کی تفصیل اپنے موقع پر آئے گی۔

سوم، فعل امر۔ یعنی وہ فعل جس کے ذریعے کسی کام کے کرنے کا حکم دیا

جائے یا رد کیا جائے۔ جیسے اِضرِبْ (تو مار)۔ لَا تَضرِبْ (تو مت مار) جس فعل میں کسی بات سے رد کیا جائے، اسے فعل نہی بھی کہتے ہیں۔

۳۔ عربی زبان میں کوئی فعل جن حروف پر مشتمل ہوتا ہے، انھیں دو قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے: ایک حروف اصلی اور دوسرے حروف زائدہ۔

حروف اصلی سے مراد وہ کم سے کم حروف ہیں جن سے کسی فعل ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب بنایا جا سکے۔ ان کی تعداد تین ہوتی ہے یا چار۔ چنانچہ حروف اصلی کے لحاظ سے فعل کی دو بڑی قسمیں ہیں:

۱۔ ثلاثی یا سہ حرفی یعنی وہ فعل جس کے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب صرف تین اصلی حروف پر مشتمل ہو، جیسے: ضَرَبَ۔ نَصَرَ۔ سَمِعَ۔ ایسے فعل کو ثُلاثی مُجَرّد بھی کہتے ہیں۔

نئے معنے پیدا کرنے کے لیے ثلاثی مجرّد کے تین اصلی حروف میں زائد حرف یا حروف کا اضافہ کر کے نئے نئے فعل بنائے جاتے ہیں۔ انھیں افعالِ ثُلاثی مَزِید فِیہ کہتے ہیں، جیسے: نَصَرَ (مدد دینا) سے اِنتَصَرَ: بدلہ لینا (ا ۔ ت، حروف زائدہ)۔ اِستَنصَرَ: مدد مانگنا (ا ۔ س ۔ ت حروف زائدہ) نصَّرَ: نصرانی بنانا (ص حرف زائد)۔ تَنَاصَرَ: ایک دوسرے کی مدد کرنا (ت اور ا حروف زائدہ) وغیرہ۔

۲۔ رباعی یا چار حرفی۔ یعنی وہ فعل جس کے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب صرف چار حروف اصلی پر مشتمل ہو۔ جیسے: دَحْرَجَ (اُس نے لڑھکایا)، ایسے فعل کو رُباعی مُجَرّد بھی کہتے ہیں۔

جیسے افعالِ ثُلاثی مُجَرّد سے افعال ثلاثی مزید فیہ بنائے جاتے ہیں، اسی طرح افعالِ رُباعی مُجَرّد سے افعالِ رباعی مزید فیہ

بنائے جاتے ہیں۔ تفصیل ان کی حسب ضرورت اپنے اپنے موقع پر آئے گی۔

۴۔ وزنِ فعل: ثلاثی مجرد کے تین اصلی حروف میں پہلے حرف کو ف دوسرے کو ع اور تیسرے کو ل کا نام دیا گیا ہے۔ مثلاً ضَرَبَ، سَمِعَ اور شَرُفَ (وہ بزرگ ہوا) کے (ض، س، ش) کو ف کلمہ (ر، م، ر) کو ع کلمہ اور (ب، ع، ف) کو ل کلمہ کہیں گے۔ اور یہ کہ ضَرَبَ، فَعَلَ کے وزن پر ہے، سَمِعَ، فَعِلَ کے وزن پر، اور شَرُفَ، فَعُلَ کے وزن پر۔ رباعی مجرّد کے پہلے تین حرفوں کے نام بھی یہی ہوں گے اور چوتھے حرف کو بھی ل کلمہ کہا جاتا ہے چنانچہ رباعی مجرّد (دَحْرَجَ) کا وزن فَعْلَلَ ہے۔

افعال مزید فیہ کا وزن معلوم کرنے کے لیے حروف اصلی کے مقابلے میں تو (ف، ع، ل) رکھے جائیں گے اور زائد حروف اپنی اپنی جگہوں پر برقرار رہیں گے، جیسے:

فعل: اِنْتَصَرَ	نَصَّرَ	تَنَاصَرَ	تَنَصَّرَ	اِسْتَنْصَرَ
وزن: اِفْتَعَلَ	فَعَّلَ	تَفَاعَلَ	تَفَعَّلَ	اِسْتَفْعَلَ

۵۔ افعالِ ثلاثی مجرد کے ابواب۔ افعال ثلاثی مجرد کے ماضی کے تین اوزان ہیں: فَعَلَ (ضَرَبَ)، فَعِلَ (سَمِعَ) اور فَعُلَ (کَرُمَ)۔

ان افعال کے ف اور ل حرفوں پر ہمیشہ زبر (ـَ) ہوتا ہے۔ مگر ع پر زبر، زیر اور پیش میں کوئی بھی حرکت آسکتی ہے۔ کسی فعل کے ع پر ان میں سے کون سی حرکت آئے گی؟ یہ لغت سے معلوم ہو سکتا ہے۔

افعال ثلاثی مجرد کے مضارع کے بھی تین اوزان ہیں: یَفْعِلُ (یَضْرِبُ)، یَفْعَلُ (یَسْمَعُ) اور یَفْعُلُ (یَکْرُمُ)۔

کسی فعل ماضی اور اُس کے مضارع کو ایک ساتھ بولا جائے تو اسے

باب کہتے ہیں فعل ثلاثی مجرد کے مندرجہ ذیل چھ ابواب ہیں ۔

	ماضی	وزن	مضارع	وزن
۱۔	ضَرَبَ	فَعَلَ	یَضْرِبُ	یَفْعِلُ
۲۔	نَصَرَ	″	یَنْصُرُ	یَفْعُلُ
۳۔	فَتَحَ	″	یَفْتَحُ	یَفْعَلُ
۴۔	سَمِعَ	فَعِلَ	یَسْمَعُ	یَفْعَلُ
۵۔	حَسِبَ	″	یَحْسِبُ	یَفْعِلُ
۶۔	کَرُمَ	فَعُلَ	یَکْرُمُ	یَفْعُلُ

ہر مضارع میں پہلا حرف ی ہے جس پر زبر ہے دوسرا حرف ف (پہلا اصلی حرف) ہے جس پر جزم ہے ۔ تیسرا حرف ع (دوسرا اصلی حرف) ہے، جس پر کہیں زبر، کہیں زیر اور کہیں پیش ہے ۔ آخری حرف ل (تیسرا اصلی حرف ہے) جس پر پیش ہے ۔

ہر باب کے ماضی اور مضارع کے ع کلمہ (یعنی دوسرے اصلی حرف) کی حرکت کا مقابلہ کرنے پر واضح ہو جائے گا کہ اگر ماضی کے ع کلمے پر زبر ہو تو مضارع کے ع کلمے پر کہیں زبر آتا ہے کہیں زیر اور کہیں پیش (باب ۱-۳)۔ اگر ماضی کے ع کلمے پر زیر ہو تو مضارع کے ع کلمے پر کہیں زبر آتا ہے اور کہیں زیر (باب ۴ ـ ۵) لیکن اگر ماضی کے ع پر پیش ہو تو مضارع پر بھی پیش ہوگا (باب ٦)۔

زیادہ تر افعال پہلے چار ابواب کے وزن پر آتے ہیں ۔

تنبیہ : لغت میں فعل ماضی ثلاثی مجرد کے صیغہ واحد مذکر غائب کے سامنے خطوط وحدانی ( ) کے اندر باب کا نام دیا جاتا ہے ۔ ضَرَبَ یَضْرِبُ کے لیے (ض) نَصَرَ یَنْصُرُ کے لیے (ن)۔ فَتَحَ یَفْتَحُ کے لیے (ف)، سَمِعَ یَسْمَعُ کے لیے (س)۔ کَرُمَ یَکْرُمُ کے لیے

(ک) اور حَسِبَ یَحسِبُ کے لیے (ح)۔ اس اشارے کی مدد سے اس فعل کا مضارع بنایا جا سکتا ہے۔ اس کتاب میں بھی حسبِ ضرورت یہ علامات استعمال کی جائیں گی۔

۶۔ افعال رباعی (مجرد اور مزید فیہ) اور افعال ثلاثی مزید فیہ کا مضارع۔

افعال رباعی (مجرد اور مزید فیہ) اور افعال ثلاثی مزید فیہ کے مضارع بنانے کے لیے کلیہ قاعدے ہیں۔

رباعی مجرد کا صرف ایک وزن ہے اور رباعی مزید فیہ کے تین اوزان ہیں۔ ثلاثی مزید فیہ کے بارہ اوزان (باب) ہیں، مگر ان میں سے نو زیادہ مستعمل ہیں۔

افعال رباعی اور ثلاثی مزید فیہ میں سے بعض کے ماضی کا صیغہ، واحد مذکر غائب چار حروف پر مشتمل ہوتا ہے اور باقی افعال کا چار سے زیادہ حروف پر۔ ان دونوں قسم کے افعال کے مضارع بنانے کے الگ الگ قاعدے ہیں۔ ان افعال میں باب کا نام مصدر کے نام سے لیا جاتا ہے۔

۷۔ چار حرفی افعال کا مضارع:۔

قسم	ماضی	وزن	مضارع	وزن	باب کا نام (مصدر)
ثلاثی مزید	عَلَّمَ	فَعَّلَ	یُعَلِّمُ	یُفَعِّلُ	تَفعِیلٌ
" "	قَاتَلَ	فَاعَلَ	یُقَاتِلُ	یُفَاعِلُ	مُفَاعَلَةٌ
" "	اَدخَلَ	اَفعَلَ	یُدخِلُ	یُفعِلُ	اِفعَالٌ
رباعی	دَحرَجَ	فَعلَلَ	یُدَحرِجُ	یُفَعلِلُ	فَعلَلَةٌ

قاعدہ: ماضی کے صیغہ کے شروع میں یُ لگائیے، آخری حرف کے زبر (ــَـ) کو پیش سے بدل دیجیے اور آخری حرف سے پہلے حرف کی حرکت کو زیر (ــِـ) سے بدل دیجیے، اگر ماضی کا پہلا حرف (ا) ہو تو اسے حذف کر دیجیے۔

جیسے : اَدْخَلَ سے یُدْخِلُ

۸۔ چار سے زیادہ حروف والے افعال کے مضارع :۔

قسم	ماضی	وزن	مضارع	وزن	باب کا نام (مصدر)
ثلاثی مزید	تَعَلَّمَ	تَفَعَّلَ	یَتَعَلَّمُ	یَتَفَعَّلُ	تَفَعُّلٌ
"	تَبَارَكَ	تَفَاعَلَ	یَتَبَارَكُ	یَتَفَاعَلُ	تَفَاعُلٌ
"	اِنْقَلَبَ	اِنْفَعَلَ	یَنْقَلِبُ	یَنْفَعِلُ	اِنْفِعَالٌ
"	اِبْتَعَدَ	اِفْتَعَلَ	یَبْتَعِدُ	یَفْتَعِلُ	اِفْتِعَالٌ
"	اِسْتَعْمَلَ	اِسْتَفْعَلَ	یَسْتَعْمِلُ	یَسْتَفْعِلُ	اِسْتِفْعَالٌ
"	اِحْمَرَّ	اِفْعَلَّ	یَحْمَرُّ	یَفْعَلُّ	اِفْعِلَالٌ
رباعی مزید	تَدَحْرَجَ	تَفَعْلَلَ	یَتَدَحْرَجُ	یَتَفَعْلَلُ	تَفَعْلُلٌ
"	اِحْرَنْجَمَ	اِفْعَنْلَلَ	یَحْرَنْجِمُ	یَفْعَنْلِلُ	اِفْعِنْلَالٌ
"	اِطْمَأَنَّ	اِفْعَلَلَّ	یَطْمَئِنُّ	یَفْعَلِلُّ	اِفْعِلَّالٌ

قاعدہ ۲۔ ماضی کے صیغے کے شروع میں یَ (یَ) لگائیے، لیکن اگر ماضی کا پہلا حرف (ا) ہو تو اسے حذف کر لیجیے (باب۔ ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۸، ۹)۔ آخری حرف کے زبر کو پیش سے بدل دیجیے اور آخری حرف سے پہلے حرف کی حرکت کو زیر (ــِ) سے بدل دیجیے، لیکن اگر ماضی کا پہلا حرف ت ہو تو آخری حرف سے پہلے کے حرف پر زبر (ــَ) ہی رہے گا (باب۔ ۱، ۲، ۷)

تشریح : قاعدہ ۱ اور ۲ کے مقابلے سے یہ بات واضح ہو جائے گی کہ ان دونوں میں فرق صرف یہ ہے چار حرفی ماضی کے مضارع میں پہلے حرف یعنی (یُ) پر پیش آتا ہے اور اگر ماضی چار سے زیادہ حروف پر مشتمل ہو تو اس (یَ) پر زبر آتا ہے۔ ماضی کا پہلا حرف ت ہو تو مضارع کے آخری حرف سے پہلے حرف

پر زبر آتا ہے ورنہ زیر۔ باقی تبدیلیاں دونوں صورتوں میں یکساں ہیں۔

۹۔ ثلاثی مجرد کی گردان - ذیل میں فعل ثلاثی مجرد کے ماضی کی گردان دی گئی ہے۔ اس کے ایک ایک صیغے کو غور سے دیکھیے اور غائب و مخاطب و متکلم، واحد و تثنیہ و جمع اور اور مذکر و مونث کے صیغوں کی بناوٹ اور ان کی نشانیوں کو ذہن نشین کر لیجیے۔

(ماضی ثلاثی مجرد کی گردان)

						علامات: (۱ ۲ ۳) = واحد غائب مذکر کے تین حروف	وزن	شمارہ
غائب مذکر	واحد	ضَرَبَ	اس ایک مرد نے مارا	سَمِعَ	کَرُمَ	ـَ ـَ ـَ		۱
	تثنیہ	ضَرَبَا	ان دو مردوں نے مارا	سَمِعَا	کَرُمَا	ـَ ـَ ـَ ا		۲
	جمع	ضَرَبُوْا	ان سب مردوں نے مارا	سَمِعُوْا	کَرُمُوْا	ـَ ـَ ـُ وْا		۳
غائب مؤنث	واحد	ضَرَبَتْ	اس ایک عورت نے مارا	سَمِعَتْ	کَرُمَتْ	ـَ ـَ ـَ تْ		۴
	تثنیہ	ضَرَبَتَا	ان دو عورتوں نے مارا	سَمِعَتَا	کَرُمَتَا	ـَ ـَ ـَ تَا		۵
	جمع	ضَرَبْنَ	ان سب عورتوں نے مارا	سَمِعْنَ	کَرُمْنَ	ـَ ـَ ـْ نَ		۶
مخاطب مذکر	واحد	ضَرَبْتَ	تو ایک مرد نے مارا	سَمِعْتَ	کَرُمْتَ	ـَ ـَ ـْ تَ		۷
	تثنیہ	ضَرَبْتُمَا	تم دو مردوں نے مارا	سَمِعْتُمَا	کَرُمْتُمَا	ـَ ـَ ـْ تُمَا		۸
	جمع	ضَرَبْتُمْ	تم سب مردوں نے مارا	سَمِعْتُمْ	کَرُمْتُمْ	ـَ ـَ ـْ تُمْ		۹
مخاطب مؤنث	واحد	ضَرَبْتِ	تو ایک عورت نے مارا	سَمِعْتِ	کَرُمْتِ	ـَ ـَ ـْ تِ		۱۰
	تثنیہ	ضَرَبْتُمَا	تم دو عورتوں نے مارا	سَمِعْتُمَا	کَرُمْتُمَا	ـَ ـَ ـْ تُمَا		۱۱
	جمع	ضَرَبْتُنَّ	تم سب عورتوں نے مارا	سَمِعْتُنَّ	کَرُمْتُنَّ	ـَ ـَ ـْ تُنَّ		۱۲
متکلم مذکر و مؤنث	واحد	ضَرَبْتُ	میں نے مارا	سَمِعْتُ	کَرُمْتُ	ـَ ـَ ـْ تُ		۱۳
	تثنیہ، جمع	ضَرَبْنَا	ہم نے مارا	سَمِعْنَا	کَرُمْنَا	ـَ ـَ ـْ نَا		۱۴

تشریح: گردان کا غور سے مطالعہ کرکے یہ باتیں ذہن نشین کر لیجیے :

۱۔ ہر صیغے کے پہلے حرف پر زبر (َ) ہے، دوسرے حرف پر صیغہ واحد مذکر غائب کے مطابق زبر، زیر یا پیش ہے۔ تیسرے حرف پر کہیں زبر ہے، کہیں پیش اور کہیں جزم، زیر کہیں نہیں۔

۲۔ تیسرے حرف کی حرکت یا جزم اور اس کے بعد کے حرف یا حروف صیغے کی علامت ہیں، جیسے :

صیغہ	علامت	صیغہ	علامت	صیغہ	علامت
تثنیہ مذکر غائب	َ ا	تثنیہ مونث غائب	تَا	جمع مذکر غائب	ُ وْا
واحد مونث غائب	َ تْ	واحد مذکر مخاطب	ْ تَ	واحد متکلم	ْ تُ

۳۔ تثنیہ مذکر مخاطب اور تثنیہ مونث مخاطب دونوں کی علامت ایک ہی ہے یعنی ْ تُمَا۔ عبارت کے سیاق وسباق سے معنے متعین کیے جائیں گے۔

۴۔ متکلم کے مذکر اور مونث کے صیغے یکساں ہیں نیز تثنیہ متکلم اور جمع متکلم کے لیے ایک ہی صیغہ ہے جس کی علامت ہے : ْ نَا

۱۰۔ افعال ثلاثی مزید فیہ اور افعال رباعی (ماضی) کی گردانیں۔

علامات: واحد مذکر غائب کا آخری حرف (ـ) چھوٹی لکیر
واحد مذکر غائب کے بقیہ حروف (ـــــ) بڑی لکیر

اَدْخَلَ : اس ایک مرد نے داخل کیا۔ دَحْرَجَ : لڑھکایا۔ اِنْقَلَبَ : پلٹا، لوٹا

					وزن	شمارہ
مذکر	واحد	اَدْخَلَ	دَحْرَجَ	اِنْقَلَبَ	ـــــ ـَ	۱
	تثنیہ	اَدْخَلَا	دَحْرَجَا	اِنْقَلَبَا	ـــــ ـَ ا	۲
	جمع	اَدْخَلُوْا	دَحْرَجُوْا	اِنْقَلَبُوْا	ـــــ ـُ وا	۳

غائب مؤنث	واحد	اَدْخَلَتْ	دَحْرَجَتْ	اِنْقَلَبَتْ	ـــ ـَـ ـَتْ	۴
	تثنیہ	اَدْخَلَتَا	دَحْرَجَتَا	اِنْقَلَبَتَا	ـــ ـَـ ـَتَا	۵
	جمع	اَدْخَلْنَ	دَحْرَجْنَ	اِنْقَلَبْنَ	ـــ ـْـ ـْنَ	٦
مخاطب مذکر	واحد	اَدْخَلْتَ	دَحْرَجْتَ	اِنْقَلَبْتَ	ـــ ـْـ ـْتَ	۷
	تثنیہ	اَدْخَلْتُمَا	دَحْرَجْتُمَا	اِنْقَلَبْتُمَا	ـــ ـْـ ـْتُمَا	۸
	جمع	اَدْخَلْتُمْ	دَحْرَجْتُمْ	اِنْقَلَبْتُمْ	ـــ ـْـ ـْتُمْ	۹
مخاطب مؤنث	واحد	اَدْخَلْتِ	دَحْرَجْتِ	اِنْقَلَبْتِ	ـــ ـْـ ـْتِ	۱۰
	تثنیہ	اَدْخَلْتُمَا	دَحْرَجْتُمَا	اِنْقَلَبْتُمَا	ـــ ـْـ ـْتُمَا	۱۱
	جمع	اَدْخَلْتُنَّ	دَحْرَجْتُنَّ	اِنْقَلَبْتُنَّ	ـــ ـْـ ـْتُنَّ	۱۲
متکلم مذکر و مؤنث	واحد	اَدْخَلْتُ	دَحْرَجْتُ	اِنْقَلَبْتُ	ـــ ـْـ ـْتُ	۱۳
	تثنیہ جمع	اَدْخَلْنَا	دَحْرَجْنَا	اِنْقَلَبْنَا	ـَـ ـْـ ـْنَا	۱۴

اِن گردانوں کے ہر صیغے کا مقابلہ ثلاثی مجرد کے اسی صیغے سے کرنے پر یہ بات واضح ہو جائے گی کہ فعل ماضی کے مختلف صیغے اس فعل کے صیغۂ واحد غائب مذکر کے آخری حرف کی حرکت میں مقررہ رد و بدل کر کے، اس کے بعد مخصوص علامتیں بڑھانے سے بنتے ہیں۔ ہر صیغے کی ایک مخصوص علامت ہے، جس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ اگر کسی ایک فعل کی گردان یاد کر کے ذہن نشین کر لی جائے تو ہر فعل کی گردان آسانی سے کی جا سکتی ہے۔

۱۱۔ ثلاثی مجرد کے مضارع کی گردان :

یَضْرِبُ : وہ ایک مرد مارتا ہے / مارے گا۔ یَنْصُرُ (مدد کرنا)۔ یَسْمَعُ (سُننا)

علامات : واحد غائب مذکر کا آخری حرف (ـــ) چھوٹی لکیر۔ واحد غائب

مذکر کے پہلے اور آخری کے درمیانی حروف (ــــ) بڑی لکیر

					وزن	شمارہ
غائب مذکر	واحد	یَضْرِبُ	یَنْصُرُ	یَسْمَعُ	یـ ــ ـُ	۱
	تثنیہ	یَضْرِبَانِ	یَنْصُرَانِ	یَسْمَعَانِ	یـ ــ ـَ انِ	۲
	جمع	یَضْرِبُوْنَ	یَنْصُرُوْنَ	یَسْمَعُوْنَ	یـ ــ ـُ وْنَ	۳
غائب مونث	واحد	تَضْرِبُ	تَنْصُرُ	تَسْمَعُ	تـ ــ ـُ	۴
	تثنیہ	تَضْرِبَانِ	تَنْصُرَانِ	تَسْمَعَانِ	تـ ــ ـَ انِ	۵
	جمع	یَضْرِبْنَ	یَنْصُرْنَ	یَسْمَعْنَ	یـ ــ ـْ نَ	۶
مخاطب مذکر	واحد	تَضْرِبُ	تَنْصُرُ	تَسْمَعُ	تـ ــ ـُ	۷
	تثنیہ	تَضْرِبَانِ	تَنْصُرَانِ	تَسْمَعَانِ	تـ ــ ـَ انِ	۸
	جمع	تَضْرِبُوْنَ	تَنْصُرُوْنَ	تَسْمَعُوْنَ	تـ ــ ـُ وْنَ	۹
مخاطب مونث	واحد	تَضْرِبِیْنَ	تَنْصُرِیْنَ	تَسْمَعِیْنَ	تـ ــ ـِ یْنَ	۱۰
	تثنیہ	تَضْرِبَانِ	تَنْصُرَانِ	تَسْمَعَانِ	تـ ــ ـَ انِ	۱۱
	جمع	تَضْرِبْنَ	تَنْصُرْنَ	تَسْمَعْنَ	تـ ــ ـْ نَ	۱۲
متکلم	واحد	اَضْرِبُ	اَنْصُرُ	اَسْمَعُ	اـ ــ ـُ	۱۳
	تثنیہ / جمع	نَضْرِبُ	نَنْصُرُ	نَسْمَعُ	نـ ــ ـُ	۱۴

۱۲۔ ثلاثی مزید فیہ اور رباعی کے مضارع کی گردان۔

یُدْخِلُ: وہ داخل کرتا ہے / کرے گا (چار حرفی ماضی کا مضارع)

یَنْقَلِبُ: وہ پلٹتا ہے / پلٹے گا (ماضی چار حروف سے زیادہ)

علامات: واحد مذکر غائب کا آخری حرف: ــــ چھوٹی لکیر

واحد مذکر غائب کے پہلے اور آخری حرف کے درمیانی حروف: ——
بڑی لکیر۔

				وزن	شمارہ
غائب مذکر	واحد	یُدْخِلُ	یَنْقَلِبُ	یـ ـــ ـُ	۱
	تثنیہ	یُدْخِلَانِ	یَنْقَلِبَانِ	یـ ـــ ـَ انِ	۲
	جمع	یُدْخِلُوْنَ	یَنْقَلِبُوْنَ	یـ ـــ ـُ وْنَ	۳
غائب مؤنث	واحد	تُدْخِلُ	تَنْقَلِبُ	تـ ـــ ـُ	۴
	تثنیہ	تُدْخِلَانِ	یَنْقَلِبَانِ	تـ ـــ ـَ انِ	۵
	جمع	یُدْخِلْنَ	یَنْقَلِبْنَ	یـ ـــ ـْ نَ	٦
مخاطب مذکر	واحد	تُدْخِلُ	تَنْقَلِبُ	تـ ـــ ـُ	۷
	تثنیہ	تُدْخِلَانِ	تَنْقَلِبَانِ	تـ ـــ ـَ انِ	۸
	جمع	تُدْخِلُوْنَ	تَنْقَلِبُوْنَ	تـ ـــ ـُ وْنَ	۹
مخاطب مؤنث	واحد	تُدْخِلِیْنَ	تَنْقَلِبِیْنَ	تـ ـــ ـِ یْنَ	۱۰
	تثنیہ	تُدْخِلَانِ	تَنْقَلِبَانِ	تـ ـــ ـَ انِ	۱۱
	جمع	تُدْخِلْنَ	تَنْقَلِبْنَ	تـ ـــ ـْ نَ	۱۲
متکلم	واحد	اُدْخِلُ	اَنْقَلِبُ	اَ ـــ ـُ	۱۳
	تثنیہ جمع	نُدْخِلُ	نَنْقَلِبُ	نـ ـــ ـُ	۱۴

تشریح: ثلاثی مجرد اور ثلاثی مزید اور رباعی کے مضارع کی گردانوں اور ان کے اوزان کا بغور مطالعہ کرنے سے واضح ہو جائیگا کہ:

ا۔ مضارع کی علامتیں (ا۔ت۔ی۔ن) ہیں، جو صیغے کے شروع میں آتی ہیں۔

ان کی حرکت (زبر یا پیش) صیغہ واحد مذکر غائب کے مطابق ہوتی ہے۔ ان میں سے (ا) واحد متکلم کی علامت، (ن) جمع متکلم کی علامت، (ی) مذکر غائب کے تینوں صیغوں اور جمع مونث غائب کے صیغے کے شروع میں آتی ہے اور باقی آٹھ صیغوں کے شروع میں (ت) آتی ہے۔

ب۔ مندرجہ بالا علامتوں کے علاوہ ذیل کی علامتیں صیغوں کے آخر میں آتی ہیں:

1 • تثنیہ کے چار صیغوں کے آخر میں: ـَ انِ

2 • جمع مذکر غائب اور مخاطب کے ۲ صیغوں کے آخر میں: ـُ وْنَ

3 • واحد مونث مخاطب کے آخر میں: ـِ ینَ

ان سات صیغوں کے آخری (نَ، نِ) کو نون اعرابی کہتے ہیں، کیونکہ یہ مضارع کے اصلی اعراب پیش (ـُ) کے بجائے آتے ہیں اور جب کسی عامل کی وجہ سے مضارع کا اعراب (ـُ) بدل جاتا ہے یا گر جاتا ہے تو نون اعرابی بھی گر جاتے ہیں۔ تفصیل اس کی اپنے موقع پر آئے گی۔

• جمع مونث غائب اور مخاطب کے آخر میں ـْ نَ۔ ان ۲ صیغوں کے آخری (نَ) کو نون ضمیر یا نون جمع کہتے ہیں۔ یہ ہمیشہ قائم رہتا ہے۔

• باقی پانچ صیغوں کے آخری حرف پر پیش ہے، جو فعل مضارع کا اصل اعراب ہے۔

مضارع کی گردانوں (پیرا ۱۱، ۱۲) میں ایک جیسے صیغوں کا باہمی مقابلہ کرنے سے یہ بات بھی واضح ہو جائے گی کہ فعل مضارع خواہ کسی باب سے ہو اس کے صیغوں کی ابتدائی اور آخری علامتیں ہر حال میں یکساں رہتی ہیں کسی ایک گردان کو سمجھ کر یاد کر لینا اور اس کے صیغوں کی علامتوں کو ذہن نشین کر لینا کافی ہے۔

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ

فعل ۔ ۲

(VERB)

۱۔ افعال مجہول: جس فعل کا فاعل معلوم و مذکور ہو، اسے فعل معروف کہتے ہیں۔ لیکن جس کا فاعل معلوم و مذکور نہ ہو، اسے فعل مجہول کہتے ہیں۔ اب تک صرف فعل معروف کی مثالیں اور گردانیں پیش کی گئی ہیں۔

قاعدہ ۔۱: فعل ماضی مجہول ماضی معروف کے صیغہ واحد مذکر غائب سے بنایا جاتا ہے۔ صیغے کے آخری حرف سے پہلے حرف کو زیر (ـِـ) دے کر، اس سے پہلے جتنے متحرک حروف ہوں، اُن پر پیش (ـُـ) لگا دیجئے، جیسے:

مجہول (PASSIVE)	معروف (ACTIVE)
وُعِدَ: اس سے وعدہ کیا گیا۔	وَعَدَ: اس نے وعدہ کیا۔
تُقُبِّلَ: اُسے قبول کیا گیا۔	تَقَبَّلَ: اُس نے قبول کیا۔

اگر پیش کے بعد (ا) آجائے تو وہ واو میں تبدیل ہو جائے گا، جیسے

خُوْطِبَ: اسے مخاطب کیا گیا	خَاطَبَ: اس نے مخاطب کیا

قاعدہ ۔۲: مضارع مجہول مضارع معروف سے بنتا ہے، اس کی ابتدائی علامت (یعنی ا۔ت۔ی۔ن) پر ہمیشہ پیش (ـُـ) ہوتا ہے۔ اگر مضارع معروف میں علامت مضارع پر زبر ہو تو اسے پیش کر دیجئے، مضارع مجہول کے آخری حرف سے پہلا حرف ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے، جیسے:

يُضْرَبُ: وہ پٹتا ہے/پٹے گا۔	يَضْرِبُ: وہ پیٹتا ہے/وہ پیٹے گا۔
يُقْتَلُ: وہ قتل کیا جاتا ہے/کیا جائیگا۔	يَقْتُلُ: وہ قتل کرتا ہے/کرے گا۔

افعالِ مجہول کی گردانیں بھی افعالِ معروف کی طرح کی جاتی ہیں۔

۲۔ فعل امرِ مخاطب: اس فعل کا صیغہ واحد مذکر مخاطب، مضارع کے صیغہ واحد مذکر مخاطب سے بنایا جاتا ہے۔ مضارع کی علامت (ت) اور اسکے آخری حرف کی حرکت (ـُ) کو حذف کر دیجئے۔ اب اگر

(۱)۔ پہلا حرف متحرک ہو تو امر واحد مذکر مخاطب بن گیا، جیسے:

تُعَلِّمُ سے عَلِّمْ ۔ تَتَقَبَّلُ سے تَقَبَّلْ

لیکن اگر (۲)۔ پہلا حرف ساکن ہو تو ع کلمے کی حرکت کو دیکھیے، اگر وہ پیش ہو تو شروع میں (اُ) بڑھا دیجئے، ورنہ (اِ) بڑھایئے، جیسے:

تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ۔ تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ۔ تَفْتَحُ سے اِفْتَحْ

امر مخاطب کے چھ صیغے ہوتے ہیں۔ گردان کے لیے سبق ۹ کا پیرا (۵) دیکھیے۔ ان چھ صیغوں کے علاوہ امر غائب کے آٹھ صیغے اور ہوتے ہیں۔ ان کے بارے میں سبق ۹ کا پیرا (۲) دیکھیے۔

۳۔ فعلِ نہی مخاطب: فعل نہی بھی مضارع سے بنتا ہے، معروف سے معروف، مجہول سے مجہول، مخاطب سے مخاطب اور غائب سے غائب۔

قاعدہ: مضارع کے صیغے کے شروع میں لَا لگا دیجئے اور لام کلمہ (آخری حرف) کو جزم دے دیجئے، جیسے:

لَا تَضْرِبْ: تو نہ پیٹ لَا یَضْرِبْ: وہ نہ پیٹے لَا یُضْرَبْ: وہ نہ پٹے

(قاعدہ) اگر مضارع میں لام کلمہ (آخری) حرف علت (ا۔ و۔ ی) ہو تو نہی کے صیغے سے وہ حرف گر جائے گا۔ جیسے: تَدْعُوْ: تو پکارتا ہے/ پکارے گا۔ لَا تَدْعُ: تو مت پکار۔

(قاعدہ) فعل نہی کی گردان کرتے وقت نونِ اعرابی حذف کر دیئے جاتے ہیں، جیسے

(لَا يَضْرِبُ، لَا يَضْرِبَا، لَا يَضْرِبُوا) - (لَا تَضْرِبُ، لَا تَضْرِبَا، لَا يَضْرِبْنَ۔)
(لَا تَضْرِبْ، لَا تَضْرِبَا، لَا تَضْرِبُوا) - (لَا تَضْرِبِيْ، لَا تَضْرِبَا، لَا تَضْرِبْنَ)
(لَا اَضْرِبْ، لَا نَضْرِبْ۔)

فعل مضارع کے صیغوں کے ساتھ مقابلہ کرکے دیکھیے کہ کن کن صیغوں میں نون اعرابی تھے جو گر گئے ہیں۔

۴۔ اسمِ فاعل۔ جو اسم مشتق ایسی ذات پر دلالت کرے، جس سے فعل سرزد ہوا ہو، اُسے اسم فاعل کہتے ہیں۔ عربی اسم فاعل بنانے کے دو طریقے ہیں:

(۱) سہ حرفی (ثلاثی مجرد) فعل سے اسم فاعل فَاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: ضَرَبَ سے ضَارِبٌ: مارنے والا۔ سَمِعَ سے سَامِعٌ: سننے والا۔ قَتَلَ سے قَاتِلٌ: قتل کرنے والا۔

(۲) غیر سہ حرفی (ثلاثی مزید فیہ یا رباعی) فعل ہو تو مضارع معروف سے علامت مضارع (ا۔ ت۔ ی۔ ن) حذف کرکے اس کے بجائے میم مضموم (مُ) لگایئے اور آخری حرف سے پہلے کو زیر (ــِ) اور آخری حرف کو تنوین (ــٌ) دیجیے، جیسے: یُکْرِمُ سے مُکْرِمٌ: عزت کرنے والا۔ یَنْقَلِبُ سے مُنْقَلِبٌ: پلٹنے والا۔ یُعَلِّمُ سے مُعَلِّمٌ: تعلیم دینے والا۔

۵۔ اسمِ مفعول۔ جو اسم مشتق ایسی ذات کا پتہ دے جس پر فعل واقع ہوا ہو، اسے اسم مفعول کہتے ہیں۔ اسم مفعول بنانے کے بھی دو طریقے ہیں:

(۱) سہ حرفی فعل سے اسم مفعول مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آتا ہے، جیسے ضَرَبَ سے مَضْرُوْبٌ: پٹا ہوا۔ سَمِعَ سے مَسْمُوْعٌ: سُنا ہوا۔ قَتَلَ سے مَقْتُوْلٌ: قتل کیا ہوا۔

(۲) غیر سہ حرفی افعال سے اسم فاعل اور اسم مفعول کے صیغے ایک جیسے

ہوتے ہیں، سوائے اس کے اسم فاعل میں آخری حرف سے پہلا حرف مکسور (ــِـ) ہوتا ہے اور اسم مفعول میں آخری حرف سے پہلا حرف مفتوح (ــَـ) ہوتا ہے جیسے:

فاعل:	مُكْرِمٌ	مُنْقَلِبٌ	مُعَلِّمٌ	مُكْتَسِبٌ
مفعول:	مُكْرَمٌ	مُنْقَلَبٌ	مُعَلَّمٌ	مُكْتَسَبٌ

اسم تفضیل: جو اسم مشتق ایسی ذات کا پتہ دے جس میں مصدری معنے نسبتہً زیادہ پائے جائیں، اسے اسم تفضیل کہتے ہیں۔ افعال ثلاثی مجرد سے اسم تفضیل (مذکر) اَفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: اَكْبَرُ (سب سے بڑا) اور مونث کا صیغہ فُعْلٰی کے وزن پر آتا ہے، جیسے: كُبْرٰى (سب سے بڑی)۔

غیر ثلاثی مجرد سے تفضیل کا مفہوم ادا کرنا ہو تو مصدر منصوب سے پہلے اَكْثَرُ یا اَشَدُّ لگا دیتے ہیں، جیسے: اَكْثَرُ اسْتِغْفَارًا: زیادہ مغفرت مانگنے والا، اَشَدُّ تَنْكِيلًا: زیادہ سخت عذاب دینے والا۔

۷۔ افعال کی صرفِ صغیر: کسی مصدر سے جو مختلف افعال اور اسمائے مشتقہ بنتے ہیں، ان کو ایک ساتھ بیان کرنے کا نام صرفِ صغیر ہے۔ ذیل کی صرفِ صغیر میں، اختصار کے لیے صرف دو اسمائے مشتقہ۔ اسم فاعل اور اسم مفعول کا ذکر کیا گیا ہے۔

ا۔ افعالِ ثلاثی مجرد کی صرفِ صغیر

باب	ماضی	مضارع	امر	نہی	فاعل	مفعول
ض	ضَرَبَ	يَضْرِبُ	اِضْرِبْ	لَا تَضْرِبْ	ضَارِبٌ	مَضْرُوْبٌ
ن	نَصَرَ	يَنْصُرُ	اُنْصُرْ	لَا تَنْصُرْ	نَاصِرٌ	مَنْصُوْرٌ
ف	فَتَحَ	يَفْتَحُ	اِفْتَحْ	لَا تَفْتَحْ	فَاتِحٌ	مَفْتُوْحٌ

باب	ماضی	مضارع	امر	نہی	فاعل	مفعول
س	سَمِعَ	يَسْمَعُ	اِسْمَعْ	لَا تَسْمَعْ	سَامِعٌ	مَسْمُوْعٌ
ح	حَسِبَ	يَحْسِبُ	اِحْسِبْ	لَا تَحْسِبْ	حَاسِبٌ	مَحْسُوْبٌ
ک	كَرُمَ	يَكْرُمُ	اُكْرُمْ	لَا تَكْرُمْ	—	—

ب: افعال ثلاثی مزید فیہ کی صرفِ صغیر

باب/مصدر	ماضی	مضارع	امر	نہی	اسم فاعل	اسم مفعول
اِفْعَالٌ	اَكْرَمَ	يُكْرِمُ	اَكْرِمْ	لَا تُكْرِمْ	مُكْرِمٌ	مُكْرَمٌ
تَفْعِيْلٌ	عَلَّمَ	يُعَلِّمُ	عَلِّمْ	لَا تُعَلِّمْ	مُعَلِّمٌ	مُعَلَّمٌ
مُفَاعَلَةٌ	قَاتَلَ	يُقَاتِلُ	قَاتِلْ	لَا تُقَاتِلْ	مُقَاتِلٌ	مُقَاتَلٌ
تَفَعُّلٌ	تَعَلَّمَ	يَتَعَلَّمُ	تَعَلَّمْ	لَا تَتَعَلَّمْ	مُتَعَلِّمٌ	مُتَعَلَّمٌ
تَفَاعُلٌ	تَقَابَلَ	يَتَقَابَلُ	تَقَابَلْ	لَا تَتَقَابَلْ	مُتَقَابِلٌ	مُتَقَابَلٌ
اِنْفِعَالٌ	اِنْصَرَفَ	يَنْصَرِفُ	اِنْصَرِفْ	لَا تَنْصَرِفْ	مُنْصَرِفٌ	مُنْصَرَفٌ
اِفْتِعَالٌ	اِقْتَرَبَ	يَقْتَرِبُ	اِقْتَرِبْ	لَا تَقْتَرِبْ	مُقْتَرِبٌ	مُقْتَرَبٌ
اِسْتِفْعَالٌ	اِسْتَكْبَرَ	يَسْتَكْبِرُ	اِسْتَكْبِرْ	لَا تَسْتَكْبِرْ	مُسْتَكْبِرٌ	مُسْتَكْبَرٌ

(۱) اس نے تعظیم کی۔ (۲) اس نے سکھایا۔ (۳) اس نے جنگ کی۔ (۴) اس نے علم حاصل کیا۔ (۵) کسی دوسرے کے سامنے آیا۔ (۶) وہ لوٹ آیا۔ (۷) وہ قریب ہوا۔ (۸) اس نے تکبر کیا۔

ج۔ افعالِ رُباعی کی صرفِ صغیر

باب/مصدر	ماضی	مضارع	امر	نہی	فاعل	مفعول
فَعْلَلَةٌ	دَحْرَجَ	يُدَحْرِجُ	دَحْرِجْ	لَاتُدَحْرِجْ	مُدَحْرِجٌ	مُدَحْرَجٌ
تَفَعْلُلٌ	تَدَحْرَجَ	يَتَدَحْرَجُ	تَدَحْرَجْ	لَاتَتَدَحْرَجْ	مُتَدَحْرِجٌ	مُتَدَحْرَجٌ
اِفْعِنْلَالٌ	اِحْرَنْجَمَ	يَحْرَنْجِمُ	اِحْرَنْجِمْ	لَاتَحْرَنْجِمْ	مُحْرَنْجِمٌ	مُحْرَنْجَمٌ
اِفْعِلَّالٌ	اِطْمَأَنَّ	يَطْمَئِنُّ	اِطْمَئِنَّ	لَاتَطْمَئِنَّ	مُطْمَئِنٌّ	مُطْمَأَنٌّ

(۱) اس نے لڑھکایا۔ (۲) وہ لڑھک گیا۔ (۳) جمع ہوئے (اونٹ یا لوگ)
(۴) اس نے اطمینان پایا۔

۸۔ ماضی قریب :۔ اب تک ماضی کی جو گردانیں دی گئی ہیں، انھیں ماضی مطلق کہتے ہیں، کیونکہ ان سے کسی کام کا گذشتہ زمانے میں واقع ہونا سمجھا جاتا ہے اور بس جس فعل سے یہ ظاہر ہو کہ کام گذشتہ زمانے میں ہوا، مگر اسے گزرے ہوئے زیادہ مدت نہیں ہوئی، اس فعل کو ماضی قریب کہتے ہیں۔

ماضی مطلق (معروف و مجہول) کے صیغوں پر قَدْ لگانے سے ماضی قریب کے معنے حاصل ہو جاتے ہیں، لفظ قَدْ ہر صیغے میں بدستور قائم رہتا ہے، اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی، جیسے؛ قَدْ ضَرَبَ : اس نے پیٹا ہے۔ قَدْ ضَرَبْتُ : میں نے پیٹا ہے، وغیرہ۔ قَدْ ضُرِبَ، وہ پیٹا گیا / وہ پٹا وغیرہ

۹۔ ماضی بعید : جس فعل سے مدت کا گزرا ہوا زمانہ سمجھا جائے، اسے ماضی بعید کہتے ہیں۔ ماضی مطلق (معروف و مجہول) کے صیغہ واحد مذکر غائب پر کَانَ بڑھانے سے ماضی بعید کے معنے حاصل ہوتے ہیں۔ گردان کرتے وقت ماضی

مطلق کے صیغوں کے مطابق کَانَ کے صیغے بھی تبدیل کیے جائیں گے۔ جیسے کَانَ ضَرَبَ: اُس ایک مرد نے مارا تھا۔ کَانَتْ ضَرَبَتْ: اس ایک عورت نے مارا تھا۔

کَانَ کی گردان (حفظ یاد کرلی جائے)

	مذکر			مؤنث		
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	کَانَ	کَانَا	کَانُوْا	کَانَتْ	کَانَتَا	کُنَّ
مخاطب	کُنْتَ	کُنْتُمَا	کُنْتُمْ	کُنْتِ	کُنْتُمَا	کُنْتُنَّ
متکلم	کُنْتُ	کُنَّا		کُنْتُ	کُنَّا	

تنبیہ:۔ ماضی قریب مجہول کے صیغوں میں بھی قَدْ تبدیل نہیں ہوگا صرف اصل فعل (یعنی ماضی مطلق) کے صیغوں کو مجہول بنایا جائے گا جیسے: قَدْ ضُرِبَ: اسے پیٹا گیا ہے۔ قَدْ ضُرِبْتُ: مجھے پیٹا گیا ہے۔

ماضی بعید مجہول میں کان کے صیغوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی، بلکہ صرف اصل فعل (یعنی ماضی مطلق) کے صیغوں کو مجہول بنایا جائے گا۔ جیسے: کَانَ ضُرِبَ: اُسے پیٹا گیا تھا۔ کُنْتُ ضُرِبْتُ: مجھے پیٹا گیا تھا۔

١٠۔ ماضی استمراری: جس فعل سے گزرے ہوئے زمانے میں کام کا لگاتار ہونا سمجھا جائے، اسے ماضی استمراری کہتے ہیں۔

فعل مضارع کے صیغوں پر کَانَ کے وہی صیغے لگانے سے ماضی استمراری کے معنے پیدا ہو جاتے ہیں، جیسے: کَانَ یَضْرِبُ: وہ پیٹتا تھا۔ کُنْتُ اَضْرِبُ: میں پیٹتا تھا۔ میں پیٹتی تھی۔

۱۱۔ مضارع مختص بہ حال و مستقبل: فعل مضارع ویسے تو زمانہ حال اور مستقبل دونوں کے معنے دیتا ہے، لیکن جب اس پر لَ داخل ہو تو وہ زمانہ حال کے ساتھ مختص ہو جاتا ہے، جیسے: لَیَذْهَبُ: وہ جاتا ہے۔ اگر یہ معنے پیدا کرتے ہوں کہ کام زمانہ حال میں کبھی کبھی ہوتا ہے تو مضارع کے صیغے پر قَدْ لگا دیتے ہیں، جیسے: قَدْ یَذْهَبُ: وہ کبھی کبھی جاتا ہے۔

اسی طرح اگر مضارع کے صیغے پر سَ یا سَوْفَ داخل کر دیں تو اس کے معنے زمانہ مستقبل کے ساتھ خاص ہو جاتے ہیں۔ سَ مستقبل قریب کے معنے دیتا ہے اور سَوْفَ مستقبل بعید کے، جیسے سَیَقُوْلُ: وہ عنقریب کہے گا۔ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ: تم آگے چل کر جان لوگے۔

۱۲۔ ماضی و مضارع منفی: ماضی اور مضارع مثبت (Positive) کے صیغوں پر مَا یا لَا داخل کرنے سے ماضی منفی اور مضارع منفی کے صیغے بن جاتے ہیں۔ مَا عام طور پر ماضی منفی بنانے کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے: مَا کَذَبَ: اس نے جھوٹ نہیں بولا۔ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ: اللہ نے نہیں اتارا۔

لَا مضارع منفی بنانے کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے: لَا یُؤْمِنُوْنَ: وہ ایمان نہیں لاتے/نہیں لائیں گے۔ لَا تَعْلَمُوْنَ: تم نہیں جانتے/نہیں جانو گے۔

لَا جب ماضی کے صیغے پر داخل ہوتا ہے تو اس کے بعد عموماً ایک اور صیغہ لایا جاتا ہے، جیسے: لَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی: اس نے نہ تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی۔

اسی طرح جب مَا مضارع پر داخل ہوتا ہے تو بھی عموماً ایک اور صیغہ لایا جاتا ہے، جیسے: مَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّا اَنْفُسَهُمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَ: وہ دھوکا نہیں دیتے سوائے اپنے آپ کے، اگر وہ سمجھتے نہیں۔

مضارع کے عوامل: مضارع کے عوامل سے مراد وہ حروف اور کلمات ہیں جو مضارع پر داخل ہوکر اُس کے آخری حرف کا اِعراب بدل دیتے ہیں۔ یاد رہے کہ مضارع کا اصل اِعراب رَفع ہے جو آخری حرف پر پیش سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ جیسے يَكْتُبُ : وہ لکھتا ہے / لکھے گا۔ يُعَلِّمُ : وہ سکھاتا ہے / سکھائے گا۔

مضارع کے عوامل، دو طرح کے ہیں:

ا: مضارع کے ناصب: یعنی وہ عوامل جو مضارع پر داخل ہوکر اس کے رفع (ـُ) کو نصب (ـَ) سے بدل دیتے ہیں۔ مشہور نواصبِ مضارع یہ ہیں:

(۱) اَنْ: یہ کہ، جیسے: اُرِيْدُ اَنْ اَكْتُبَ رِسَالَةً: میں چاہتا ہوں کہ ایک خط (رِسَالَةً) لکھوں۔ یہ حرفِ بیان ہے۔

(۲) لَنْ: ہرگز نہیں، جیسے: اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ: یقیناً تو زمین کو نہیں پھاڑ سکے گا۔ لَنْ داخل ہونے سے مضارع مستقبل کے معنوں کے لیے خاص ہوجاتا ہے اور اس میں تاکید نفی (= ہرگز نہیں) کے معنے بھی پیدا ہوجاتے ہیں۔

(۳) كَیْ: تاکہ، جیسے: ...... كَیْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا: ...... تاکہ ہم بہت زیادہ تیری تسبیح کریں۔ دو جملوں کو ملانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

(۴) اِذَنْ: تب، اس صورت میں، اس لیے۔ جیسے: لَنْ نَّدْعُوَا مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا۔ ہم ہرگز نہیں پکاریں گے اس کے سوا کسی اور معبود کو (اگر ہم نے ایسا کیا)، تو یہ حق سے ہٹی ہوئی بات (شَطَطًا) ہوگی۔

ب: مضارع کے جازِم: یعنی، وہ عوامل جو مضارع پر داخل ہوکر، اُس کے رفع (ـُ) کو جزم (ـْ) سے بدل دیتے ہیں۔ مشہور جازم مضارع یہ ہیں۔

(۱) اِنْ: اگر، جیسے: اِنْ تَذْهَبْ اَذْهَبْ۔ اگر تو جائے گا تو میں بھی جاؤں گا۔ یہ حرف شرط ہے۔ (حرفِ شرط سے مستقبل کا معنی)

لَمْ : حرفِ نفی ہے، جیسے : لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ : نہ اس نے جنا اور نہ وہ جنا گیا۔
لَمْ مضارع پر داخل ہو کر ماضی منفی کے معنے پیدا کر دیتا ہے۔

لَمَّا : ابھی تک نہیں۔ لَمَّا مضارع پر داخل ہو کر ماضی منفی کے معنے پیدا کرنے کے علاوہ نفی کو زمانہ حال تک لے آتا ہے جیسے : لَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ : ابھی تک ایمان تمھارے دلوں میں داخل نہیں ہوا ہے۔ لَمَّا یَدْخُلْ کا لام ساکن تھا لیکن اَلْاِیْمَان کے ساتھ ملانے کے لیے اُسے زیر (ـِ) لگا کر متحرک کیا گیا ہے۔

قاعدہ : عربی میں جب بھی کسی ساکن حرف کو متحرک کرنا ہو تو زیر (ـِ) لگا کر ہی متحرک کیا جاتا ہے۔

لام امر (لِ) : مضارع کے صیغے پر (لِ) لگا کر اس کے آخری حرف پر جزم (ـْ) لگانے سے اَمرِ غائب بن جاتا ہے جیسے : لِیَضْرِبْ : وہ پیٹے۔ لِیُضْرَبْ : وہ پٹے۔ لِاَضْرِبْ : میں پیٹوں۔ لِاُضْرَبْ : میں پیٹا جاؤں۔

امر غائب کے آٹھ صیغے ہیں۔ چھ مذکر غائب اور مونث غائب کے صیغے اور دو متکلم کے صیغے بھی امر غائب میں شُمار ہوتے ہیں۔

نہی کا لَا : مضارع کے صیغے پر لَا لگا کر اور آخری حرف کو جزم دینے سے فعل نہی بن جاتا ہے۔

فعل امر مخاطب اور فعل نہی مخاطب کا بیان فعل کی بحث کے تحت ہو چکا ہے اس پر ایک بار پھر نظر ڈال لیجیے۔

مضارع کے عوامل کے عمل کی وضاحت کے لیے، مضارع کی تین گردانیں ایک ساتھ دی جا رہی ہیں :-

١۔ سادہ مضارع کی گردان۔
٢۔ ایک ناصب (لَنْ) کے ساتھ گردان۔ لَنْ کے بجائے کوئی اَور ناصب لگایا

جائے تو بھی مضارع کے صیغوں کی شکل یہی رہے گی۔

۳۴۔ ایک جازم (لَمۡ) کے ساتھ گردان ۔ لَمۡ کے بجائے کوئی اور جازِم لگایا جائے تو بھی مضارع کے صیغوں کی شکل یہی رہے گی۔

شخص	عدد	مضارع مرفوع	مضارع منصوب بِلَنۡ	مضارع مجزوم بِلَمۡ
غائب مذکر	واحد	يَكْتُبُ	لَنْ يَّكْتُبَ	لَمْ يَكْتُبْ
	تثنیہ	يَكْتُبَانِ	لَنْ يَّكْتُبَا	لَمْ يَكْتُبَا
	جمع	يَكْتُبُوْنَ	لَنْ يَّكْتُبُوْا	لَمْ يَكْتُبُوْا
غائب مؤنث	واحد	تَكْتُبُ	لَنْ تَكْتُبَ	لَمْ تَكْتُبْ
	تثنیہ	تَكْتُبَانِ	لَنْ تَكْتُبَا	لَمْ تَكْتُبَا
	جمع	يَكْتُبْنَ	لَنْ يَّكْتُبْنَ	لَمْ يَكْتُبْنَ
حاضر مذکر	واحد	تَكْتُبُ	لَنْ تَكْتُبَ	لَمْ تَكْتُبْ
	تثنیہ	تَكْتُبَانِ	لَنْ تَكْتُبَا	لَمْ تَكْتُبَا
	جمع	تَكْتُبُوْنَ	لَنْ تَكْتُبُوْا	لَمْ تَكْتُبُوْا
حاضر مؤنث	واحد	تَكْتُبِيْنَ	لَنْ تَكْتُبِيْ	لَمْ تَكْتُبِيْ
	تثنیہ	تَكْتُبَانِ	لَنْ تَكْتُبَا	لَمْ تَكْتُبَا
	جمع	تَكْتُبْنَ	لَنْ تَكْتُبْنَ	لَمْ تَكْتُبْنَ
متکلم	واحد	اَكْتُبُ	لَنْ اَكْتُبَ	لَمْ اَكْتُبْ
	تثنیہ، جمع	نَكْتُبُ	لَنْ نَكْتُبَ	لَمْ نَكْتُبْ

توضیح۔ تینوں گردانوں میں ایک جیسے صیغوں کے باہمی مقابلے سے معلوم

ہو گا کہ :

۱۔ ۵ صیغوں (یعنی، واحد غائب مذکر[۱] و مونث[۲]، واحد مذکر مخاطب[۳]، واحد متکلم[۴] اور جمع[۵] متکلم) کے آخری حرف پر مضارع مرفوع میں پیش (ُ) مضارع منصوب میں زبر (َ)، اور مضارع مجزوم میں جزم (ْ) ہے۔

۲۔ ۴ صیغوں (یعنی تثنیہ غائب مذکر[۱] و مونث[۲]، تثنیہ مخاطب مذکر[۳] و مونث[۴]) میں مضارع مرفوع میں نِ ہے (جسے نونِ اعرابی کہتے ہیں)، مگر مضارع منصوب اور مضارع مجزوم میں یہ (نِ) حذف ہو گیا ہے۔

۳۔ ۳ صیغوں (یعنی، جمع مذکر[۱] غائب، جمع مذکر[۲] مخاطب اور واحد مونث[۳] مخاطب) میں مضارع مرفوع کے صیغوں کے آخر میں (نَ) ہے (یہ بھی نونِ اعرابی ہے)، مگر مضارع منصوب اور مضارع مجزوم کے صیغوں کے آخر سے یہ نون حذف ہو گیا ہے، البتہ جمع مذکر غائب اور جمع مذکر مخاطب کے صیغوں میں نون اعرابی حذف کرنے کے بعد ایک (ا) بڑھا دیا گیا ہے جو پڑھا نہیں جاتا۔

۴۔ ۲ صیغوں (یعنی: جمع مونث[۱] غائب اور جمع مونث[۲] مخاطب) کی شکلیں تینوں گردانوں میں یکساں ہیں۔ ان صیغوں کے آخری (نَ)۔ نونِ ضمیر ہیں جو ان فعلوں کے فاعل ہیں، اسی لیے یہ برقرار رہتے ہیں۔

مضارع کی چند اور صورتیں بھی ہیں جنھیں حسب ضرورت آگے چل کر بیان کیا جائے گا۔

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ

جُملہ فعلیہ

VERBAL SENTENCE

جُملہ فعلیہ کے اجزاء:

ا۔ فعل: جملہ فعلیہ کا ایک لازمی جزو ہوتا ہے۔ فعل اگر لازم (Intransitive) ہو تو جملہ فعلیہ کم سے کم دو اجزاء پر مشتمل ہوتا ہے: (۱) فعل، (۲) فاعل۔

اردو کے خلاف، عربی میں فعل پہلے آتا ہے اور فاعل اس کے بعد۔ اور فاعل ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے، جیسے

فعل	فاعل	
جَلَسَ	وَلَدٌ	ایک لڑکا بیٹھا۔

Subject / Verb

فعل	فاعل	
جَلَسَتْ	بِنْتٌ	ایک لڑکی بیٹھی

ب۔ اگر جملہ فعلیہ میں فعل متعدی (Transitive) ہو تو جملہ کم سے کم تین اجزاء پر مشتمل ہوتا ہے، فعل، فاعل اور مفعول[1] اجزا کی ترتیب بھی یہی ہوتی ہے۔ مفعول ہمیشہ منصوب ہوتا ہے، جیسے: ضَرَبَ زَیْدٌ سَعِیْدًا: زید نے سعید کو پیٹا۔ اس جملے میں سَعِیْدًا مفعول ہے، اس لیے اس کا اعراب نصب (ـً) ہے۔

ج۔ اگر مفعول ضمیر متصل ہو (دیکھیے سبق ۴، پیرا ۵) تو مفعول فاعل سے پہلے آتا ہے۔ جیسے: اَکْرَمَهٗ زَیْدٌ: زید نے اُس (هٗ) کی عزت کی۔ اس جملے میں ضمیر متصل (هٗ) مفعول ہے، جو فاعل (زَیْدٌ) سے پہلے آیا ہے۔

د۔ اگر مفعول میں حصر یا تخصیص پیدا کرنا ہو تو اسے فعل سے بھی پہلے لایا جاتا ہے۔ جیسے: اِیَّاكَ نَعْبُدُ: ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ اس جملے میں (نَعْبُدُ) فعل با فاعل ہے، ضمیر (كَ) مفعول ہے، جس کا حصر کرنا مقصود ہے۔ ایسی

---

[1] (Object)

صورت میں ضمیر سے پہلے اِیَّا بڑھا دیا جاتا ہے، جیسے: اِیَّاہُ (اسی کو) اِیَّایَ (مجھ ہی کو) اِیَّاکُمْ (تم ہی کو) وغیرہ۔

بعض متعدی فعل ایک سے زیادہ مفعول چاہتے ہیں۔ زائد مفعول پہلے مفعول کے بعد آتے ہیں اور ہر مفعول منصوب ہوتا ہے، جیسے: اَلْبَسَ زَیْدُ اُلْفَقِیْرَ ثَوْبًا: زید نے فقیر کو لباس پہنایا۔ اس جملے میں (الفقیر) پہلا مفعول ہے اور (ثَوْبًا) دوسرا مفعول۔ دونوں منصوب ہیں

مفعول فیہ۔ جو اسم یہ ظاہر کرے کہ فعل کس زمانے میں (ظرف زمان) یا کس جگہ (ظرفِ مکان) واقع ہوا، اُسے عربی میں مفعول فیہ (Adverb) کہتے ہیں۔ مفعول فیہ بھی منصوب ہوتا ہے، جیسے:

قَرَأَ مُحَمَّدُ اُلْقُرْاٰنَ صَبَاحًا اَمَامَ الْمُعَلِّمِ۔ محمدؐ نے قرآن پڑھا صبح کے وقت، معلم کے سامنے (اَمَامَ الْمُعَلِّمِ) اس جملے میں (صَبَاحًا) فعل (قَرَأَ) کے واقع ہونے کے زمانہ کو اور (اَمَامَ الْمُعَلِّمِ) واقع ہونے کی جگہ کو ظاہر کرتے ہیں۔ دونوں مفعول فیہ ہیں، اس لیے منصوب ہیں۔ (اَمَامَ الْمُعَلِّمِ) چونکہ مرکب اضافی ہے، اس لیے اس میں صرف مضاف (اَمَامَ) منصوب ہے۔

مفعول مطلق: جب کسی فعل کے بعد اُسی کے مصدر یا مرادفِ مصدر کو بطور مفعول استعمال کریں، تو اسے مفعول مطلق کہتے ہیں، جیسے: کَلَّمَ اللّٰہُ مُوْسٰی تَکْلِیْمًا: اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ سے کلام کیا، جیسے کلام کیا جاتا ہے (تکلیمًا)۔ ایسے مفعول کو مفعول مطلق کہتے ہیں۔ مفعول مطلق یا تو فعل کی تاکید کے لیے آتا ہے، یا اس کی نوعیت بیان کرنے کے لیے یا بیان عدد کیلئے۔ اس کی وضاحت موقع اور محل پر کردی جائے گی۔ مفعول مطلق: (Adverb)

جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ دونوں میں ان کے ضروری اجزاء کے علاوہ اور بھی کلمات یا مرکبات ناقصہ آتے ہیں، جن سے جملے کے معنوں میں اضافہ ہوتا ہے، جیسا کہ ان جملوں کی مثالوں سے واضح ہو جائے گا۔

۲۔ فعل اور فاعل میں مُطابقت : CONCORD

ا: اگر فعل، فاعل سے پہلے آئے تو فعل ہمیشہ واحد ہو گا، فاعل خواہ واحد (مذکر یا مونث) ہو، تثنیہ (مذکر یا مونث)، جمع (مذکر یا مونث) سالم یا جمع مکسّر، جیسے:

(پہلا گروپ) (جملہ فعلیہ)

۱ ذَهَبَ رَجُلٌ: ایک مرد گیا۔	۵ ذَهَبَتْ اِمْرَأَةٌ: ایک عورت گئی۔
۲ ذَهَبَ رَجُلَانِ: دو مرد گئے۔	۶ ذَهَبَتْ اِمْرَأَتَانِ: دو عورتیں گئیں۔
۳ ذَهَبَ الْمُسْلِمُوْنَ: سب مسلمان گئے۔	۷ ذَهَبَتْ مُسْلِمَاتٌ: سب مسلمان عورتیں گئیں۔
۴ ذَهَبَ رِجَالٌ: سب مرد گئے۔	۸ ذَهَبَتْ نِسَاءٌ: سب عورتیں گئیں۔

لیکن اگر فاعل، فعل سے پہلے آئے تو فعل، فاعل کے مطابق واحد، تثنیہ یا جمع آئے گا۔ جیسے۔

(دوسرا گروپ) (جملہ اسمیہ)

مبتدا وَلَدٌ ذَهَبَ (جملہ فعلیہ): ایک لڑکا گیا۔	بِنْتٌ ذَهَبَتْ: ایک لڑکی گئی۔
وَلَدَانِ ذَهَبَا: دو لڑکے گئے۔	بِنْتَانِ ذَهَبَتَا: دو لڑکیاں گئیں۔
مُسْلِمُوْنَ ذَهَبُوْا: مسلمان مرد گئے	مُسْلِمَاتٌ ذَهَبْنَ: مسلمان عورتیں گئیں۔
رِجَالٌ ذَهَبُوْا: مرد گئے۔	نِسَاءٌ ذَهَبْنَ: عورتیں گئیں۔

تنبیہ: پہلے گروپ کے آٹھ جملے تو جملہ فعلیہ ہیں، اس لیے کہ اُن میں سے ہر جملہ فعل سے شروع ہوتا ہے جو جملہ فعلیہ کی علامت ہے، مگر دوسرے گروپ کا ہر جملہ اسم سے شروع ہوتا ہے، اس لیے یہ جملہ اسمیہ ہے (ہر جملہ کا ابتدائی اسم مبتدا ہے اور باقی حصہ جملہ فعلیہ ہو کر مبتدا کی خبر ہے) اور مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ بن جاتے ہیں۔

یہ بات وضاحت طلب ہے۔ اردو اور انگریزی میں جب کسی فعل کی گردان کی جاتی ہے تو ہر صیغے کے ساتھ ایک ضمیر بھی لائی جاتی ہے جو اس فعل کا فاعل ہوتی ہے۔ مثلاً (مارا) کی گردان اس طرح کی جاتی ہے:

اُس نے مارا' انھوں نے مارا۔ تُو نے مارا۔ تم نے مارا' میں نے مارا' ہم نے مارا۔ مگر عربی میں گردان کرتے وقت کسی بھی صیغے کے ساتھ ضمیر کا ذکر نہیں ہوتا' تاہم جب کسی صیغے کا اردو میں ترجمہ کیا جاتا ہے' تو اس صیغے کی علامت کی مناسبت سے ضمیر کا ذکر بھی کیا جاتا' جیسے:

ضَرَبَ: اُس نے مارا۔ ضَرَبْتَ: تو نے مارا۔ ضَرَبْتُ: میں نے مارا

بات یہ ہے کہ عربی میں ہر صیغے کے اندر صیغے کی علامت کی صورت میں ایک ضمیر پوشیدہ ہوتی ہے جو اس فعل کا فاعل ہوتی ہے' ایسی ضمیر کو ضمیر مُستَتِر (پوشیدہ ضمیر) کہتے ہیں

ان تشریحات کی روشنی میں وَلَدٌ ذَهَبَ کی ترکیب اس طرح ہوگی: وَلَدٌ: مبتدا۔ ذَهَبَ: فعل با فاعل جو ضمیر مستتر ہے۔ فعل اور فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مبتدا کی خبر ہُوا اور مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوئے۔

جملہ اسمیہ کی بحث میں یہ بیان ہو چکا ہے کہ خبر جملہ فعلیہ بھی ہو سکتی ہے ان مثالوں سے یہ بات واضح ہو گئی ہوگی۔

مُطالعہ
جُملوں میں اَفعال کا استعمال

۹ - اَفعال ماضی - ثلاثی مجرّد

[افعال ماضی (ثلاثی مجرد' ثلاثی مزید فیہ اور رُباعی) کی گردانوں پر ایک بار

پھر نظر ڈال کر مختلف صیغوں کی علامتوں کو ذہن نشین کر لیجیے۔ یاد رکھیے کہ ماضی مطلق کے شروع میں قَدْ لگانے سے ماضی قریب اور کَانَ کا مناسب صیغہ لگانے سے ماضی بعید بن جاتا ہے۔ تشریحات میں فعل کی قسم کے بعد عدد صیغے کو ظاہر کرتا ہے جیسے: ماضی (۳) یعنی فعل ماضی صیغہ جمع مذکر غائب مضارع (۱۴) یعنی فعل مضارع صیغہ جمع متکلم۔ وغیرہ]۔

(۱) خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ۔

مہر لگا دی اللہ نے ان کے دلوں پر اور اُن کے کانوں پر۔

خَتَمَ، يَخْتِمُ: مہر لگانا۔ قُلُوْبٌ: جمع ہے قَلْبٌ (= دل) کی۔

(۲) فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ۔ ما = حرف نفی ہے

سود مند نہ ہوئی ان کی تجارت۔

رَبِحَ، يَرْبَحُ: فائدہ مند ہونا۔ فاعل (تجارۃ) مونث ہونے کی وجہ سے فعل بھی مونث آیا ہے۔ مَا (= نہیں)، حرف نفی ہے۔

(۳) ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمٰتٍ۔ مرکب جری

اللہ ان کی روشنی لے گیا اور انھیں چھوڑ دیا تاریکیوں میں۔

ذَهَبَ، يَذْهَبُ: جانا۔ ذَهَبَ بِ: لے گیا۔ ظُلُمٰتٌ: جمع ہے ظُلْمَةٌ (= تاریکی) کی۔ فِيْ ظُلُمٰتٍ: مرکب جری۔ تَرَكَ، يَتْرُكُ: چھوڑ دینا۔

(۴) هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا۔ تاکید لفظ الارض کی

وہی ہے جس نے تمھارے لیے پیدا کیا جو کچھ زمین میں ہے، سارا کا سارا۔

خَلَقَ، يَخْلُقُ: پیدا کرنا۔ اَلَّذِيْ: جس نے (اسم موصول)۔ مَا: جو کچھ۔ (مَا فِي الْاَرْضِ) خَلَقَ کا مفعول ہے۔ جَمِيْعًا اس کی تاکید ہے، تاکید نصبی حالت میں ہوتی ہے، اس لیے اس پر دو زبر (ـً) آئے ہیں۔

(۵) مَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ:

جو کوئی میری ہدایت کی پیروی کریں گے، ان کے لیے کوئی خوف نہیں ہوگا۔

مَنْ : جو کوئی (واحد وجمع دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یہاں جمع ہے، اسی مَنْ کی وجہ سے ماضی میں مستقبل کے معنے پیدا ہو گئے ہیں۔ تَبِعَ، یَتْبَعُ پیروی کرنا۔ ھُدَایَ میری ہدایت، مفعول ہے، اس لیے منصوب۔

۶۔ ثُمَّ بَعَثْنٰکُمْ مِّنْ بَعْدِ مَوْتِکُمْ :

پھر ہم نے (اے بنی اسرائیل) تم کو (زندہ کر کے) اُٹھایا، تمھارے مر جانے کے بعد۔

(ثُمَّ : پھر۔ بَعَثَ یَبْعَثُ : اُٹھانا۔)

۷۔ اِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَکُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَکُمُ الطُّوْرَ :

(اے بنی اسرائیل، یاد کرو) جب ہم نے تمھارا عہد لیا اور اُٹھایا تمھارے اوپر طور کو۔

اِذْ : جب۔ عربی میں جب کلام کا آغاز اِذْ سے ہوتا ہے تو اس سے پہلے یاد کرو یا اس کے ہم معنے کوئی فعل محذوف سمجھنا چاہیے۔ اس کے بعد عموماً ماضی کا کوئی مشہور ومعروف واقعہ بیان کیا جاتا ہے۔ اَخَذَ، یَاْخُذُ : پکڑنا، لینا۔ مِیْثَاقٌ : عہد وپیمان۔ مِیْثَاقَ اور الطُّوْرَ مفعول ہیں اور فَوْقَ، ظرف زمان ہے، اسی وجہ سے تینوں منصوب ہیں۔ رَفَعَ، یَرْفَعُ : اُٹھانا۔

۸۔ فَجَعَلْنٰھَا نَکَالًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْھَا وَمَا خَلْفَھَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِیْنَ :

پھر ہم نے بنایا اس (واقعہ) کو عبرت کا نمونہ ان کے لیے جو ان کے سامنے موجود تھے اور جو ان کے بعد آئے، اور (بنایا اس کو) نصیحت، متقیوں کے لیے۔

جَعَلَ یَجْعَلُ : بنانا۔ نَکَالًا : عبرت کا نمونہ۔ مفعول ہونے کی وجہ سے

منصوب ہے) مَا: جو، اسم موصول (بَيْنَ يَدَيْهَا: ان کے دونوں ہاتھوں کے درمیان، یعنی، ان کے سامنے) مَا خَلْفَهَا: جو ان کے پیچھے تھے، یعنی بعد میں آئے (مَوْعِظَةً: نصیحت، مفعول ہے، اس لیے منصوب ہے) (لِلْمُتَّقِيْنَ: مرکب جری۔)

۹۔ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ:

اللہ نے لعنت کی اُن پر اُن کے کفر کی وجہ سے۔

لَعَنَ، يَلْعَنُ: لعنت کرنا۔ هُمْ، مفعول ہے، ضمیر متصل ہونے کی وجہ سے فاعل سے پہلے لایا گیا ہے۔

۱۰۔ نَبَذَ فَرِيْقٌ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَاءَ ظُهُوْرِهِمْ:

پھینک دیا، ایک گروہ نے اللہ کی کتاب کو، اپنی پیٹھوں کے پیچھے۔

نَبَذَ، يَنْبِذُ: پھینک دینا۔ كِتَابَ اللّٰهِ: مفعول ہے، اس لیے كِتَابَ منصوب ہے اور وَرَاءَ ظُهُوْرِهِمْ میں وَرَاءَ ظرف مکان ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ وَرَاءَ: پیچھے۔ ظُهُوْر جمع ہے ظَهْرٌ (=پیٹھ) کی۔

۱۱۔ وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا:

اور (یاد کرو) جب ہم نے بنایا بیت اللہ کو لوگوں کے لیے مرکز اور امن کی جگہ۔

اَلْبَيْتَ: خاص گھر یعنی، بیت اللہ۔ مَثَابَةً مرکز، مَرْجَع۔ اَمْنًا: امن کی جگہ۔ اَلبيتَ، مثابةً اور امنًا، تینوں مفعول ہیں، اس لیے منصوب۔

۱۲۔ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَإِنِّيْ قَرِيْبٌ:

اور جب میرے بندے تم سے میرے متعلق سوال کریں تو میں قریب ہوں۔

سَأَلَ، يَسْأَلُ: سوال کرنا۔ كَ: ضمیر متصل واحد مخاطب: تجھ سے۔ عِبَادٌ جمع ہے عَبْدٌ (= بندہ) کی۔ ی: ضمیر متصل واحد متکلم۔ عَنِّيْ: عَنْ + ی۔ میرے بارے میں۔ {اِنِّيْ: اِنَّ + ی (ی ضمیر متصل واحد متکلم ہے)} بے شک میں۔

(ب) ثلاثی مزید فیہ و رباعی

۱۳- اَلَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ

وہ جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا بنایا، اور آسمان کو چھت (بنایا)، اور اتارا آسمان سے پانی۔ پھر پیدا کیے اس (پانی) سے پھل، تمہاری روزی کے لیے۔

فِرَاشٌ: بچھونا۔ بِنَاءٌ: چھت۔ اَنْزَلَ (اتارا)، اَخْرَجَ (نکالا، پیدا کیا)۔ دونوں باب اِفعال سے ماضی۔ اَلْاَرْضَ، فِرَاشًا، السَّمَآءَ، بِنَآءً، مَآءً سب مفعول ہیں اور منصوب۔ رِزْقًا، فعل (اَخْرَجَ) کا سبب بتاتا ہے، یہ بھی مفعول شمار ہوتا ہے ایسے مفعول کو مفعول لہٗ (Adverb) کہتے ہیں۔

۱۴- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ:

شکر ہے اللہ کا جس نے دور کر دیا ہم سے غم کو۔

اَذْهَبَ: وہ لے گیا۔ اَذْهَبَ عَنْ: اس نے دور کر دیا۔ عَنَّا (عن + نا): ہم سے۔

۱۵- مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ۔

جس نے جھکا دیا اپنا چہرہ اللہ کے لیے، اور وہ نیکی کرنے والا ہوا، تو اس کے لیے اس کا اجر اس کے رب کے پاس ہے۔

اَسْلَمَ: سونپ دیا، جھکا دیا (باب افعال)۔ وَجْهَهٗ: اپنے چہرے کو (وجہ

(چہرہ) مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب۔ مُحْسِنٌ: احسان کرنے والا، نیکو کار۔
اِحسانٌ سے اسم فاعل۔

۱۶۔ (اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ :)

اِنْ حرف شرط ہے۔ ماضی میں مستقبل کا معنی دیتا ہے

اگر تم اچھے کام کروگے، تو اپنی جانوں کے واسطے اچھے کام کروگے۔
اِنْ: اگر حرف شرط۔ ماضی میں مستقبل کے معنی پیدا کردیتا ہے۔ اَحْسَنْتُمْ (باب افعال) ماضی (۹) بمعنی مستقبل اَنْفُس جمع ہے نَفْسٌ (: جان) کی
لِاَنْفُسِكُمْ: اپنی جانوں کے لیے یعنی اپنے ہی لیے۔

۱۷۔ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ : (اعمال نامہ)

اور روشن ہوجائے گی زمین اپنے رب کے نور سے، اور اعمال نامہ (سامنے) رکھ دیا جائے گا۔
اَشْرَقَتْ (باب افعال) ماضی واحد مونث غائب۔ یہاں مستقبل کے معنے میں ہے۔ وَضَعَ، يَضَعُ: رکھنا۔ وُضِعَ، ماضی مجہول ہے۔ اَلْكِتٰبُ: مراد: اعمال نامہ۔

۱۸۔ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ۔

اور بلاشبہ ہم نے آراستہ کر رکھا ہے قریب کے آسمان کو، چراغوں (یعنی ستاروں) سے اور بنایا ہے اُن (ستاروں) کو، شیطانوں کو مارنے کا ذریعہ۔
زَيَّنَّا (باب تفعیل) ماضی قریب جمع متکلم۔ دُنْيَا: قریب اَدْنٰی کا مونث ہے۔ اَلسَّمَآءُ الدُّنْيَا: آسمانِ زیریں۔ مَصَابِيْحَ: جمع مِصْبَاحٌ (= چراغ) کی۔ رُجُوْمٌ جمع ہے رَجْمٌ (= سنگسار کرنے کا ذریعہ) کی۔

۱۹۔ سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ :

اللہ کی تسبیح کرتی ہیں (ساری چیزیں) جو آسمانوں اور زمین میں ہیں، اور وہ غالب

اور حکیم ہے۔

سَبَّحَ (باب تفعیل)، ماضی مگر یہاں حال کے معنے میں آیا ہے۔ اَلْعَزِیْز: غالب، زبردست۔

۲۰۔ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ: (ہُ = ضمیر متصل)

اور ہم نے اسے شعر نہیں سکھایا۔

عَلَّمْنَا: (باب تفعیل)، ماضی جمع متکلم۔ ہُ، ضمیر متصل جس کا مرجع نبی صلعم ہیں۔

۲۱۔ لَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِیْلًا: (مفعول مطلق)

بے شک ہم نے عزت دی ہے آدم کی اولاد کو اور انھیں بڑی فضیلت دی اپنی بہت سی مخلوقات پر۔

قَدْ کَرَّمْنَا، (قد) فَضَّلْنَا دونوں (باب تفعیل سے) ماضی قریب جمع متکلم۔ مَنْ خَلَقْنَا: جنھیں ہم نے پیدا کیا، ہماری مخلوقات۔ تَفْضِیْلٌ، فَضَّلْنَا کا مصدر جو فعل کی تاکید کے لیے آیا ہے، ایسے مصدر کو مفعولِ مطلق کہتے ہیں، اس لیے اس پر نصب ہے۔ مفعول مطلق = (Adverb)

۲۲۔ سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَهٗ۔ (بیت المقدس)

پاک ہے وہ جو اپنے بندے کو لے گیا ایک رات مسجدِ حرام سے مسجد اقصیٰ تک، جس کے ماحول (اردگرد) کو ہم نے برکت بخشی۔

سُبْحٰنَ: پاک ہے۔ اَسْرٰی (باب افعال)، ماضی: رات کے وقت لے گیا۔ لَیْلًا، ظرفِ زمان ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اَلْمَسْجِدُ الْحَرَامُ: خانہ کعبہ۔ اَلْمَسْجِدُ الْاَقْصٰی: بیت المقدس۔ بَارَکْنَا (باب مفاعلہ)، ماضی ۱۴/ حَوْل: اردگرد۔

۲۳۔ يٰنُوْحُ قَدْ جَادَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا۔

اے نوحؑ تو ہم سے بحث کر چکا۔ پھر ہمارے ساتھ بحث کو بہت بڑھا چکا۔
قَدْ جَادَلْتَ (باب مفاعلہ) ماضی قریب (۷)، نَا ضمیر متصل جمع متکلم مفعول ہے۔ اَكْثَرْتَ (باب افعال) ماضی (۷)۔ جِدَالَنَا، ہمارے ساتھ لڑائی یا بحث، اَكْثَرْتَ کا مفعول ہے، اس لیے منصوب۔

۲۴۔ لَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ:

اگر تمھارے ساتھ جنگ کرتے وہ لوگ جو کافر ہوئے تو یقیناً پیٹھ پھیر کر بھاگتے۔
لَوْ: اگر، حرف شرط۔ قَاتَلَ: جنگ کرنا باب مفاعلہ)۔ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا: جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی، یعنی کافر لوگ۔ لَ (یقیناً)۔ وَلَّوْا (پیٹھ پھیرنا۔ باب تفعیل) ماضی (۳)۔ اَدْبَار جمع دُبُر (پیٹھ) کی۔

۲۵۔ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ:

دین کے معاملے میں کوئی جبر نہیں۔ ہدایت گمراہی سے ممتاز ہو چکی ہے۔
اِكْرَاه (جبر، زبردستی کرنا۔ باب افعال) مصدر۔ لَا۔ نفی جنس کا ہے اسی نے اِكْرَاه کو نصب دیا ہے، یعنی کسی بھی طرح کا جبر نہیں۔ قَدْ تَبَيَّنَ (صاف صاف الگ اور ممتاز ہو جانا۔ باب تفعّل) ماضی قریب (۱) رُشْدُ: ہدایت۔ غَيّ: گمراہی۔

۲۶۔ مَا تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ:

وہ لوگ متفرق ہوئے صحیح علم آچکنے کے بعد محض آپس کی ضد اضدی کی وجہ سے۔
ما (نہیں)...... اِلَّا (سوائے، مگر) حصر کے لیے آتے ہیں یعنی صرف، محض۔ تَفَرَّقُوْا (باب تفعّل: متفرق ہو جانا۔ الگ الگ ہو جانا) ماضی (۳)

مَا زائد ہے۔ جَاءَهُمُ : ان کے پاس آگیا۔ اَلْعِلْمُ : اصل اور صحیح علم۔ بَغْیٌ: زیادتی کرنا۔ بَغْیًا بَيْنَهُمْ : ایک دوسرے پر زیادتی کرنا۔ باہمی ضد اضد کی۔ بَغْيًا، تَفَرَّقُوا کی وجہ بیان کرتا ہے۔ یہ بھی مفعول ہے، اس لیے اس پر نصب ہے۔ ایسے مفعول کو مفعول لہٗ کہتے ہیں (دیکھیے جملہ ۱۳)۔

(۲۷) تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ :

بڑا عظیم اور برکت والا ہے وہ جس کے ہاتھ میں (کائنات کی) بادشاہی ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

تَبٰرَكَ : (باب تفاعل: عظمت والا اور برکت والا ہونا) ماضی (۱)، مگر حال کے معنی دے رہا ہے۔ بِيَدِهِ : اس کے ہاتھ میں۔ اَلْمُلْكُ : کائنات کی حکومت

(۲۸) اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا۔

بلاشبہ سب گائیں ہمیں ایک سی لگتی ہیں۔

اَلْبَقَرَ : سب گائیں۔ تَشٰبَهَ (باب تفاعل۔ کسی چیز کے پہچاننے میں شُبہ ہو جانا) ماضی، واحد مونث غائب۔

(۲۹) اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ :

نزدیک آپہنچی (عذاب کی) گھڑی اور شق ہو گیا چاند۔

اِقْتَرَبَتْ (باب افتعال۔ قریب آجانا) ماضی (۴) السَّاعَةُ : وہ خاص گھڑی۔ یعنی عذاب کی گھڑی، قیامت۔ اِنْشَقَّ (باب انفعال: پھٹ جانا، شق ہو جانا) ماضی (۱)۔ اَلْقَمَرُ : فاعل ہے جو عربی میں مذکر ہے۔

(۳۰) اِذَا انْقَلَبُوْا اِلٰى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ :

اور جب وہ (یعنی کفار) لوٹتے ہیں اپنے لوگوں کی طرف تو (اہل ایمان سے) دل لگیاں کرتے ہوئے لوٹتے ہیں۔

اِنْقَلَبُوْا (باب انفعال): لوٹنا ماضی (۳)۔ اس کا فاعل ضمیر مستتر ھُمْ ہے جس کا مرجع کفار ہے۔ فٰکِھِیْنَ جمع ہے فَکِہٌ (=مگن، دل لگی کرنے والا) کی۔ یہ حال ہے اس لیے نصبی حالت میں ہے۔ رفعی حالت فٰکِھُوْنَ ہے۔

۳۱۔ یٰۤاَیُّھَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللّٰہُ وَمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔

اے نبی تیرے لیے کافی ہے اللہ اور مومنین جنھوں نے تیری پیروی اختیار کی۔

اَیُّھَا: یَا (:اے) حرف ندا ہے اور اَلنَّبِیُّ، مُنادیٰ ہے۔ اگر منادی پر ال داخل ہو تو یا ندا اور منادی کے درمیان اَیُّھَا لایا جاتا ہے۔ حَسْبٌ: کافی ہونا۔ اِتَّبَعَ اصل میں اِتْتَبَعَ بروزن اِفْتَعَلَ تھا۔ دو تۃ ملاکر تشدید دینے سے اِتَّبَعَ ہوگیا۔ (باب افتعال): پیروی اختیار کرنا۔ ماضی (۱)

۳۲۔ لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا اکْتَسَبُوْا وَلِلنِّسَآءِ نَصِیْبٌ مِّمَّا اکْتَسَبْنَ:

مردوں کے لیے حصہ ہے اُس میں سے جو انھوں نے کمایا اور عورتوں کے لیے حصہ ہے اس میں سے جو انھوں نے کمایا۔

رِجَالٌ جمع مکسر رَجُلٌ (=مرد) کی۔ مِمَّا (مِن+ما): اس چیز میں سے جو۔ اِکْتَسَبُوْا: (باب افتعال: کمانا) ماضی (۳) اِکْتَسَبْنَ: ماضی (۶)۔

۳۳۔ فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِھِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِکُمْ کَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ بِخَلَاقِھِمْ:

پس انھوں نے فائدہ اٹھایا اپنے حصے سے اور تم نے بھی اپنے حصے سے فائدہ اٹھالیا جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں نے اپنے حصے سے فائدہ اُٹھایا۔

اِسْتَمْتَعُوْا: (باب استفعال: فائدہ اٹھانا) ماضی (۳) اِسْتَمْتَعْتُمْ: ماضی (۹) اِسْتَمْتَعَ، ماضی (۱) خَلَاق: حصہ۔ اَلَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ: تم سے پہلے لوگ۔ کَمَا

جس طرح حرفِ تشبیہ۔

۳۴۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝

تحقیق کامیاب ہوا وہ جس نے اپنے کو پاک کر لیا۔

ج۔ فعل مضارع ۔ حال و مستقبل

{فعل مضارع (ثلاثی مجرد، ثلاثی مزید اور رباعی) کی گردانوں پر پھر نظر ڈال لیجیے اور مختلف صیغوں کی علامتوں کو اور ان کے نمبر کو ذہن نشین کر لیجیے۔ نیز مضارع مختص بہ حال اور مضارع مختص بہ مستقبل کی علامت کو بھی سمجھ لیجیے۔}

۳۵۔ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ :

ہم تجھی کو پوجتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔

نَعْبُدُ : (عَبَدَ یَعْبُدُ : پوجنا۔ عبادت کرنا) مضارع (۱۴)۔ اِیَّاكَ : كَ ضمیر متصل، مفعول ہے جو فعل سے پہلے لائی گئی ہے، اس لیے اس سے پہلے اِیَّا بڑھایا گیا ہے۔ اس سے حصر یا تخصیص (ہی) کے معنے پیدا ہو گئے ہیں۔ نَسْتَعِیْنُ (اِسْتَعَانَ، یَسْتَعِیْنُ۔ باب اِسْتِفْعَال۔ مدد مانگنا) مضارع (۱۴)۔

۳۶۔ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ : اَنْفَقَ ۔ یُنْفِقُ ۔ اِنْفَاق

جو کچھ ہم نے انھیں دیا ہے، اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

رَزَقْنَا : (رَزَقَ، یَرْزُقُ : رزق دینا) ماضی (۱۴)۔ مِمَّا : مِنْ + مَا : اس میں سے جو۔ یُنْفِقُوْنَ : (باب افعال : خرچ کرنا) مضارع (۳)۔

۳۷۔ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَمَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَ :

وہ (منافقین) دھوکا دینا چاہتے ہیں اللہ کو اور ایمان لانے والوں کو، حالانکہ وہ اپنے آپ ہی کو دھوکا دے رہے ہیں اور اسکو محسوس نہیں کر رہے۔

يُخٰدِعُوْنَ (باب مفاعلہ - ایک دوسرے کو دھوکا دینا)؛ مضارع (۳)۔
اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا: وہ جو ایمان لائے اہلِ ایمان - اٰمَنُوْا (باب افعال: اٰمَنَ يُؤْمِنُ
ایمان لانا)؛ ماضی (۳)۔ يَخْدَعُوْنَ (خَدَعَ، يَخْدَعُ: دھوکا دینا): ماضی (۳)
مَا (نہیں)۔۔۔۔ اِلَّا (سوائے) دونوں مل کر حصر (ہی) کے معنے پیدا کرتے
ہیں - ما سے پہلے کی وَ: حالانکہ۔ اَنْفُسَهُمْ: اپنی ہی جانوں کو، اپنے آپ کو۔
يَشْعُرُوْنَ (شَعَرَ، يَشْعُرُ: محسوس کرنا)؛ مضارع (۳)۔

(۳۸) وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ،
اور جن کے چہرے روشن ہوں گے، تو وہ اللہ کی رحمت (کے سائے) میں
ہوں گے۔

اِبْيَضَّتْ (باب اِفْعِلَال۔ سفید ہو جانا)، ماضی (۴) - وُجُوْهٌ جمع مکسر
وَجْهٌ (=چہرہ) کی فاعل ہے۔ اَلَّذِيْنَ ـــ وُجُوْهُهُمْ: جو لوگ۔۔۔۔ ان کے
چہرے یعنی جن کے چہرے۔

(۳۹) فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ:
پس وہ لوگ جن کے چہرے سیاہ ہو گئے، (ان سے کہا جائے گا) کیا تم
کافر ہو گئے ایمان لانے کے بعد؟

اِسْوَدَّتْ (باب اِفْعِلَال۔ سیاہ ہو جانا) ماضی (۴)۔ بَعْدَ: ظرف زمان
ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اَ: کیا، حرفِ استفہام۔

(۴۰) اَلْئٰنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ:
اب حق ظاہر ہو گیا ہے۔

اَلْئٰنَ: اب۔ حَصْحَصَ: (باب فَعْلَلَةٌ: رباعی مجرد: ظاہر ہونا)۔
ماضی (۱)

۴۱۔ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْبِهِمْ :

پس انھوں (ثمود) نے اُسے (ہ) جھٹلایا اور اُس (ھَا = اونٹنی) کی کوچیں کاٹ ڈالیں، تو ان کے رب نے ان پر ہلاکت ڈالی، ان کے گناہ کے سبب۔

كَذَّبُوْا (باب تفعیل۔ جھٹلانا): ماضی (۳)۔ عَقَرُوْا: عَقَرَ، يَعْقِرُ: اونٹ کی کوچیں کاٹ ڈالنا، ماضی (۳)۔ دَمْدَمَ (باب فَعْلَلَةٌ: رباعی مجرد، ہلاک کردینا) ماضی (۱)۔ ذَنْبٌ: گناہ۔

۴۲۔ إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا :

جب زمین ہلائی جائے گی، اپنے بھونچال سے، اور زمین اپنے بوجھ باہر نکال پھینکے گی......

(Future tense)

إِذَا: جب، حرف شرط جس کے عمل سے افعال ماضی میں مستقبل کے معنے پیدا ہوگئے ہیں۔ زُلْزِلَتْ (باب فَعْلَلَةٌ: رباعی مجرد، ہلانا) ماضی مجہول (۴)۔ الارض سے ملانے کے لیے تْ ساکن کو زیر دے کر متحرک کیا گیا ہے۔ یہی عمل أَخْرَجَتْ کی تْ کے ساتھ ہوا ہے۔ زِلْزَالٌ: ہلانا۔ زِلْزَالَهَا: اس (زمین) کا ہلایا جانا۔ زمین کا بھونچال۔ زِلْزَالَ، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ أَخْرَجَتْ (باب افعال: باہر نکالنا) ماضی (۴)۔ أَثْقَالٌ جمع ثِقْلٌ (= بوجھ)۔

۴۳۔ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ :

اللہ اُن سے مذاق کر رہا ہے اور انھیں اُن کی سرکشی میں ڈھیل دیے جا رہا ہے۔ یہ بھٹکتے پھر رہے ہیں۔

يَسْتَهْزِئُ (باب استفعال۔ اِسْتِهْزَاءٌ، يَسْتَهْزِئُ: مذاق کرنا)۔ مضارع (۱)۔ يَمُدُّ (مَدَّ، يَمُدُّ: ڈھیل دینا) مضارع (۱)۔ طُغْيَانٌ: سرکشی، حد سے بڑھ جانا۔ يَعْمَهُوْنَ (عَمِهَ، يَعْمَهُ: بھٹکنا، حیران و سرگرداں ہونا)

مضارع (۳)۔ ہِرھُمۡ کا مرجع منافقین ہے اور یہی یَعۡمَهُوۡنَ کا فاعل ہے۔

۴۴۔ يَجۡعَلُوۡنَ اَصَابِعَهُمۡ فِيۡۤ اٰذَانِهِمۡ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الۡمَوۡتِ :

وہ اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ٹھونس رہے ہیں، بجلی کی کڑک کی وجہ سے، موت کے ڈر سے۔

يَجۡعَلُوۡنَ (جَعَلَ، يَجۡعَلُ: رکھنا، کرنا، ٹھونسنا) مضارع (۳)۔ اَصَابِعَ جمع مکسر۔ اَصۡبَعٌ (= انگلی) کی۔ صَوَاعِقُ، جمع مکسر صاعِقَةٌ (کڑکنے والی بجلی) کی۔ حَذَرٌ: ڈر۔ اَصَابِعَ: مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب۔ حَذَرَ، فعل کی وجہ بتاتا ہے، یہ مفعول لہٗ ہے، اس لیے منصوب۔

۴۵۔ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيۡرًا وَّيَهۡدِىۡ بِهٖ كَثِيۡرًا ؕ وَمَا يُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الۡفٰسِقِيۡنَ ۙ الَّذِيۡنَ يَنۡقُضُوۡنَ عَهۡدَ اللّٰهِ مِنۡۢ بَعۡدِ مِيۡثَاقِهٖ وَيَقۡطَعُوۡنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنۡ يُّوۡصَلَ وَيُفۡسِدُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ‏

(اللہ) اس چیز سے بہتوں کو گمراہ کرتا ہے اور بہتوں کو ہدایت دیتا ہے، اور وہ اس سے فاسقوں ہی کو گمراہ کرتا ہے، جو اللہ کے عہد کو توڑتے ہیں، اس کے مضبوط باندھنے کے بعد، اور کاٹتے ہیں اس کو جس کو جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے۔ اور زمین میں فساد برپا کرتے ہیں۔ یہی لوگ خسارے میں پڑنے والے ہیں۔

يُضِلُّ (باب افعال۔ اَضَلَّ۔ يُضِلُّ: گمراہ کرنا) مضارع (۱)۔ بِهٖ: اس سے۔ يَهۡدِىۡ (هَدٰى، يَهۡدِىۡ: ہدایت دینا) مضارع (۱)۔ كَثِيۡرًا: دونوں جگہ مفعول ہے، اس لیے منصوب۔ ما...... الا: حصر یا تخصیص کے معنے پیدا کرتے ہیں۔ ترجمہ میں دونوں کو نظر انداز کر کے "ہی" لگا دیجئے۔ فَاسِقِيۡنَ: جمع مذکر سالم ہے فَاسِقٌ (= نافرمان) کی نصبی حالت میں ہے۔ يَنۡقُضُوۡنَ (نَقَضَ،

يَنْقُضُ: توڑنا، مضارع (٣)۔ مِيْثَاق (مصدر میمی): مضبوط باندھنا۔ يَقْطَعُوْنَ (قَطَعَ، يَقْطَعُ: کاٹنا) مضارع (٣)۔ ما (جو)۔۔۔۔ بِهٖ (اس کے بارے میں): جس کے بارے میں يُوْصَلُ (وَصَلَ، يَصِلُ: جوڑنا) يُوْصَلُ مضارع مجہول (١) اَنْ کی وجہ سے منصوب۔ يُفْسِدُوْنَ (باب افعال: اَفْسَدَ، يُفْسِدُ: فساد برپا کرنا) مضارع (٢)۔ اَلْخَاسِرُوْنَ: جمع مذکر سالم ہے۔ خَاسِرٌ (خسارے میں رہنے والا) کی۔ یہ اُولٰٓئِكَ کی خبر ہے۔ اور چونکہ اس پر ال تعریف داخل ہے۔ اس لیے مبتدا اور خبر کے درمیان ایک زائد ضمیر (هُمْ) لائی گئی ہے۔

۴۴۔ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ط اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ:

کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو، حالانکہ تم کتاب کی تلاوت کرتے ہو؟ کیا تم سمجھتے نہیں؟

اَ: کیا، حرف استفہام۔ تَاْمُرُوْنَ (اَمَرَ، يَاْمُرُ: حکم دینا) مضارع (٩)۔ تَنْسَوْنَ (نَسِيَ، يَنْسٰى: بھول جانا) مضارع (٩)۔ اَنْفُسَكُمْ: اپنی جانوں کو۔ اپنے آپ کو۔ تَتْلُوْنَ (تَلَا، يَتْلُوْ: تلاوت کرنا) مضارع (٩)۔ اَلنَّاسَ، اَنْفُسَ اور اَلْكِتٰبَ تینوں مفعول ہیں، اس لیے منصوب۔ لَا تَعْقِلُوْنَ (عَقَلَ، يَعْقِلُ: سمجھنا) مضارع منفی (٩)

۷۷۔ اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ:

پھر کیا انھیں معلوم نہیں کہ اللہ جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔

اَوَ: وَ+اَ: اور کیا۔ لَا يَعْلَمُوْنَ (عَلِمَ، يَعْلَمُ: جاننا) مضارع (٣) يُسِرُّوْنَ (باب افعال: اَسَرَّ، يُسِرُّ: چھپانا) مضارع (٣) يُعْلِنُوْنَ (باب افعال: اَعْلَنَ، يُعْلِنُ: اعلان کرنا، ظاہر کرنا)، مضارع (٣)۔

۸۵۔ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ج فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ

ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ج وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى
اَشَدِّ الْعَذَابِ ط

تو کیا تم کتاب الٰہی کے ایک حصے پر ایمان لاتے ہو اور دوسرے حصے کا انکار کرتے ہو؟ پس تم میں سے جو ایسا کرتے ہیں، ان کی سزا دنیا کی زندگی میں رسوائی کے سوا کیا ہو سکتی ہے؟ اور قیامت کے دن وہ بڑے سخت عذاب کی طرف پھیر دیئے جائیں گے۔

تُؤْمِنُوْنَ (باب افعال۔ اٰمَنَ یُؤْمِنُ: ایمان لانا) مضارع (۹)۔ بَعْضٌ: ایک حصہ۔ تَکْفُرُوْنَ (کَفَرَ یَکْفُرُ: انکار کرنا) مضارع (۹)۔ جَزَآءٌ: بدلہ، سزا۔ خِزْیٌ: رسوائی۔ یُرَدُّوْنَ (رَدَّ، یَرُدُّ: پھیر دینا) مضارع مجہول (۳)۔ مَا نافیہ بھی ہو سکتا ہے اور استفہامیہ بھی۔ دونوں صورتوں میں معنی میں کوئی فرق نہیں پڑیگا

۴۹۔ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ج وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ۝

اور ہم نے تمھاری طرف واضح آیتیں اتاری ہیں اور ان کا انکار فاسق ہی کر سکتے ہیں۔

قَدْ اَنْزَلْنَا (باب افعال۔ اتارنا) ماضی قریب (۱۴)۔ اٰیٰتٌ جمع مونث سالم اٰیَةٌ (نشانی، دلیل) کی۔ بَیِّنٰتٌ جمع مونث سالم۔ بَیِّنَةٌ (واضح، ظاہر) کی۔ مَا..... اِلَّا حصر کے معنی پیدا کرتے ہیں، ترجمہ کرتے وقت دونوں کو نظر انداز کر کے ہی لگا دیجئے۔ فٰسِقُوْنَ جمع مذکر سالم۔ فَاسِقٌ (بدکار، نافرمان، عہد شکن، بے وفا) کی۔

۵۰۔ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ط

تحقیق جن لوگوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا، ہم انھیں عنقریب آگ میں داخل کریں گے۔

سَوْفَ نُصْلِیْ (باب افعال۔ اَصْلٰی، یُصْلِیْ: داخل کرنا) مضارع (۱۴)

سَوْفَ داخل ہونے سے مستقبل بعید کے معنوں کے لیے خاص ہو گیا ہے۔

۵۱۔ اَلَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِالْکِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِہٖ رُسُلَنَا فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ:

جن لوگوں نے اس کتاب کو جھٹلایا اور اس چیز کو بھی جس کے ساتھ ہم نے اپنے رسولوں کو بھیجا۔ وہ عنقریب جان لیں گے (اس کا انجام)۔

کَذَّبُوْا (باب تفعیل: جھٹلانا) ماضی (۳)۔ اَرْسَلْنَا (باب افعال۔ بھیجنا) مضارع۔ (۴) مَآ اَرْسَلْنَا بِہٖ: وہ چیز کہ ہم نے بھیجا اس کے ساتھ۔ یعنی جس چیز کے ساتھ ہم نے بھیجا۔ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (عَلِمَ، یَعْلَمُ: جاننا) مضارع (۹)۔ سَوْفَ: کی وجہ سے مستقبل بعید کے معنوں کے لیے خاص ہو گیا ہے۔

۵۲۔ وَسَیَعْلَمُ الْکُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَی الدَّارِ:

اور کُفّار جلد ہی جان لیں گے آخرت کی کامیابی کس کے لیے ہے۔

سَیَعْلَمُ: مضارع (۱) (مستقبل قریب کے لیے مختص بوجہ س) لیکن چونکہ فاعل (اَلْکُفَّار) جمع ہے، اس لیے جمع مذکر غائب (۳) کے معنے دیتا ہے۔ لِمَنْ: کس کے لیے، کس کا حصہ۔ عُقْبٰی: انجام، مُراد نیک انجام، کامیابی۔ دَارٌ: (آخرت کا) گھر۔ عُقْبَی الدَّارِ: آخرت کے گھر میں کامیابی۔

۵۳۔ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ:

جن لوگوں نے ظلم کیا ہے، وہ جلد ہی جان لیں گے کہ وہ کس ٹھکانے کی طرف لوٹیں گے۔

اَیَّ: کون سا، حرفِ استفہام۔ مُنْقَلَبٍ: انقلاب (= لوٹنا) سے ظرف مکان: لوٹنے کی جگہ، ٹھکانا۔ یَنْقَلِبُوْنَ (باب انفعال: اِنْقَلَبَ، یَنْقَلِبُ، اِنْقِلَابٌ: لوٹنا)۔ مضارع (۳)۔

۵۴۔ سَنُرِیْہِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْٓ اَنْفُسِہِمْ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَہُمْ اَنَّہُ الْحَقُّ ط

اور ہم انھیں جلد ہی اپنی نشانیاں دکھائیں گے، آفاق میں اور خود ان کی ذات میں یہاں تک کہ ان پر ظاہر ہو جائے گا کہ یہ (قرآن) حق ہے۔

سَنُرِیْ (باب افعال: اَرَا، یُرِیْ، اِرَاءٌ: دکھانا) مستقبل قریب (۱۴) اٰفَاقٌ جمع اُفُقٌ کی: اطرافِ عالم۔ اَنْفُسٌ جمع نَفْسٌ (= جان) کی۔ اَنْفُسِهِمْ: خود ان کی ذات یَتَبَیَّنَ (باب تَفَعُّلٌ، تَبَیَّنَ، یَتَبَیَّنُ، تَبَیُّنٌ: ظاہر ہو جانا) مضارع (۱)۔

د۔ مضارع منصوب

{'مضارع کے عوامل' کے تحت مضارع کے ناصب کا بیان پھر پڑھ لیجیے}

۵۵۔ لَنْ یُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ:

اللہ تعالیٰ ہرگز اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرے گا۔

لَنْ یُّخْلِفَ (بابِ افعال۔ اَخْلَفَ، یُخْلِفُ، اِخْلَافًا: مخالفت کرنا) لَنْ کی وجہ سے ف پر پیش کے بجائے زبر ہے (مضارع منفی (۱) بمعنی مستقبل)۔

۵۶۔ لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰی طَعَامٍ وَّاحِدٍ:

ہم ہرگز صبر نہیں کریں گے ایک ہی (قسم کے) کھانے پر۔

لَنْ نَّصْبِرَ (صَبَرَ، یَصْبِرُ، صَبْرًا، صبر کرنا) مستقبل منفی (۱۴)۔

۵۷۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ:

تم ہرگز نہیں حاصل کر سکو گے خیر کامل کو یہاں تک کہ تم خرچ کرو اس چیز میں سے جسے تم دوست رکھتے ہو۔

لَنْ تَنَالُوْا (نَالَ، یَنَالُ، نَیْلًا: پالینا، حاصل کرنا) مستقبل منفی (۴)، تُنْفِقُوْا (باب افعال۔ اَنْفَقَ، یُنْفِقُ، اِنْفَاقٌ: خرچ کرنا) مضارع (۹)۔ اصل میں تُنْفِقُوْنَ تھا، حَتّٰی کی وجہ سے نون اعرابی گر گیا۔ تُحِبُّوْنَ (باب افعال اَحَبَّ یُحِبُّ) محبت کرنا،

پسند کرنا) مضارع (۹)۔

۵۸۔ فَاَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ لِكَيْلَا تَحْزَنُوا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَا اَصَابَكُمْ ط

(اللہ تعالیٰ نے) تم کو غم پر غم پہنچایا تاکہ تم غم زدہ ہوا کرو، نہ کسی نقصان پر اور نہ کسی مصیبت پر۔

اَثَابَ (باب افعال۔ اَثَابَ، یُثِیْبُ، اِثَابَةً: پہنچانا، عطا کرنا) ماضی (۱)۔
لَا تَحْزَنُوْا (حَزِنَ، یَحْزَنُ، حَزَنًا: غم کھانا، غمزدہ ہونا) مضارع منفی (۹)۔ لِكَيْ داخل ہونے سے نون اعرابی گر گیا۔ مَا: جو کچھ۔ فَاتَ (فَاتَ، یَفُوْتُ، فَوْتًا فوت ہو جانا، کھو جانا) ماضی (۱)۔ اَصَابَ (باب افعال۔ اَصَابَ، یُصِیْبُ، اِصَابَةً مصیبت آنا، آفت نازل ہونا) ماضی (۱)۔

۵۹۔ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ:

اور یہ کہ تم روزہ رکھو، تمھارے لیے بہتر ہے۔

تَصُوْمُوْنَ (صَامَ، یَصُوْمُ، صَوْمًا: روزہ رکھنا) مضارع (۹)۔ اَنْ کے داخل ہونے سے ن اعرابی گر گیا اور ا بڑھایا گیا، تَصُوْمُوْا: ہو گیا۔

۶۰۔ اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ یُّؤْمِنُوْا لَكُمْ:

کیا تم توقع رکھتے ہو کہ وہ تمھاری بات مان لیں گے۔

تَطْمَعُوْنَ (طَمِعَ، یَطْمَعُ، طَمَعًا: طمع کرنا۔ توقع رکھنا) مضارع (۹)۔
یُؤْمِنُوْا (باب افعال۔ اٰمَنَ، یُؤْمِنُ، اِیْمَانًا۔ اٰمَنَ بِ: وہ ایمان لایا۔ اٰمَنَ لَ: اس نے بات مان لی، مضارع (۳)۔ اصل میں یُؤْمِنُوْنَ تھا۔ اَنْ داخل ہونے سے نَ اعرابی گر گیا اور ا بڑھایا گیا، یُؤْمِنُوْا ہو گیا۔

۵۔ مضارع مجزوم، فعل امر و فعل نہی

{عوامل مضارع کے تحت مضارع کے جازم کا بیان پھر پڑھ لیجیے۔ نیز

فعل امر اور فعل نہی کے بنانے کے طریقے ذہن نشین کر لیجیے تشریحات میں ب کے اوپر کا حرف، باب کو ظاہر کرتا ہے مثلاً ضَ = باب ضَرَبَ یَضْرِبُ ؟

(۶۱) لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ

اللہ ہی کی ملک ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور خواہ تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے، خواہ اسے چھپاؤ، اللہ تم سے حساب لے گا۔

لِلّٰهِ: اللہ کا، لِ = ملک۔ تُبْدُوْنَ (باب افعال۔ اَبْدٰی، یُبْدِیْ۔ ظاہر کرنا) مضارع (۹)۔ اِنْ جازم کے داخل ہونے سے نَ اعرابی گر گیا اور آ بڑھایا گیا، تُبْدُوْا ہو گیا۔ اَوْ: یا۔ تُخْفُوْ (باب افعال۔ اَخْفٰی، یُخْفِیْ: چھپانا) مضارع مجزوم (۹)۔ یُحَاسِبُ (باب مفاعلہ۔ حَاسَبَ، یُحَاسِبُ، مُحَاسَبَةً: حساب لینا) اِنْ جازم کی وجہ سے یُحَاسِبْ ہو گیا۔ اِنْ، دو فعلوں کو جزم دیتا ہے۔

(۶۲) اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا یَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ؕ

اگر تم ان (جھوٹے معبودوں) کو پکارو تو وہ تمہاری پکار کو نہیں سنیں گے اور اگر (بالفرض) سنیں گے تو تمہاری دعا قبول نہیں کریں گے۔

تَدْعُوْنَ (دَعَا، یَدْعُوْ، دُعَاءً: پکارنا۔ فریاد کرنا) مضارع (۹)، اِنْ جازم کی وجہ سے تَدْعُوْا ہو گیا۔ لَا یَسْمَعُوْنَ (سَ: سننا) مضارع منفی (۳)، اِنْ جازم کی وجہ سے لَا یَسْمَعُوْا ہو گیا۔ لَوْ: اگر، حرف شرط۔ سَمِعُوْا (سَ: سننا) ماضی (۳)۔ مَا اسْتَجَابُوْا (باب استفعال۔ اِسْتَجَابَ، یَسْتَجِیْبُ، اِسْتِجَابَةً: جواب دینا۔ فریاد رسی کرنا۔ دعا قبول کرنا) ماضی منفی (۳)۔

(۶۳) اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۙ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا :

کیا ہم نے نہیں بنایا زمین کو بچھونا اور پہاڑوں کو میخیں۔

نَجْعَلُ (ف۔ بنانا، رکھنا) مضارع (۱۴)۔ لَمْ جازم کے داخل ہونے سے نَجْعَلْ بن گیا اور ماضی منفی کے معنے پیدا ہو گئے۔ اَلْاَرْضَ سے ملانے کے لیے ساکن ل کو زیر دے کر متحرک کیا گیا۔ مِهٰدًا، بچھونا، مفعول ہے، اس لیے منصوب۔ جِبَالَ جمع جَبَلٌ (= پہاڑ) کی۔ اَوْتَادَ جمع وَتَدٌ (= میخ) کی۔ دونوں مفعول ہیں اس لیے منصوب۔

مفعول مفعول

۶۴۔ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۙ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۙ (لم جازم)

کیا ہم نے نہ کھولا، تمھاری خاطر تمھارا سینہ؟ اور اتار دیا تم پر سے تمھارا بوجھ۔

نَشْرَحْ (ف: کھولنا) مضارع (۱۴)۔ لَمْ جازم کی وجہ سے ح پر پیش کی بجائے جزم (ـْ) دیا گیا اور ماضی منفی کے معنے پیدا ہو گئے۔ لَكَ: تیرے لیے۔ تیری خاطر صَدْرَكَ، تیرا سینہ۔ وَضَعْنَا (ف۔ رکھنا۔ لیکن اگر اس کے بعد عَنْ آئے تو اتارنا) ماضی (۱۴) وِزْرٌ: بوجھ۔ صَدْرَ اور وِزْرَ مفعول ہیں۔ اس لیے منصوب۔

۶۵۔ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ (لم جازم)

کیا تجھ کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ (ایسا ہے کہ) آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اسی کے لیے ہے؟

اَ: کیا، حرف استفہام۔ لَمْ تَعْلَمْ (س: جاننا) مضارع منفی (۷)، لَمْ جازم کے داخل ہونے سے تَعْلَمْ ہو گیا اور ماضی کے معنے پیدا ہو گئے۔ مُلْكٌ: بادشاہت۔

۶۶۔ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ؕ

اے لوگو! بندگی اختیار کرو اپنے رب کی، جس نے تم کو پیدا کیا اور ان کو بھی جو تم سے پہلے تھے۔ توقع ہے کہ تم دوزخ کی آگ سے بچ جاؤ۔

اُعْبُدُوْا (ن: عبادت کرنا۔ بندگی اختیار کرنا) امر (۹)۔ خَلَقَ (ن: پیدا کرنا)

ماضی (۲)۔ لَعَلَّ: توقع ہے کہ تَتَّقُوْنَ (باب افتعال - اِتَّقٰی - یَتَّقِیْ - اِتِّقَاءً - بچنا) مضارع (۹)۔

۶۷- لَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ:

تم اللہ کے لیے شریک مت مقرر کرو، جبکہ تم جانتے بوجھتے ہو۔

لَا تَجْعَلُوْا (ف: مقرر کرنا۔ ٹھیرانا) فعل نہی (۹)۔ اَنْدَادًا جمع نِدٌّ (شریک، ہمسر) کی۔ وَ: حالیہ ہے بمعنی جبکہ۔ تَعْلَمُوْنَ (س: جاننا) مضارع (۹)

۶۸- وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ

اور خوشخبری سنادے ان کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے کہ ان کے لیے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔

بَشِّرْ (باب تفعیل - بَشَّرَ یُبَشِّرُ، تَبْشِیْرًا) فعل امر (۷)۔ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا جو ایمان لائے، اہل ایمان۔ عَمِلُوْا (س) ماضی (۳)۔ الصّٰلِحٰتِ جمع مونث سالم صَالِحَةٌ (: نیک عمل) کی۔ جَنّٰتٍ جمع مونث سالم جَنَّةٌ (: باغ) کی۔ تَجْرِیْ (جَرٰی یَجْرِیْ جِرْیَانًا۔ بہنا۔ جاری ہونا) ماضی (۴)۔ تَحْتِهَا: ان (باغات) کے نیچے۔

۶۹- وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ:

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔

اِذْ: یاد کرو جب۔ قُلْنَا (ن۔ قَالَ یَقُوْلُ۔ قَوْلًا کہنا) ماضی (۱۴)۔ اُسْجُدُوْا (ن: سجدہ کرنا) امر (۹)۔ سَجَدُوْا: انھوں نے سجدہ کیا، ماضی (۳)۔ اِلَّا: سوائے حرف استثنا۔

۷۰- یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ:

اے بنی اسرائیل، یاد کرو میری اس نعمت کو جو میں نے تم پر کی۔

بَنُوْ: اولاد۔ رفعی حالت۔ بَنِیْ: نصبی و جری حالت؛ یَا حرفِ ندا کا منادیٰ ہونے کی وجہ سے نصبی حالت ہے۔ اُذْکُرُوْا (نَ: یاد کرنا) فعل امر (۹)، نِعْمَتِیْ: میری نعمت۔ اَلَّتِیْ (اَلَّذِیْ کا مونث) جو۔ اَنْعَمْتُ (باب افعال۔ اَنْعَمَ یُنْعِمُ اِنْعَامًا، نعمت دینا) ماضی (۱۳)۔

۷۱۔ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ؛

اور مت خلط ملط کرو سچ کو جھوٹ کے ساتھ اور مت چھپاؤ حق کو، جبکہ تم جانتے ہو۔

لَا تَلْبِسُوْا (ضَ: گڈمڈ کرنا، خلط ملط کرنا) فعل نہی (۹)۔ لَا تَکْتُمُوْا (نَ: چھپانا) فعل نہی (۹) وَ حالیہ ہے بمعنی جبکہ، دراں حالے کہ۔ تَعْلَمُوْنَ (سَ: جاننا) مضارع جمع مذکر مخاطب۔

۷۲۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ ؛

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، مت بلند کرو اپنی آوازوں کو نبی کی آواز سے۔

لَا تَرْفَعُوْا (فَ: بلند کرنا) فعل نہی (۹) اَصْوَات جمع صَوْتٌ (= آواز) کی فَوْقَ: اوپر، ظرف ہے، اس لیے نصبی حالت میں۔

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ

تو کیدِ افعال[1]

مستقبل مؤکَّد، امر مؤکَّد و نہی مؤکَّد

۱۔ فعل مستقبل کے معنوں میں تاکید پیدا کرنے کے لیے مضارع کے شروع میں لَ اور آخر میں نون ثقیلہ (نَّ) یا نون خفیفہ (نْ) لگاتے ہیں، جیسے لَیَقُوْلَنَّ یا لَیَقُوْلَنْ: وہ ضرور کہے گا۔

امر اور نہی کے صیغوں پر بھی نون ثقیلہ و خفیفہ بڑھائے جا سکتے ہیں، جیسے: امر: اُنْصُرَنَّ یا اُنْصُرَنْ: تو ضرور مدد کر۔
نہی: لَا تَحْسَبَنَّ یا لَا تَحْسَبَنْ: تو ہرگز نہ سمجھ۔

نون خفیفہ کی نسبت نون ثقیلہ میں زیادہ تاکید پائی جاتی ہے۔

نون ثقیلہ اور نون خفیفہ کے ساتھ مضارع کی گردانوں پر غور کیجیے۔

شخص	عدد	مضارع بحالتِ نصب	مضارع با نون ثقیلہ	مضارع با نون خفیفہ
غائب مذکر	واحد	يَكْتُبَ	يَكْتُبَنَّ	يَكْتُبَنْ
	تثنیہ	يَكْتُبَا	يَكْتُبَانِّ	—
	جمع	يَكْتُبُوا	يَكْتُبُنَّ	يَكْتُبُنْ
غائب مؤنث	واحد	تَكْتُبَ	تَكْتُبَنَّ	تَكْتُبَنْ
	تثنیہ	تَكْتُبَا	تَكْتُبَانِّ	—
	جمع	يَكْتُبْنَ	يَكْتُبْنَانِّ	—

[1] مبتدی حضرات اس سبق کو نظرِ ثانی تک ملتوی کر سکتے ہیں۔

مضارع بانونِ خفیفہ	مضارع بانونِ ثقیلہ	مضارع بحالتِ نصب	عدد	شخص
تَكْتُبَنْ	تَكْتُبَنَّ	تَكْتُبَ	واحد	مخاطب مذکر
—	تَكْتُبَانِّ	تَكْتُبَا	تثنیہ	
تَكْتُبُنْ	تَكْتُبُنَّ	تَكْتُبُوْا	جمع	
تَكْتُبِنْ	تَكْتُبِنَّ	تَكْتُبِيْ	واحد	مخاطب مؤنث
—	تَكْتُبَانِّ	تَكْتُبَا	تثنیہ	
—	تَكْتُبْنَانِّ	تَكْتُبْنَ	جمع	
اَكْتُبَنْ	اَكْتُبَنَّ	اَكْتُبَ	واحد	متکلم
نَكْتُبَنْ	نَكْتُبَنَّ	نَكْتُبَ	تثنیہ، جمع	مذکر و مونث

تشریح: گردانوں پر غور کرنے سے واضح ہو جائے گا کہ:

۱۔ نون ثقیلہ مضارع کے تمام صیغوں پر داخل ہو سکتا ہے مگر نون خفیفہ صرف آٹھ صیغوں پر داخل ہوتا ہے۔ تثنیہ کے چار صیغوں اور جمع مونث غائب اور مخاطب کے دو صیغوں پر داخل نہیں ہوتا۔

۲۔ نون بڑھانے سے پہلے جمع مذکر غائب و مخاطب کے صیغوں سے آخری وا اور واحد مونث مخاطب کے صیغے سے آخری ی حذف کر دی جاتی ہے۔

۳۔ جمع مونث غائب و مخاطب کے صیغوں میں نون ضمیر اور نون ثقیلہ کے درمیان ا لایا جاتا ہے۔

۴۔ جن صیغوں میں نون ثقیلہ سے پہلے اَ آتا ہے، ان میں نون ثقیلہ مکسور (ـِ) ہے اور باقی صیغوں میں مفتوح (ـَ)۔

۲۔ **فعل امر غائب مؤکد**: غائب اور متکلم کے صیغوں میں لِ لگا دینے سے

فعل امر غائب مُؤَکَّد کے صیغے بن جاتے ہیں، جیسے:

لِیَکْتُبَنَّ، لِیَکْتُبَنْ: چاہیے کہ ضرور وہ لکھے۔ اسے ضرور لکھنا چاہیے۔

لِنَکْتُبَنَّ، لِنَکْتُبَنْ: چاہیے کہ ہم ضرور لکھیں۔ ہمیں ضرور لکھنا چاہیے۔

۳۔ **فعل نہی موکَّد:** مضارع بنون ثقیلہ اور مضارع بنون خفیفہ کے صیغوں سے پہلے لَا لگانے سے فعل نہی مُوکَّد کے صیغے بن جاتے ہیں، جیسے:

لَا یَکْتُبَنَّ، لَا یَکْتُبَنْ: وہ ہرگز نہ لکھے۔

لَا تَکْتُبَنَّ، لَا تَکْتُبَنْ: تو ہرگز نہ لکھ۔

لَا نَکْتُبَنَّ، لَا نَکْتُبَنْ: ہمیں ہرگز نہیں لکھنا چاہیے۔

۴۔ **فعل مستقبل موکَّد:** اوپر بتایا جاچکا ہے کہ مضارع بنُونِ ثقیلہ اور خفیفہ کے صیغوں سے پہلے لَ لگانے سے مستقبل موکد کے معنے پیدا ہو جاتے ہیں۔

۵۔ **فعل امر مخاطب موکَّد:** فعل امر مخاطب کے صیغوں کے آخر میں نون ثقیلہ یا نون خفیفہ لگانے سے فعل امر مخاطب مُوَکَّد کے صیغے بن جاتے ہیں، جیسے:

	(مذکر)			(مونث)		
	سادہ امر	بانون ثقیلہ	بانون خفیفہ	سادہ امر	بانون ثقیلہ	بانون خفیفہ
واحد	اُكْتُبْ	اُكْتُبَنَّ	اُكْتُبَنْ	اُكْتُبِي	اُكْتُبِنَّ	اُكْتُبِنْ
تثنیہ	اُكْتُبَا	اُكْتُبَانِّ	—	اُكْتُبَا	اُكْتُبَانِّ	—
جمع	اُكْتُبُوْا	اُكْتُبُنَّ	اُكْتُبُنْ	اُكْتُبْنَ	اُكْتُبْنَانِّ	—

تنبیہ:۔ مندرجہ بالا گردانوں کو غور سے پڑھ لیجیے۔ انھیں حفظ یاد کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ صیغے کثیر الاستعمال نہیں ہیں۔ ضرورت کے وقت ان کی طرف رجوع کیجیے۔

مطالعہ

آیاتِ قرآنیہ

۱۔ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ۔ (سورہ ۲ : آیت ۱۵۵)

اور ہم تمھیں ضرور آزمائیں گے، کسی قدر خوف اور بھوک اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے اور خوش خبری دے دے صبر کرنے والوں کو۔

لَنَبْلُوَنَّ (ن۔ بَلَا یَبْلُوْ بَلَاءً : آزمانا)

(۱۴) بِشَیْءٍ : کسی چیز سے، کسی قدر۔ نَقْصٍ : کمی۔ بَشِّرْ (باب تفعیل : خوشخبری دینا) امر (۷)۔

۲۔ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ۔ (۳ : ۱۶۹)

جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوئے ہیں انھیں مردہ نہ خیال کرو بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں، انھیں رزق دیا جاتا ہے۔

لَا تَحْسَبَنَّ (ح : خیال کرنا)

(۷)۔ قُتِلُوْا (ن۔ قتل کرنا) ماضی مجہول (۳)۔ اَمْوَاتًا جمع مَیِّتٌ (: مردہ) کی اَحْیَاءٌ جمع حَیٌّ (= زندہ) کی۔ یُرْزَقُوْنَ (ن : رزق عطا کرنا۔ دینا) مضارع مجہول (۳)۔

۳۔ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي الْبِلَادِ ۝ (۳ : ۱۹۶)

تجھے ہرگز مغالطے میں نہ ڈالیں ملک کے اندر کافروں کی سرگرمیاں۔

مَتَاعٌ قَلِيلٌ ثُمَّ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۚ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ (۳ : ۱۹۷)

یہ چند روز کی بہار ہے۔ پھر ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ نہایت بری

آرام گاہ ہے۔

لَا یَغُرَّنَّ (ن: غَرَّ یَغُرُّ غُرُوراً: فریب میں ڈالنا) نہی مؤکد بنون ثقیلہ

(۱)۔ تَقَلُّبُ (باب تفعّل: چلنا پھرنا۔ سرگرمی) مصدر رہے اور یَغُرَّنَّ کا فاعل

ہے۔ اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا: کافر لوگ۔ بِلَادٌ جمع بَلْدَۃٌ (=شہر) کی، یعنی ملک۔

مَتَاعٌ: مصدر/ فائدہ اٹھانا۔ مَأْوٰی: ٹھکانا۔ مِھَادٌ: بچھونا۔ آرام گاہ۔ بِئْسَ:

بُرا ہے۔ فعل ماضی جامد (یعنی جس کی گردان نہیں ہوتی)۔ ماضی منفی

۴۔ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ

مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ○ (۷: ۲۳) (یعنی مضارع لَمْ جازم)

مستقبل مؤکد بنون ثقیلہ

دونوں (آدم وحوا) نے کہا: اے ہمارے رب، ہم نے اپنی جانوں پر ظلم

کیا، اور اگر تو ہماری مغفرت نہ کرے گا اور ہم پر رحم نہ فرمائے گا تو ہم

نامرادوں میں سے ہو جائیں گے۔

قَالَا (ن: قَالَ، یَقُوْلُ، قَوْلاً: کہنا) ماضی (۲) لَمْ یَغْفِرْ (ض): بخشنا،

مغفرت فرمانا) مضارع لَمْ داخل ہونے سے مجزوم ہو گیا اور ماضی کے معنے

پیدا ہو گئے، ماضی منفی (۷)۔ لَمْ تَرْحَمْ (س: رحم کرنا، ماضی منفی (۷)۔ لَنَكُوْنَنَّ

(ب ن: کَانَ یَکُوْنُ کَوْنًا: ہونا، ہو جانا) مستقبل مؤکد بنون ثقیلہ (۱۴)۔

۵۔ اِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ سَمِیْعٌ

(امر)

عَلِیْمٌ ○ (۷: ۲۰۰)

اِن = اگر، ما = زائد

اگر تمھیں لاحق ہونے لگے کوئی شیطانی وسوسہ تو اللہ کی پناہ چاہو۔ بے شک

وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

اِمَّا = اِنْ (= اگر) + ما (زائد)۔ یَنْزَغَنَّ (ف: چرکا، تیر لگنا/ لگانا) مضارع

مؤکد بنون ثقیلہ (۱)۔ نَزْغٌ: مصدر: چرکا لگانا۔ کچوکا دینا) اِسْتَعِذْ (باب استفعال،

پناہ مانگنا) امر (۷) ۔ اِنَّہٗ: بے شک وہ (ہے)۔

۶۔ وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاۤصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ (۸: ۲۵)

مضارع منفی موکد

اور ڈرتے رہو اُس فتنہ سے جو تم میں سے خاص طور پر انہی لوگوں پر نہیں واقع ہوگا جنھوں نے ظلم کیا ہوگا۔ اور جان رکھو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

اِتَّقُوْا (باب افتعال۔ اِتَّقٰی، یَتَّقِیْ، اِتِّقَاءً: بچنا، ڈرنا) امر (۷) لَا تُصِيْبَنَّ (باب افعال۔ اَصَابَ یُصِیْبُ اِصَابَةً: مصیبت کا آنا) مضارع منفی موکد (۴)۔ ظَلَمُوْا (ض) ظلم (یعنی گناہ کا ارتکاب) کیا۔ ماضی (۳)۔ عِقَابٌ: سزا، عذاب۔

(مستقبل موکد)

۷۔ وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِى اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً ۚ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ (۱۶: ۴۱)

جن لوگوں نے اللہ کے واسطے ہجرت کی بعد اس کے کہ اُن پر ظلم ڈھائے گئے، ہم انھیں ضرور اچھا ٹھکانا دیں گے، دنیا میں بھی، اور آخرت کا اجر تو اس سے بہت بڑا ہے۔ کاش کہ وہ جانتے ہوتے۔

هَاجَرُوْا (باب مفاعلہ: ہجرت کرنا۔ وطن چھوڑنا) ماضی (۳) ظُلِمُوْا: ماضی مجہول (۳)۔ لَنُبَوِّئَنَّ (باب تفعیل۔ بَوَّءَ یُبَوِّءُ: ٹھکانا مہیا کرنا) مستقبل موکد (۱۴)۔ لَوْ: کاش۔ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ: وہ جانتے تھے، ماضی استمراری (۳) لَوْ داخل ہونے سے ماضی تمنی یا شرطی کے معنے پیدا ہوگئے (وہ جانتے ہوتے)۔

۸۔ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ

(مستقبل موکد)

حَیٰوۃً طَیِّبَۃً ج وَلَنَجْزِیَنَّھُمْ اَجْرَھُمْ بِاَحْسَنِ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ٥ (۱۶ : ۹۸)

اور جو کوئی نیک عمل کرے گا، مرد ہو یا عورت اور وہ ہو مومن، تو ہم اُسے ایک پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے۔ اور ہم (آخرت میں) انھیں اس کا بہتر صلہ دیں گے جو کچھ وہ کرتے رہے۔

صَالِحًا: نیک عمل۔ ذَکَرٌ: مرد۔ اُنْثٰی: عورت: لَنُحْیِیَنَّ (باب افعال۔ اَحْیٰی، یُحْیِیْ، اِحْیَاءً: زندگی بخشنا) مستقبل موکد (۱۴)۔ لَنَجْزِیَنَّ (ضؔ جَزٰی یَجْزِیْ، جَزَاءً۔ بدلہ دینا) مستقبل موکد (۱۴)۔ کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ (سؔ: عمل کرنا) ماضی استمراری (۳)

۹۔ فَاِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ مِّنِّیْ ھُدًی ۵ فَمَنِ اتَّبَعَ ھُدَایَ فَلَا یَضِلُّ وَلَا یَشْقٰی ٥ (۲۰ : ۱۲۳)

پس اگر تمھارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے تو جو میری ہدایت کی پیروی کرے گا، وہ نہ گمراہ ہوگا اور نہ محروم رہے گا۔

یَاْتِیَنَّ: (ضؔ: اَتٰی یَاْتِیْ اِتْیَانًا: آنا) مضارع موکد (۱)۔ مِنِّیْ: میری طرف سے۔ اِتَّبَعَ (باب افتعال۔ اِتَّبَعَ، یَتَّبِعُ اِتِّبَاعًا: پیروی کرنا) ماضی (۱)۔ ھُدَایَ: میری ہدایت۔ لَا یَضِلُّ (ضؔ ضَلَّ یَضِلُّ ضَلَالَۃً گمراہ ہو جانا۔ بھٹک جانا) مضارع منفی (۱)۔ لَا یَشْقٰی (سؔ شَقِیَ یَشْقٰی شَقَاوَۃً۔ بدنصیب ہونا۔ محروم رہ جانا) مضارع (۱)۔

۱۰۔ وَلَیَنْصُرَنَّ اللّٰہُ مَنْ یَّنْصُرُہٗ اِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ ٥ (۲۲ : ۴۰)

بے شک اللہ تعالیٰ ضرور مدد کرے گا (اس کی) جو اس کی مدد کرے گا بلا شبہ اللہ قوت والا اور غالب ہے۔

لَیَنْصُرَنَّ (نؔ: مدد کرنا) مستقبل موکد (۱)۔ یَنْصُرُ (نؔ: مدد کرنا)

مضارع (۱)۔ عَزِیْزٌ: زبردست، غالب۔

۱۱۔ وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَیَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ (۲۲ : ۵۸)

اور جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی، پھر وہ قتل کر دیئے گئے یا مر گئے تو اللہ تعالیٰ ضرور انھیں اچھا رزق دے گا۔

مَاتُوْا (ن۔ مَاتَ یَمُوْتُ مَوْتًا: مرنا) ماضی (۳)۔ قُتِلُوْا: ماضی مجہول (۳) اَوْ: یا۔ لَیَرْزُقَنَّ (ن۔ رزق دینا۔ روزی دینا) مستقبل موکد (۱)۔ رِزْقًا حَسَنًا: اچھا رزق (مرکب توصیفی نصبی حالت)۔

۱۲۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ وَلَیُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِكُوْنَ بِیْ شَیْـًٔا ؕ (۲۴ : ۵۵)

اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور جنھوں نے نیک عمل کیے کہ وہ انھیں ملک میں ضرور اقتدار بخشے گا جیسے اُن کو اقتدار بخشا جو ان سے پہلے گزرے۔ اور ان کے لیے ان کے اُس دین کو قوت بخشے گا جو اُس نے اُن کے لیے پسند فرمایا۔ اور ان کے اس خوف کے بعد اسے ضرور امن سے بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور کسی بھی چیز کو میرا شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔

وَعَدَ (ض۔ وَعَدَ یَعِدُ وَعْدًا: وعدہ کرنا) ماضی (۱)۔ لَیَسْتَخْلِفَنَّ (باب استفعال۔ خلیفہ بنانا۔ اقتدار بخشنا) مستقبل موکد (۱)۔ اِسْتَخْلَفَ (باب استفعال) ماضی (۱)۔ لَیُمَكِّنَنَّ (باب تفعیل: متمکن کرنا۔ قوت دینا) مستقبل موکد (۱)۔ اِرْتَضٰی

(باب افتعال - پسند کرنا) ماضی (۱) - لَیُبَدِّلَنَّ (باب تفعیل - بدل دینا) مستقبل
موکد (۱) - یَعْبُدُوْنَ (نَ : عبادت کرنا) مضارع (۳) - لَا یُشْرِکُوْنَ (باب افعال :
شریک ٹھہرانا) مضارع منفی (۳) - بِیْ : میرے ساتھ -

۱۳- وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ
الْمُحْسِنِیْنَ (۲۹ : ۶۹)

مستقبل موکد

جن لوگوں نے ہماری راہ میں جہاد کیا، ہم انھیں ضرور اپنی راہیں دکھائیں
گے اور اللہ بے شک نیکو کاروں کے ساتھ ہے -

جَاهَدُوْا (باب مفاعلہ : جہاد کرنا ۔ مشقتیں جھیلنا) ماضی (۳) - فِیْنَا :
فِیْ (میں) + نَا (ہم - ضمیر متصل)، ہم میں یعنی ہماری راہ میں یا ہماری خاطر -
سُبُل جمع سَبِیْلٌ (= راہ) کی - لَنَهْدِیَنَّ - (ضَ : هَدٰی یَهْدِیْ هِدَایَةً
راہ دکھانا) مستقبل موکد (۱۴) - مُحْسِنِیْنَ جمع مذکر سالم مُحْسِنٌ (= احسان کرنے
والا، نیکو کار) کی جری حالت میں ہے - (مستقبل موکد منفی)

۱۴- فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا یَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِیْنَ لَا یُوْقِنُوْنَ ۝ (۳۰ : ۶۰)

پس صبر کر ۔ بے شک اللہ کا وعدہ برحق ہے اور جو لوگ یقین نہیں رکھتے
وہ تمھیں بے وزن نہ بنانے پائیں -

اِصْبِرْ (ضَ - صبر کرنا) امر (۷) ، حَقٌّ : برحق ، اٹل - لَا یَسْتَخِفَّنَّ (باب
استفعال - اِسْتَخَفَّ یَسْتَخِفُّ اِسْتِخْفَافًا : بے وزن بنا دینا) مستقبل موکد منفی (۱) -
لَا یُوْقِنُوْنَ (باب افعال - اَیْقَنَ یُوْقِنُ اِیْقَانًا : یقین رکھنا) مضارع منفی (۳) -

۱۵- كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ (۵۸ : ۲۱)

اللہ تعالیٰ نے لکھ رکھا ہے کہ یقیناً میں غالب رہوں گا اور میرے رسول -
بے شک اللہ قوی اور عزیز (غالب) ہے -

لَاَغْلِبَنَّ (ﺳ۔ غالب آجانا) مستقبل موکد (۱۳)۔ رُسُلِیْ: میرے رسول۔

۱۶۔ زَعَمَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ یُّبْعَثُوْا ؕ قُلْ بَلٰی وَرَبِّیْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ؕ وَذٰلِكَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرٌ ۝ (۶۴ : ۷)

جن لوگوں نے کفر کیا، انھوں نے دعویٰ کیا کہ وہ ہرگز اٹھائے نہ جائیں گے۔ کہہ دو: کیوں نہیں، میرے رب کی قسم تم ضرور اٹھائے جاؤ گے اور پھر تم کو بتایا جائے گا جو کچھ تم نے کیا ہوگا اور یہ کام اللہ کے لیے نہایت آسان ہے۔

زَعَمَ (ف: دعویٰ کرنا) ماضی (۱)۔ لَنْ یُّبْعَثُوْا (ف۔ اٹھانا، دوبارہ زندہ کرنا) منفی مستقبل مجہول (۳)۔ بَلٰی: ہاں، کیوں نہیں۔ وَرَبِّیْ: میرے رب کی قسم، وَ حرف قسم ہے۔ لَتُبْعَثُنَّ (ف: اٹھانا) مستقبل موکد مجہول (۹)، لَتُنَبَّؤُنَّ (باب تفعیل۔ نَبَّأَ یُنَبِّئُ تَنْبِئَةً: خبردار کرنا۔ بتلانا) مستقبل موکد (۹)، عَمِلْتُمْ (ﺳ۔ عمل کرنا) ماضی (۹)۔ یَسِیْرٌ: آسان۔

۱۷۔ كَلَّا لَىِٕنْ لَّمْ یَنْتَهِ ۙ۬ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِیَةِ ۝ (۹۶ : ۱۵)

ہرگز نہیں، اگر وہ (سرکش) باز نہ آیا تو ہم اُسے ضرور گھسیٹیں گے، چوٹی پکڑ کر۔

كَلَّا: ہرگز، ایسا ہرگز نہیں۔ لَىِٕنْ: لَ (= بے شک) + اِنْ (= اگر)۔ لَمْ یَنْتَهِ (باب افتعال۔ اِنْتَهٰی یَنْتَهِیْ اِنْتِهَاءً۔ باز آجانا) مضارع نفی بلم، بمعنی ماضی منفی (۱)۔ لَنَسْفَعًا = لَنَسْفَعَنْ (ف۔ سَفَعَ یَسْفَعُ سَفْعًا: مٹھی میں پکڑ کر کھینچنا یا گھسیٹنا) مستقبل موکد (۱۴) نون خفیفہ کو تنوین کی صورت میں بھی لکھتے ہیں جیسا کہ یہاں کیا گیا ہے۔ نَاصِیَةٌ: پیشانی کے بال، چوٹی۔

اَلدَّرْسُ الْعَاشِرُ

اَفعالِ مُعتَلَّہ[1]

۱۔ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ عربی میں فعل کے اصلی حروف تین یا چار ہوتے ہیں۔ تین اصلی حرفوں کے نام ترتیب وار فَ، عَ، اور لَ رکھے گئے ہیں۔ چوتھے اصلی حرف کو بھی ل کہتے ہیں۔

اردو زبان کی طرح عربی زبان کے حروفِ تہجی میں سے آ، وَ، یَ حروفِ علت کہلاتے ہیں اور باقی حروف صحیحہ۔

۲۔ حروفِ اصلی کی نوعیت کے لحاظ سے فعل کی سات قسمیں کی گئی ہیں:

(۱) صحیح۔ وہ فعل ہے جس کے تینوں حروف اصلی (یعنی ف۔ ع۔ ل) حرفِ صحیح ہوں اُن میں سے نہ کوئی ہمزہ ہو، نہ ایک ہی جنس کے دو حرفِ صحیح ہوں اور نہ کوئی حرفِ علت ہو۔

فعل کی بحث کے تحت اب تک افعال صحیحہ کے بنانے کے قاعدے اور گردانیں دی گئی ہیں اور مشقی جملوں میں زیادہ تر افعال صحیحہ ہی پیش کئے گئے ہیں، دوسرے افعال بہت کم آتے ہیں۔

۲۔ مہموز۔ وہ فعل ہے جس میں فَ یا عَ یا لَ کلمے کی جگہ ہمزہ ہو۔ جیسے: اَمَرَ (ف کلمہ ہمزہ)۔ سَاَلَ (ع کلمہ ہمزہ)۔ قَرَاَ (لَ کلمہ ہمزہ) مہموز کی گردانیں بھی افعال صحیحہ کی طرح کی جاتی ہیں، اس لیے علیحدہ بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

۳۔ مضاعف۔ جس فعل میں ف، ع، ل میں سے کسی دو کی جگہ دو حرف صحیح ایک ہی جنس کے ہوں، جیسے: مَدَّ جو اصل میں مَدَدَ ہے۔

---

[1] مبتدی حضرات اس سبق کو نظرِ ثانی تک ملتوی کر سکتے ہیں۔

اس کی گردانیں بھی قریب قریب افعال صحیحہ کی طرح ہوتی ہیں۔ صرف چند صیغوں میں ردّوبدل کرنا پڑتا ہے۔ جیسا کہ درج ذیل گردانوں سے واضح ہو جائے گا

مُضَاعَف کی گردانیں

		ماضی		مضارع	
		اصل	تبدیل شدہ	اصل	تبدیل شدہ
غائب مذکر	واحد	مَدَدَ	مَدَّ	يَمْدُدُ	يَمُدُّ
	تثنیہ	مَدَدَا	مَدَّا	يَمْدُدَانِ	يَمُدَّانِ
	جمع	مَدَدُوا	مَدُّوا	يَمْدُدُونَ	يَمُدُّونَ
غائب مونث	واحد	مَدَدَتْ	مَدَّتْ	تَمْدُدُ	تَمُدُّ
	تثنیہ	مَدَدَتَا	مَدَّتَا	تَمْدُدَانِ	تَمُدَّانِ
	جمع	مَدَدْنَ	مَدَدْنَ	يَمْدُدْنَ	يَمْدُدْنَ
حاضر مذکر	واحد	مَدَدْتَ	مَدَدْتَ	تَمْدُدُ	تَمُدُّ
	تثنیہ	مَدَدْتُمَا	مَدَدْتُمَا	تَمْدُدَانِ	تَمُدَّانِ
	جمع	مَدَدْتُمْ	مَدَدْتُمْ	تَمْدُدُونَ	تَمُدُّونَ
حاضر مونث	واحد	مَدَدْتِ	مَدَدْتِ	تَمْدُدِينَ	تَمُدِّينَ
	تثنیہ	مَدَدْتُمَا	مَدَدْتُمَا	تَمْدُدَانِ	تَمُدَّانِ
	جمع	مَدَدْتُنَّ	مَدَدْتُنَّ	تَمْدُدْنَ	تَمْدُدْنَ
متکلم	واحد	مَدَدْتُ	مَدَدْتُ	أَمْدُدُ	أَمُدُّ
	تثنیہ، جمع	مَدَدْنَا	مَدَدْنَا	نَمْدُدُ	نَمُدُّ

توضیحات ۔صیغوں کی اصل اور تبدیل شدہ صورتوں کا مقابلہ کرنے سے معلوم ہو گا کہ :-

(ا) جہاں جہاں دونوں ہم جنس حروف متحرک ہیں، وہاں پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں مُدغم کر دیا گیا ہے اور دوسرے حرف کو تشدید (ـّ) دے دی گئی ہے۔ ماضی کے پہلے پانچ صیغے اسی قاعدے کے تحت تبدیل ہوتے ہیں۔ باقی صیغوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

(ب) لیکن اگر متحرک ہم جنس حروف میں سے پہلے کا حرف ساکن ہو تو اُسے پہلے ہم جنس حرف کی حرکت سے متحرک کر دیا جاتا ہے تاکہ دو ساکن جمع نہ ہونے پائیں، جیسے: یَمْدُدُ کی پہلی دال کو ساکن کر کے دوسری دال میں مدغم کیا اور پہلی دال کی حرکت (ـُ) م کو دے دی گئی، اس طرح یَمْدُدُ، یَمُدُّ بن گیا۔ مضارع کے جن جن صیغوں میں تبدیلی ہوئی ہے، اسی قاعدے کے تحت ہوئی ہے۔ دو نشان زدہ (ــ) صیغوں میں دونوں ہم جنس حروف متحرک نہیں، اس لیے ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ تمام افعال مضاعف کی گردانیں اسی طرح سے کی جاتی ہیں۔

(۴) **مثال** ۔جس فعل کا ف کلمہ حرف علّت ہو، اُسے مثال کہتے ہیں۔ مثال میں ف کلمہ یا تو و ہوتا ہے، جیسے: وَعَدَ یَعِدُ۔ یا ی ہوتا ہے، جیسے: یَبِسَ یَیْبَسُ۔ مثال یائی (یعنی جس کا ف کلمہ ی ہو) قلیل الاستعمال ہے۔

مثال کے ماضی کے صیغے تو صحیح کی طرح ہوتے ہیں، مضارع کے صیغوں میں کچھ تبدیلیاں کی جاتی ہیں، جو حسب ضرورت آئندہ بتا دی جائیں گی۔

(۵) **اَجْوَف** ۔جس فعل کا ع کلمہ حرف علّت ہو اُسے اجوف کہتے ہیں۔ مثال کی طرح اس کی بھی دو قسمیں ہیں، اجوف وادی، جیسے: قَالَ (اصل قَوَلَ) یَقُوْلُ۔ اجوف یائی، جیسے: بَاعَ (اصل بَیَعَ) یَبِیْعُ۔

ناقص واوی = دَعَا ۔ یَدْعُوْ ۔
ناقص یائی = خَشِیَ یَخْشٰی

(۶) **ناقص** ۔ جس فعل کا ل کلمہ حرف علت ہو اُسے ناقص کہتے ہیں، جیسے ناقص واوی: دَعَا (اصل دَعَوَ)، یَدْعُوْ اور ناقص یائی جیسے، خَشِیَ یَخْشٰی ۔

(۷) **لَفِیف** ۔ جس فعل میں ف، ع، ل، کلموں میں سے کوئی دو حرف علت ہوں اسے لَفِیف کہتے ہیں، جیسے: وَقٰی یَقِیْ (ف اور ل حرف علت) طَوٰی یَطْوِیْ (ع اور ل حرف علت)

۳ ۔ جن افعال میں کسی حرف اصلی کی جگہ کوئی حرف علت آتا ہے (یعنی، مثال اجوف ناقص اور لفیف) ان کی گردانوں میں حرف علت کی وجہ سے پیدا ہونے والے ثقل کو دُور کرنے کے لیے کچھ تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں۔ مثلاً: مثال میں وَعَدَ کا مضارع یَوْعِدُ کے بجائے یَعِدُ ہو جاتا ہے۔ اجوف میں بَیَعَ (ماضی) بَاعَ بن جاتا ہے، اور یَبْیِعُ (مضارع) یَبِیْعُ بن جاتا ہے۔ ناقص میں دَعَوَ (ماضی)، دَعَا ہو جاتا ہے، اور یَدْعُوُ (مضارع) یَدْعُوْ ہو جاتا ہے اسی طرح لفیف میں وَقَیَ، وَقٰی اور یَوْقِیُ یَقِیْ ہو جاتا ہے۔

یہ تبدیلیاں قواعد و ضوابط کے تحت ہی ہوتی ہیں مگر ان قواعد و ضوابط کی تشریح طُولِ عمل ہے اور یاد رکھنا دشوار نہیں تو مشکل ضرور ہے، اس لیے انھیں فی الحال نظر انداز کیا جاتا ہے۔ ترجمہ قرآن مجید کے متن میں حل مشکلات کے ضمن میں موقع اور ضرورت کے مطابق ان کی وضاحت کی جاتی رہے گی۔ اس طرح ایک ایک قاعدے کو سمجھنا اور ذہن نشین کرلینا سہل ہو جائے گا۔

افعال کی قسموں کے اصطلاحی ناموں صحیح، مثال، اجوف وغیرہ کو حفظ یاد کرنے کی ضرورت نہیں۔ ان کے مفہوم کو سمجھ لینا کافی ہے تاکہ آگے چل کر حوالہ کی صورت میں ان کی طرف رجوع کیا جاسکے۔

مطالعہ

قرآنی آیات - ۱

۱- وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ
وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۲: ۱۴۳

اور اسی طرح ہم نے تمھیں بنایا امتِ وَسط تاکہ تم لوگوں پر گواہی دینے والے ہو، اور رسول تم پر گواہی دینے والا ہے۔

كَذٰلِكَ: ک (: مانند)، ذٰلِكَ (: وہ) اسی طرح جَعَلْنَا (جَعَلَ يَجْعَلُ: بنانا)، ماضی (۱۴)۔ اُمَّةً وَّسَطًا: اعتدال کی راہ پر چلنے والی اُمّت (مرکب توصیفی ہو کر مفعول) اس لیے نصبی حالت میں ہے۔ لِ (: تاکہ) حرف جار۔ (تَكُوْنُوْا كَانَ يَكُوْنُ: ہونا، بن جانا) مضارع مجزوم (۹)۔ (اصل تَكُوْنُوْنَ (لِ کی وجہ سے ن اعرابی گر گیا اور ا بڑھایا گیا۔ شُهَدَاءَ جمع شَهِيْدٌ (: گواہ) کی۔ تَكُوْنُوْا کی خبر ہے، اس لیے منصوب۔

۲- اَللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ
مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ
اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۳: ۲۶

اے اللہ، بادشاہت کے مالک، تو بادشاہت دیتا ہے جسے چاہے اور بادشاہت چھین لیتا ہے جس سے چاہے۔ تو جسے چاہے عزت دیتا ہے، اور جسے چاہے ذلت دیتا ہے۔ خیر تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

تُؤْتِیْ (اٰتٰی یُؤْتِیْ : دینا)۔ تَشَآءُ (شَآءَ یَشَآءُ : چاہنا)۔ تَنْزِعُ (نَزَعَ یَنْزِعُ : اُکھاڑنا، اُتارنا، چھین لینا)۔ تُعِزُّ (اَعَزَّ یُعِزُّ : عزت دینا)۔ تُذِلُّ (اَذَلَّ یُذِلُّ : ذلیل کرنا) پانچوں مضارع (۷)۔ اَلْمُلْكَ : بادشاہت، مفعول، نصبی حالت۔ بِیَدِكَ : تیرے ہاتھ میں، تیرے اختیار میں۔

۳۔ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰی بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ۝ ۳ : ۹۱

بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور مر گئے جبکہ وہ کافر ہی تھے، ان میں کسی کی طرف سے زمین بھر سونا بھی، اگر وہ فدیہ میں دیں، تو قبول نہیں کیا جائے گا۔ ان کے لیے دردناک عذاب ہے اور ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

مَاتُوْا (مَاتَ، یَمُوْتُ : مرنا) ماضی (۳)۔ وَ : اس حال میں کہ۔ لَنْ یُّقْبَلَ (اَقْبَلَ یُقْبِلُ : قبول کرنا) مضارع منفی مجہول (۱) لَنْ داخل ہونے سے نصبی حالت میں ہے اور مستقبل کے معنے دیتا ہے۔ مِلْءُ الْاَرْضِ : زمین کا بھراؤ، زمین بھر۔ ذَهَبًا : سونا، تمیز ہے، اس لیے نصبی حالت میں ہے۔ لَوْ : اگر۔ اِفْتَدٰی یَفْتَدِیْ : فدیہ میں دینا۔ نّٰصِرِیْنَ : جمع مذکر سالم نَاصِرٌ (: مددگار) کی۔ مِنْ کی وجہ سے جری حالت میں ہے۔

۴۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۝ ۳ : ۹۲

تم کامل نیکی کو ہرگز نہیں حاصل کر سکو گے جب تک ان چیزوں میں سے خرچ نہ کرو جن کو محبوب رکھتے ہو۔

لَنْ تَنَالُوْا (نَالَ۔ یَنَالُ : پانا۔ حاصل کرنا) مضارع منفی (۹) لَنْ داخل ہونے سے نصبی حالت میں اور مستقبل کے معنی دیتا ہے۔ بِرٌّ : کامل نیکی، خدا کی وفاداری۔

تُنفِقُوْا (اَنفَقَ یُنفِقُ۔ خرچ کرنا) مضارع (۹) حتّٰی کی وجہ سے نصبی حالت۔
مِمَّا: مِنْ (سے) + مَا (جو): اس میں سے جسے۔ تُحِبُّوْنَ (اَحَبَّ یُحِبُّ
محبوب رکھنا۔ پسند کرنا) مضارع (۹)۔

۵۔ مَنْ یُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْیَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَنْ یُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ
مِنْهَا ؕ وَسَنَجْزِی الشّٰكِرِیْنَ (۳ : ۱۴۵)

جو دنیا کا صلہ چاہتے ہیں انھیں ہم اسمیں سے دیتے ہیں اور جو آخرت کا ثواب چاہتے
ہیں انھیں ہم اسمیں سے دیں گے اور شکر کرنیوالوں کو بہت جلد صلہ دیں گے۔

مَنْ (: جو) واحد، جمع، مذکر، مونث سب کے لیے استعمال ہوتا ہے، مضارع
کا جازم بھی ہے۔ یُرِدْ (اَرَادَ یُرِیْدُ، چاہنا، ارادہ کرنا) مضارع مجزوم (۱)
نُؤْتِ (اٰتٰی یُؤْتِیْ: دینا) مضارع مجزوم (۱۴)۔ سَنَجْزِیْ (جَزٰی یَجْزِیْ:
بدلہ دینا) مضارع (۱۴)، س داخل ہونے سے مستقبل قریب کے لیے مختص ہوگیا
ہے۔ شٰکِرِیْنَ: جمع مذکر سالم (شَاکِرٌ) کی مفعول ہے، اس لیے نصبی حالت میں۔

۶۔ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ
بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ (۴ : 58)

تحقیق اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اُن کے حق داروں کو ادا کرو۔ اور جب
لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ فیصلہ کرو۔

یَاْمُرُ (اَمَرَ یَاْمُرُ: حکم دینا) مضارع (۱) تُؤَدُّوْا (اَدّٰی یُؤَدِّیْ:
ادا کرنا) مضارع (۹) اَنْ کی وجہ سے نصبی حالت۔ حَکَمْتُمْ (حَکَمَ یَحْکُمُ:
فیصلہ کرنا) ماضی (۹)، اَھْلِھَا: اُن (امانتوں) کے حق دار (اہل)۔

قرآنی آیات-۲

۷۔ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَ اُولِی الۡاَمۡرِ
مِنۡکُمۡ ۚ فَاِنۡ تَنَازَعۡتُمۡ فِیۡ شَیۡءٍ فَرُدُّوۡہُ اِلَی اللّٰہِ وَ الرَّسُوۡلِ اِنۡ
کُنۡتُمۡ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ؕ ذٰلِکَ خَیۡرٌ وَّ اَحۡسَنُ
تَاۡوِیۡلًا ﴿۵۹:۴﴾

اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اولالامر کی پھر اگر کسی امر میں تم میں باہم اختلاف رائے واقع ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹاؤ، اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو، یہ طریقہ بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا۔

اَطِیۡعُوۡا: (اَطَاعَ یُطِیۡعُ: اطاعت کرنا، اَطِعۡ، امر) امر (۹)۔ اللّٰہَ، الرَّسُوۡلَ اور اُولِی الۡاَمۡرِ: مفعول ہیں۔ اس لیے نصبی حالت میں اُولِیۡ، اُولُوۡ (= والا) کی نصبی اور جرّی حالت۔ تَنَازَعۡتُمۡ = باب تفاعل سے ماضی (۹) اصل میں تَتَنَازَعۡتُمۡ ہے۔ اس باب میں علامت مضارع ت حذف ہو جاتی ہے۔ تم باہم اختلاف رائے کرو۔ فِیۡ شَیۡءٍ: کسی بات میں۔ رُدُّوۡا (رَدَّ۔ یَرُدُّ: لوٹانا، رُدَّ فعل امر ۷) امر (۹) ضمیر متصل ہ ملانے کے لیے آخری اُ گرا دیا گیا۔ اَحۡسَنُ (اسم تفضیل حَسَنٌ، کا) بہت اچھا۔ تَاۡوِیۡلًا بلحاظ انجام۔ اَحۡسَنُ کی وضاحت کرتا ہے، اس لیے حالت نصبی میں ہے۔ عربی قواعد میں اسے تمییز کہتے ہیں۔

۸۔ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَ لَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَ اَنۡتُمۡ
مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿۱۰۲:۳﴾

وَ اعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰہِ جَمِیۡعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوۡا ۪ - ۱۰۳:۳

اے ایمان والو، ڈرو اللہ سے، جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور نہ مرو تم
مگر اس حال میں کہ تم اسلام پر ہو۔
اور مضبوطی سے پکڑے رہو اللہ کی رسی کو اور باہم نااتفاقی نہ کرو۔

اِتَّقُوْا (اِتَّقٰی یَتَّقِیْ۔ ڈرنا۔ اِتَّقِ، امر ۷) امر (۹)۔ تُقٰۃٌ: خدا کا خوف۔ لَا تَمُوْتُنَّ (مَاتَ یَمُوْتُ: مرنا) نہی موکد بنون ثقیلہ (۹) وَ (حالیہ): اس حال میں کہ۔ اِعْتَصِمُوْا (اِعْتَصَمَ یَعْتَصِمُ: باب افتعال۔ پکڑنا) امر (۹) حَبْلُ اللّٰہِ: اللہ کی رسی۔ جَمِیْعًا: سب مل کر، حال ہے، اس لیے منصوب۔ لَا تَفَرَّقُوْا (تَفَرَّقَ یَتَفَرَّقُ۔ باب تَفَعُّل: بکھر جانا۔ گروہ گروہ ہو جانا) نہی (۹)

۹۔ وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ ۴ : ۸۶

اور جب تم کو سلامتی کی دعا دی جائے تو تم سلامتی کی اس سے بہتر دعا دو یا
اسی کو لوٹا دو۔

حُیِّیْتُمْ (حَیّٰی یُحَیِّیْ، تَحِیَّۃً: زندہ باد کہنا۔ سلامتی کی دعا دینا) ماضی مجہول (۹) حَیُّوْا: امر (۹) اَحْسَنَ: اسم تفضیل حَسِیْنٌ (اچھا۔ خوبصورت) کا۔ اس وزن کے اسماء پر نہ تنوین آتی ہے اور نہ کسرہ، اس لیے ب جارہ داخل ہونے کے باوجود کسرہ نہیں آیا۔ رُدُّوْهَا: اسی کو لوٹا دو (دیکھیے آیت۔ ۷)

۱۰۔ وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی ۠ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۠
وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝ ۵ : ۲

تم تعاون کرو نیکی اور تقویٰ میں، اور مت تعاون کرو گناہ اور زیادتی میں اور اللہ
سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

تَعَاوَنُوْا (تَعَاوَنَ یَتَعَاوَنُ: ایک دوسرے کی مدد کرنا۔ تَعَاوَنْ امر ۷) امر (۹)، لَا تَعَاوَنُوْا: نہی (۹)۔ بِرٌّ: نیکی۔ اِثْمٌ: گناہ۔ عُدْوَانٌ: حد سے بڑھ جانا،

زیادتی کرنا۔ اِتَّقُوْا (اِتَّقٰی، یَتَّقِیْ۔ ڈرنا۔ اِتَّقِ، امر ۷) : امر (۹) اَشَدِیْدُ الْعِقَابِ: مرکب اضافی۔ سزا دینے میں سخت۔

۱۱۔ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ج اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ٥ ۷ : ۳۱

اے بنی آدم، ہر مسجد کی حاضری کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو، اور کھاؤ پیو مگر اسراف نہ کرو۔ بے شک وہ (یعنی اللہ) اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

خُذُوْا: (اَخَذَ، یَاْخُذُ: پکڑنا، لینا۔ خُذْ، امر ۷) امر (۹)۔ زِیْنَتَكُمْ۔ اپنی زینت مراد لباس۔ عِنْدَ: پاس، مراد، حاضری، ظرف ہے، اس لیے نصبی حالت میں۔ كُلُوْا: (اَكَلَ، یَاْكُلُ: کھانا۔ كُلْ، امر (۷)) امر (۹)۔ اِشْرَبُوْا، (شَرِبَ یَشْرَبُ پینا۔ اِشْرَبْ: امر (۷)) امر (۹)۔ وَ سے ملانے کے لیے (ا) گر گیا۔ لَا تُسْرِفُوْا (اَسْرَفَ، یُسْرِفُ: حد سے نکل جانا) نہی (۹)۔ مُسْرِفِيْنَ جمع مذکر سالم مُسْرِفٌ (= اسراف کرنے والا) کا، نصبی حالت، مفعول ہے۔

۱۲۔ اُدْعُ اِلٰی سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ط ۱۶ : ۱۲۵

دعوت دو اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ۔ اور بحث کرو ان کے ساتھ، اس طریقے سے جو پسندیدہ ہو۔

اُدْعُ (دَعَا، یَدْعُوْ: دعوت دینا، بلانا) امر (۷)۔ سَبِيْل: راستہ۔ حِكْمَة دانائی۔ اَلْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ: مرکب توصیفی، حالت جری۔ جَادِلْ: (جَادَلَ یُجَادِلُ: بحث کرنا) امر (۷)۔ اَلَّتِیْ مونث ہے اَلَّذِیْ (= جو) کا۔

۱۳۔ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی وَيَنْهٰی

عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ ۱۶: ۹۰

بے شک اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے عدل اور احسان اور قرابت والوں کو دینے کا، اور روکتا ہے بے حیائی، برائی اور سرکشی سے۔ وہ تمھیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم یاددہانی حاصل کرو۔

یَاْمُرُ: (اَمَرَ یَاْمُرُ: حکم دینا) مضارع (۱)۔ اِیْتَآءِ (مصدر) دینا، جرّی حالت۔ ذِی الْقُرْبٰی: مرکب اضافی، 'قرابت والے' یہ مرکب اضافی خود اِیْتَآءِ کا مضاف الیہ ہے، اس لیے جرّی حالت میں ہے۔ فَحْشَآء: کھلی ہوئی بے حیائی اور بدکاری۔ مُنْكَر: ضد ہے معروف (نیکی) کا۔ بری اور ناپسندیدہ بات۔ بَغْی: سرکشی، تعدی۔ یَعِظُ (وَعَظَ، یَعِظُ: نصیحت کرنا) مضارع (۱)۔ لَعَلَّكُمْ: تاکہ تم۔ تَذَكَّرُوْنَ (اصل میں تَتَذَكَّرُوْنَ 'ت' حذف ہو گئی ہے) تَذَكَّرَ، یَتَذَكَّرُ: نصیحت، یاددہانی حاصل کرنا۔ مضارع (۹)

۱۴۔ وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْهَا ۭ لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰی ۝ ۲۰: ۱۳۲

اور اپنے لوگوں کو نماز کا حکم دو اور اس پر جمے رہو، ہم تم سے رزق کا مطالبہ نہیں کرتے، رزق ہم دیں گے۔ انجام کی کامیابی تقویٰ کے لیے ہے۔

مُرْ (اَمَرَ، یَاْمُرُ: حکم دینا) امر (۷)۔ اِصْطَبِرْ (اِصْطَبَرَ، یَصْطَبِرُ صبر کرنا۔ صَبَرَ سے باب افتعال۔ ت کو ط سے بدلا گیا ہے) امر (۷)۔ نَسْئَلُ: (سَاَلَ، یَسْئَلُ: مانگنا، مطالبہ کرنا) مضارع منفی (۱۴)۔ نَرْزُقُ (رَزَقَ، یَرْزُقُ: روزی دینا) مضارع (۱۴)۔ عَاقِبَة: انجام، مراد نیک انجام، انجام کی کامیابی۔

۱۵۔ وَقَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاهُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ۭ ۱۷: ۲۳

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۝

۱۷ : ۲۶

اور تیرے رب کا فیصلہ ہے کہ اس کے سوا کسی اور کی بندگی نہ کرو اور والدین کے ساتھ نہایت اچھا سلوک کرو۔ اور قرابت دار کو اس کا حق دو، اور مسکین کو اور مسافر کو بھی، اور مال کو بے جا مت اڑاؤ۔

قَضٰى (قَضٰى، يَقْضِىْ: فیصلہ کرنا) ماضی (۱)۔ اَلَّا = اَنْ (کہ) + لَا (نہ)۔ لَا تَعْبُدُوْا (عَبَدَ، يَعْبُدُ: بندگی کرنا) نہی (۹)۔ اِيَّاهُ (اسی کو)۔ اٰتِ (اٰتٰى، يُؤْتِىْ: دینا۔ باب افعال) امر (۷)۔ ذَا الْقُرْبٰى: قرابت والا، مفعول ہے اس لیے ذَا نصبی حالت میں ہے (رفعی حالت: ذُوْ)۔ اِبْنَ السَّبِيْلِ: راستے کا بیٹا، یعنی راہ رو، مسافر۔ لَا تُبَذِّرْ (بَذَّرَ، يُبَذِّرُ: بے جا خرچ کرنا) نہی (۷)۔ تَبْذِيْرًا: مفعول مطلق فعل کی نوعیت ظاہر کرتا ہے یعنی الٹے تللے میں، اندھا دھند۔

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ۝ ۱۷ : ۲۹

اور نہ تو اپنے ہاتھ کو اپنی گردن سے بندھا ہوا رکھو اور نہ اسے بالکل ہی کھول دو، کہ ملامت زدہ اور درماندہ ہو کر بیٹھ رہو۔

لَا تَجْعَلْ (جَعَلَ، يَجْعَلُ: رکھنا) نہی (۷)۔ مَغْلُوْلَةً (غَلَّ، يَغُلُّ: کسی چیز میں داخل کرنا۔ مَغْلُوْلَةٌ، اسم مفعول مونث۔ عُنُقٌ: گردن، ہاتھ گردن سے باندھ لینا، مراد بے حد کنجوسی۔ لَا تَبْسُطْ (بَسَطَ، يَبْسُطُ: پھیلانا، کھول دینا) نہی (۷)، كُلَّ الْبَسْطِ: بالکل کھول دینا۔ حال ہے، اس لیے منصوب۔ ہاتھ بالکل کھول دینا، مراد انتہائی فضول خرچ ہو جانا۔ تَقْعُدَ (قَعَدَ، يَقْعُدُ: بیٹھنا) مضارع منصوب (۷)۔ مَلُوْمًا (لَامَ، يَلُوْمُ: ملامت کرنا۔ مَلُوْمٌ، اسم مفعول)۔ مَحْسُوْرًا: حَسَرَ، يَحْسُرُ: تھک جانا، درماندہ

ہو جانا - مَحْسُوْرٌ، اسم مفعول، مَلُوْمًا اور مَحْسُوْرًا دونوں حال ہیں، اس لیے نفبی حالت میں ہیں۔ حال = (Adverb)

۱۷- وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۱۷: ۳۳

اور مت قتل کرو اس جان کو جسے اللہ نے محترم ٹھہرایا ہے، مگر حق کے ساتھ۔

لَا تَقْتُلُوْا (قَتَلَ، يَقْتُلُ: قتل کرنا) نہی (۹)، حَرَّمَ (حَرَّمَ، يُحَرِّمُ: محترم ٹھہرانا) ماضی (۱)۔

۱۸- وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا ۱۷: ۳۴

اور پورا کرو عہد کو، بحقیق عہد کی باز پرس ہونے والی ہے۔

اَوْفُوْا: (اَوْفٰى، يُوْفِيْ، باب افعال، پورا کرنا۔ اَوْفِ امر، ۷) امر (۹)۔ مَسْئُوْلًا: (سَاَلَ، يَسْاَلُ: سوال کرنا) اسم مفعول کان کی خبر ہے، اس لیے منصوب۔

۱۹- وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۱۷: ۳۵

اور ناپ پوری رکھو، جب تم ناپو اور وزن کرو صحیح ترازو کے ساتھ، یہی بہتر ہے اور انجام کار کے لحاظ سے بہت اچھا۔

اَلْكَيْلَ: ناپ، پیمانہ۔ كِلْتُمْ (كَالَ، يَكِيْلُ: ناپنا) ماضی (۹)، اِذَا کی وجہ سے مضارع کے معنے میں ہے۔ زِنُوْا (وَزَنَ، يَزِنُ، وَزْنًا: تولنا، زِنْ امر ۷) امر (۹)۔ قِسْطَاس: ترازو۔ اَلْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ: (مرکب توصیفی) صحیح ترازو: ذٰلِكَ ۔۔۔۔ تَاْوِيْلًا: دیکھیے آیت (۷)۔

۲۰- وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ۱۷: ۳۶

مت در پے ہو اُس چیز کے جس کا تجھے علم نہیں، کیونکہ کان اور آنکھ اور دل،

ان میں سے ہر ایک چیز کی پرسش ہونے والی ہے۔

لَا تَقْفُ (قَفَا، یَقْفُوْا: پیروی کرنا، درپے ہونا) نہی (۷)۔ فُؤَاد: دل۔

۲۱۔ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ۱۷ : ۳۷

اور زمین میں اکڑ کر نہ چلو کیونکہ تم ہرگز نہ زمین کو پھاڑ سکو گے اور نہ پہاڑوں کے طول کو پہنچ سکو گے۔

لَا تَمْشِ (مَشٰی، یَمْشِیْ: چلنا) نہی (۷)، مَرَحًا: اکڑ کر، اتراتے ہوئے، حال ہے، اس لیے منصوب۔ لَنْ تَخْرِقَ (خَرَقَ، یَخْرِقُ: پھاڑنا) مضارع موکد منفی (۷)، لَنْ کی وجہ سے تاکید اور مستقبل کے معنی پیدا ہو گئے۔ لَنْ تَبْلُغَ (بَلَغَ یَبْلُغُ پہنچنا) مضارع موکد منفی (۷)۔ طُوْلًا، اَلْجِبَالَ کی وضاحت کرتا ہے، تمییز ہے، اس لیے منصوب۔

قرآنی آیات ۔۳
(قرآنی دعائیں)

۲۲۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۖ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۞ ۲ : ۱۲۷

اے ہمارے رب ہماری طرف سے (یہ دعا) قبول فرما، بے شک تُو سننے والا اور جاننے والا ہے۔

۲۳۔ وَتُبْ عَلَیْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۞ ۲ : ۱۲۸

اور (اے ہمارے رب) ہماری توبہ قبول فرما، بے شک تو توبہ قبول فرمانے والا، رحم فرمانے والا ہے۔

رَبَّنَا (اصل رَبُّنَا مرکب اضافی) حرف ندا محذوف (یَا) کی وجہ سے نصبی حالت میں ہے۔ تَقَبَّلْ (تَقَبَّلَ، یَتَقَبَّلُ، قبول کرنا۔ باب تَفَعُّلْ، امر (۷)۔ مِنَّا: ہماری طرف سے۔ تُبْ عَلَیٰ (تَابَ، یَتُوْبُ: توبہ قبول کرنا) امر (۷)۔ تَوَّابٌ (اسم مبالغہ): بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا۔

۲۴۔ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

۲ : ۲۰۱

اے ہمارے پروردگار، ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی اور ہمیں (دوزخ کی) آگ کے عذاب سے بچا۔

اٰتِ (اٰتٰی، یُؤْتِیْ۔ دینا) امر (۷)۔ حَسَنَةً: بھلائی، کامیابی۔ قِ (وَقٰی یَقِیْ: بچانا امر ۷)، امر (۹) تُوْ ہے۔ قِنَا: قِ + نا: ہمیں بچا۔

قاعدہ:۔ اگر مضارع کا آخری حرف، حرف علت ہو تو امر بنانے کیلئے علامت مضارع کے علاوہ اسے بھی حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے: تَقِیْ سے قِ۔ تَدْعُوْا سے اُدْعُ۔ تَخْشٰی سے اِخْشَ۔

۲۵۔ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ (۲ : ۲۵۰)

اے ہمارے پروردگار، ہم پر صبر اُنڈیل دے، اور ہمارے قدم جمائے رکھ اور ہمیں کافر لوگوں پر غلبہ عطا فرما۔

اَفْرِغْ (اَفْرَغَ، یُفْرِغُ۔ باب افعال۔ انڈیلنا۔ ڈالنا) امر (۷)، ثَبِّتْ (ثَبَّتَ یُثَبِّتُ: باب تفعیل۔ جما دینا) امر (۷)، اُنْصُرْ (نَصَرَ، یَنْصُرُ، مدد دینا۔ نَصَرَ عَلٰی: غلبہ دینا) امر (۷)

۲۶۔ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ

اے ہمارے پروردگار، ہم سے مواخذہ نہ کرنا، اگر ہم بھول جائیں یا غلطی کر بیٹھیں۔

(ب) رَبَّنَا وَلَا تَحۡمِلۡ عَلَيۡنَآ إِصۡرٗا كَمَا حَمَلۡتَهُۥ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبۡلِنَاۚ

اے ہمارے رب، ہمارے اوپر کوئی ایسا بار نہ ڈال جیسا تو نے ان پر ڈالا جو ہم سے پہلے ہو گزرے ہیں۔

(ج) رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِۦۖ

اے ہمارے پروردگار، ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالنا جس کی ہم میں طاقت نہ ہو۔

(د) وَٱعۡفُ عَنَّا وَٱغۡفِرۡ لَنَا وَٱرۡحَمۡنَآۚ أَنتَ مَوۡلَىٰنَا فَٱنصُرۡنَا عَلَى ٱلۡقَوۡمِ ٱلۡكَٰفِرِينَ ۝ (۲ : ۲۸۶)

اور ہمیں معاف کر، ہماری بخشش فرما، اور ہم پر رحم فرما۔ تو ہمارا مولا ہے، پس ہمیں کافروں پر غلبہ عطا فرما۔

لَا تُؤَاخِذۡ (اٰخَذَ، یُؤَاخِذُ: پکڑنا۔ مواخذہ کرنا) نہی (۷)۔ اِنۡ: اگر، حرف شرط۔ نَسِيۡنَا (نَسِیَ، یَنۡسٰی: بھول جانا۔ اِنۡسَ، امر ۷) ماضی (۱۴)۔ اَخۡطَاۡنَا (اَخۡطَاَ، یُخۡطِئُ: خطا کرنا) ماضی (۱۴)۔ لَا تَحۡمِلۡ (حَمَلَ، یَحۡمِلُ: بار ڈالنا) نہی (۷) اِصۡرٌ: بار۔ حَمَلۡتَ: ماضی (۷)۔ لَا تُحَمِّلۡ (حَمَّلَ، یُحَمِّلُ: بوجھ لادنا۔ باب تفعیل) نہی (۷) اُعۡفُ (عَفَا یَعۡفُو: معاف کرنا) امر (۷)۔ (دیکھئے آیت ۷ کے تحت قاعدہ ۵)

اِغۡفِرۡ (غَفَرَ، یَغۡفِرُ۔ بخشنا) امر (۷) اِرۡحَمۡ (رَحِمَ، یَرۡحَمُ: رحم کرنا) امر (۷)۔ اُنۡصُرۡ عَلٰی (نَصَرَ، یَنۡصُرُ۔ غلبہ دینا) امر (۷)۔ مولیٰ: کارساز۔ آقا، دوست اور مرجع یعنی وہ جس کی طرف مشکلات میں رجوع کیا جائے۔

۲۷۔ رَبَّنَا لَا تُزِغۡ قُلُوبَنَا بَعۡدَ إِذۡ هَدَيۡتَنَا وَهَبۡ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحۡمَةًۚ إِنَّكَ أَنتَ ٱلۡوَهَّابُ ۝ ۳ : ۸

اے ہمارے پروردگا، ہمارے دلوں کو کج نہ کر، بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت کر چکا

اور ہمیں عطا فرما اپنے پاس سے رحمت۔ بے شک تو بڑا عطا فرمانے والا ہے۔

لَا تُزِغْ (اَزَاغَ، یُزِیْغُ: ٹیڑھا کرنا) نہی (۷)، اصل میں لَا تُزِیْغْ تھا۔ آخر میں دو ساکن جمع ہو گئے، اس لیے حرف علت (ی) گر گیا۔ هَدَیْتَ (هَدٰی یَهْدِیْ: ہدایت دینا) ماضی (۷)۔ هَبْ (وَهَبَ، یَهَبُ: عطا کرنا) امر (۷) مِنْ لَّدُنْكَ: اپنے پاس سے، یعنی اپنے خاص فضل سے۔ وَهَّابٌ: وَهَبَ سے مبالغہ: بڑا عطا کرنے والا۔

۲۸۔ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ : ۳: ۱۶

اے ہمارے رب، ہم ایمان لے آئے، پس ہمارے گناہ معاف کر دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

اٰمَنَّا (اٰمَنَ، یُؤْمِنُ: ایمان لانا) ماضی (۱۴)۔ ذُنُوْب جمع ہے ذَنْبٌ (= گناہ) کی۔ قِنَا: قِ + نَا (دیکھئے آیت ۲۴)۔

۲۹۔ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِیْنَ

۳: ۵۳

اے ہمارے رب، ہم ایمان لائے اس چیز پر جو تُو نے اُتاری اور ہم نے رسول کی پیروی کی، پس ہم کو گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔

اَنْزَلْتَ (اَنْزَلَ، یُنْزِلُ۔ اتارنا۔ باب افعال) ماضی (۷)۔ اِتَّبَعْنَا (اِتَّبَعَ یَتَّبِعُ: پیروی کرنا۔ باب افتعال) ماضی (۱۴)۔ اُكْتُبْ (كَتَبَ، یَكْتُبُ: لکھنا) امر (۷)۔ شٰهِدِیْنَ جمع مذکر سالم شَاهِدٌ (= گواہی دینے والا) کی، جری حالت۔

۳۰۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ۝ ۳: ۱۴۷

اے پروردگار بخش دے ہمارے گناہوں کو، اور ہمارے معاملے میں

ہماری بے اعتدالی کو" اور ہمارے قدم جمائے رکھ اور ہمیں کافروں پر غلبہ عطا فرما۔

اِسْرَاف: حد سے تجاوز کرنا۔ بے اعتدالی۔ فِیْٓ اَمْرِنَا: ہمارے معاملے میں۔

۳۱۔ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ
رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ ۳:۱۹۳

(ل) اے ہمارے پروردگار، ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا، یہ پکارتے ہوئے کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ، تو ہم ایمان لے آئے، اے ہمارے رب ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہماری برائیوں کو ہم سے دور کر دے اور ہمیں اپنے وفادار بندوں کے ساتھ موت دے۔

۳۲۔ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ ۳:۱۹۴

(ب) اے ہمارے پروردگا، ہمیں عطا فرما وہ چیز جس کا تو نے اپنے رسولوں کی معرفت وعدہ فرمایا اور ہمیں قیامت کے دن رُسوا نہ کیجیو، بے شک تو وعدے کے خلاف نہیں کرے گا۔

سَمِعْنَا (سَمِعَ، يَسْمَعُ۔ سُننا) ماضی (۱۴)۔ مُنَادِيًا (نَادٰی، يُنَادِيْ پکارنا۔ مُنَادٍ، اسم فاعل) مفعول ہے، اس لیے نصبی حالت میں۔ يُنَادِيْ مضارع (۱)، حال ہے۔ اٰمِنُوْا (اٰمَنَ، يُؤْمِنُ: ایمان لانا) امر (۹)۔ كَفِّرْ عَنْ (كَفَّرَ يُكَفِّرُ: دور کر دینا) امر (۷)۔ سَيِّاٰت جمع ہے سَيِّئَةٌ (= برائی) کی تَوَفَّ (تَوَفّٰی، يَتَوَفّٰی: پورا پورا لے لینا، مراد، موت دینا) امر (۷)۔ اَبْرَار: جمع ہے بَرٌّ (= نیکوکار، وفادار) کی اٰتِنَا: ہمیں عطا کر۔ وَعَدْتَّ (وَعَدَ، يَعِدُ: وعدہ کرنا)

ماضی (۷) - عَلٰی رُسُلِكَ: اپنے رسولوں کی زبانی - لَا تُخْزِنَا (اَخْزٰی، یُخْزِیْ - باب افعال - رسوا کرنا) نہی (۷)۔ لَا تُخْلِفُ (اَخْلَفَ، یُخْلِفُ: باب افعال: خلاف کرنا) مضارع منفی (۷)۔ مِیْعَادَ: وعدہ، عہد -

۲۳- رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا سکتہ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ ۷: ۲۳

اے ہمارے پروردگار، ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہماری بخشش نہ کی اور ہم پر رحم نہ فرمایا تو ہم نامُرادوں میں سے ہو جائیں گے۔

ظَلَمْنَا (ظَلَمَ، یَظْلِمُ: ظلم کرنا) ماضی (۱۴)۔ اَنْفُسَنَا (اپنی جانوں پر، اپنے اوپر)۔ لَمْ تَغْفِرْ (غَفَرَ، یَغْفِرُ: بخشنا) مضارع منفی (۷) لَمْ کی وجہ سے ماضی کے معنے پیدا ہو گئے ہیں۔ اِنْ شرطیہ کی وجہ سے دونوں کا ترجمہ مستقبل میں بھی کیا جا سکتا ہے۔ لَنَكُوْنَنَّ (کَانَ، یَکُوْنُ: ہونا، ہو جانا) مضارع موکّد مختص بہ مستقبل (۱۴)۔ خٰسِرِيْنَ: جمع سالم ہے خَاسِرٌ (: گھاٹا پانے والا، نامراد) کی۔ لَنَكُوْنَنَّ کی خبر ہے، اس لیے نصبی حالت میں ہے۔

۲۴- رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ۱۰: ۸۵، ۸۶

اے ہمارے پروردگار، ہمیں ان ظالم لوگوں کا تختۂ مشق نہ بنا اور ہمیں اپنی رحمت کے صدقے ان کافروں سے نجات دے۔

لَا تَجْعَلْ (جَعَلَ، یَجْعَلُ: بنانا) نہی (۷)۔ نَجِّ (نَجّٰی، یُنَجِّیْ: باب تفعیل: نجات دینا - نَجِّ، امر (۷) آخری (ی) گر جائے گی۔ دونوں فعلوں میں نَا ضمیر متصل مفعول ہے۔

۲۵- فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قف اَنْتَ وَلِيّٖ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ج تَوَفَّنِیْ

مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ۱۲ : ۱۰۱

آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا سرپرست ہے۔ مجھے مسلم (فرمانبردار) کی حیثیت سے وفات دے اور مجھے صالحین کے ساتھ ملا۔

فَاطِرَ (فَطَرَ یَفْطِرُ: پیدا کرنا) اسم فاعل۔ محذوف حرف ندا (یَا) کی وجہ سے نصبی حالت میں۔ وَلِیٌّ: کارساز، سرپرست۔ وَلِیِّ: میرا سرپرست، تَوَفَّنِیْ: مجھے موت دے۔ مُسْلِمًا: حال ہے، اس لیے منصوب۔ اَلْحِقْ (اَلْحَقَ یُلْحِقُ: ملانا، شامل کرنا) امر (۷)۔ اَلْحِقْ کے ساتھ ضمیر متصل متکلم (یْ) ملانے کے لیے (نِ) بڑھایا گیا ہے اس طرح اَلْحِقْنِیْ (= مجھے ملا دے) بنا۔ یہی تَوَفَّنِیْ میں ہوا ہے۔

قاعدہ: ضمیر متکلم (ی) کو جب کسی فعل کے ساتھ ملانا ہو تو (نِ) بڑھایا جاتا ہے جیسے: اَمَرَنِیْ رَبِّیْ (= میرے رب نے مجھے حکم دیا)، جَعَلَنِیْ نَبِیًّا (اس نے مجھے نبی بنایا)۔

۳۶۔ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۞ ۱۴ : ۴۰

اے میرے پروردگار مجھے نماز قائم کرنے والا بنا، اور میری اولاد میں بھی (ایسے لوگ پیدا کر جو یہ کام کریں)۔ اے میرے پروردگار میری دعاء قبول فرما۔

۳۷۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ۞ ۱۴ : ۴۱

اے ہمارے پروردگار، مغفرت فرما میری اور میرے والدین کی اور کل مومنین کی۔ اس دن جب حساب قائم ہوگا۔

رَبِّ: رَبِّیْ (میرے رب) کی نصبی حالت، اس کا ناصب حرف ندا (یَا) محذوف ہے۔ دُعَآءِ، دُعَآءِیْ کی نصبی حالت ہے، کیونکہ یہ مفعول ہے۔ وَالِدَیَّ (میرے

والدین) لِ کی وجہ سے جرّی حالت۔ اِجْعَلْ (جَعَلَ یَجْعَلُ: بنانا) امر (۷)۔ مُقِیْمَ
(اَقَامَ یُقِیْمُ: قائم کرنا۔ مُقِیْمٌ' اسم فاعل) مفعول ہے' اس لیے نصبی حالت میں۔
یَقُوْمُ (قَامَ یَقُوْمُ: قائم ہونا) مضارع (۱)۔ یَوْمَ: ظرف ہے' اس لیے منصوب۔

۳۸۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا
غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۵۹ : ۱۰

اے ہمارے پروردگار' بخش دے ہمیں اور ہمارے اُن بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور نہ رکھ ہمارے دلوں میں کینہ اہلِ ایمان کے لیے۔ اے ہمارے پروردگار تو بڑا مہربان اور رحیم ہے۔

سَبَقُوْا (سَبَقَ یَسْبِقُ: سبقت لے جانا) ماضی (۳)۔ لَا تَجْعَلْ (مت رکھ) نہی (۷)۔ غِلٌّ: کینہ، بغض، کدورت۔ رَءُوْفٌ: بڑا مہربان، شفیق، اسم مبالغہ۔

۳۹۔ رَبَّنَا عَلَیْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَیْكَ اَنَبْنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ۶۰ : ۴
رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ
الْحَكِیْمُ ۶۰ : ۵

اے ہمارے پروردگار' ہم نے تیرے اوپر بھروسا کیا اور تیری طرف رجوع ہوئے اور تیری طرف لوٹنا ہے۔

اے ہمارے رب' ہمیں ان لوگوں کا تختۂ مشق نہ بننے دینا جنھوں نے کفر کیا ہے' اور اے ہمارے رب ہم کو بخش دے' بے شک تو زبردست اور حکمت والا ہے۔

تَوَكَّلْنَا (تَوَكَّلَ، یَتَوَكَّلُ: باب تفعّل: بھروسا کرنا) ماضی (۱۴)۔ اَنَبْنَا (اَنَابَ یُنِیْبُ: باب افعال: رجوع ہونا) ماضی (۱۴)۔ مَصِیْرٌ (صَارَ یَصِیْرُ: پلٹنا، لوٹنا) مصدر میمی ہے یعنی لوٹنا۔ عَزِیْزٌ: زبردست۔ حَكِیْمٌ: دانا، حکمت والا۔

فِتْنَةً: تختۂ مشق۔

۵ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

اے ہمارے پروردگار، ہمارے لیے ہماری روشنی کو کامل کر اور ہماری مغفرت فرما، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اَتْمِمْ: (اَتَمَّ يُتِمُّ - بابِ اِفعال: کامل کرنا) امر (۷)۔ نُوْرٌ، روشنی، مراد وہ روشنی جو نیکوکار لوگوں کو جنّت میں داخل ہونے سے پہلے جنت کے راستے کو طے کرنے کے لیے دکھائی جائے گی جب کہ داہنے اور آگے کے سوا ہر طرف اندھیرا گھپ ہو گا۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۖ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ وَتُبْ عَلَيْنَا ۖ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝

اے ہمارے پروردگار، ہماری طرف سے (اس پیش کش) کو قبول فرما۔ بے شک تو سننے والا اور جاننے والا ہے۔ اور ہماری توبہ قبول فرما، بے شک تو توبہ قبول فرمانے والا، رحم فرمانے والا ہے۔

مطالعۂ قرآن حکیم

فہرس

حصّہ دوم — قرآنی سورتیں

شمارہ	اسم و شمارِ سورہ	صفحہ	شمارہ	اسم و شمارِ سورہ	صفحہ
۱	الفاتحۃ - ۱	۱۴۴	۱۴	الدھر ۷۶	۲۹۵
۲	الرّعد - ۱۳	۱۴۶	۱۵	النّبأ ۷۸	۳۰۳
۳	لقمٰن - ۳۱	۱۶۸	۱۶	عبس ۸۰	۳۰۹
۴	یٰسٓ - ۳۶	۱۸۲	۱۷	الاعلیٰ ۸۷	۳۱۳
۵	الاحقاف - ۴۶	۲۰۲	۱۸	البلد ۹۰	۳۱۶
۶	الحجرات ۴۹	۲۱۹	۱۹	الّیل ۹۲	۳۱۹
۷	قٓ ۵۰	۲۲۷	۲۰	الضّحیٰ ۹۳	۳۲۲
۸	الرّحمٰن ۵۵	۲۳۷	۲۱	العصر ۱۰۳	۳۲۴
۹	الواقعہ ۵۶	۲۴۷	۲۲	الکوثر ۱۰۸	۳۲۵
۱۰	الحدید ۵۷	۲۵۸	۲۳	الکٰفرون ۱۰۹	۳۲۶
۱۱	المُلک ۶۷	۲۷۴	۲۴	الاخلاص ۱۱۲	۳۲۷
۱۲	المزّمّل ۷۳	۲۸۴	۲۵	الفلق ۱۱۳	۳۲۸
۱۳	القیٰمۃ ۷۵	۲۹۰	۲۶	الناس ۱۱۴	۳۲۹
	کتابیات	۳۳۱		مترادف اصطلاحات	۳۳۳

ضمیمہ: الفہرس: ۳۳۵

آیاتها ۷ (۱) سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ (۵) رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ
الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۵ غَيْرِ
الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

اللہ، رحمان اور رحیم کے نام سے

حمد اللہ ہی کے لیے ہے، کائنات کا رب، (۱) رحمان اور رحیم (۲) جزا و سزا کے دن کا مالک، (۳) (اے اللہ) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں (۴) ہم کو سیدھے راستے کی ہدایت بخش (۵) ان لوگوں کے راستے کی جن پر تو نے انعام فرمایا (۶) جو نہ مغضوب ہوئے نہ گمراہ (۷)

اِلٰہٌ : معبود۔ اَللّٰہُ (اَلْ اِلٰہُ) : معبودِ حقیقی، خدائے واحد کا ذاتی نام۔ بِسْمِ اللّٰہِ (بِ، حرفِ جار + اِسْمِ اللّٰہِ، مرکبِ اضافی مجرور) مرکبِ جری : اللہ کے نام سے۔ بِ کی وجہ سے اِسْم کا اعراب جر (ـِ) ہے۔ اَلرَّحْمٰنِ : جس کی رحمت میں جوش وخروش ہو۔ اَلرَّحِیْمِ : جس کی رحمت مستقل اور پائیدار ہو۔ دونوں اللہ کی صفات ہیں، اس لیے اعراب میں اس کے تابع۔

(۱) حَمْد : تعریف، شکر۔ لِلّٰہِ (لِ + اللّٰہِ) اللہ کے لیے۔ رَبّ : پروردگار، مالک، آقا۔ عٰلَمِیْنَ : جمع مذکر سالم عَالَم (= جہاں) کا : کائنات۔ رَبّ کا مضاف الیہ ہے، اس لیے جری حالت میں ہے۔ (۳) اَلدِّیْن : جزا وسزا۔ یَوْمِ الدِّیْنِ : جزا وسزا کا دن۔ رَبِّ، اَلرَّحْمٰنِ، اَلرَّحِیْمِ اور مٰلِکِ، چاروں اللہ کی صفات ہیں، اس لیے اعراب میں اپنے موصوف (اللّٰہِ) کے تابع۔

(۴) نَعْبُدُ (عَبَدَ یَعْبُدُ : عبادت کرنا، بندگی کرنا) نَسْتَعِیْنُ (اِسْتَعَانَ یَسْتَعِیْنُ : مدد مانگنا) دونوں مضارع۔ ہر ایک کا مفعول ضمیر متصل (كَ) ہے جو تاکید اور تخصیص کے لیے فعل سے پہلے لائی گئی ہے، اس لیے قاعدے کے مطابق اس سے پہلے اِیَّا بڑھا کر اِیَّاكَ بنایا گیا۔ (۵) اِھْدِ (ھَدٰی یَھْدِی : ہدایت دینا) : امر مضارع کے آخر میں (ی، حرفِ علت) ہے، اس لیے قاعدے کے مطابق امر بنانے کے لیے اسے گرا دیا گیا۔ اَلصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ : مرکبِ توصیفی، سیدھا راستہ۔ وہ راستہ جس پر چل کر دنیا اور آخرت میں کامیابی حاصل ہو۔ (۶) اَنْعَمْتَ (اَنْعَمَ یُنْعِمُ۔ انعام یا نعمت دینا) ماضی۔ صِرَاطَ ..... عَلَیْھِمْ : یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کا راستہ، اَلصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی وضاحت کرتا ہے، اسکا بدل ہے (۷) مغضوب : غضب کا اسم مفعول۔ ضَالِّیْن : جمع مذکر سالم ضَالّ (گمراہ) کی۔

سورة الرعد مدنية (٩٦) — (٣) — آياتها ٤٣ — ركوعاتها ٦

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ؕ وَالَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۱ اَللّٰهُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ
بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَ

یہ سورۂ الٓمّٓرٰ ہے، یہ کتاب الٰہی کی آیات ہیں، اور جو کچھ تیرے رب کی طرف سے تجھ پر نازل کیا گیا ہے، حق ہے، لیکن اکثر لوگ مان نہیں رہے ہیں (۱) اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں کو بلند کیا بغیر ایسے ستونو کے جنھیں تم دیکھ سکو۔ پھر وہ عرش پر متمکن ہوا، اور اس نے سورج اور چاند کو (ایک ضابطے کا) پابند کیا، ہر ایک مقررہ مدت کے

---

(۱) الٓمّٓرٰ: سورت کا نام + اَلْکِتٰبُ: خاص کتاب۔ (اَل سے معرفہ بنا یعنی کتاب الٰہی + اَکْثَرَ النَّاسِ: لوگوں (میں) کے اکثر۔ لٰکِنَّ کی وجہ سے اکثر کا اعراب نصب ہے۔ (۲) رَفَعَ یَرْفَعُ: بلند کرنا + السَّمٰوٰتِ: جمع السَّمَاءُ کی مفعول ہے، اس لیے حالت نصبی میں ہے + عَمَدٌ: جمع عِمَادٌ یا عَمُوْدٌ کی بمعنی ستون + رَاٰی یَرٰی: دیکھنا۔ تَرَوْنَ: تم دیکھتے ہو + اِسْتَوٰی یَسْتَوِی: بالکل درست ہونا + اِسْتَوٰی عَلٰی: غالب ہونا۔ اِسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ: عرش پر متمکن ہوا + اَلْعَرْشُ: شاہی تخت + سَخَّرَ یُسَخِّرُ: پوری طرح مطیع کرنا + جَرٰی یَجْرِیْ: چلنا + مُسَمًّى: نام زدہ۔ مقررہ +

برائے گردش زمین

الْقَمَرَ ۭ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ
لَعَلَّكُمْ بِلِقَاۗءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ۝ (۲) وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَ
جَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا ۭ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا
زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ

لیے گردش کرتا ہے۔ وہی (کائنات) کے امور کا انتظام کرتا ہے۔ وہ اپنی نشانیاں صاف صاف بتاتا ہے تاکہ تم اپنے رب کی ملاقات کا یقین کرو۔ (۲) اور وہی ہے جس نے زمین کو پھیلایا اور اس میں پہاڑ اور دریا بنائے، اور ہر طرح کے پھلوں کی اس (زمین) میں دو دو قسمیں بنائیں۔ وہ دن کو رات سے ڈھانپ دیتا ہے۔ بے شک اِن میں نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لیے

دَبَّرَ يُدَبِّرُ: تدبیر کرنا (TO PLAN) + اَيْقَنَ يُوْقِنُ: یقین کرنا + لَقِيَ يَلْقٰى: ملنا + لِقَاءٌ: ملاقات (۳) مَدَّ يَمُدُّ: پھیلانا + جَعَلَ يَجْعَلُ: بنانا، رکھنا + رَوَاسِيَ: پہاڑ + اَنْهَارٌ: جمع نَهْرٌ کی بمعنی دریا + زَوْجَيْنِ: دو جوڑے۔ حالت نصبی میں ہے + اَغْشٰى يُغْشِي: ڈھانپنا، اُڑھانا فعل متعدی جس کے دو مفعول ہیں: اَلَّيْلَ اور اَلنَّهَارَ + تَفَكَّرَ يَتَفَكَّرُ: غور کرنا + اَلثَّمَرَاتِ: جمع ہے ثَمَرَةٌ کی، حالت جری میں ہے، کیونکہ مضاف الیہ ہے۔ اٰيٰتٍ: حالت نصبی میں ہے، اِنَّ کی وجہ سے، ایات سے

يَتَفَكَّرُونَ ۝ وَفِي الْأَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ أَعْنَابٍ
وَّزَرْعٌ وَّنَخِيلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ وَّنُفَضِّلُ
بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْأُكُلِ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَأٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
يَّعْقِلُونَ ۝ وَإِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَإِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَإِنَّا
لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ وَأُولٰٓئِكَ

جو غور و فکر سے کام لیتے ہیں (۳) اور زمین میں پاس پاس مختلف قطعے
ہیں، اور انگوروں کے باغات اور کھیت اور کھجور کے درخت،
جڑواں اور اکہرے۔ وہ سیراب ہوتے ہیں ایک ہی پانی سے، مگر
ہم بعض کو دوسروں پر پیداوار میں فوقیت دیتے ہیں۔ بے شک
ان میں نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لیے جو عقل سے کام لیں
(۴) اور اگر تو تعجب کرے تو قابل تعجب اُن کا یہ قول ہے کہ
جب ہم مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم ایک نئی زندگی میں داخل ہوں گے؟
یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے رب کا انکار کیا، اور یہی وہ لوگ

پہلے لَ تاکید کا ہے + (۴) قِطَعٌ: جمع ہے قِطْعَةٌ کی بمعنی ٹکڑا + تَجَاوَرَ
يَتَجَاوَرُ: پڑوسی ہونا، اسم فاعل مُتَجَاوِرٌ اور مُتَجَاوِرَةٌ: پڑوسی + أَعْنَابٌ:
جمع عِنَبٌ کی بمعنی انگور + زَرْعٌ: کھیتی + نَخِيلٌ: کھجور کے درخت + صِنْوَانٌ
جڑواں درخت۔ دو درخت جو ایک ہی جڑ سے نکلیں + أُسْقِيَ يُسْقِيْ: سیراب
کرنا۔ يُسْقٰى: سیراب ہوتا ہے، مضارع مجہول + فَضَّلَ يُفَضِّلُ: فضیلت
دینا + أُكُلٌ: پیداوار، پھل + (۵) عَجِبَ يَعْجَبُ: عجب لگنا + أَغْلَالٌ:

الْاَغْلٰلُ فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا
خٰلِدُوْنَ ۝ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ
خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ؕ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ
عَلٰى ظُلْمِهِمْ ۚ وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّ

ہیں جن کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور یہی لوگ دوزخ والے ہیں، اور وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے (۵) یہ لوگ تجھ سے جلدی مچاتے ہیں برائی کے لیے، اچھائی سے پہلے، حالانکہ اُن سے پہلے عبرتناک عذاب کی مثالیں گزر چکی ہیں، اور بے شک تیرا رب لوگوں کو بخشش دینے والا ہے، باوجود اُن کے ظلم کے، اور بے شک تیرا رب سخت سزا دینے والا بھی ہے (۶) اور جن لوگوں نے کفر کیا وہ کہتے ہیں کہ کیوں نہیں اُتاری گئی اِس (رسول) پر کوئی نشانی اس کے رب کی طرف سے؟ (لیکن) تم تو صرف ایک خبردار کرنے

جمع غُلٌّ، کا بمعنی طوق + اَعْنَاقٌ: جمع ہے عُنُقٌ کی بمعنی، گردن
(۶) اِسْتَعْجَلَ يَسْتَعْجِلُ: جلدی مچانا + سَيِّئَةٌ: برائی + حَسَنَةٌ
اچھائی - بھلائی - خیر + مَثُلَاتٌ: جمع ہے مَثُلَةٌ کی بمعنی عبرتناک
عذاب + (۶) عَلٰى: پر، باوجود - یہاں دوسرا معنی ہی مراد ہے + شَدِيْدٌ سخت +
عِقَابٌ: بدلہ - سزا + شَدِيْدُ الْعِقَابِ: سخت سزا دینے والا - مرکب
اضافی (۷) اِنَّمَا: صرف - بس - محض + هَدٰى يَهْدِىْ: راستہ دکھانا،

ع لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ
الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۭ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝ عٰلِمُ
الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۝ سَوَاۗءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ
الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۢ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌۢ

والے ہو (اور) ہر قوم کے لیے ایک ہادی ہوتا ہے (۷) اللہ ہی جانتا ہے جو کچھ ہر مادہ (حمل کے طور پر) اٹھائے ہوئے ہے اور جو کچھ رحم گھٹاتے یا بڑھاتے ہیں۔ اور ہر ایک چیز اُس کے ہاں ایک اندازے کے مطابق ہے (۸) وہ غیب اور حاضر کا جاننے والا بہت بڑا اور عالی شان ہے (۹) اللہ کے لیے سب برابر ہیں، تم میں سے کوئی چپکے سے بات کہے یا بلند آواز سے کہے، اور وہ جو رات کی تاریکی میں چھپا ہوا ہو، اور وہ جو دن

هَادٍ، اسم فاعل: راہ نما (۸) حَمَلَ يَحْمِلُ: اُٹھانا + اُنْثٰى: مادہ + غَاضَ يَغِيْضُ: کم ہونا یا کم کرنا + اَرْحَامٌ: جمع ہے رِحْمٌ کی + اِزْدَادَ يَزْدَادُ: بڑھانا۔ اُنْثٰى مضاف الیہ ہے۔ قاعدے کے مطابق اِس کا اعراب (ـــٍ) ہونا چاہیے، لیکن جن الفاظ کے آخر میں یٰ (جیسے عیسٰی، موسٰی) آتا ہے، اُن کا اعراب اصلی ہی برقرار رہتا ہے۔ (۹) كَبِيْر: بڑا۔ اَكْبَرُ اسم تفضیل ہے، یعنی بہت بڑا + تَعَالٰى يَتَعَالٰى: بلند ہونا، مُتَعَالٍ اسم فاعل یا صفت، یعنی بلند۔ اَلْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ مرکب توصیفی (۱۰) سَوَاءٌ: برابر + اَسَرَّ يُسِرُّ: چھپانا۔ چھپا کر کوئی کام کرنا + (۱۰) جَهَرَ يَجْهَرُ: بلند آواز سے کہنا + مُسْتَخْفٍ

بِالنَّهَارِ ۝ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ
يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا
مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا
لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ۝ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا

کی روشنی میں کھلم کھلا چلے پھرے (۱۰) اس (خدا) کے مقرر کیے ہوئے نگراں فرشتے اُس (ہر شخص) کے آگے اور پیچھے لگے رہتے ہیں، جو اس کی نگرانی کرتے ہیں، خدا کے حکم سے۔ بے شک اللہ کسی قوم کے حالات کو نہیں بدلتا جب تک وہ لوگ خود اپنی حالت نہیں بدلتے، اور جب اللہ ارادہ کرلیتا ہے کسی قوم کے لیے برائی کا تو وہ کسی کے ٹالے نہیں ٹلتی اور نہ اس کا سوائے خدا کے کوئی مددگار بن سکتا ہے (۱۱) وہی ہے جو دکھاتا ہے تم کو بجلی (کی چمک)

چھپنے والا - اسم فاعل ہے + سَارِبٌ: چلنے پھرنے والا (۱۱) مُعَقِّبَاتٌ: جمع ہے مُعَقِّبَةٌ کی بمعنی نگراں - دن رات کے فرشتوں کے معنی میں آتا ہے، یعنی، وہ فرشتے جو باری باری ہر انسان پر نگرانی کے لیے خدا کی طرف سے مقرر ہوتے ہیں + مَرَدَّ: ٹال دینا - مصدر ہے - اس سے پہلے لا نفی جنس ہے، اس لیے مَرَدَّ منصوب ہے + وَالٍ: مددگار - والی (۱۲) اَرَیٰ یُرِیْ: دکھانا + خَوْفًا وَّطَمَعًا: دونو حال ہیں، اس لیے منصوب + اَنْشَأَ یُنْشِئُ:

وَّطَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴿۱۲﴾ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ
وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا
مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ﴿۱۳﴾
لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ

ڈرانے کے لیے بھی اور امید دلانے کے لیے (بارش کی)، اور اُٹھاتا ہے پانی سے بوجھل بادل (۱۲) بجلی کی گرج اُس کی تسبیح بیان کرتی ہے اس کی حمد کے ساتھ اور فرشتے بھی اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں، اس کی ہیبت سے ڈرتے ہوئے، اور وہی بھیجتا ہے کڑکتی ہوئی بجلیاں اور انہیں گرا دیتا ہے جس پر چاہتا ہے جب کہ وہ خدا (کی قوت) کے بارے میں جھگڑ رہے ہوتے ہیں، اور وہ زبردست قوت والا ہے (۱۳) برحق پکارنا اُسی کو پکارنا ہے، اور جو لوگ پکارتے ہیں اُس کے سوا دوسروں کو تو وہ (اُن کی

بادلوں کو اُٹھانا + سَحَابٌ: بادل + ثِقَالٌ: جمع ہے ثَقِيْلٌ کی بمعنی بھاری۔ سَبَّحَ يُسَبِّحُ: تسبیح بیان کرنا۔ (۱۳) خَافَ يَخَافُ خَوْفًا وَخِيْفَةً: ڈرنا + صَوَاعِقُ: جمع صَاعِقَةٌ کی، بمعنی آگ جو بہت تیز چمک اور کڑک کے ساتھ گرے + اَصَابَ يُصِيْبُ: اوپر گرا دینا۔ پہنچا دینا + جَادَلَ يُجَادِلُ جھگڑا کرنا + مِحَالٌ: قوت + شَدِيْدُ الْمِحَالِ: سخت قوت والا۔ مرکب اضافی + (۱۴) دَعْوَةٌ: بلانا۔ پکارنا، فریاد کرنا + اِسْتَجَابَ يَسْتَجِيْبُ: اثبات میں جواب دینا۔ جواب میں کچھ

لَهُمْ بِشَیْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّیْهِ اِلَی الْمَآءِ لِیَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ
بِبَالِغِهٖ ؕ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ ۝ وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ
مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ
وَالْاٰصَالِ ۩ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ
قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءَ لَا یَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ

پکار کا) انہیں کوئی جواب نہیں دیتے جیسے کوئی اپنے دونو ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے ہوئے ہو تاکہ وہ (پانی) اس کے مُنہ تک پہنچ جائے حالانکہ وہ اُس کے منہ تک پہنچنے والا نہیں ہوتا۔ اور امداد کے لیے کافروں کی فریاد تو بالکل بے اثر ہے (۱۴) اور اللہ ہی کو سجدہ کرتا ہے جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہے (خواہ) خوشی سے ہو، (خواہ) مجبوراً، اور ایسے ہی اُن کے سائے بھی صبح اور شام (اللہ کو سجدہ کرتے ہیں (۱۵) (اُن سے) پوچھو: آسمانوں اور زمین کا رب کون ہے؟ کہہ دو اللہ۔ پوچھو: اس پر بھی تم نے خدا کے علاوہ (ایسے) سرپرست بنا لیے ہیں جو اپنی جانوں کے لیے بھی نفع اور

کرنا + بَاسِطٌ: پھیلانے والا + کَفٌّ: ہتھیلی + کَفَّیْہِ: اس کی (اپنی) دونوں ہتھیلیاں + فَاہُ: اُس کا مُنہ۔ منہ کے لیے اصلی لفظ فَمٌ ہے، لیکن ضمیر کا مضاف ہو تو فُو، فَا یا فِی بن جاتا ہے۔ بالغٌ: پہنچنے والا۔ لِ (= تاکہ) کے عمل سے یَبْلُغَ منصوب ہے (۱۵) ظِلَالٌ: جمع ظِلٌّ کی بمعنی سایہ + غُدُوٌّ: جمع ہے غُدْوَۃٌ کی بمعنی صبح کا وقت + آصَالٌ: جمع ہے اَصِیْلٌ کا، بمعنی شام کا وقت +

نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا ۭ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ڏ اَمْ
هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ڬ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاۗءَ خَلَقُوْا
كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ۭ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ
وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَسَالَتْ

نقصان کا اختیار نہیں رکھتے؟ پوچھو: کیا اندھا اور دیکھنے والا برابر ہو جائیں گے؟ یا تاریکیاں اور روشنی برابر ہو جائیں گی؟ کیا اُنھوں نے اللہ کے (ایسے) شریک بنائے ہیں جنھوں نے خدا کی طرح کچھ خلق کیا ہے، جس کی وجہ سے اُن پر تخلیق کا معاملہ مشتبہ ہو گیا ہو؟ (انھیں) بتادو: اللہ ہی ہر ایک چیز کا خالق ہے اور وہ واحد اور سب پر غالب ہے (۱۶) اس نے آسمان سے پانی اُتارا (برسایا) تو وادیاں اپنے ظرف کے مطابق بہ نکلیں۔ پھر سیلاب نے اُبھرتے ہوئے جھاگ کو اُٹھالیا (اور بہا کرلے

طَوْعًا: فرماں برداری کے طور پر + کَرْهًا: مجبوراً + طَوْعًا وَّکَرْهًا دونوں حال ہیں، اس لیے منصوب + (۱۶) قُلْ: کہو۔ پوچھو۔ سوال کرو۔ کہہ دو۔ بتادو + اِتَّخَذَ۔ یَتَّخِذُ: اختیار کرنا۔ بنالینا۔ بنا دینا + اِسْتَوٰی یَسْتَوِی: برابر ہونا + اِسْتَوٰی عَلٰی: غالب ہونا + تَشَابَہَ یَتَشَابَہُ: باہم مشابہ ہونا۔ ایک سا لگنا + قَہَّارٌ: سب پر غالب (۱۷) سَالَ یَسِیْلُ: بہنا + اَوْدِیَۃٌ: جمع وَادِیَۃٌ کی یعنی وادی + زَبَدٌ: جھاگ + رَابِیًا: اُبھرتا ہوا + اَوْقَدَ یُوْقِدُ: آگ جلانا +

أَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ۚ وَمِمَّا
يُوقِدُونَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَاءَ حِلْيَةٍ أَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهُ ۚ
كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۚ فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ
جُفَاءً ۖ وَأَمَّا مَا يَنفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ ۚ كَذَٰلِكَ
يَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ ۞ لِلَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنَىٰ

گیا اور اس کا نشان تک باقی نہ رہا) اور جن چیزوں کو لوگ پگھلاتے ہیں آگ پر، زیور بنانے کے لیے، یا کوئی اور چیز بنانے کے لیے، ان سے بھی ایسا ہی جھاگ (ابھرتا ہے)۔ اس طرح سے اللہ حق کو اور باطل کو ٹکراتا ہے تو پھر جھاگ تو بے کار ہو کر اڑ جاتا ہے، لیکن جو (چیز) لوگوں کو نفع دیتی ہے، وہ زمین میں ٹھیر جاتی ہے۔ اللہ اس طرح مثالیں دیتا ہے (تمھیں سمجھانے کے لیے) (۱۷) اُن لوگوں کے لیے، جنھوں نے اپنے رب (کی دعوت) کو قبول کیا، بھلائی ہے۔

اِبْتِغَاءَ حِلْيَةٍ: زیور حاصل کرنے کے لیے + حِلْيَةٌ: زیور + اِبْتِغَاءَ حال ہے اس لیے منصوب + جُفَاءً: بے کار خس و خاشاک + مَكَثَ يَمْكُثُ: ٹھیرنا (۱۸) اِسْتَجَابَ يَسْتَجِيبُ: ہاں میں جواب دینا + حُسْنىٰ: بھلائی۔ اچھا انجام، اَحْسَنُ کا مونث ہے + اِفْتَدَىٰ بِهٖ: فدیہ دینا + سُوْءُ الْحِسَابِ:

وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ
جَمِيْعًا وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ
ع الْحِسَابِ ۙ وَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمِهَادُ ۞ اَفَمَنْ
يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ؕ
اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۞ الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ

اور جن لوگوں نے اُسے قبول نہیں کیا،
تو اگر اُن کے پاس ساری دنیا کا مال و متاع ہو اور اُس کے
برابر ہی اور بھی، تو وُہ (عذاب سے بچنے کے لیے) یہ سب کچھ
فدیہ میں دینے کے لیے تیار ہو جائیں گے۔ انہی لوگوں کا حساب
سخت ہو گا اور اُن کا ٹھکانا جہنم ہو گا۔ اور وُہ برا ٹھکانا ہے (۱۸)
کیا وہ (شخص)، جو جانتا ہے کہ جو کچھ تیری طرف نازل کیا گیا ہے،
تیرے ربّ کی طرف سے، وہ حق ہے، وہ اس جیسا ہو سکتا ہے
جو (اِس حقیقت سے) اندھا ہے؟ نصیحت تو صرف عقل مند

بُرا حساب، سخت حساب۔ مرکب اضافی ہے + مِهَادٌ: ٹھکانا + بِئْسَ الْمِهَادُ: کیا برا ٹھکانا ہے!۔ نِعْمَ اور بِئْسَ، مدح اور ذم کے افعال ہیں۔ نِعْمَ الْعَبْدُ کتنا اچھا بندہ ہے + بِئْسَ الْقَرَارُ: کتنا بُرا ٹھکانا ہے (۱۹) اِنَّمَا: صرف فقط۔ بس + تَذَكَّرَ يَتَذَكَّرُ: یاد کرنا۔ یاد دھانی قبول کرنا + اَلْبَابٌ: جمع ہے لُبٌّ کی بمعنی، اصل عقل + اُولُوا الْاَلْبَابِ: عقل والے۔ بہت عقل مند

وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ۝ وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ
بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ۝
وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا
مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ
اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ

ہی قبول کرتے ہیں۔ (۱۹) جو اللہ سے کئے ہوئے عہد کو وفا کرتے ہیں اور اپنے پیمان کو توڑتے نہیں، (۲۰) جو (اسے) جوڑتے ہیں جس کے بارے میں اللہ نے حکم دیا ہے کہ جوڑا جائے، اور ڈرتے ہیں اپنے رب سے اور خوف کھاتے ہیں سخت حساب سے (۲۱) اور (وہ لوگ) جنھوں نے صبر کیا اپنے رب کی رضاجوئی کے لیے اور صلوٰۃ کو قائم کیا، اور (خدا کے لیے) خرچ کیا اُس (رزق) میں سے، جو ہم نے انھیں دیا، پوشیدہ اور علانیہ، اور جو برائی کو بھلائی کے ذریعے دور کرتے ہیں، اُنہی کے لیے ہے آخرت کی کامیابی، (۲۲) ابد کے باغ جن میں وہ

لوگ۔ (۲۰) اَوْفٰی یُوْفِیْ : وفا کرنا۔ پورا کرنا + نَقَضَ یَنْقُضُ : توڑدینا۔ (۲۱) وَصَلَ یَصِلُ : جوڑنا + خَشِیَ یَخْشٰی : ڈرنا + خَافَ یَخَافُ : خوف کھانا + اَنْ کے عمل نے یُوْصَلَ پر نصب دیا۔ (۲۲) وَجْہٌ (چہرہ) رضامندی + اِبْتِغَاءٌ : طلب کرنا۔ تلاش کرنا + اِبْتِغَاءَ وَجْہِ

صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِہِمْ وَاَزْوَاجِہِمْ وَذُرِّیّٰتِہِمْ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ
یَدْخُلُوْنَ عَلَیْہِمْ مِّنْ کُلِّ بَابٍ ۝ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ بِمَا
صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ ۝ وَالَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَہْدَ
اللّٰہِ مِنْ بَعْدِ مِیْثَاقِہٖ وَیَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖٓ اَنْ
یُّوْصَلَ وَیُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ اُولٰٓئِکَ لَہُمُ اللَّعْنَۃُ

داخل ہوں گے اور (وہ بھی) جو صالح ہوں گے اُن کے آباؤ
اجداد میں سے، اور ازواج میں سے، اور اولاد میں سے۔ اور
فرشتے آئیں گے اُن کے پاس ہر دروازے سے (۲۳) (اور
کہیں گے) آپ پر سلام ہو کہ آپ نے صبر کیا، پس کتنی اچھی ہے
آخرت کی کامیابی! (۲۴) اور وہ (لوگ) جو اللہ کے عہد کو اس
کے باندھنے کے بعد توڑ دیتے ہیں، اور کاٹ ڈالتے ہیں اُسے
جس کے بارے میں اللہ نے حکم دیا ہے کہ جوڑا جائے اور زمین
میں فساد برپا کرتے ہیں، وہی ہیں جن پر لعنت ہے اور جن کے

اللہ: اللہ کی رضامندی کی طلب میں + اِبْتِغَاءَ مفعول ہے، اِس لیے منصوب ہے + دَرَءَ یَدْرَءُ: زور سے دھکا دینا۔ دور کرنا + حَسَنَۃٌ: نیکی۔ بھلائی + عُقْبٰی: آخر۔ انجام، مراد نیک انجام + دَارٌ: گھر، مراد آخرت کا گھر + عُقْبَی الدَّارِ: آخرت کے گھر کا نیک انجام۔ آخرت کی کامیابی (۲۳) عَدَنَ یَعْدُنُ: رہائش اختیار کرنا + جَنّٰتُ عَدْنٍ: ہمیشہ رہنے کا باغ + صَلَحَ یَصْلُحُ:

وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿﴾ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ
يَقْدِرُ ۭ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي
الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ ع
عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ

لیے آخرت کا بُرا انجام ہے (۲۵) اللہ ہی رزق کو کشادہ کرتا ہے جس کے لیے وہ چاہے، اور جس کو چاہے نپا تلا رزق دیتا ہے۔ اور یہ مگن ہیں دنیا کی زندگی میں۔ اور دنیا کی زندگی آخرت کی زندگی کے مقابلے میں محض متاع قلیل ہے۔ (۲۶) جنھوں نے کفر کیا وہ کہتے ہیں کہ اِس پر کیوں نہیں اُتاری گئی کوئی نشانی، اِس کے رب کی طرف سے؟ کہہ دو کہ اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور اپنی طرف راہ نمائی اُن کی کرتا ہے جو اس کی طرف متوجہ ہوتے

نیک ہونا۔ (۲۴) نِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ: لِنِعْمَ کے لیے دیکھئے آیت ۱۸ + (۲۵) وَثَقَ يَثِقُ: باندھنا + مِيْثَاقٌ: پیمان + اَفْسَدَ، يُفْسِدُ: فساد کرنا + مِنْ بَعْدُ: جب اس طرح آتا ہے تو بَعْدُ پر رفع ہی (ــُـ) ہوتا ہے (۲۶) بَسَطَ يَبْسُطُ: کشادہ کرنا + قَدَرَ يَقْدِرُ: ناپ تول کر دینا + مَتَاعٌ: سونے چاندی کے علاوہ سامانِ زندگی جس سے عارضی فائدہ اُٹھایا جائے + مَا (= نہیں ہے) ...... اِلَّا (= سوائے) تخصیص اور حصر کے معنے پیدا کرتے ہیں، یعنی، محض، صرف۔ (۲۷) اٰيَةٌ: نشانی لیکن اصطلاحاً ایسے معجزے

إِلَيْهِ مَنْ أَنَابَ ﴿٢٧﴾ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُم بِذِكْرِ
اللَّهِ ۗ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ ﴿٢٨﴾ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
الصَّالِحَاتِ طُوبَىٰ لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ ﴿٢٩﴾ كَذَٰلِكَ أَرْسَلْنَاكَ
فِي أُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهَا أُمَمٌ لِّتَتْلُوَ عَلَيْهِمُ الَّذِي
أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُونَ بِالرَّحْمَٰنِ ۚ قُلْ هُوَ رَبِّي لَا

ہیں۔ (۲۷) (یعنی) جو لوگ ایمان لائے اور جن کے دل اللہ کی یاد سے مطمئن ہوتے ہیں۔ خبردار، دل (تو) اللہ کی یاد ہی سے مطمئن ہوتے ہیں۔ (۲۸) وہ لوگ جو ایمان لائے اور انھوں نے اچھے کام کیے، اُن کے لیے خوش خبری ہے اور اچھا انجام۔
(۲۹) اسی طرح ہم نے بھیجا ہے تجھے ایک ایسی امت میں جس سے پہلے کئی امتیں گزر چکی ہیں تاکہ تو پڑھ کر سنا دے ان کو جو کچھ ہم نے تیری طرف وحی کیا، اگرچہ وہ رحمٰن کا انکار کر رہے

کو کہتے ہیں جسے دیکھ کر لوگ مجبور ہو جائیں + اَنَابَ یُنِیْبُ: متوجہ ہونا (۲۸) اِطْمَاَنَّ یَطْمَئِنُّ: قرار پکڑنا۔ اطمینان حاصل کرنا + اَلَا۔ اَمَا اور ھَیَا حروفِ تنبیہ ہیں، جن کے معنی ہیں، خبردار۔ سنو۔ ہوشیار رہو، آگاہ رہو (۲۹) طَابَ یَطِیْبُ: اچھا لگنا، اَلطَّیِّبُ اسم تفضیل۔ طُوْبیٰ: اس کا مونث ہے اور خوش خبری کے معنوں میں مستعمل ہے + اٰبَ یَئُوْبُ: لوٹنا۔ اس سے ظرف ہے مَاٰب: لوٹنے کی جگہ۔ ٹھکانا۔ انجام + حُسْنٌ: خوبصورتی (۳۰) خَلَا یَخْلُوْ: گزرنا + تَلَا یَتْلُوْ: پڑھنا۔ تلاوت کرنا + رَحْمٰن: بہت مہربان

إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ مَتَابِ ۝ وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا
سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ أَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْأَرْضُ أَوْ كُلِّمَ بِهِ
الْمَوْتَىٰ ۗ بَلْ لِلَّهِ الْأَمْرُ جَمِيعًا ۗ أَفَلَمْ يَيْأَسِ الَّذِينَ
آمَنُوا أَنْ لَوْ يَشَاءُ اللَّهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيعًا ۗ وَلَا

ہیں۔ کہہ دو: وہ میرا رب ہے، نہیں ہے کوئی معبود سوائے اُس کے،
میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور اُسی کی طرف میرا لوٹنا ہے (۳۰)
اور اگر کوئی ایسا قرآن ہوتا کہ اُس سے پہاڑ حرکت میں آجاتے،
یا اُس سے زمین پاش پاش ہو جاتی یا اُس سے مُردے بولنے لگتے
(تو بھی یہ لوگ ایمان نہ لاتے) بلکہ سارا اختیار تو اللہ کے ہاتھ میں
ہے۔ اگر سب کو جبراً ہدایت دینا مقصود ہوتا تو یہ کام کسی نشانی
کے بغیر بھی ہو سکتا تھا) تو کیا جو لوگ ایمان لائے، وہ مطمئن نہیں

تَوَکَّلَ یَتَوَکَّلُ: توکل کرنا + مَتَاب: لوٹنے کی جگہ (۳۱) سَیَّرَ یُسَیِّرُ:
چلانا + سُیِّرَتْ: ماضی مجہول۔ چلائی جاتی یا چلائے جاتے۔ فاعل جمع مکسّر
ہے، اس لیے فعل واحد مؤنث لایا گیا ہے۔ جِبَالٌ: جمع ہے جَبَلٌ کی بمعنی
پہاڑ: جمع مکسّر ہے، اس لیے اس کا فعل بھی واحد مؤنث آیا ہے + قَطَّعَ یُقَطِّعُ
پاش پاش کرنا + قُطِّعَتْ: پاش پاش کی گئی + کَلَّمَ یُکَلِّمُ: بات کرنا + کُلِّمَ
ماضی مجہول۔ بات کروایا گیا + اَلْمَوْتٰی: اَلْمَیِّتُ کی جمع بمعنی مردہ + یَئِسَ
یَیْأَسُ: نا اُمید ہونا۔ مطمئن ہونا۔ یہ فعل دو متضاد معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔
مولانا اشرف علی تھانوی اور مولانا امین احسن اصلاحی نے 'مطمئن ہونا' ترجمہ کیا ہے اور

يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ
تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا
ع يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۳۱﴾ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ
فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿۳۲﴾
اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ۚ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ

ہو گئے کہ اگر اللہ چاہتا تو سب لوگوں کو ہدایت دے دیتا؟ اور کفر کرنے والوں پر لگا تار کوئی نہ کوئی مصیبت پڑتی رہے گی، اُن کے اعمال کی وجہ سے، یا اُن کی بستی کے قریب نازل ہوتی رہے گی یہاں تک کہ اللہ کے وعدے کا وقت آجائے۔ بے شک اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرے گا (۳۱) تم سے پہلے بھی (کئی) رسولوں کا مذاق اُڑایا گیا، تو میں نے کفر کرنے والوں کو ڈھیل دی، پھر میں نے اُن کو پکڑ لیا تو کیسی تھی میری سزا؟ تو کیا

شاہ ولی اللہ نے 'ندانستہ اند' کیا ہے۔ بعض مترجمین نے 'مایوس' ترجمہ کیا ہے۔
اَصَابَ - يُصِيْبُ: (مصیبت) پڑنا + صَنَعَ يَصْنَعُ: بنانا + قَارِعَةٌ: مصیبت۔ آفت۔ قارعٌ کا مؤنث ہے + اَخْلَفَ يُخْلِفُ: خلاف ورزی کرنا۔ (۳۱) اِسْتَهْزَءَ يَسْتَهْزِءُ: مذاق اُڑانا + اُسْتُهْزِئَ ماضی مجہول + اَمْلٰى يُمْلِىْ: ڈھیل دینا + اَخَذَ يَاْخُذُ: پکڑنا۔ پکڑ لینا۔ (۳۲) عِقَابِ: (عِقَابِىْ کی تخفیفی حالت، کَانَ کی خبر ہے) یعنی میری سزا (۳۳)

شُرَكَآءَؕ قُلْ سَمُّوْهُمْؕ اَمْ تُنَبِّـُٔوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِى الْاَرْضِ
اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِؕ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ وَ
صُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾

وہ (خدا) جو ہر متنفس پر اُس کی کمائی کے (محاسبہ کے لیے) قائم ہے (اور وہ جو کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتے، برابر ہیں؟) اور اُنھوں نے اللہ کے شریک بنا لیے ہیں۔ کہو اُن (شُرکا) کے نام تو لو۔ کیا تم اُسے (یعنی اللہ کو) ایسی چیز کی خبر دینا چاہتے ہو جس کو وہ جانتا تک نہیں (کہ) دنیا میں (کہاں ہے)، یا یہ نِری اوپری باتیں (ہیں)؟ بلکہ (بات یہ ہے کہ) ان کافروں کی نظر میں ان کی چال خوش نما بنا دی گئی ہے اور وہ (درست) رستے سے روک دیے گئے ہیں۔ اور جسے اللہ گمراہ کر دے، اس کا کوئی ہادی نہیں

قَامَ يَقُوْمُ عَلَى الْاَمْرِ: نگران ہونا + سَمّٰى، يُسَمِّىْ: نام دینا + نَبَّاَ يُنَبِّئُ کسی اہم واقعے کی خبر دینا + ظَاهِرٌ مِنَ الْقَوْلِ: اوپری بات۔ غیر سنجیدہ بات + زَيَّنَ يُزَيِّنُ: خوشنما بنا دینا + زُيِّنَ: ماضی مجہول: خوش نما بنا دیا گیا + صَدَّ يَصُدُّ: روکنا + صُدَّ: ماضی مجہول۔ روکا گیا۔ السَّبِيْلُ خاص راستہ۔ اصلی اور سیدھا راستہ + اَضَلَّ يُضِلُّ: گمراہ کرنا + يُضِلُّ کو جب اللہ سے ملایا گیا تو یہ اپنی اصلی حالت میں آکر يُضْلِلُ بن گیا اور مَنْ شرطیہ کے عمل سے يُضْلِلْ بنا اور اللہ سے ملانے کے لیے ل کو کسرہ دیا گیا + هَدٰى يَهْدِىْ راستہ دکھانا، هَادٍ اسم فاعل +

لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ ۚ وَ
مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ۝ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ
الْمُتَّقُوْنَ ۭ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ اُكُلُهَا دَاۗىِٕمٌ وَّ
ظِلُّهَا ۭ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ڰ وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ
النَّارُ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ
اِلَيْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ۭ قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ

بن سکتا۔ (۳۳) اُن کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی عذاب ہے اور آخرت کا عذاب تو اس سے بہت زیادہ سخت ہوگا، اور انہیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہیں ہوگا (۳۴) اُس جنت کی شان جس کا وعدہ متقیوں سے کیا گیا ہے، یہ ہے: اُس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، اُس کے پھل دائمی ہوں گے اور اس کا سایہ بھی (دائمی ہوگا)، یہ انجام ہے اُن لوگوں کا جنھوں نے تقویٰ اختیار کیا، اور کافروں کا انجام تو دوزخ ہے (۳۵) اور وہ لوگ جنھیں ہم نے (اس سے پہلے) کتاب دی تھی، وہ خوش ہیں اُس چیز سے جو تجھ پر اتاری گئی۔ اور ان جماعتوں میں سے کچھ لوگ اُس کے بعض حصوں

---

(۳۴) اَشَقُّ: اسم تفضیل: زیادہ مشکل (۳۵) اُكُلٌ: پھل، ثمر، کھانا۔ خوراک + ظِلٌّ: سایہ + عُقْبٰى: انجام + اَلنَّارُ: دوزخ کی آگ (۳۶) اَنْكَرَ يُنْكِرُ: انکار کرنا + اِنَّمَا: صرف، بس + دَعَا يَدْعُوْ: بلانا + مَآب:

اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ ؕ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ ۝
وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ
بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا
وَاقٍ ۝ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ ع
اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا

کا انکار کرتے ہیں۔ تم کہہ دو: مجھے تو صرف یہ حکم ملا ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھیراؤں۔ میں اُسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف میرا لوٹنا ہے (۳۶) اور اسی لیے ہم نے یہ (قرآن) عربی میں ایک فرمان کی حیثیت سے نازل کیا ہے۔ اور اگر تو نے ان کی خواہشات کی پیروی کی، اس علم کے بعد جو تیرے پاس آگیا ہے، تو خدا کے مقابلے میں نہ تیرا کوئی کوئی مددگار ہوگا اور نہ ہی (کوئی خدا سے) تجھے بچانے والا (ہوگا) (۳۷) ہم تم سے پہلے بھی رسول بھیج چکے ہیں اور ہم نے اُن کو بیویاں بھی دیں اور اولاد بھی دی۔ اور یہ کسی رسول کے بس میں نہیں کہ

لوٹنے کی جگہ۔ ٹھکانا + مآب (مآبِ کی نصبی حالت) میرے لوٹنے کی جگہ۔
(۳۷) حُکْمًا: بطور فرمان۔ حال ہے۔ اس لیے منصوب اور ایسے ہی عَرَبِيًّا منصوب ہے + اَهْوَاءُ: جمع ہے هَوَاءٌ کی بمعنی خواہش + وَلِيٌّ: مددگار + وَقَى ۔ يَقِي: تکلیف سے بچانا۔ اسم فاعل واقٍ: بچانے والا (۳۸) ذُرِّيَّةٌ اولاد۔ جمع ذُرِّيَاتٌ + اَجَلٌ: مدت۔ وقت۔ میعاد۔ دور + کِتَابٌ:

بِإِذْنِ اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ﴿٣٨﴾ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَ
يُثْبِتُ ۚۖ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿٣٩﴾ وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ
الَّذِىْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا
الْحِسَابُ ﴿٤٠﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِى الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا

کوئی نشانی لے آئے بغیر اللہ کے اِذن کے۔ ہر دور کے لیے ایک نوشتہ ہے (۳۸) اور اللہ جس چیز کو چاہتا ہے محو کر دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے قائم رکھتا ہے، اور اُمُّ الکتاب اُسی کے پاس ہے (۳۹) اور جس چیز کی ہم انہیں دھمکی دے رہے ہیں خواہ اُس کا کچھ حصہ ہم تجھے دکھلا دیں، خواہ (اُس سے پہلے ہی) تجھے وفات دیدیں، (بہر حال) تم پر صرف پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے، اور محاسبہ کی ذمہ داری ہم پر ہے (۴۰) اور کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم الارض (مکہ) کی طرف بڑھ رہے ہیں، (فتوحات کے ذریعے) اُس کو اُس کے اطراف سے کم کرتے ہوئے اور فیصلہ اللہ ہی کرتا

نوشتہ۔ لکھا ہوا + (۳۹) مَحَا یَمْحُوْ: مٹانا۔ محو کر دینا + اَثْبَتَ یُثْبِتُ: ثابت رکھنا۔ قائم رکھنا + اُمُّ الْکِتَاب: تمام کتب کا سرچشمہ (۴۰) اِنْ مَا یا اِمَّا: دونوں یا کے معنوں میں آتے ہیں + اَرٰی یُرِی: دکھانا + نُرِیَنَّ مضارع بنون ثقیلہ ہے + وَعَدَ یَعِدُ: وعدہ کرنا۔ دھمکی دینا + تَوَفّٰی یَتَوَفّٰی: وفات دینا۔ بَلَغَ یَبْلُغُ: پہنچنا + اَلْبَلَاغُ: پیغام + عَلَیْنَا: ہم

مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ وَاللّٰهُ یَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ؕ وَهُوَ
سَرِیْعُ الْحِسَابِ ۝ وَقَدْ مَكَرَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ
الْمَكْرُ جَمِیْعًا ؕ یَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ؕ وَسَیَعْلَمُ الْكُفّٰرُ
لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ۝ وَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ؕ
قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِیْدًۢا بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ۝ ع

ہے، کوئی بھی اُس کے فیصلہ کو ٹالنے والا نہیں - اور وہ جلد
حساب چکا دینے والا ہے (۴۱) جو لوگ اِن سے پہلے (تھے)
اُنھوں نے بھی چالیں چلیں، مگر سب سے اُونچی چال تو اللہ کی
ہے . وہ جانتا ہے جو کچھ ہر نفس کماتا ہے اور یہ کفار جلد ہی جان
لیں گے کہ انجام کس کا بخیر ہوتا ہے (۴۲) اور کفار کہتے ہیں تو خدا
کا بھیجا ہوا نہیں ہے . کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان گواہی
کے لیے اللہ کافی ہے اور ہر وہ شخص جس کے پاس (آسمانی) کتاب
کا علم ہے (۴۳)

پر - ہمارے ذمہ + حِسَاب : محاسبہ (۴۱) لَمْ یَرَوْا : اُنہوں نے نہیں
دیکھا - اَتٰی یَاْتِی : آنا + نَقَصَ یَنْقُصُ : گھٹنا - گھٹانا + عَقَّبَ یُعَقِّبُ
پیچھے لانا - لوٹانا - ٹالنا + مُعَقِّبٌ : اسم فاعل : ٹالنے والا + سَرِیْعٌ : جلدی
کرنے والا - (۴۲) مَكَرَ یَمْكُرُ : چال چلنا + اَلْمَكْرُ : اصلی چال
(TRUE STRATEGY) كَسَبَ یَكْسِبُ : کمانا (۴۳)، كَفٰى
یَكْفِی : کافی ہونا -

آیاتہا ۳۴ (۳۱) سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ مَکِّیَّۃٌ (۵۷) رکوعاتہا ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ هُدًى وَّرَحْمَةً
لِّلْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳﴾ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ
وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ
رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ
لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا

یہ الٓمّٓ ہے (۱) یہ کتاب حکیم کی آیات ہیں (۲) نیکوکاروں کے لیے
ہدایت اور رحمت (۳) (وہ) جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا
کرتے ہیں اور یہی لوگ آخرت پر یقین رکھتے ہیں (۴) وہی اپنے
رب کی ہدایت پر ہیں اور وہی فلاح پانے والے ہیں (۵) اور
لوگوں میں ایسا بھی ہے جو فضولیات کو ترجیح دیتا ہے تاکہ اللہ
کے راستے سے بھٹکائے بغیر علم کے اور، ان (آیات الٰہی) کا

(۳) هُدًى وَّرَحْمَةً: یہ دونوں الفاظ حال ہیں، اس لیے منصوب۔ (۴) اَقَامَ يُقِيْمُ: قائم کرنا + اٰتٰى يُؤْتِيْ اِيْتَاءً: ادا کرنا + اَيْقَنَ يُوْقِنُ اِيْقَانًا: یقین کرنا (۵) هُدًى: ہدایت + اَفْلَحَ يُفْلِحُ: کامیاب ہونا۔ فلاح پانا۔ مُفْلِحٌ، اسم فاعل۔ (۶) اِشْتَرٰى يَشْتَرِيْ: خریدنا، بیچنا۔ ترجیح دینا۔ لَهْوٌ: کھیل کود۔ غیر سنجیدہ شغل۔ فضول باتیں + حَدِيْثٌ: گفتگو+

هُزُوًا ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا
وَلَّىٰ مُسْتَكْبِرًا كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا كَأَنَّ فِي أُذُنَيْهِ وَقْرًا ۖ
فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

مذاق اڑاتا ہے۔ یہی لوگ ہیں جن کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہے (٦) اور جب پڑھ کر سنائی جاتی ہیں اُس کے سامنے ہماری آیات تو منہ پھیر لیتا ہے تکبر کرتا ہوا، گویا اُس نے ان کو سنا ہی نہیں، جیسے اُس کے دونو کانوں میں گرانی (بہراپن) ہو پس اُسے دردناک عذاب کی خوش خبری سنا دو (٧) جو لوگ ایمان

لَهْوَ الْحَدِيثِ: لغو باتیں + أَضَلَّ يُضِلُّ: گمراہ کرنا + لِ کی وجہ سے يُضِلَّ پر نصب ہے۔ اسی وجہ سے يَتَّخِذَ بھی منصوب ہے + اِتَّخَذَ يَتَّخِذُ اِتِّخَاذًا: پکڑنا + هُزُوٌ: مذاق اڑانا + هُزُوًا: مذاق کے طور پر۔ حال ہے، اس لیے منصوب + أَهَانَ يُهِينُ: ذلیل ورسوا کرنا، مُهِينٌ: اسم فاعل: ذلیل کرنے والا + (٧) تَلَا يَتْلُو: پڑھ کر سنانا۔ پڑھنا۔ تُتْلَىٰ مضارع مجہول مؤنث + آیات جمع مکسر ہے اِس لیے فعل واحد مؤنث ہے + وَلَّىٰ يُوَلِّي: منہ پھیر لینا + اِسْتَكْبَرَ يَسْتَكْبِرُ اِسْتِكْبَارًا: تکبر کرنا۔ مُسْتَكْبِرًا، اسم فاعل، حال ہے، اس لئے نصبی حالت میں۔ لَمْ يَسْمَعْ: اُس نے نہ سنا + أُذُنَيْهِ۔ اس کے دو کان + بَشَّرَ يُبَشِّرُ: بشارت دینا + أَلِيمٌ: تکلیف دہ۔ المناک + وَقْرٌ: گرانی۔ بہراپن (٨) صَالِحَات: جمع صَالِحَةٌ کی بمعنی نیکی۔ نیک کام + النَّعِيمُ: نعمت۔ آسودہ حالی۔ آرام (٩) خَالِدِينَ فِيهَا: حال ہے اس

لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ﴿۸﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَهُوَ
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۹﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى
فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَاۗبَّةٍ ۭ
وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۰﴾
هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ۭ بَلِ

لائے اور جنھوں نے اچھے کام کیے، اُن کے لیے آسودگی کے باغات ہوں گے (۸) ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور وہ بڑا زبردست اور حکمت والا ہے (۹) اُس نے بنایا آسمانوں کو بغیر ایسے ستونوں کے جنھیں تم دیکھ سکو، اور زمین پر پہاڑ گاڑ دیے تاکہ وہ تمہارے سمیت لڑھک نہ جائے، اور پھیلا دیئے ہر قسم کے جاندار۔ اور ہم نے آسمانوں سے پانی اُتارا اور اُس (یعنی زمین) میں اُگائی ہر اچھی قسم کی چیز (۱۰) یہ خدا کی

لیے حالت نصبی میں ہے + وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا: یہ بدل ہے خَالِدِیْنَ فِیْھَا کا، اس لیے حالت نصبی میں ہے (۱۰) عَمَدٌ: جمع ہے عِمَادٌ اور عَمُوْدٌ کی معنی ستون + اَلْقٰی یُلْقِیْ: ڈال دینا۔ گاڑ دینا + رَوَاسِیَ: جمع ہے رَاسِیَۃٌ کی معنی پہاڑ۔ ٹیلہ + مَادَ یَمِیْدُ: جھک جانا۔ ڈانواڈول ہونا + بَثَّ یَبُثُّ: پھیلا دینا۔ بکھرنا + دَآبَّۃٌ: جاندار + زَوْجٌ: ہر چیز کی قسم + کَرِیْمٌ: اچھی (۱۱) اَرٰی یُرِیْ: دکھانا۔ اِس سے امر بنا اَرِ۔ اَرُوْنِیْ: تم مجھے دکھاؤ +

الظّٰلِمُوْنَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۱﴾ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِکْمَةَ ع
اَنِ اشْکُرْ لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ یَّشْکُرْ فَاِنَّمَا یَشْکُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ کَفَرَ
فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ﴿۱۲﴾ وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ یَعِظُهٗ
یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۳﴾ وَ

خلق ہے۔ تو اب تم مجھے دکھاؤ کہ اس (خدا) کے علاوہ جو (معبود) ہیں، انھوں نے کیا پیدا کیا ہے۔ بلکہ یہ ظالم تو کھلی گمراہی میں ہیں (۱۱) اور ہاں ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی کہ اللہ کا شکر ادا کرتے رہو، اور جو شکر ادا کرتا رہے گا، وہ اپنی ذات (کی بھلائی) کے لیے ہی ایسا کرے گا اور جو ناشکری کرے گا تو اللہ بے نیاز ہے اور حمید ہے (۱۲) اور (یاد کرو) جب کہ لقمان نے اپنے بیٹے کو کہا، جب کہ وہ اُسے نصیحت کر رہا تھا: اے میرے پیارے بیٹے، اللہ کے ساتھ (کسی کو) شریک مت ٹھیرانا، بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے (۱۳) اور ہم نے انسان کو اس کے والدین

دُوْنَ: سوا۔ دُوْنَ جب حرف جر کے بغیر آتا ہے تو منصوب ہوتا ہے (۱۲) لَقَدْ میں لَ تاکید کے لیے ہے + شَکَرَ یَشْکُرُ: شکر ادا کرنا + اِنَّمَا: صرف + غَنِیٌّ: بے نیاز - بے پروا + حَمِیْدٌ: جس کی حمد یا تعریف کی جائے + (جملہ شرطیہ میں شرط کا فعل مجزوم ہوتا ہے - اس لئے پہلے یَشْکُرْ پر جزم ہے۔ نیز شرط کی وجہ سے فعل میں مستقبل کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں) (۱۳) اِذْ: جب، یہ ماضی کے معنی ہی دیتا ہے + وَعَظَ یَعِظُ: نصیحت کرنا + بُنَیَّ: میرے پیارے بیٹے۔ بُنَیَّ تصغیر

وَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَى وَهْنٍ
وَّفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ ۗ إِلَيَّ
الْمَصِيرُ ۝ وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ
بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا ۖ وَّ

کے بارے میں ہدایت کی - اُس کی ماں نے اُسے حمل کے دوران
(پیٹ میں) اُٹھائے رکھا کمزوری (جھیل کر)، اور اس کا دودھ
چھڑانا دو سال میں (ہوا) - کہ "میرا شکر ادا کرتے رہو اور اپنے
والدین کا بھی، (سب کو) میری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے (۱۴)
اور اگر وہ تم پر دباؤ ڈالیں کہ تو میرا شریک ٹھیرائے اس کو جس
کے بارے میں تیرے پاس کوئی دلیل نہیں تو اُن کی اطاعت
نہ کرنا - اور اُن کے ساتھ دنیا میں نیک برتاؤ رکھنا اور پیروی

کا صیغہ ہے اِبنٌ کا + ظُلْمٌ: حق تلفی + ظُلْمٌ پر لَ تاکید کے لیے آیا ہے۔
(۱۴) وَصّٰى، یُوَصِّی: ہدایت کرنا + حَمَلَ یَحْمِلُ: اُٹھانا + وَهَنَ
یَهِنُ وَهْنًا: کمزور ہونا + صَارَ یَصِیْرُ: لوٹنا - لوٹ کر آنا۔ مَصِیْرًا
اس کا مصدر ہے + وَالِدَیْهِ: اس کے والدین - اضافت کی وجہ سے ن
گر گیا اور وَالِدَیْهِ رہ گیا - حالت جرّی میں ہے - فِصَالٌ: دودھ چھڑانا (۱۵)
جَاهَدَ یُجَاهِدُ: جدوجہد کرنا - دباؤ ڈالنا - اَنْ کے عمل سے تُشْرِكَ
منصوب ہے + اَطَاعَ یُطِیْعُ: اطاعت کرنا، لَا تُطِعْ فعل نہی + (۱۵)

اتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۱۵﴾ يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ
مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِي صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي
الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۶﴾ يٰبُنَيَّ
اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ

اُس کے طریقے کی کرنا جو میری طرف رجوع ہو، پھر تم سب کو لوٹنا میری طرف ہی ہے۔ اُس وقت میں تم کو بتا دوں گا کہ تم کیا کرتے رہے تھے" (۱۵) میرے پیارے بیٹے اگر کوئی چیز رائی کے دانے کے برابر ہو، اور وہ کسی چٹان کے اندر ہو یا آسمانوں یا زمین میں کہیں ہو تو بھی اللہ اُسے نکال لائے گا۔ اللہ بہت باریک بیں اور باخبر ہے (۱۶) اے میرے پیارے بیٹے، نماز قائم کر اور نیکی کا حکم دے اور بُرائی سے منع کر اور جو مصیبت)

صَاحَبَ يُصَاحِبُ: ساتھ رہنا + مَعْرُوْفًا: وضعدارانہ۔ بھلے طریقے سے۔ حال ہے، اس لیے منصوب ہے + اَنَابَ يُنِيْبُ: لوٹنا + رَجَعَ يَرْجِعُ: لوٹنا۔ اِس سے مصدر مَرْجِعٌ بمعنی لوٹنا + نَبَّاَ يُنَبِّئُ: خبر دینا (۱۶) مِثْقَالٌ: بہت چھوٹا وزن کا پیمانہ + تَكُ: تَكُوْنَ کی حالت جزم اِنْ کے عمل سے۔ تَكُ فعل ناقص ہے اس لیے اِس کی خبر مِثْقَالَ منصوب ہے + حَبَّةٌ: دانہ + خَرْدَلٌ: رائی + صَخْرَةٌ: چٹان۔ پتھر + لَطِيْفٌ: باریک بین + خَبِيْرٌ: باخبر (۱۷) اَقِمْ: اَقَامَ يُقِيْمُ

عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۷﴾ وَلَا
تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِى الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ
اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴿۱۸﴾ وَاقْصِدْ فِىْ مَشْيِكَ وَ
اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ
ع الْحَمِيْرِ ﴿۱۹﴾ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا

تم پر پڑے، اُس پر صبر کر۔ بے شک یہ بہت ہمت طلب اُمور ہیں (۱۷) اور (تکبر اور غرور سے) لوگوں سے بے رخی نہ اختیار کر اور نہ ہی زمین پر اتراتے ہوئے چل۔ اللہ تعالیٰ کسی بھی تکبر کرنے والے اور شیخی بگھارنے والے کو پسند نہیں کرتا (۱۸) اور اپنی چال میں میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز کو پست رکھ۔ بے شک سب سے زیادہ مکروہ آواز گدھوں کی آواز ہوتی ہے (۱۹) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا نے تمہارے کام میں لگا رکھا ہے (ہر اُس

قائم کرنا سے امر ہے + اَمَرَ یَاْمُرُ: حکم دینا۔ امر: مُرْ۔ لیکن پہلے لفظ سے ملانے کے لیے ہمزہ لگے گا لہٰذا وَاْمُرْ ہو گیا + اَنْھٰی یُنْھِی: منع کرنا۔ اَنْہَ، امر + صَبَرَ یَصْبِرُ: صبر کرنا۔ اِصْبِرْ: امر + اَصَابَ یُصِیْبُ: آفت کا آنا۔ مصیبت پڑنا + عَزْمٌ: کوشش۔ ہمت۔ پکا ارادہ + عَزْمِ الْاُمُوْرِ: ہمت طلب کام + (۱۸) صَعَّرَ یُصَعِّرُ: تکبر اور غرور کی وجہ سے بے رُخی برتنا یا منہ ٹیڑھا کرنا + خَدٌّ: گال + مَشٰی یَمْشِی: چلنا + لَا تُصَعِّرْ:

فِی الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَیْکُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ؕ وَمِنَ
النَّاسِ مَنْ یُّجَادِلُ فِی اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًی وَّلَا کِتٰبٍ
مُّنِیْرٍ ۝ وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ

چیز کو) جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور اُس نے
پوری کر دی ہیں تم پر اپنی (سب) نعمتیں، ظاہری ہوں یا باطنی؟
اور لوگوں میں کوئی ایسا اب بھی ہے جو اللہ کے بارے میں جھگڑا
کرتا ہے، بغیر کسی علم (دلیل) کے اور بغیر کسی ہدایت کے اور بغیر
کسی روشنی دکھانے والی کتاب کے (۲۰) اور جب ایسے
لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ اُس چیز کی پیروی کرو جو اللہ تعالیٰ نے

بے رخی مت برت + لَا تَمْشِ : مت چل + مَرَحًا : ناز نخرے سے،
اتراتے ہوئے۔ حال ہے، اس لیے منصوب + مُخْتَالٌ : متکبر + فَخُوْرٌ :
بہت فخر کرنے والا۔ مبالغہ کا صیغہ ہے (۱۹) قَصَدَ یَقْصُدُ قَصْدًا : میانہ رو
ہونا + مَشْیٌ : چال + غَضَّ یَغُضُّ : پست کرنا (آواز یا آنکھ کو)۔ اُغْضُضْ،
امر + صَوْتٌ : آواز + اَنْکَرَ : مکروہ۔ بہت معیوب۔ نَکِیْرٌ سے اسم تفضیل +
حَمِیْرٌ : گدھے۔ حِمَارٌ کی جمع (۲۰) رَاٰی یَرٰی : دیکھنا + تَرَوْنَ
تم دیکھتے ہو۔ لَمْ سے نفی بنانے میں ن گر جاتا ہے، لَمْ تَرَوْ رہ گیا۔ لَمْ
سے مضارع میں ماضی کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں + سَخَّرَ یُسَخِّرُ : کام میں لگا
دینا + اَسْبَغَ یُسْبِغُ : نعمت کا پورا کرنا + نِعَمٌ جمع ہے نِعْمَةٌ کا + جَادَلَ
یُجَادِلُ : جھگڑا کرنا + مُنِیْرٌ : روشن کرنے والا، اسم فاعل۔ اَنَارَ یُنِیْرُ :
روشن کرنا۔ اِتَّبَعَ یَتَّبِعُ : پیروی کرنا۔ اِس سے امر ہے اِتَّبِعْ + وَجَدَ

نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ
اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝ وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ
مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ؕ وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ
الْاُمُوْرِ ۝ وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ؕ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ
فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ نُمَتِّعُهُمْ

نازل کی ہے تو کہتے ہیں (ہم ایسا تو نہیں کریں گے) بلکہ ہم تو اُس چیز کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ اور (کیا) اگر شیطان اُن (کے باپ دادا) کو آگ کے عذاب کی طرف ہی بلاتا رہا ہو (تب بھی؟) (۲۱) اور جو اپنا رُخ اللہ کی طرف جھکا دے گا اور (عملاً) نیک بھی ہو تو اُس نے بے شک ایک مضبوط رسی کو پکڑ لیا۔ اور اللہ کی طرف ہی لوٹنے والا ہے تمام معاملات کا انجام (۲۲) اور جس نے کفر کیا، اس کا کفر تجھے غمگین نہ کرنے پائے۔ اُن سب کا لوٹنا ہماری طرف ہی ہے۔ پس ہم اُن کو بتا دیں گے جو کچھ انھوں نے کیا ہوگا۔ بے شک اللہ سینوں کے بھیدوں سے بھی باخبر ہے (۲۳) ہم ان کو تھوڑا عرصہ

يَجِدُ: پانا + سَعِيْرٌ: بھڑکتی ہوئی آگ (۲۲) اَسْلَمَ يُسْلِمُ: جھکا دینا۔ مطیع ہونا + وَجْهٌ: چہرہ۔ رُخ + مُحْسِنٌ: نیک۔ اَحْسَنَ يُحْسِنُ اِحْسَانًا۔ مُحْسِنٌ، اسم فاعل + اِسْتَمْسَكَ يَسْتَمْسِكُ: مضبوط پکڑ لینا + عُرْوَةٌ: حلقہ۔ رسی + مَنْ کلمۂ شرط کے عمل سے يُسْلِمْ مجزوم ہوا + وُثْقٰى:

قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۝ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ
اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
هُوَ الْغَنِىُّ الْحَمِيْدُ ۝ وَلَوْ اَنَّ مَا فِى الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ

نفع اُٹھانے دیں گے، پھر ان کو جبراً سخت عذاب کی طرف گھسیٹ لائیں گے (۲۴) اور اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو ضرور یہی کہیں گے: اللہ نے۔ تو کہو: الحمد للہ (شکر کا سزاوار بھی اللہ ہے)۔ مگر ان میں سے اکثر لوگ یہ نہیں جانتے (۲۵) اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ بے شک اللہ بے نیاز اور آپ سے آپ محمود ہے (۲۶) اور اگر زمین پر موجود سب درخت

مضبوط۔ قابلِ اعتماد۔ یہ اَوْثَق کا مونث ہے (۲۳) حَزَنَ يَحْزُنُ: غمگین کرنا + حَزِنَ يَحْزَنُ: غمگین ہونا + صُدُوْرٌ: جمع ہے صَدْرٌ کی بمعنی سینہ + ذَاتُ الصُّدُوْرِ: سینوں کی بات۔ بھید (۲۴) مَتَّعَ يُمَتِّعُ: نفع اٹھانے دینا + اِضْطَرَّ يَضْطَرُّ: مجبور کر دینا۔ بے بس کر دینا + قَلِيْلًا: حال ہے اس لیے منصوب + (۲۴) غَلِيْظٌ: سخت (۲۵) لَئِنْ = لَ اِنْ: بے شک اگر + سَاَلْتَ: تونے پوچھا + اِنْ سَاَلْتَ: اگر تو پوچھے گا۔ ماضی سے پہلے اگر اِنْ حرفِ شرط آتا ہے۔ تو ماضی مضارع کے معنی دیتا ہے۔ لَيَقُوْلُنَّ مضارع بنون ثقیلہ (نَّ): وہ ضرور کہیں گے۔ لَ تاکید کے لیے ہے۔ (۲۶) اَلْغَنِىُّ: بے نیاز + حَمِيْدٌ: جس کی بہت حمد کی جائے (۲۷)

وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۞ مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۞ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَيُوْلِجُ
النَّهَارَ فِى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۡ كُلٌّ يَّجْرِیْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ

قلم بن جائیں اور یہ سمندر اور پھر سات سمندر اور اس (لکھنے) کے لیے روشنائی بن جائیں تو بھی اللہ کی باتیں (لکھنے میں) ختم نہ ہوں گی۔ بے شک اللہ بہت زبردست اور حکیم ہے (۲۷) تم سب کا پیدا کرنا اور پھر دوبارہ (زندہ) اٹھانا اللہ کے لیے) ایسا ہے جیسا کہ ایک واحد نفس (کو پیدا کرنا اور زندہ اُٹھانا)۔ بے شک اللہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے (۲۸) کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں، اور اسی نے سورج اور چاند کو مسخر کر رکھا ہے (یعنی کام میں لگا رکھا ہے)، ہر ایک مقررہ وقت تک چلتا رہے گا، اور یہ کہ اللہ باخبر ہے اس سے

شَجَرَة : درخت - یہاں درخت کی جنس مراد ہے + اَقْلَامٌ : قلم کی جمع + مَدَّ يَمُدُّ : زیادہ کرنا + اَبْحُرٌ : جمع بَحْرٌ کی بمعنی سمندر + نَفِدَ يَنْفَدُ : ختم ہونا (۲۸) بَعَثَ يَبْعَثُ بَعْثاً : اُٹھانا (۲۹) اَلَمْ تَرَ : رَاٰى يَرٰى بمعنی دیکھنا سے مضارع تَرٰى : تو دیکھتا ہے۔ لَمْ کی وجہ سے مجزوم ہو کر لَمْ تَرَ رہ گیا + اَوْلَجَ يُوْلِجُ : داخل کرنا + جَرٰى - يَجْرِیْ : چلنا + اَجَلٌ : مقررہ وقت یا مدت + مُسَمًّى : نامزدہ - مقررہ (۳۰) اَلْحَقُّ : سچ۔

مُّسَمًّى وَّاَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ
الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ
الْكَبِيْرُ ﴿۳۰﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ ع
لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۱﴾ وَ

جو کچھ تم کرتے ہو (۲۹) یہ (سب کچھ) اس لیے ہے کہ اللہ ہی معبودِ حقیقی ہے، اور جس کسی کو یہ اُس (یعنی، خدا) کے علاوہ پکارتے ہیں وہ باطل ہے، اور یہ کہ اللہ ہی بزرگ اور سب سے بڑا ہے۔ (۳۰) کیا تو نے نہیں دیکھا کہ کشتی دریا میں اللہ ہی کے فضل سے چلتی ہے تاکہ تمھیں وہ (اللہ) اپنی کچھ نشانیاں دکھلائے؟ بے شک اس میں نشانیاں ہیں ہر صبر کرنے والے اور شکر کرنے والے کے لیے (۳۱) اور جب (سمندروں میں) انھیں کوئی لہر سائبانوں کی طرح ڈھانپ لیتی ہے تو یہ خدا کو پکارتے ہیں، اطاعت کو اسی کے لیے خالص کرتے ہوئے۔ اور جب وہ ان کو بچا کر

حقیقت + اَلْبَاطِلُ: جھوٹ (۳۱) فُلْكٌ: کشتی + اَرٰى يُرِيْ: دکھانا + لِيُرِيَكُمْ: تاکہ وہ تمھیں دکھائے + صَبَّارٌ: بہت صبر کرنے والا۔ مبالغہ کا صیغہ ہے صابر سے۔ جیسے عَالِمٌ سے عَلَّامٌ۔ جَابِرٌ سے جَبَّارٌ۔ قَاهِرٌ سے قَهَّارٌ۔ غَافِرٌ سے غَفَّارٌ + شَكُوْرٌ: بہت شکر کرنے والا۔ یہ بھی مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اور ایسے ہی كَفُوْرٌ بمعنی بڑا ناشکرا۔ دوسری مثالیں ہیں۔ ظَلُوْمٌ۔ جَهُوْلٌ۔ صَبُوْرٌ + (۳۲) غَشِيَ يَغْشٰى: ڈھانپ لینا + ظُلَلٌ: جمع

اِذَا غَشِیَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۚ
فَلَمَّا نَجّٰهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؕ وَمَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا
كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ۝۳۲ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا یَوْمًا
لَّا یَجْزِیْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۫ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَیْـًٔا ؕ

خشکی پر پہنچا دیتا ہے تو اُن میں سے (کچھ) راست رو رہتے ہیں
(اور باقی بے راہ ہو جاتے ہیں)،
اور ہماری نشانیوں کا انکار نہیں کرتا سوائے اس کے جو بدعہد
اور ناشکرا ہوتا ہے (۳۲) اے لوگو اپنے رب سے ڈرو اور
اُس دن سے ڈرو جس دن نہ کوئی باپ اپنے بیٹے کی طرف سے
بدلہ دے گا اور نہ ہی کوئی بیٹا اپنے باپ کی طرف سے کوئی بدلہ
دے گا۔ بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے، پس تمہیں دنیا کی زندگی

ہے ظُلَّـةٌ کی معنی تنگ سائبان + مُقْتَصِدٌ : راست رو۔ میانہ رو +
جَحَدَ یَجْحَدُ : جھٹلانا علم کے باوجود + خَتَرَ یَخْتِرُ : بُری طرح بے وفائی
کرنا۔ اِس سے مبالغہ کا صیغہ ہے خَتَّارٌ۔ یعنی بڑا بدعہد + کَفُوْرٌ : بڑا ناشکرا +
(۳۳) جَزٰی یَجْزِیْ : بدلہ دینا۔ جَزٰی عَن : قائم مقام ہونا۔ کام آنا۔
جَازٍ اسم فاعل ہے + غَرَّ یَغُرُّ : دھوکا دینا (۳۴) سَاعَـةٌ : گھنٹہ۔ وقت +
اَلسَّاعَةُ : مقررہ وقت۔ قیامت + نَزَّلَ یُنَزِّلُ : نازل کرنا + اَلْغَیْثَ

إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وقفة وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ
بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ج وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ج
وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ ط وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ط
وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوْتُ ط إِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝ ع

دھوکا نہ دے، اور نہ ہی تمہیں دھوکا باز (شیطان) خدا کے متعلق دھوکا دے (۳۳) مقررہ ساعت (قیامت) کا علم بے شک اللہ ہی کے پاس ہے۔ وہی بارش برساتا ہے، اور وہی جانتا ہے جو کچھ رحموں میں ہے۔ کوئی شخص نہیں جانتا وہ کل کیا کمائے گا، اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس سرزمین میں مرے گا۔ بے شک اللہ علیم اور خبیر ہے (۳۴)

بادل (بارش) + أَرْحَامٌ: جمع ہے رِحْمٌ کی بمعنی بچہ دانی + غَدًا: آنے والی کل + دَرٰی يَدْرِیْ: جاننا + مَاتَ يَمُوْتُ: مرنا۔ نَفْسٌ مونث ہے۔ اس لیے اس کا فعل (تَمُوْتُ) مونث ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰسٓ ۝ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ ۝ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ عَلٰی
صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ ۝ لِتُنْذِرَ قَوْمًا
مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ۝ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓی

یٰسٓ (۱) قسم ہے قرآن حکیم کی (۲) بے شک تو رسولوں میں سے ہے (۳) صراط مستقیم پر (۴) (قرآن مجید) خدائے عزیز و رحیم کی طرف سے نازل کیا گیا ہے (۵) تاکہ تو ڈرائے اس قوم کو جس کے باپ دادا کو نہیں ڈرایا گیا۔ پس وہ غافل ہیں (۶) ان میں سے اکثر پر ہماری بات بالکل ثابت ہو چکی ہے۔ سو وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ (۷) ہم نے ان کی گردنوں

(۲) وَ قسمیہ ہے۔ حرف قسم اگلے اسم کو کسرہ دیتا ہے، اس لیے قرآن کا اعراب جر ہے۔ اَلْحَکِیْمِ، قرآن کی صفت ہے، اس لیے اس کا اعراب بھی جر ہے۔ (۳) لَ حرفِ تاکید ہے۔ (۴) نَزَّلَ یُنَزِّلُ تَنْزِیْلاً: نازل کرنا۔ تَنْزِیْلَ۔ حال ہے، اس لیے اس کا اعراب نصب (َ) ہے۔ (۵) لِ (بمعنی تاکہ) کی وجہ سے اس کے بعد کے مضارع (تُنْذِرَ) کا اعراب نصب (َ) ہے + اَنْذَرَ یُنْذِرُ: ڈرانا + مَآ اُنْذِرَ، ماضی مجہول منفی + (۶) حَقَّ الْقَوْلُ: قول سچ ہو گیا۔ ثابت ہو گیا۔ (۷) اَعْنَاقٌ جمع ہے عُنُقٌ

أَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۷﴾ إِنَّا جَعَلْنَا فِي أَعْنَاقِهِمْ
أَغْلَالًا فَهِيَ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُمْ مُقْمَحُونَ ﴿۸﴾ وَجَعَلْنَا مِنْ
بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا
يُبْصِرُونَ ﴿۹﴾ وَسَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ

میں طوق ڈال دیئے ہیں اور یہ ٹھوڑیوں تک ہیں پس ان
کے سر اوپر کو اٹھے ہوئے ہیں (۸) اور ہم نے ان کے آگے
ایک دیوار بنا دی ہے اور ایک دیوار ان کے پیچھے، اس
طرح ہم نے انہیں (ہر طرف سے) ڈھانپ لیا ہے، سو
وہ دیکھ نہیں سکتے۔ (۹) اور برابر ہے ان کے لئے کہ تو انہیں
ڈرائے یا نہ ڈرائے وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ (۱۰) تو صرف

کی بمعنی گردن + أَغْلَالٌ جمع ہے غُلٌّ کی بمعنی طوق + أَذْقَانٌ جمع ہے
ذَقَنٌ کی بمعنی ٹھوڑی + أَقْمَحَ يُقْمِحُ: سر اٹھانا، مُقْمَحٌ اسم مفعول +
(۸) بَيْنَ أَيْدِيهِمْ: ان کے سامنے + مِنْ خَلْفِهِمْ: ان کے پیچھے +
سَدٌّ: دیوار + أَغْشَى يُغْشِي: ڈھانپنا۔ چھپانا۔ (۹) أَبْصَرَ يُبْصِرُ:
دیکھنا + (۱۰) أَ حرف استفہام ہے۔ لیکن أَمْ (بمعنی یا) کے ساتھ مل کر
یا یہ یا وہ کے معنی دیتا ہے۔ لَمْ تُنْذِرْ: تو نے نہ ڈرایا + (۱۱) إِنَّمَا: صرف
اِتَّبَعَ: پیروی کی + ذِكْرٌ: نصیحت ۔ یاددہانی + خَشِيَ يَخْشَى: ڈرنا +
بَشِّرْ: بشارت دے + بَشَّرَ يُبَشِّرُ: بشارت دینا + (۱۲) أَحْيَى يُحْيِي:

لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٠﴾ إِنَّمَا تُنذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ
بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ﴿١١﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَ
نَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۭ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ
ع مُّبِيْنٍ ﴿١٢﴾ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَاۗءَهَا

اُس کو خبردار کر سکتا ہے جو نصیحت کی پیروی کرے اور رحمٰن
سے بن دیکھے ڈرے۔ پس اسے بشارت دے مغفرت کی اور
باعزت اجر کی۔ (۱۱) بے شک ہم مُردوں کو زندہ کریں گے۔
اور ہم لکھ لیتے ہیں جو (اعمال) وہ آگے بھیجتے ہیں اور ان
کے پیچھے رہ جانیوالے اثرات کو بھی۔ اور ہر چیز کو ہم نے ایک
واضح کتاب میں محفوظ کرلیا ہے (۱۲) تو ان سے بستی والوں
کی مثال بیان کر جب اس بستی میں رسول آئے (۱۳) جب

زندہ کرنا + اَلْمَوْتٰی جمع ہے اَلْمَیِّتُ کی بمعنی مردہ + قَدَّمَ یُقَدِّمُ تَقْدِیْمًا:
آگے بھیجنا + آثَارٌ جمع ہے اَثَرٌ کی بمعنی نشان، یعنی جو کچھ چھوڑا +
کُلَّ شَیْءٍ: ہر چیز + کُلَّ پر نصَب ہے، کیونکہ یہ اَحْصَیْنَا کا مفعول ہے +
اَحْصٰی یُحْصِیْ: شمار کرنا، محفوظ کرلینا + اِمَامٌ: رہنما، مراد رہنما کتاب۔
مُبِیْنٌ: واضح + (۱۴) کَذَّبَ یُکَذِّبُ: جھٹلانا + عَزَّزَ یُعَزِّزُ: مدد
کرنا۔ (۱۵) مَا (نہیں)۔۔۔۔ اِلَّا (مگر) حصر کے لیے آتے ہیں، یعنی، محض، صرف۔

الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۳﴾ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا
بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا
بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا
تَكْذِبُوْنَ ﴿۱۵﴾ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَ
مَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۷﴾ قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ

ہم نے ان کے پاس (پہلے) دو کو بھیجا اور انہوں نے ان کو جھٹلایا پھر ایک تیسرے سے ان کی تائید کی، پس انہوں نے کہا ہم بیشک تمہاری طرف (خدا کے) بھیجے ہوئے آئے ہیں۔ انہوں نے کہا "تم ہمارے ہی جیسے بشر ہو اور رحمٰن نے کوئی چیز نہیں اتاری، تم محض جھوٹ بولتے ہو۔" (۱۵) انہوں نے کہا "ہمارا رب جانتا ہے کہ ہم بلا شبہ تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں۔ (۱۶) اور ہمارے ذمے کچھ نہیں سوائے اس کے کہ (حکم) کو واضح طور پر پہنچا دیں۔ (۱۷) انہوں نے کہا "ہم

اِنْ (نہیں) .... اِلَّا (مگر) یہ بھی حصر کے لیے آتے ہیں، یعنی محض، صرف +
كَذَبَ يَكْذِبُ: جھوٹ بولنا (۱۶) لَمُرْسَلُوْنَ کا ل تاکید کے لیے آیا ہے۔
(۱۷) مَا عَلَيْنَا: ہم پر واجب نہیں۔ ہمارے ذمہ نہیں (۱۸) تَطَيَّرَ بِہٖ:
کسی سے فال بد لینا۔ منحوس جاننا + اِنْتَهٰى يَنْتَهِيْ: باز آجانا۔ رک جانا +

لَّمْ تَنتَهُوا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُم مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٨﴾ قَالُوا
طَائِرُكُم مَّعَكُمْ ۚ أَئِن ذُكِّرْتُم ۚ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ ﴿١٩﴾ وَ
جَاءَ مِنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَسْعَىٰ قَالَ يَا قَوْمِ اتَّبِعُوا
الْمُرْسَلِينَ ﴿٢٠﴾ اتَّبِعُوا مَن لَّا يَسْأَلُكُمْ أَجْرًا وَهُم مُّهْتَدُونَ ﴿٢١﴾

تمہیں برا شگون سمجھتے ہیں۔ اگر تم باز نہ آئے تو ہم تمہیں ضرور سنگسار کر دیں گے۔ اور لازماً ہماری طرف سے تمہیں ضرور المناک عذاب پہنچے گا۔" (١٨) انہوں نے کہا "تمہاری نحوست تو تمہارے ساتھ ہے۔ کیا تم اسے نحوست سمجھتے ہو کہ تمہیں نصیحت کی جائے؟ نہیں تم حد سے بڑھ جانے والی قوم ہو (١٩) اور شہر کے پرلے سرے سے ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا۔ اس نے کہا "اے میری قوم، رسولوں کی پیروی کرو۔ (٢٠) پیروی کرو ان کی جو تم سے کوئی اجر نہیں مانگتے اور وہ خود ہدایت یافتہ ہیں۔ اور مجھے

رَجَمَ يَرْجُمُ : رجم کرنا۔ سنگسار کر دینا + مَسَّ يَمَسُّ : چھونا، پہنچنا + لَ : تاکید کے لیے آیا ہے + (١٩) طَائِرٌ : نحوست + ذَكَّرَ يُذَكِّرُ : نصیحت کرنا + اَسْرَفَ يُسْرِفُ : اسراف کرنا۔ حد سے بڑھ جانا، مُسْرِفٌ اسم فاعل۔
(٢٠) اَلْاَقْصٰى : اسم تفضیل ہے۔ یعنی زیادہ دور + اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ : مرکب اضافی۔ شہر کا دور تر حصہ + (٢١) اِتَّبَعَ يَتَّبِعُ : تابع ہونا۔

وَمَا لِیَ لَآ اَعۡبُدُ الَّذِیۡ فَطَرَنِیۡ وَاِلَیۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ؁
ءَاَتَّخِذُ مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اٰلِهَةً اِنۡ یُّرِدۡنِ الرَّحۡمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغۡنِ
عَنِّیۡ شَفَاعَتُهُمۡ شَیۡـًٔا وَّلَا یُنۡقِذُوۡنِ ؁ اِنِّیۡۤ اِذًا لَّفِیۡ ضَلٰلٍ
مُّبِیۡنٍ ؁ اِنِّیۡۤ اٰمَنۡتُ بِرَبِّکُمۡ فَاسۡمَعُوۡنِ ؁ قِیۡلَ ادۡخُلِ

کیا ہوا ہے کہ میں اس کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا، اور اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے (۲۲) کیا میں اس کے سوا دوسروں کو معبود بناؤں کہ اگر مجھے رحمٰن ضرر پہنچانا چاہے تو ان کی شفاعت مجھے کچھ بھی فائدہ نہ دے اور نہ ہی وہ مجھے نجات دلا سکیں؟ (۲۳) اس صورت میں تو میں بیشک کھلی گمراہی میں ہوں گا۔ (۲۴) میں تو بے شک تمہارے رب پر ایمان لے آیا ہوں، پس میری بات سنو (۲۵) ارشاد ہوا کہ جنت میں داخل ہو جا۔ کہنے

پیروی کرنا + پہلے مُرْسَلُوْنَ آیا ہے۔ وہاں یہ فاعل ہے اور رفعی حالت میں ہے + مُرْسَلِیْنَ نصبی حالت میں ہے، کیونکہ مفعول ہے۔ مُهْتَدٌ: ہدایت یافتہ۔ اِهْتَدٰی یَهْتَدِیْ کے اسم مفعول۔ (۲۲) مَالِیَ: مجھے کیا ہوا ہے۔ مَالَکُمْ: تمہیں کیا ہوا ہے؟ فَطَرَ: پیدا کیا + (۲۳) اَرَادَ یُرِیْدُ: چاہنا + یُرِدْنِ: میرے بارے میں چاہے۔ یُرِیْدُ کے بعد نِی = (مجھے) لگا یا اور اِنْ حرف جازم کے عمل سے یُرِیْدُنِی سے یُرِدْنِ بن گیا + اَغْنٰی عَنْ: فائدہ دینا + اَنْقَذَ یُنْقِذُ:

الْجَنَّةَ ؕ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ۙ بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَ
جَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ۞ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ
مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ۞ اِنْ كَانَتْ اِلَّا
صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ۞ يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ
مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۞ اَلَمْ

لگا: "اے کاش میری قوم جانتی (۲۶) کہ میرے رب نے مجھے بخش دیا اور مجھے معززین میں شامل کر دیا" (۲۷) اور اس کے بعد ہم نے اس کی قوم پر آسمان سے کوئی فوج نہیں اُتاری تھی اور نہ ہی ہمیں اتارنی تھی۔ (۲۸) (وہ) کچھ نہیں تھا سوائے ایک سخت آواز کے، اور اچانک وہ سب ختم ہو گئے (مر گئے)۔ (۲۹) افسوس ہے ایسے بندوں پر۔ ان کے پاس جو رسول بھی آیا، انہوں نے اس کا مذاق ہی اڑایا۔ (۳۰)

چھڑا لینا۔ نجات دلانا + (۲۴) اِذًا: پھر تو (۲۵) سَمِعَ یَسْمَعُ: سُننا۔ اِس سے امر اِسْمَعْ۔ فَاسْمَعُوْا: سُنو۔ فَاسْمَعُوْنِ: مجھے سُنو + (۲۶) دَخَلَ یَدْخُلُ سے اُدْخُلْ امر۔ داخل ہو جا۔ (۲۸) جُنْدٍ: فوج، جمع جُنُوْدٌ + اَنْزَلَ یُنْزِلُ: اُتارنا سے مُنْزِلٌ اسم فاعل ہے۔ (۲۹) اِنْ — اِلَّا۔ آیت ۱۵ والی ترکیب ہے + صَیْحَۃٌ: کڑک والی آواز + اِذَا: اچانک، ناگہاں + خَمَدَ یَخْمُدُ: بجھ جانا، خاموش ہو جانا، مراد مر جانا + خَامِدٌ: مردہ + (۳۰) یا حرفِ ندا

يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝
وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ ع ٢
الْمَيْتَةُ ۖ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ۝ وَ
جَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ان سے پہلے ہم نے کتنی امتیں ہلاک کر دیں کہ جو ان کی طرف (دنیا میں) لوٹ کر نہیں آئیں گی (۳۱) اور بے شک وہ سب اکٹھے ہمارے سامنے حاضر کئے جائیں گے (۳۲) اور مردہ زمین ان کے لئے ایک نشانی ہے، ہم نے اسے زندہ کیا، اور اس میں سے اناج نکالا، جس میں سے وہ کھاتے ہیں (۳۳) اور ہم نے اس میں بنائے کھجوروں اور انگوروں کے باغات،

ہے۔ حَسْرَۃً منادیٰ غیر مقصودہ ہے۔ ایسے منادیٰ کا اعراب نصب (ـً) ہوتا ہے۔ اَلْعِبَادُ جمع ہے اَلْعَبْدُ کی بمعنی بندہ + مَا ... اِلَّا آیت نمبر ۱۵ والی ترکیب ہے + کَانُوْا یَسْتَهْزِءُوْنَ: مذاق اڑاتے تھے [اِسْتَهْزَءَ یَسْتَهْزِءُ: مذاق اڑانا] (۳۱) قُرُوْنٌ جمع قَرْنٌ کی بمعنی ایک زمانے کے ہمعصر لوگ۔ امت + (۳۲) لَمَّا: یہاں اِلَّا کے معنی میں آیا ہے + اِنْ: نہیں + جب اِنْ نفی کے لیے آتا ہے تو اس کے بعد اِلَّا آتا ہے + لَدَیْنَا: ہمارے سامنے۔ لَدَیَّ: میرے سامنے میرے پاس + مُحْضَرٌ: حاضر کیا گیا۔ اسم مفعول ہے + (۳۳) اَلْاَرْضُ:

الْعُيُوْنِ ﴿٣٤﴾ لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ۭ اَفَلَا
يَشْكُرُوْنَ ﴿٣٥﴾ سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ
الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٦﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ښ
نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ﴿٣٧﴾ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ

اور اس میں چشمے جاری کیے کہ اس کے پھل کھائیں۔ اور یہ سب کچھ ان کے ہاتھوں نے نہیں بنایا۔ تو کیا یہ شکر نہیں کرتے؟ (۳۵) پاک ہے وہ ذات جس نے سب جوڑے پیدا کیے، اس میں سے بھی جو زمین اُگاتی ہے، اور خود ان (آدمیوں) میں سے بھی اور ان چیزوں میں سے بھی جن کو یہ جانتے بھی نہیں (۳۶) اور ایک نشانی ان کے لیے رات ہے (جب) ہم اس پر سے دن کو کھینچ کر اتار لیتے ہیں تو پھر وہ (سب لوگ) اندھیرے میں رہ جاتے ہیں (۳۷) اور سورج (بھی ایک نشانی ہے جو) چلتا جاتا ہے اپنے ٹھکانے کی طرف،

زمین + اَلْمَیْتَۃُ: مردہ + اَحْیٰی یُحْیِیْ: زندہ کرنا + اَکَلَ یَاْکُلُ: کھانا۔
(۳۴) اَلنَّخِیْلُ: کھجور کا درخت + اَعْنَابٌ جمع ہے عِنَبٌ کا بمعنی انگور + فَجَّرَ یُفَجِّرُ: پانی جاری کرنا (۳۵) اَ: کیا۔ حرف استفہام ہے (۳۶) اَزْوَاجٌ جمع زَوْجٌ کی بمعنی ساتھی + اَنْبَتَ یُنْبِتُ: اگانا + تُنْبِتُ: اُگاتی ہے۔
(۳۶) اَنْفُسٌ جمع ہے نَفْسٌ کی + مِمَّا = مِنْ مَا (۳۷) سَلَخَ یَسْلَخُ: کھال اتارنا۔ علیحدہ کرنا + اَظْلَمَ یُظْلِمُ: اندھیرا کرنا۔ اندھیرے میں داخل

لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ وَالْقَمَرَ
قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ۝ لَا الشَّمْسُ
يَنْۢبَغِيْ لَهَاۤ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَكُلٌّ
فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۝ وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي
الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ۝

یہ خدائے عزیز و علیم کا مقرر کردہ اندازہ ہے (۳۸) اور ہم نے چاند کی بھی منزلیں مقرر کی ہوئی ہیں حتیٰ کہ وہ کھجور کی بوسیدہ ٹہنی کی طرح ہو جاتا ہے۔ (۳۹) سورج کی مجال نہیں کہ وہ چاند کو پکڑ لے اور نہ ہی رات دن سے آگے نکل سکتی ہے۔ اور ہر ایک اپنے اپنے مدار میں گردش کر رہا ہے۔ (۴۰) اور ایک نشانی ان کے لئے یہ ہے کہ ہم نے ان کی اولاد کو بھری ہوئی کشتی کی سواری مہیا کی (۴۱) اور اسی (کشتی) کی مثل ان کے لئے (دوسری چیزیں)

ہونا۔ مُظْلِمُ: اندھیرے میں داخل ہونے والا (۳۸) مُسْتَقَرٌّ: مقررہ منزل + قَدَّرَ يُقَدِّرُ تَقْدِيْرًا: اندازہ مقرر کرنا (۳۹) عَادَ: ایک حالت سے دوسری حالت میں بدلنا + عُرْجُوْنٌ: کھجور کی خشک ٹہنی (۴۰) اِنْبَغٰی يَنْبَغِيْ: سہل ہونا۔ مناسب ہونا + اَدْرَكَ: پہنچنا۔ پکڑ لینا + سَابِقُ النَّهَارِ: دن سے آگے نکل جانے والی۔ سبقت لے جانے والی + مرکب اضافی ہے +

وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ﴿۴۳﴾
اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿۴۴﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا
مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَمَا
تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿۴۶﴾

پیدا کیں جن پر یہ سوار ہوتے ہیں۔ (۴۲) اور اگر ہم چاہیں انہیں غرق کر دیں تو نہ تو ان کا کوئی فریاد رس ہو گا اور نہ ہی انہیں نجات دلائی جائے گی۔ (۴۳) مگر ہماری رحمت ہے اور انہیں ایک مقررہ مدت تک فائدہ پہنچانا ہے۔

(۴۴) اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ڈرو اس (عذاب) سے جو تمہارے سامنے ہے اور جو تمہارے (مرنے کے) بعد پیش آنے والا ہے تاکہ تم پر رحم کیا جائے (تو ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا)۔ (۴۵) اور ان کے پاس جو بھی نشانی ان کے رب کی نشانیوں میں سے آتی ہے، وہ اس سے اِعْراض

كُلٌّ: ہر ایک + اَلْفَلَكُ: گول دائرہ یا کُرہ (۴۱) حَمَلَ يَحْمِلُ: اُٹھانا + ذُرِّيَّةٌ: اولاد + اَلْفُلْكُ: کشتی + مَشْحُوْنٌ: لدی ہوئی۔ بھری ہوئی + (۴۲) رَكِبَ يَرْكَبُ: سوار ہونا (۴۳) اِنْ حرف شرط ہے بمعنی اگر۔ یہ شرط اور جزا دونوں میں مضارع کو جزم دیتا ہے۔ اس لیے نَشَأْ اور نُغْرِقْ دونو مجزوم ہیں + اَغْرَقَ يُغْرِقُ: غرق کرنا + صَرِيْخٌ: فریاد رس + لَا نفی جنس ہے، اس لیے صَرِيْخَ پر نصب ہے + اَنْقَذَ يُنْقِذُ: چھڑانا۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا
لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنُطْعِمُ مَنْ لَوْ يَشَاءُ اللَّهُ أَطْعَمَهُ ۖ إِنْ أَنْتُمْ
إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ

کرتے ہیں۔ (۴۶) اور جب ان سے کہا جاتا ہے: "خرچ کرو
(اللہ کی راہ میں) اس میں سے جو رزق تمھیں اللہ نے دیا ہے"
تو کافر اہل ایمان سے کہتے ہیں کہ کیا ہم اس کو کھانا کھلائیں
جسے اگر اللہ چاہتا تو (خود) کھلا دیتا؟ تم تو صریح گمراہی
میں پڑے ہو (۴۷) اور کہتے ہیں اگر تم سچے ہو تو یہ دھمکی
کب پوری ہوگی۔ (۴۸) یہ لوگ بس ایک چیخ کا انتظار

نجات دلانا + (۴۴) اِلَّا کی وجہ سے رَحْمَةً منصوب ہے اور ایسے
ہی مَتَاعًا + حِيْنٌ: وقت۔ مدت + (۴۵) اِتَّقٰى يَتَّقِي: ڈرنا +
بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ: تمھارے سامنے (۴۶) اَعْرَضَ يُعْرِضُ
اِعْرَاضًا: منہ پھیرنا۔ سرتابی کرنا + مُعْرِضٌ: اسم فاعل (۴۷) اَنْفَقَ
يُنْفِقُ اِنْفَاقًا: خدا کی راہ میں خرچ کرنا + اَطْعَمَ يُطْعِمُ: کھانا
کھلانا + اِنْ (نہیں) .... اِلَّا (سوائے): تخصیص اور حصر کے لیے
آتے ہیں + ضَلَالٌ: گمراہی + مَتٰى: کب + اَلْوَعْدُ: وعدہ یا دھمکی + یہاں
اِنْ شرطیہ ہے۔ (۴۹) نَظَرَ يَنْظُرُ: دیکھنا۔ انتظار کرنا + صَيْحَةٌ: سخت
آواز۔ ہولناک آواز۔ چیخ + اِلَّا کی وجہ سے صَيْحَةً منصوب ہے + اَخَذَ

صٰدِقِيْنَ ۝ مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَ
هُمْ يَخِصِّمُوْنَ ۝ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ
ع يَرْجِعُوْنَ ۝ وَنُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى
رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ۝ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ

کر رہے ہیں جو انہیں پکڑ لے گی جبکہ وہ باہم جھگڑ رہے ہوں گے (۴۹) پس انہیں وصیت کر دینے کی بھی استطاعت نہیں ہوگی اور وہ اپنے اہل وعیال کے پاس بھی لوٹ کر نہ جاسکیں گے۔ (۵۰) اور صور پھونکا جائے گا۔ اور وہ یکایک قبروں سے نکل کر اپنے رب کی طرف تیز تیز چلنے لگیں گے۔ (۵۱) کہیں گے "ہماری کم بختی، کس نے ہمیں ہماری خواب گاہ سے اٹھا دیا؟ یہ تو وہی ہے جس کا

يَاْخُذُ: پکڑنا + يَخِصِّمُوْنَ: وہ باہم جھگڑتے ہیں۔ یہ يَخْتَصِمُوْنَ کی ہی دوسری شکل ہے اِخْتَصَمَ يَخْتَصِمُ باہم جھگڑا کرنا (۵۰) اِسْتَطَاعَ يَسْتَطِيْعُ: استطاعت رکھنا + تَوْصِيَةً: وَصّٰى يُوَصِّىْ تَوْصِيَةً: وصیت کرنا + رَجَعَ يَرْجِعُ: لوٹنا (۵۱) نَفَخَ يَنْفُخُ: پھونکنا + اَجْدَاثٌ جمع جَدَثٌ بمعنی قبر + نَسَلَ يَنْسِلُ: تیز تیز چلنا + (۵۲) وَيْلٌ: بدبختی + بَعَثَ يَبْعَثُ: اٹھانا + مَرْقَدٌ: خواب گاہ (۵۳) لَدَيْنَا: ہمارے روبرو +

هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٥٢﴾ اِنْ كَانَتْ
اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿٥٣﴾ فَالْيَوْمَ
لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٥٤﴾
اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿٥٥﴾ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ
فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿٥٦﴾ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ

رحمٰن نے وعدہ کیا تھا، اور پیغمبروں نے سچ کہا تھا" (٥٢)
پھر بس ایک چیخ ہو گی اور وہ سب اکھٹے ہمارے روبرو
حاضر ہو جائیں گے۔ (٥٣) پس اس دن کسی نفس پر ذرہ
بھر ظلم نہ کیا جائے گا اور تم کو بس اسی کا بدلہ دیا جائے
گا جو تم کیا کرتے تھے۔ (٥٤) بے شک اس دن اہل جنت
اپنے مشغلوں میں خوش و خرم ہوں گے (٥٥) وہ اور ان
کی بیویاں سایوں میں مسہریوں پر ٹیک لگائے ہوئے ہوں
گے (٥٦) اس میں ان کے لئے پھل ہوں گے اور ان کے

اَحْضَرَ يُحْضِرُ حاضر کرنا۔ اِس سے مُحْضَرٌ اسم مفعول ہے بمعنی حاضر کیا
گیا + (٥٤) اَلْيَوْمَ : آج۔ ظرف زمان ہے، اس لیے منصوب ہے + شَيْـًٔا
کوئی چیز + جَزٰى يَجْزِى : بدلہ دینا + يُجْزٰى : بدلہ دیا جائے گا۔ مضارع مجہول +
كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ : تم کرتے تھے، ماضی استمراری (٥٥) فَكِهَ يَفْكَهُ : ہنس مکھ
ہونا۔ فَاكِهٌ اس سے اِسم فاعل ہے + (٥٦) ظِلٰلٌ جمع ہے ظِلٌّ کی بمعنی
سایہ + اَرَائِكُ جمع ہے اَرِيْكَةٌ کی بمعنی مسہری + اِتَّكَاَ : تکیہ لگانا۔ مُتَّكِئٌ

مَا يَدَّعُوْنَ ۚ سَلٰمٌ ۟ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ۞ وَامْتَازُوا
الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۞ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا
تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۞ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ ؕ
هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۞ وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ؕ
اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ۞ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۞

لئے ہوگا جو کچھ وہ مانگیں گے (۵۷) ان کو سلٰمٌ (سلام) کہلایا جائے گا رب رحیم کی طرف سے (۵۸) اور اے مجرمو، آج تم (مومنوں سے) علیحدہ ہو جاؤ (۵۹) "اے بنی آدم، کیا میں نے تمہیں ہدایت نہیں کی تھی کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا، وہ تمہارا کھلا دشمن ہے (۶۰) اور یہ کہ میری ہی عبادت کرنا، یہی سیدھا راستہ ہے۔ (۶۱) اور یہ کہ اس نے تم میں سے ایک بڑی جماعت کو گمراہ کر دیا ہے۔ تو کیا تم سمجھتے نہیں تھے؟ (۶۲) یہ جہنم ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا

تکیہ لگانے والا (۵۷) اِدَّعٰی یَدَّعِیْ: تمنا کرنا (۵۸) سَلٰمٌ: سلامتی کی خواہش + (۵۹) اِمْتَازَ یَمْتَازُ: جدا ہونا۔ علیحدہ ہونا (۶۰) اَلَمْ اَعْهَدْ: کیا میں نے نصیحت نہ کی؟ اَلْعَهْدُ: وعدہ۔ ذمہ۔ تاکید + (۶۱) عَبَدَ یَعْبُدُ: عبادت کرنا۔ اس سے امر اُعْبُدُ + اَنْ: کہ + (۶۲) جِبِلًّا: جماعت؛ کُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ: تم سمجھتے تھے + لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ: تم نہیں سمجھتے تھے + (۶۳) وَعَدَ یَعِدُ: وعدہ کرنا۔ یُوْعَدُ، مضارع مجہول (۶۴) وَصَلَ یَصِلُ۔

اِصۡلَوۡهَا الۡيَوۡمَ بِمَا كُنۡتُمۡ تَكۡفُرُوۡنَ ۝ اَلۡيَوۡمَ نَخۡتِمُ عَلٰۤى
اَفۡوَاهِهِمۡ وَتُكَلِّمُنَاۤ اَيۡدِيۡهِمۡ وَتَشۡهَدُ اَرۡجُلُهُمۡ بِمَا كَانُوۡا
يَكۡسِبُوۡنَ ۝ وَلَوۡ نَشَآءُ لَطَمَسۡنَا عَلٰۤى اَعۡيُنِهِمۡ فَاسۡتَبَقُوا
الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبۡصِرُوۡنَ ۝ وَلَوۡ نَشَآءُ لَمَسَخۡنٰهُمۡ عَلٰى
مَكَانَتِهِمۡ فَمَا اسۡتَطَاعُوۡا مُضِيًّا وَّلَا يَرۡجِعُوۡنَ ۝ وَمَنۡ ع

(۶۴) اس میں آج داخل ہوجاؤ، اس لیے کہ تم کفر کرتے رہے (۶۵) آج ہم ان کے مونہوں پر مہریں لگا دیں گے اور ہم سے ان کے ہاتھ گفتگو کریں گے اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے اس کی جو کچھ یہ لوگ کرتے رہے تھے (۶۵) اور اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھیں زائل کر دیتے تو یہ راستے (کی تلاش) کے لئے دوڑتے پھرتے لیکن وہ کیسے دیکھ پاتے (۶۶) اور اگر ہم چاہتے تو انہیں اپنی اپنی جگہ پر مسخ کر دیتے، پھر وہ نہ آگے جا سکتے، نہ واپس لوٹ سکتے (۶۷) اور جس کی

ملنا۔ پہنچنا + اِصۡلَوۡا امر ہے۔ (۶۵) خَتَمَ يَخۡتِمُ: مہر لگا دینا + كَلَّمَ يُكَلِّمُ: کلام کرنا + اَيۡدِیۡ جمع ہے يَدٌ کا بمعنی ہاتھ۔ ہتھیلی + اَرۡجُلٌ جمع ہے رِجۡلٌ کا بمعنی پاؤں + كَسَبَ يَكۡسِبُ: کمائی کرنا۔ عمل کرنا + شَهِدَ يَشۡهَدُ: گواہی دینا (۶۶) طَمَسَ يَطۡمِسُ: مٹانا۔ زائل کرنا۔ ہلاک کر دینا + اِسۡتَبَقَ يَسۡتَبِقُ: ایک دوسرے سے آگے بڑھ جانے کی کوشش کرنا + اَبۡصَرَ يُبۡصِرُ: دیکھنا + (۶۷) مَسَخَ يَمۡسَخُ: صورت

نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ۚ أَفَلَا يَعْقِلُونَ ۝ وَمَا عَلَّمْنٰهُ
الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهٗ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِينٌ ۝
لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِينَ ۝ أَوَلَمْ
يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ أَيْدِينَآ أَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا

ہم عمر زیادہ کر دیتے ہیں اسے اس کی طبعی صلاحیتوں میں الٹا پھیر دیتے ہیں۔ تو کیا یہ سمجھتے نہیں؟(۶۸) اور ہم نے اسے (پیغمبر کو) شعر نہیں سکھایا اور نہ ہی یہ اس کے شایانِ شان ہے۔ یہ تو بس یاد دہانی ہے اور قرآن مُبین (۶۹) تاکہ یہ اسے خبردار کرے جو زندہ ہے اور کافروں پر حجت تمام ہو جائے (۷۰) کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ جو کچھ ہمارے ہاتھوں نے بنایا، اس میں سے ہم نے ان کے لئے مویشی پیدا کئے،

---

(۶۸) عَمَّرَ يُعَمِّرُ: عمر بڑھا دینا + مُضِيٌّ: چلنا، بدل دینا، جسم بدل دینا + نَكَّسَ يُنَكِّسُ: اوندھا کر دینا - الٹا پھیر دینا + الْخَلْقُ: فطرت - طبعی صلاحیت + (۶۹) عَلَّمَ يُعَلِّمُ: سکھانا + الشِّعْرُ: شعر و شاعری + اِنْبَغٰى يَنْبَغِي: مناسب ہونا، شایانِ شان ہونا - اِنْ (نہیں) .. اِلَّا (مگر) حصر اور تخصیص کے لیے آتے ہیں + مُبِينٌ: واضح طور پر بیان کرنے والا - (۷۰) لِ بمعنی تاکہ نے يُنْذِرَ کو نصب دیا ہے + اَنْذَرَ يُنْذِرُ: ڈرانا - خبردار کرنا + حَقَّ يَحِقُّ: ثابت ہونا + (۷۱) عَمِلَ يَعْمَلُ: عمل کرنا - بنانا + اَنْعَامٌ جمع ہے نَعَمٌ کا بمعنی

مٰلِكُوْنَ ۝ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَأْكُلُوْنَ ۝ وَ
لَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ۭ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝ وَاتَّخَذُوْا
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ۝ فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ

پس وہ ان کے مالک بن گئے ہیں (۷۱) اور ہم نے انہیں (مویشیوں کو) ان کے تابع کر دیا ہے۔ پس ان میں سے بعض ان کی سواریاں ہیں اور ان میں سے کچھ کو وہ کھاتے ہیں۔ (۷۲) اور ان کے لیے ان میں منافع ہیں۔ اور پینے کا سامان بھی تو کیا یہ شکر نہیں کریں گے؟ (۷۳) اور انہوں نے اللہ کے علاوہ معبود بنا لئے ہیں، اس امید پر کہ انہیں مدد ملے — (۷۴) وہ ان کی کوئی مدد نہیں کر سکتے بلکہ وہ (کفار) ان (جھوٹے معبودوں) کا لشکر ہوں گے اور سب حاضر کئے جائیں گے۔ (۷۵) تو ان کی بات آپ کو آزردہ نہ کرنے پائے۔

---

(۷۲) ذَلَّلَ: تابع کرنا + رَكِبَ يَرْكَبُ: سواری کرنا + الرَّكَبُ: سواری جمع چوپایہ رَكُوْبٌ (۷۳) مَنَافِعُ جمع ہے مَنْفَعَةٌ کی بمعنی فائدہ مند چیز + مَشَارِبُ جمع ہے مَشْرَبَةٌ کی بمعنی پینے کی چیز + مَنَافِعُ - مَشَارِبُ یہ جمع کے صیغے مَفَاعِلُ کے وزن پر ہیں - ان پر تنوین (ـٌ) نہیں آتی (۷۴) اِتَّخَذَ يَتَّخِذُ: بنا لینا - مقرر کر لینا + اِلٰهٌ: معبود - جمع اٰلِهَةٌ (۷۵) جُنْدٌ: لشکر - فوج - جماعت (۷۶) حَزَنَ يَحْزُنُ: غمگین کرنا + حَزِنَ يَحْزَنُ:

إِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۝ أَوَلَمْ يَرَ الْإِنسَانُ أَنَّا
خَلَقْنَاهُ مِن نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ۝ وَضَرَبَ لَنَا
مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ ۖ قَالَ مَن يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ ۝ قُلْ
يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ۝
الَّذِي جَعَلَ لَكُم مِّنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا أَنتُم مِّنْهُ

بلاشبہ ہم جانتے ہیں وہ کیا چھپاتے ہیں اور کیا ظاہر کرتے ہیں۔ (۷۶) اور کیا انسان نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے اسے ایک نطفے سے پیدا کیا۔ اور پھر وہی ہمارا کھلا حریف بن کر اٹھ کھڑا ہوا۔ (۷۷) اور اس نے ہم پر پھبتی چست کی اور اپنی اصل کو بھول گیا۔ اس نے کہا کہ ہڈیوں کو کون زندہ کریگا جب وہ بوسیدہ ہو چکی ہوں گی؟ (۷۸) اے نبی کہہ دو ان کو وہی زندہ کرے گا جس نے انہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا اور وہ ہر طرح کے پیدا کرنے سے واقف ہے۔ (۷۹) وہی جس نے تمہارے لئے سبز درخت سے آگ بنائی ہے اور پھر تم اس سے اور آگ سلگاتے ہو (۸۰) تو کیا وہ جس نے

غمگین ہونا + أَسَرَّ يُسِرُّ: چھپانا + أَعْلَنَ يُعْلِنُ: اعلان کرنا۔ ظاہر کرنا (۷۷) لَمْ يَرَ: اس نے نہیں دیکھا / غور کیا۔ خَصِيمٌ: جھگڑالو۔ حریف، مدمقابل (۷۸) نَسِيَ: بھول گیا + خَلْقَهُ: اُس کی (اپنی) پیدائش + الْعِظَامُ: جمع ہے الْعَظْمُ کی بمعنی ہڈی + رَمِيمٌ: بوسیدہ + (۷۹) أَنشَأَ

تُوْقِدُوْنَ ﴿۸۰﴾ اَوَلَیْسَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ
عَلٰۤی اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؔ بَلٰی ۚ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِیْمُ ﴿۸۱﴾ اِنَّمَاۤ اَمْرُهٗۤ
اِذَاۤ اَرَادَ شَیْـًٔا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿۸۲﴾ فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ
ع بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾

آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا' اس امر پر قادر نہیں ہے کہ ان جیسے (آدمی) پھر پیدا کر دے؟ ہاں ہاں وہ خلاق اور علیم ہے۔ (۸۱) جب وہ کسی چیز کا ارادہ کر لیتا ہے تو اس کا فرمان تو اتنا ہی ہوتا ہے کہ اس کو کہے "ہو جا" اور وہ ہو جاتی ہے۔ (۸۲) پس پاک ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں ہر چیز کے کلی اختیارات ہیں اور تم سب اسی کے پاس لوٹائے جاؤ گے۔ (۸۳)

یُنْشِئُ: پیدا کرنا + مَرَّۃٌ: بار + (۸۰) اَوْقَدَ یُوْقِدُ: آگ سلگانا۔ (۸۱) خَلَّاقٌ: خالق سے اسم مبالغہ جیسے عَالِمٌ سے عَلَّامٌ۔ اِنَّمَا: فقط + اَرَادَ یُرِیْدُ: ارادہ کرنا + اِذَا: جب اَنْ کی وجہ سے یَقُوْلَ منصوب ہے (۸۳) سُبْحٰنَ اللّٰہِ: اللہ پاک ہے۔ مَلَکُوْتٌ: کلی اختیارات۔ بادشاہت + رَجَعَ یَرْجِعُ: لوٹنا + اس سے مجہول یُرْجَعُ: وہ لوٹایا جائیگا+

(۴۶) سُورَةُ الْاَحْقَافِ مَكِّيَّةٌ (۶۶)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ مَا
خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ
مُّسَمًّى ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ۝ قُلْ

حٰمٓ (۱) اس کتاب کا نزول زبردست اور دانا اللہ کی طرف سے ہے (۲) ہم نے نہیں پیدا کیا آسمانوں اور زمینوں کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے مگر برحق (یعنی ایک غایت کے لئے) اور معیّن مدت کے لئے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اس (حقیقت) سے اعراض کئے ہوئے (منہ پھیرے ہوئے) ہیں جس سے انہیں ڈرایا گیا ہے۔ (۳) (اے نبی) ان سے پوچھو، کیا تم نے غور

(۲) نَزَّلَ يُنَزِّلُ تَنْزِيْلًا: اہتمام سے، نازل کرنا + اَلْكِتَابُ: قرآن مجید + اللّٰهِ سے پہلے حرف جر ہے اس لیے اس کا اعراب کسرہ (ـِ) ہے اور اسی لیے اللہ کی صفات العزیز اور الحکیم کا بھی یہی اعراب ہے (۳) سَمٰوٰتٌ: جمع ہے سَمَاءٌ کی، چونکہ مفعول ہے، اس لیے حالت نصبی میں ہے + اَجَلٌ: مقررہ وقت یا مدت + مُسَمًّى: نام لی گئی۔ مقررہ + عَمَّا = عن + مَا: جس سے + اَنْذَرَ يُنْذِرُ: ڈرانا + اُنْذِرَ: ماضی مجہول، ڈرایا گیا + اَعْرَضَ يُعْرِضُ: منہ پھیرنا۔ کترانا + (۴) اَ: کیا؟ + رَءَيْتُمْ: تم نے غور کیا +

اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ
الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ط اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ
قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴﴾ وَمَنْ
اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ
اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۵﴾ وَاِذَا حُشِرَ

کیا ہے ان چیزوں پر جن کو تم پکارتے ہو اللہ کے سوا؟ مجھے دکھلاؤ انہوں نے زمین میں کیا کچھ پیدا کیا ہے؟ یا ان کا آسمانوں میں کچھ ساجھا ہے؟ میرے پاس لاؤ اس سے پہلے کی کوئی کتاب یا علم پر مبنی کوئی روایت، اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو (۴) اور ان سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو اللہ کے علاوہ ان کو پکارتے ہیں جو انہیں قیامت کے دن تک جواب نہیں دیں گے، اور جو ان کی پکار سے بھی بے خبر ہیں (۵) اور جب (قیامت کے روز) لوگ جمع کئے جائیں

رَاٰى يَرٰى : دیکھنا + اَرٰى يُرِى : دکھانا - امر سے اَرِ : دکھا + اَرُوْنِيْ : مجھے دکھاؤ + شِرْكٌ : ساجھا + اَتٰى ، يَاْتِيْ بِ : لانا + اِيْتِ امر : تو لا - اِيْتُوْا : تم لاؤ + اِيْتُوْنِيْ : تم میرے پاس لاؤ + اَثَارَةٌ : اَثْرَةٌ کی جمع بمعنی بقیہ علم + (۵) اَضَلُّ : ضَالٌّ سے اسم تفضیل یعنی زیادہ گمراہ + مِمَّنْ = مِنْ + مَنْ + اِسْتَجَابَ يَسْتَجِيْبُ : ہاں میں جواب دینا + غَافِلٌ : بے خبر + (۶) حَشَرَ يَحْشُرُ : جمع کرنا - حُشِرَ ماضی مجہول + اَعْدَاءٌ : جمع

النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝ وَ
اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا
جَآءَهُمْ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ
اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا

گے تو (پکارے جانے والے، پکارنے والوں کے) دشمن ہوں گے۔ اور ان کی عبادت سے انکار کریں گے (۶) اور جب ان کو ہمارے کھلے کھلے احکام پڑھ کر سنائے جاتے ہیں تو یہ کافر اس حق کے بارے میں، جب کہ وہ ان کے سامنے آجاتا ہے، کہتے ہیں کہ یہ تو صریح جادو ہے۔ (۷) کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس (یعنی رسول) نے اِسے (یعنی قرآن مجید کو) خود ہی گھڑ لیا ہے؟ کہہ دو "اگر میں نے یہ خود ہی گھڑ لیا ہے تو تمہارے پاس کوئی اختیار نہیں خدا کے مقابلے میں (میری مدد کے لئے)۔ وہ خوب وا

عَدُوٌّ کی معنی دشمن + کَانُوْا فعل ناقص کی وجہ سے اَعْدَاءً اور کَافِرِیْنَ جو کَانُوْا کی خبریں حالت نصبی میں ہیں + (۷) تَلَا یَتْلُوْا: پڑھنا۔ یُتْلیٰ: پڑھی جائیں۔ مضارع مجہول + بَیِّنَةٌ: واضح دلیل۔ حجت ا۔ بَیِّنٌ کا مونث ہے جمع بَیِّنَاتٌ حالت رفعی۔ بَیِّنَاتٍ حالت نصبی ہے + سِحْرٌ: جادو + (۸) اَمْ؟: کیا؟ یہ اور کے معنی بھی دیتا ہے + اِفْتَرٰی یَفْتَرِیْ: گھڑ لینا + مَلَکَ

تُفِيضُونَ فِيهِ ۖ كَفَىٰ بِهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۖ وَهُوَ الْغَفُورُ
الرَّحِيمُ ۞ قُلْ مَا كُنتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَا أَدْرِي مَا
يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ وَمَا أَنَا إِلَّا
نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۞ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن كَانَ مِنْ عِندِ اللَّهِ وَ

ہے ان باتوں سے جو تم اس (قرآن) کے بارے میں بنا رہے ہو۔ میرے اور تمہارے درمیان گواہ کے طور پر وہی (خدا) کافی ہے۔ اور وہ مغفرت فرمانے والا اور رحیم ہے"(۸) (اے نبی!) کہہ دو "میں کوئی نرالا رسول نہیں اور میں نہیں جانتا کہ کل میرے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ اور نہ ہی (میں جانتا ہوں) کہ تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ میں تو صرف اس چیز کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر وحی کی جاتی ہے اور میں تو صرف ایک صاف صاف خبردار کرنے والا ہوں"(۹) کہو: کیا تم نے غور کیا کہ اگر یہ (قرآن)

يَمْلِكُ: اختیار رکھنا + أَفَاضَ يُفِيضُ: باتیں بنانا۔ كَفَىٰ يَكْفِي: کافی ہونا + شَهِيدٌ: گواہ۔ یہاں شَهِيدًا حال ہے، اس لئے منصوب (۹) بِدْعٌ: انوکھی چیز۔ اسی کا مونث بِدْعَةٌ ہے۔ بِدْعًا فعل ناقص كُنْتُ کی خبر ہے اس لیے منصوب ہے + دَرَى يَدْرِي: جاننا + مَا أَدْرِي: میں نہیں جانتا۔ (۱۰) أَرَءَيْتُمْ: کیا تم نے غور کیا ہے + آمَنَ يُؤْمِنُ: ایمان لانا +

كَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ
فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝١٠ ع ١
وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ
اِلَيْهِ ۭ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ۝١١

اللہ کی طرف سے ہوا اور تم نے اس کا انکار کیا، جب کہ بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ نے اس جیسی (کتاب) کی گواہی دی اور پھر اس پر ایمان لے آیا اور تم تکبّر کرتے رہے (تو اس کا انجام کیا ہوگا ؟) بے شک اللہ ظالموں کو ہدایت (کی توفیق) نہیں دیتا (۱۰) جن لوگوں نے کفر کیا، انہوں نے ایمان والوں کے متعلق کہا کہ اگر (قرآن پر ایمان لانا) کوئی اچھا کام ہوتا تو یہ لوگ اس میں ہم پر سبقت نہ لے جاتے اور اب جب انہوں نے اس سے ہدایت نہیں پائی تو وہ عنقریب کہیں گے کہ یہ تو پرانا جھوٹ ہے (۱۱) اور اس

كَفَرْتُمْ بِهٖ : (كَفَرَ يَكْفُرُ : انکار کرنا) تم نے اس کا انکار کیا ۔ شَهِدَ يَشْهَدُ : گواہی دینا ۔ شَاهِدٌ (اسم فاعل) : گواہ ۔ عَلٰى مِثْلِهٖ : اس جیسی (کتاب) پر ۔ مِثْلِ پر عَلٰى کی وجہ سے جر ہے ۔ اِسْتَكْبَرَ يَسْتَكْبِرُ : تکبر کرنا (۱۱) خَيْرٌ : بھلائی ۔ نیکی ۔ اچھا کام + كَانَ کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب (خَيْرًا) ہے + سَبَقَ يَسْبِقُ : آگے بڑھ جانا ۔ سبقت لے جانا ۔ لَمْ يَهْتَدُوْا : انھوں نے ہدایت نہ پائی + اِفْكٌ : جھوٹی بات ۔

وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ وَهٰذَا كِتٰبٌ
مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ وَبُشْرٰى
لِلْمُحْسِنِيْنَ ۚ﴿۱۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا
فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۚ﴿۱۳﴾ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ

(قرآن) سے پہلے سے موسیٰ کی کتاب موجود ہے امام (راہنما) اور رحمت۔ اور (اب) یہ کتاب اس کی (پیشین گوئیوں کی) تصدیق کرنے والی، زبانِ عربی میں ہے تاکہ یہ ان لوگوں کو خبردار کرے جنھوں نے (اپنے اوپر) ظلم کیا اور یہ خوش خبری ہے نیک لوگوں کے لئے (۱۲) یقیناً جن لوگوں نے کہا: اللہ ہمارا رب ہے، اور پھر اس پر قائم رہے تو ان لوگوں کے لئے نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے (۱۳) یہ سب جنت والے ہیں، اس میں

(۱۲) مُوْسٰی مضاف الیہ ہے اور حالت جرّی میں، لیکن اس کا اعراب (ا) ہے۔ جن الفاظ کے آخر میں ی آتا ہے جیسے مُوسٰی۔ عیسٰی۔ بُشْرٰی۔ اُن کا ایک ہی اعراب ہے خواہ کسی حالت میں ہوں۔ اِمَامٌ: پیشوا۔ رہنما۔ اِمَامًا اور رَحْمَةً دونوں حال ہیں، اس لیے منصوب ہیں + لِسَانًا حال ہے، اس لیے منصوب + مُصَدِّقٌ: تصدیق کرنے والا + عَرَبِيًّا: لِسَانًا کا بدل ہے، اس لیے اس کی طرح منصوب + اَنْذَرَ: ڈرانا + لِ کی وجہ سے يُنْذِرَ منصوب ہے + اَحْسَنَ يُحْسِنُ: نیکی کرنا۔ مُحْسِنٌ اسم فاعل (۱۳) اِسْتَقَامَ يَسْتَقِيْمُ: ثابت قدم رہنا + خَوْفٌ: آئندہ کا ڈر + حَزِنَ يَحْزَنُ: گذشتہ ناکامیوں کا غم کرنا

الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَوَصَّيْنَا
الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ۭ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ
كُرْهًا ۭ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ
وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ
الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰي وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ

ہمیشہ رہنے والے، یہ بدلہ ہوگا ان کاموں کا جو وہ کرتے رہے۔
(۱۴) اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کی تاکید کی۔ اس کی ماں نے اسے مشقت ہی سے (پیٹ میں) اُٹھایا اور پھر اسے مشقت ہی سے جنا اور اس کا (پیٹ میں) اٹھائے رکھنا اور دودھ چھڑانا تیس مہینے میں پورا ہوا۔ یہاں تک کہ جب وہ اپنی پختگی کو پہنچا اور چالیس سال (کی عمر) کو پہنچا تو کہنے لگا: اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں شکر ادا کروں تیری ان نعمتوں کا جو تو نے مجھے عطا کیں اور

(۱۴) خَالِدٌ: اسم فاعل۔ ہمیشہ رہنے والا + جَزَآءً: بدلے کے طور پر۔ حال ہے، اِس لیے منصوب (۱۵) وَصّٰی یُوَصِّیْ: ہدایت کرنا۔ تاکید کرنا + وَالِدَیْهِ: اس کے والدین۔ والدین جب ہِ کا مضاف بنا تو اس کا نَ گر گیا اور وَالِدَیْهِ بن گیا + کُرْهٌ: مشقت۔ مجبوری کا کام + اَلْفِصَالُ: دودھ چھڑانا + شَهْرٌ: مہینہ + اَشُدّ: طاقت اور پختگی کی عمر + رَبِّ: اے میرے رب + اَوْزَعَ یُوْزِعُ: توفیق دینا۔ اَوْزِعْ امر ہے اَوْزِعْنِیْ:

وَاَصۡلِحۡ لِیۡ فِیۡ ذُرِّیَّتِیۡ ۚ اِنِّیۡ تُبۡتُ اِلَیۡکَ وَاِنِّیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ نَتَقَبَّلُ عَنۡہُمۡ اَحۡسَنَ مَا عَمِلُوۡا وَنَتَجَاوَزُ عَنۡ سَیِّاٰتِہِمۡ فِیۡۤ اَصۡحٰبِ الۡجَنَّۃِ ؕ وَعۡدَ الصِّدۡقِ الَّذِیۡ کَانُوۡا یُوۡعَدُوۡنَ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِیۡ قَالَ لِوَالِدَیۡہِ اُفٍّ لَّکُمَاۤ

میرے والدین کو عطا کیں اور یہ کہ میں نیک عمل کروں جنھیں تو پسند فرمائے اور میرے لئے میری اولاد میں اصلاح فرما، میں نے تیری طرف رجوع کیا ہے اور تیرے فرماں بر داروں سے ہوں" (۱۵) یہ وہ لوگ ہیں جن کے بہترین اعمال کو ہم قبول کریں گے اور ان کی برائیوں سے درگذر کریں گے۔ یہ جنت والوں میں سے ہوں گے۔ یہ سچا وعدہ ہے جو ان سے کیا جاتا رہا ہے۔ (۱۶) اور جس نے اپنے والدین کو کہا: "تف ہے تم پر! کیا تم مجھے ڈراتے ہو کہ میں

مجھے توفیق دے + شَکَرَ یَشۡکُرُ: شکر ادا کرنا + اَنۡ کے عمل سے اَشۡکُرَ اور اَعۡمَلَ منصوب ہیں + رَضِیَ یَرۡضٰی: پسند کرنا۔ تَرۡضٰی: تو پسند کرے۔ ذُرِّیَّۃٌ: اولاد + اَصۡلَحَ یُصۡلِحُ: اچھا کرنا۔ اَصۡلِحۡ امر ہے + تَابَ یَتُوۡبُ: رجوع کرنا۔ لوٹنا۔ توبہ کرنا + (۱۶) تَقَبَّلَ یَتَقَبَّلُ: قبول کرنا + تَجَاوَزَ یَتَجَاوَزُ: خطا سے درگذر کرنا + سَیِّاٰتٌ: سَیِّئَۃٌ کی جمع ہے۔ عَنۡ کی وجہ سے حالت جری میں ہے + وَعۡدَ الصِّدۡقِ: سچائی کا وعدہ + وَعۡدَ الصِّدۡقِ مفعول ہے یُوۡعَدُوۡنَ کا، اس لیے منصوب ہے۔ یہاں نائب فاعل ضمیر ھُمۡ محذوف ہے + وَعَدَ یَعِدُ:

اَتَعِدٰنِنِيْۤ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ ۚ وَهُمَا
يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ ۖ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚۖ فَيَقُوْلُ مَا
هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۷﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ
الْقَوْلُ فِيْۤ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ؕ
اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَلِيُوَفِّيَهُمْ

(موت کے بعد قبر سے) نکالا جاؤں گا، جب کہ بہت سی نسلیں مجھ سے پہلے گزر چکی ہیں (اور کوئی نہیں نکالا گیا)؟ اور وہ دونوں اللہ کی دہائی دیتے ہیں: بد بخت، ایمان لے آ، اللہ کا وعدہ برحق (اٹل) ہے، تو وہ کہے: "یہ کچھ نہیں ہے سوائے پہلے لوگوں کے افسانوں کے (۱۷) یہ وہ لوگ ہیں جن کے حق میں (اللہ کا) قول پورا ہو گیا، جنوں اور انسانوں کی ان امتوں کے ساتھ جو ان سے پہلے گزر گئیں۔ بے شک یہی لوگ گھاٹا اٹھانے والے ہیں (۱۸) اور ان میں سے) ہر ایک کے لئے درجے ہوں گے، ان کے اعمال کے مطابق تا کہ

وعدہ کرنا + یُوعَدُ: وعدہ کیا گیا (۱۷) اُفٍّ: ناپسندیدگی کا کلمہ ہے + تَعِدَانِنِیْ: تم دو مجھے دھمکی دیتے ہو + اَنْ کی وجہ سے اُخْرَجَ منصوب ہے + قُرُوْنٌ: نسلیں + اِسْتَغَاثَ یَسْتَغِیْثُ: دُہائی دینا + وَیْلَکَ: تیرا ستیاناس، تو بدبخت ہے + اَسَاطِیْرُ: بے سند باتیں + حَقَّ یَحِقُّ: واجب ہونا۔ پورا ہونا + اُمَمٌ: جمع اُمَّۃٌ کی + خَسِرَ یَخْسَرُ: نقصان اٹھانا۔ خَاسِرٌ: اسم فاعل۔ نقصان اٹھانے

اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
عَلَى النَّارِ ؕ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ
بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ
ع ۲ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ۝ وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ ؕ

(اللہ) ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا (۱۹) (اس دن کو یاد رکھو) جس دن کفر کرنے والے لوگ آگ کے سامنے لائے جائیں گے (اور ان سے کہا جائے گا) تم اپنی پاکیزہ چیزیں تو دنیا کی زندگی میں لے چکے اور ان سے فائدہ اٹھا چکے، پس آج تم کو ذلت کا عذاب دیا جائے گا بوجہ اس کے کہ تم زمین میں ناحق تکبر کیا کرتے تھے؛ اور بوجہ اس کے کہ تم نافرمانی کرتے رہے۔ (۲۰) اور عاد کے بھائی (ہود علیہ السلام) کو

والا + کَانُوا کی وجہ سے خٰسِرِیْنَ حالتِ نصبی میں ہے (۱۹) لِکُلٍّ: ہر ایک کے لیے + دَرَجَاتٌ: دَرَجَۃٌ کی جمع۔ مِمَّا عَمِلُوْا: مطابق اس کے جو کچھ انھوں نے کیا + وَفّٰی یُوَفِّیْ: پورا پورا ادا کرنا + ظَلَمَ یَظْلِمُ: حق تلفی کرنا + (۲۰) عَرَضَ یَعْرِضُ: پیش کرنا + یُعْرَضُ (مضارع مجہول) پیش کیا جائے گا (یہاں کئے جائیں گے۔ فعل اگر فاعل جمع سے پہلے آئے تو واحد ہی ہوگا) + اَذْھَبَ یُذْھِبُ: لے لینا۔ لے جانا + طَیِّبٰتٌ: طَیِّبَۃٌ کی جمع بمعنی نعمت۔ پاکیزہ چیز + اِسْتَمْتَعَ یَسْتَمْتِعُ: فائدہ اٹھانا + جَزٰی یَجْزِیْ: بدلہ دینا + یُجْزٰی: بدلہ دیا جائے گا +

إِذْ أَنذَرَ قَوْمَهُۥ بِٱلْأَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ ٱلنُّذُرُ مِنۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ
مِنْ خَلْفِهِۦٓ أَلَّا تَعْبُدُوٓا۟ إِلَّا ٱللَّهَ ۖ إِنِّىٓ أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ
يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٢١﴾ قَالُوٓا۟ أَجِئْتَنَا لِتَأْفِكَنَا عَنْ ءَالِهَتِنَا فَأْتِنَا بِمَا
تَعِدُنَآ إِن كُنتَ مِنَ ٱلصَّٰدِقِينَ ﴿٢٢﴾ قَالَ إِنَّمَا ٱلْعِلْمُ عِندَ

یاد کرو جب اس نے احقاف میں اپنی قوم کو خبردار کیا، اور خبردار کرنے والے اس سے پہلے بھی گزر چکے تھے اور اس کے بعد بھی آئے، کہ "اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ میں تم پر ایک بڑے دن کا عذاب (آنے سے) ڈرتا ہوں"۔ (۲۱) انہوں نے کہا: کیا تو ہمارے پاس (اس لئے) آیا ہے کہ ہمیں ہمارے معبودوں سے پھیر دے؟ تو لے آ وہ (عذاب) جس کی تو ہمیں دھمکی دیتا ہے، اگر تو سچا ہے" (۲۲) اس نے کہا (اس کا) علم تو صرف اللہ کے پاس ہے۔ اور میں تم کو وہ پیغام پہنچا رہا ہوں جس کے

هُوْنٌ: ذلت + هَانَ يَهُوْنُ: ذلیل ہونا + فَسَقَ يَفْسُقُ: حکم عدولی کرنا +
(۲۱) ذَكَرَ يَذْكُرُ: یاد کرنا۔ اِس سے امر ہے اُذْكُرْ + اَخَا: اَخٌ کی نصبی حالت
ہے۔ یہاں مفعول ہے، اس لیے حالت نصبی میں ہے + نُذُرٌ: جمع ہے نَذِيْرٌ
کی معنی ڈرانے والا + بَيْنَ يَدَيْهِ: اس کے سامنے + مِنْ کی وجہ سے حالت
جری میں (بَيْنِ) ہے۔ (۲۱) خَافَ يَخَافُ: ڈرنا + اَخَافُ: مجھے اندیشہ ہے
(۲۲) جَاءَ يَجِئُ: آنا جِئْتَ: تو آیا ہے + اَفَكَ يَاْفِكُ: بہانے سے پھیر دینا۔

اللّٰہِ ۙ وَاُبَلِّغُکُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِہٖ وَلٰکِنِّیْۤ اَرٰکُمْ قَوْمًا تَجْہَلُوْنَ ﴿۲۳﴾
فَلَمَّا رَاَوْہُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِیَتِہِمْ ۙ قَالُوْا ھٰذَا عَارِضٌ
مُّمْطِرُنَا ؕ بَلْ ھُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِہٖ ؕ رِیْحٌ فِیْہَا عَذَابٌ
اَلِیْمٌ ﴿۲۴﴾ تُدَمِّرُ کُلَّ شَیْءٍۭ بِاَمْرِ رَبِّہَا فَاَصْبَحُوْا لَا یُرٰۤی

ساتھ میں بھیجا گیا ہوں لیکن میں تمہیں ایک جہالت کی راہ پر چلنے والی قوم دیکھ رہا ہوں" (۲۳) پھر جب انہوں نے اس (عذاب) کو ایک بادل کی شکل میں اپنی وادیوں کے مقابل آتے دیکھا تو کہنے لگے یہ (بادل) ہمیں سیراب کرنے والا ہے۔ نہیں بلکہ یہ وہ چیز ہے جس کی تم نے جلدی مچا رکھی تھی۔ ہوا کا طوفان جس میں المناک عذاب ہے (۲۴) یہ ہر چیز کو تباہ کر دے گا۔ اپنے رب کے حکم سے۔ پس وہ ایسے ہو گئے کہ نہیں دکھائی دیتا تھا کچھ بھی سوائے ان کے مکانوں

لِ کی وجہ سے تانیث منصوب ہے + وَعَدَ یَعِدُ: دھمکی دینا۔ وعدہ کرنا۔ (۲۳) اِنَّمَا: صرف + عِنْدَ: ظرف ہے اس لیے منصوب۔ بَلَّغَ یُبَلِّغُ: پہنچا دینا + اَرْسَلَ یُرْسِلُ: بھیجنا + اُرْسِلْتُ: میں بھیجا گیا + رَاٰی یَرٰی: دیکھنا۔ اَرٰی: میں دیکھتا ہوں + جَھَلَ یَجْھَلُ: جہالت کی باتیں کرنا۔ اجڈپن کرنا (۲۴) عَارِضٌ: بادل + اِسْتَقْبَلَ یَسْتَقْبِلُ: سامنے (مقابل) ہونا۔ مُسْتَقْبِلٌ: اسم فاعل۔ مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے + اَوْدِیَۃٌ: جمع ہے وَادِیَۃٌ کی + اَمْطَرَ یُمْطِرُ: بارش برسانا + مُمْطِرٌ:

إِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ وَلَقَدْ
مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّ
اَفْـِٕدَةً ڮ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ
مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا
ع ۳ بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى

کے۔ ہم مجرم لوگوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔ (۲۵) اور
بے شک ہم نے ان کو ان باتوں کی قدرت دی جن کی تم کو
نہیں دی اور دیئے ہم نے ان کو کان، آنکھیں اور دل، مگر نہ
فائدہ دیا کچھ انہیں ان کے کانوں نے اور نہ ان کی آنکھوں
نے اور نہ ان کے دلوں نے، اس وجہ سے کہ وہ ہماری
آیات کا انکار کیا کرتے تھے، اور اسی چیز نے ان کو گھیر لیا
جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے (۲۶) اور ہم نے ہلاک کر
دیا تمہارے گرد و پیش کی بستیوں کو، اور ہم نے اپنی نشانیاں

اسم فاعل + اِسْتَعْجَلَ يَسْتَعْجِلُ: جلدی مچانا (۲۵) دَمَّرَ يُدَمِّرُ:
تباہ کرنا + اَصْبَحُوْا: اِس حالت میں ہو گئے + لَا يُرٰى: دکھائی نہیں دیتا:
مضارع مجہول + مَسَاكِنُ: جمع مَسْكَنٌ کی بمعنی مکان (۲۶) مَكَّنَ يُمَكِّنُ:
قدرت دینا + اَفْـِٕدَةٌ: جمع ہے فُؤَادٌ کی بمعنی دل + جَحَدَ يَجْحَدُ: انکار
کرنا۔ جھوٹ جاننا + حَاقَ يَحِيْقُ: گھیر لینا + اِسْتَهْزَءَ يَسْتَهْزِءُ:

وَصَرَّفْنَا الْاٰیٰتِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِیْنَ
اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ؕ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَ
ذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَیْكَ
نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ یَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا

بار بار اور طرح طرح سے دکھائیں کہ شاید وہ (سید ھے راستے کی طرف) لوٹ آئیں (۲۷) تو کیوں نہ مدد کی انکی انہوں نے جنھیں انہوں نے خدا کے سوا اپنا معبود بنا رکھا تھا۔ قربِ الٰہی کے لئے؟ بلکہ وہ تو ان سے غائب ہو گئے اور یہ تھا ان کا جھوٹ اور ان کی من گھڑت باتیں۔ اور یاد کرو جب ہم تمہاری طرف ایک جنوں کی جماعت کو لے آئے کہ قرآن سنیں، تو جب وہ اُس (قرآن)

مذاق اڑانا (۲۷) حَوْلٌ: گرداگرد + قُرٰی: جمع ہے قَرْیَةٌ کی بمعنی بستی + صَرَّفَ یُصَرِّفُ: بار بار پھرانا + رَجَعَ یَرْجِعُ: لوٹنا (۲۸) قَرِبَ یَقْرَبُ اور قَرُبَ یَقْرُبُ: قریب ہونا۔ قُرْبَانًا اس سے مصدر ہے + (۲۹) صَرَفَ یَصْرِفُ: پھیر دینا + نَفَرٌ: تین سے دس تک کی جماعت + اِسْتَمَعَ یَسْتَمِعُ: کان لگا کر سننا + حَضَرَ یَحْضُرُ حُضُوْرًا: موجود ہونا + اَنْصَتَ یُنْصِتُ: خاموش ہونا اَنْصِتُ، امر + قَضٰی یَقْضِیْ: پورا کرنا + قُضِیَ: پورا ہوگیا + وَلّٰی یُوَلِّیْ: لوٹ جانا۔ پیٹھ پھیر لینا + مُنْذِرٌ: ڈرانے والا

اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿۲۹﴾ قَالُوْا
يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا
بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۳۰﴾
يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ

کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے (آپس میں) کہا کہ خاموش رہو، اور جب وہ پڑھا جا چکا تو وہ خبردار کرنے والے بن کر اپنی قوم کی طرف لوٹے۔ (۲۹) انہوں نے کہا: "اے ہماری قوم، ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو نازل کی گئی ہے موسیٰ کے بعد، تصدیق کرتی ہوئی اس کی جو پہلے سے موجود ہے، راہ نمائی کرتی ہے حق کی طرف اور سیدھے راستے کی طرف (۳۰) اے ہماری قوم، اللہ کی طرف دعوت دینے والے کی بات مان لو اور اس پر ایمان لے آؤ، (اللہ) تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ایک درد

خبردار کرنے والا (۳۰) يَا قَوْمَنَا: اے ہماری قوم + (جب منادیٰ مرکب اضافی ہوتا ہے تو اس کے پہلے حصے یعنی مضاف کا اعراب نصب ہوتا ہے، اس لئے قوم منصوب ہے) + بَيْنَ يَدَيْهِ: اس کے ہاتھوں میں، اس کے

وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۱﴾ وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ
بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ
ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۲﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ؕ بَلٰٓى اِنَّهٗ

ناک عذاب سے بچالے گا (۳۱) اور جو اللہ کے داعی کی
دعوت پر لبیک نہیں کہے گا تو وہ دنیا میں (اللہ) کو زچ
نہیں کر سکتا اور نہ ہی خدا کے سوا کوئی اس کے مدد
گار ہوں گے۔ اور یہی لوگ کھلی گمراہی میں ہوں گے (۳۲)
اور کیا انہوں نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ وہ اللہ،
جس نے آسمانوں اور زمین کو خلق کیا اور ان کے پیدا
کرنے سے تھکا نہیں، اس چیز پر قادر ہے کہ مُردوں کو
زندہ کر دے؟ کیوں نہیں، وہ ہر چیز پر قادر ہے (۳۳)

سامنے موجود + طَرِیْقٌ: راستہ (۳۱) اَجَابَ يُجِيْبُ: مان لینا ثبت
میں جواب دینا + اَجَارَ يُجِيْرُ: بچانا۔ پناہ دینا + (۳۲) اَعْجَزَ يُعْجِزُ:
عاجز کرنا (۳۳) عَيِيَ يَعْيٰى: تھک جانا + مَوْتٰى: جمع ہے مَيِّتٌ کی بمعنی

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۳﴾ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ
اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا
كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۴﴾ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ
وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ؕ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ لَمْ يَلْبَثُوْۤا
اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ؕ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ ع

اور (اس دن کو یاد رکھو) جب وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا آگ کے سامنے لائے جائیں گے، (اور پوچھا جائے گا) کیا یہ حق (امر واقعی) نہیں ہے؟ وہ کہیں گے، کیوں نہیں، ہمارے رب کی قسم۔ ارشاد ہوگا، تو اس عذاب کا مزہ چکھو، کیونکہ تم انکار کرتے رہے (۳۴) پس (اے نبی) صبر کرو (ثابت قدم رہو) جیسے کہ اولوالعزم رسولوں نے صبر کیا اور ان کے لئے (عذاب کی) جلدی نہ مچاؤ۔ جس دن یہ (اس چیز کو) دیکھ لیں گے جس سے انہیں ڈرایا جارہا ہے تو انہیں ایسا معلوم ہوگا کہ گویا (دنیا میں) نہیں رہے دن کی ایک گھڑی سے زیادہ۔ (تمہارا کام صرف) پیغام (پہنچا دینا) ہے، تو کیا کوئی ہلاک کیا جائے گا سوائے نافرمان لوگوں کے؟

مُردہ (۳۴) عَرَضَ یَعْرِضُ: پیش کرنا + وَرَبِّنَا: اور ہمارے رب کی قسم۔
(۳۵) اِسْتَعْجَلَ یَسْتَعْجِلُ: جلدی کرنا + لَبِثَ یَلْبَثُ: ٹھیرنا، قیام کرنا + بَلَاغٌ: پیغام پہنچانا + فَاسِقٌ: نافرمان +

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا
اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۱﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا
اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ
بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۲﴾

اے ایمان لانے والو، اللہ اور اس کے رسول کے سامنے پیش قدمی نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے (۱) اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اپنی آوازوں کو نبی کی آواز سے بلند نہ کرو اور نہ ہی نبی کے ساتھ اونچی آواز سے بات کیا کرو جس طرح کہ تم آپس میں ایک دوسرے سے اونچی آواز میں بولتے ہو، مبادا تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو (۲) بے شک

(۱) بَیْنَ یَدَیْهِ: اس کے آگے، اس کے سامنے + قَدَّمَ یُقَدِّمُ: آگے بڑھنا + لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْهِ: اس کے آگے پیش قدمی نہ کرو (۲) رَفَعَ یَرْفَعُ: بلند کرنا + اَصْوَاتٌ: جمع ہے صَوْتٌ کی بمعنی آواز + جَهَرَ یَجْهَرُ: اونچی آواز سے بولنا + فَوْقَ: اوپر + حَبِطَ یَحْبَطُ: ضائع ہونا + شَعَرَ یَشْعُرُ :

إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِندَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ
الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ ۚ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ
عَظِيمٌ ﴿٣﴾ إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِن وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ
لَا يَعْقِلُونَ ﴿٤﴾ وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّىٰ تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ
خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٥﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن

جو لوگ رسول اللہ کے حضور اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں وہی ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کے لئے آزما لیا ہے۔ اُن کے لیے مغفرت ہے اور بڑا اجر (۳) (اے نبی) جو لوگ تمھیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں، ان میں سے اکثر بے عقل ہیں (۴) اور اگر وہ صبر کے ساتھ انتظار کرتے حتیٰ کہ تم خود ان کے پاس باہر آجاتے تو ان کے لیے بہتر ہوتا۔ اور اللہ غفور و رحیم ہے۔ (۵) اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمھارے پاس کوئی اہم خبر

شعور رکھنا۔ جاننا، محسوس کرنا (۳) غَضَّ يَغُضُّ: پست کرنا + اِمْتَحَنَ يَمْتَحِنُ: آزمانا (۴) نَادٰى يُنَادِى: پکارنا + مِنْ وَرَآءِ: باہر سے + پرے سے + (۵) تَخْرُجَ: تو باہر آئے۔ حَتّٰى کی وجہ سے منصوب ہے + (۶) فَاسِقٌ: بدکار، نافرمان + نَبَأٌ: اہم خبر + تَبَيَّنَ يَتَبَيَّنُ: بات کھول لینا۔ واضح کر لینا

جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًاۢ بِجَهَالَةٍ
فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ﴿۶﴾ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ
رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ
اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ
الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ﴿۷﴾
فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۸﴾ وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ

لائے تو تحقیق کر لیا کرو مبادا تم کسی گروہ کو نادانی میں ضرر پہنچا دو اور پھر تمھیں اپنے کیے پر نادم ہونا پڑے (۶) اور جان رکھو کہ تمھارے درمیان اللہ کا رسول (موجود) ہے۔ اور اگر وہ بہت سے امور میں تمھارا کہا مان لیا کرے تو تم خود ہی مشکل میں پڑ جاؤ گے۔ لیکن اللہ نے تمھیں ایمان کی محبت دی اور اسے تمھارے لیے دل پسند بنایا اور کفر و فسق کو تمھاری نگاہوں میں مکروہ بنایا۔ ایسے ہی لوگ راہِ راست پر ہیں (۷) خدا کے فضل اور اس کے احسان سے، اور اللہ علیم اور حکیم ہے (۸)

تحقیق کر لینا + اَصَابَ یُصِیْبُ : تکلیف دینا۔ نقصان پہنچانا + اَصْبَحَ یُصْبِحُ : ہونا (۷) عَنِتَ یَعْنَتُ : دشواری میں پڑنا + حَبَّبَ یُحَبِّبُ : محبوب بنانا + کَرَّہَ یُکَرِّہُ : مکروہ بنانا + فُسُوْقٌ : نافرمانی۔ بدکاری + عِصْیَانٌ : نافرمانی + رَاشِدٌ : ہدایت یافتہ (۸) نِعْمَۃٌ : احسان (۹) اِقْتَتَلَ : باہم جنگ کرنا + اَصْلَحَ

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا
عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ
فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ
يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۹﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ
ع اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۰﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا

اور اگر اہل ایمان میں سے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرادو، پھر اگر ان میں سے ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو اس سے جنگ کرو جو زیادتی کرے یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے۔ پھر اگر وہ لوٹ آئے تو ان دونوں کے درمیان عدل کے ساتھ صلح کرادو اور انصاف کرو، بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ (۹) مومن تو ایک دوسرے کے بھائی ہیں، پس اپنے بھائیوں کے درمیان صلح صفائی کراؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو، امید ہے کہ تم پر رحم کیا جائے (۱۰) اے لوگو جو ایمان لائے ہو، مردوں کی کوئی جماعت

يُصْلِحُ: صلح کرانا + قَاتَلَ يُقَاتِلُ: آپس میں جنگ کرنا + بغٰى يَبْغِيْ: زیادتی کرنا + فَاءَ يَفِيْءُ: لوٹنا ۔ لوٹ آنا + اَقْسَطَ يُقْسِطُ: انصاف کرنا + رَحِمَ يَرْحَمُ: رحم کرنا + تُرْحَمُوْنَ: تم پر رحم کیا جائے (۱۱) سَخِرَ يَسْخَرُ: مذاق اڑانا +

نِسَآءٌ مِّنۡ نِّسَآءٍ عَسٰۤی اَنۡ یَّکُنَّ خَیۡرًا مِّنۡہُنَّ ۚ وَ لَا تَلۡمِزُوۡۤا
اَنۡفُسَکُمۡ وَ لَا تَنَابَزُوۡا بِالۡاَلۡقَابِ ؕ بِئۡسَ الِاسۡمُ الۡفُسُوۡقُ
بَعۡدَ الۡاِیۡمَانِ ۚ وَ مَنۡ لَّمۡ یَتُبۡ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۱۱﴾
یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اجۡتَنِبُوۡا کَثِیۡرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعۡضَ
الظَّنِّ اِثۡمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوۡا وَ لَا یَغۡتَبۡ بَّعۡضُکُمۡ بَعۡضًا ؕ اَیُحِبُّ
اَحَدُکُمۡ اَنۡ یَّاۡکُلَ لَحۡمَ اَخِیۡہِ مَیۡتًا فَکَرِہۡتُمُوۡہُ ؕ وَ اتَّقُوا

دوسری جماعت کا مذاق نہ اڑائے، ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔ آپس میں ایک دوسرے کو طعنے نہ دو اور نہ ایک دوسرے کو بُرے لقب سے پکارو۔ ایمان لانے کے بعد فسق کا نام بھی بری بات ہے، اور جو لوگ (ان حرکتوں سے) باز نہیں آئیں گے، وہ ظالم ہیں (۱۱) اے لوگو جو ایمان لائے ہو، بہت ۔۔ سے گمانوں سے بچو کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں، اور تجسّس نہ کرو، اور نہ تم میں سے کوئی کسی دوسرے کی غیبت کرے۔ کیا تم میں ۔ سے

لَمَزَ یَلۡمِزُ: عیب لگانا۔ طعنے دینا۔ لَاتَنَابَزُوۡا بِالۡاَلۡقَاب: ایک دوسرے پر بُرے القاب چسپاں نہ کرو۔ فُسُوۡقٌ: بدکاری + اَلۡاِسۡمُ الۡفُسُوۡقُ: فسق میں ناموری + (۱۲) اِجۡتَنَبَ یَجۡتَنِبُ: بچنا + ظَنٌّ: گمان + تَجَسَّسَ یَتَجَسَّسُ: تفتیش کرنا۔ ٹوہ لگانا۔ جاسوسی کرنا + اِغۡتَابَ یَغۡتَابُ (اِغۡتَبۡ امر۔

اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲﴾ یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ
ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی وَ جَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ
عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ﴿۱۳﴾ قَالَتِ الْاَعْرَابُ
اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَ لٰکِنْ قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا وَ لَمَّا یَدْخُلِ
الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ ؕ وَ اِنْ تُطِیْعُوا اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ لَا یَلِتْکُمْ

کوئی یہ پسند کرے گا کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ اس کو تم ناگوار سمجھتے ہو۔ اور اللہ سے ڈرو۔ بے شک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا اور رحیم ہے (۱۲) اے لوگو ہم نے تمھیں ایک مرد اور اور ایک عورت سے پیدا کیا اور پھر تمھیں برادریاں اور قبیلے بنا دیا تاکہ ایک دوسرے کو پہچانو بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہ ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیز گار ہے۔ یقیناً اللہ سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے (۱۳) (یہ) بدوی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے۔ (اے نبی) ان سے کہہ دو کہ تم ایمان (تو) نہیں لائے لیکن یوں کہو (کہ) ہم مطیع ہو گئے' اور ابھی ایمان تمھارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو گے تو وہ تمھارے اعمال

لَا تَغْتَبْ، نہی) غیبت کرنا۔ پیٹھ پیچھے عیب لگانا۔ لَحْمٌ: گوشت + مَیْتٌ: مردہ (۱۳) شُعُوْبٌ: جمع ہے شَعْبٌ کی بمعنی قبیلہ۔ برادری۔ قوم + قَبَآئِل: جمع ہے قَبِیْلَۃٌ کی + لِتَعَارَفُوْا: تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو + اَکْرَمُ: کَرِیْمٌ سے اسم تفضیل ہے بمعنی معزز + اَتْقٰی: تَقِیٌّ سے اسم تفضیل ہے بمعنی زیادہ

مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ
وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴿۱۵﴾ قُلْ
اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۶﴾ يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ
اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ

(کے اجر) میں کچھ کمی نہیں کرے گا۔ یقیناً اللہ بڑا بخشش کرنے والا اور رحیم ہے (۱۴) مومن تو صرف وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے، پھر انھوں نے شک نہیں کیا اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ وہی سچے لوگ ہیں۔ (۱۵) (اے نبی ان مدعیانِ ایمان سے) کہہ دو کہ کیا تم اللہ کو اپنے دین سے مطلع کرنا چاہتے ہو جب کہ اللہ آسمانوں اور زمین کی ہر ایک چیز کو جانتا ہے، اور وہ ہر ایک چیز کا علم رکھتا ہے (۱۶) یہ لوگ تم پر احسان جتاتے ہیں کہ انھوں نے اسلام قبول کر لیا۔ کہو اپنے اسلام لانے کا احسان مجھ پر نہ رکھو، بلکہ اللہ تم

پرہیزگار (۱۴) اَلْاَعْرَابُ: جمع ہے اَلْاَعْرَابِیُّ کی بمعنی عرب کے دیہات کا باشندہ۔ بدو + وَلَتَ يَلِتُ: گھٹانا۔ کم کرنا (۱۵) اِرْتَابَ يَرْتَابُ: شک کرنا +

عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّ
ع اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾

پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تمھیں ایمان کی ہدایت دی، اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو۔ (۱۷) بے شک اللہ آسمانوں اور زمین کی ہر پوشیدہ چیز کو جانتا ہے۔ اور اللہ دیکھ رہا ہے جو کچھ بھی تم کرتے ہو۔

صَادِقٌ : سچا + (۱۶) عَلَّمَ يُعَلِّمُ : سمجھانا۔ تعلیم دینا + (۱۷) مَنَّ يَمُنُّ : احسان جتانا + هَدٰى يَهْدِىْ : ہدایت دینا۔

آیاتہا ۴۵ (۵۰) سُوْرَۃُ قٓ مَکِّیَّۃٌ (۳۴) رکوعاتہا ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۚ بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ
مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۚ ءَاِذَا
مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ۚ قَدْ عَلِمْنَا مَا

یہ سورہ قٓ (ہے)۔ قسم ہے باعظمت قرآن کی (۱) (یہ لوگ قرآن کی بزرگی اور فیض سے بے بہرہ ہیں) بلکہ انھوں نے تعجب کیا کہ ان کے پاس ان ہی میں سے ایک خبردار کرنے والا آیا' تو کافروں نے کہا یہ تو ایک عجیب بات ہے (۲) کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی ہو گئے ہوں گے (تو دوبارہ زندہ کئے جائیں گے؟) یہ واپسی تو بعید از عقل ہے۔
(۳) ہم جانتے ہیں کہ زمین اُن (کے جسم میں) سے کیا گھٹا دیتی ہے اور

(۱) مَجِیْدٌ: بزرگ، باعظمت۔ فیض بخش + وَ: حرف قسم ہے، اسی سے القرآن کا اعراب جر ہوا (۲) عَجِبَ یَعْجَبُ: تعجب کرنا۔ عجیب جاننا + مُنْذِرٌ: ڈرانے والا + شَیْءٌ عَجِیْبٌ: مرکب توصیفی ہے۔ (۳) ءَ: کیا۔ حرف استفہام + اِذَا: (جب) ماضی کے صیغے سے پہلے آتا ہے تو اُسے مستقبل کے معنی دیتا ہے + مَاتَ یَمُوْتُ: مرنا + تُرَابًا: خاک + تُرَابًا کُنَّا کی خبر ہے اس لیے منصوب ہے + رَجَعَ یَرْجِعُ: واپس ہونا۔ لوٹنا + بَعِیْدٌ اسم صفت ہے بَعُدَ یَبْعُدُ سے بمعنی دور ہونا (۴) نَقَصَ یَنْقُصُ: گھٹا دینا + حَفِیْظٌ: محفوظ رکھنے والا +

تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ﴿۴﴾ بَلْ
كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ﴿۵﴾ اَفَلَمْ
يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا
مِنْ فُرُوْجٍ ﴿۶﴾ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ
وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ﴿۷﴾ تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى

ہمارے پاس ایک محفوظ رکھنے والی کتاب ہے (۴) بلکہ انھوں نے
حق کو اسی وقت جھٹلا دیا جب وہ ان کے پاس آیا، اس لیے اب وہ
ایک الجھے ہوئے معاملے میں مبتلا ہیں۔ (۵) کیا انھوں نے نہیں دیکھا
اپنے اوپر آسمان کو کہ ہم نے اسے کیسے بنایا ہے اور آراستہ کیا ہے،
اور اس میں کہیں کوئی رخنہ نہیں ؟ (۶) اور زمین کو ہم نے پھیلا دیا اور
اس میں پہاڑ ڈال دیئے (گاڑ دیئے) اور اس میں سب طرح کی خوشنما
چیزیں اگائیں۔ (۷) ہر رجوع ہونے والے بندے کی آنکھیں کھولنے
اور یاد دہانی کرانے کے لئے۔ (۸) اور ہم نے نازل کیا آسمان سے

(۵) مَرَجَ يَمْرُجُ : گڈمڈ ہونا۔ اس سے مَرِيْجٌ اسم صفت ہے بمعنی گڈمڈ، الجھا ہوا (۶) زَيَّنَ يُزَيِّنُ : مزین کرنا + فُرُوْجٌ : جمع ہے فَرْجٌ کی بمعنی خلل۔ رخنہ۔ دراڑ + (۷) مَدَّ يَمُدُّ : پھیلا دینا، بچھا دینا + رَوَاسِيُ : پہاڑ + بَهِيْجٌ : خوش نما + زَوْجٌ : قسم (۸) بَصَّرَ يُبَصِّرُ : دکھلانا۔ آنکھیں

لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا
فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ۝ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ
لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۝ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ؕ
كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ۝١١ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ
الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ۝١٢ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ۝١٣ وَّ

پانی برکت والا اور اگائے اس سے باغ اور کاٹی جانے والی فصلیں (۹) اور کھجور کے اونچے درخت جن میں تہ در تہ گچھے لگتے ہیں (۱۰) لوگوں کے رزق کے لیے، اور اس سے ہم نے مردہ زمین کو زندہ کر دیا۔ اور ایسے ہی ہوگا (قبروں سے) نکلنا۔ (۱۱) اُن سے پہلے جھٹلایا تھا قومِ نوح اور اصحاب الرس اور ثمود نے، (۱۲) اور عاد اور فرعون نے اور لوط کے بھائیوں نے، (۱۳) اور ایکہ والوں اور تبّع کی قوم نے۔ ہر ایک نے

کھولنا + ذِکْرٰی: یاد دھانی + مُنِیْبٌ: رجوع ہونے والا۔ (۱۰) حَصِیْدٌ کٹا ہوا کھیت۔ کاٹی جانے والی فصل + حَبٌّ: دانہ۔ غلہ + بٰسِقٰتٌ: کھجور کے درخت جن کے تنے اور ٹہنیاں لمبی ہوں + طَلْعٌ: کھجور کا خوشہ + نَضِیْدٌ: تہ بہ تہ، ڈھیروں (۱۱) رِزْقًا حال ہے، اس لیے منصوب ہے + بَلْدَةٌ: کوئی جگہ۔ آباد یا ویرانہ + مَیْتٌ: مردہ + خُرُوْجٌ: نکلنا۔ خَرَجَ یَخْرُجُ

اَصۡحٰبُ الۡاَیۡکَۃِ وَقَوۡمُ تُبَّعٍ ؕ کُلٌّ کَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِیۡدِ ﴿۱۴﴾
اَفَعَیِیۡنَا بِالۡخَلۡقِ الۡاَوَّلِ ؕ بَلۡ ہُمۡ فِیۡ لَبۡسٍ مِّنۡ خَلۡقٍ
ع جَدِیۡدٍ ﴿۱۵﴾ وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ وَنَعۡلَمُ مَا تُوَسۡوِسُ بِہٖ
نَفۡسُہٗ ۚۖ وَنَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَیۡہِ مِنۡ حَبۡلِ الۡوَرِیۡدِ ﴿۱۶﴾ اِذۡ
یَتَلَقَّی الۡمُتَلَقِّیٰنِ عَنِ الۡیَمِیۡنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِیۡدٌ ﴿۱۷﴾ مَا

رسولوں کو جھٹلایا تو ان پر میری وعید صادق آگئی (واقع ہو کر رہی)۔ (۱۴) کیا ہم عاجز آگئے تھے پہلی بار پیدا کرنے سے؟ بلکہ وہ از سرِ نو پیدا کئے جانے کے متعلق شبہ میں ہیں۔ (۱۵) اور ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ اور ہم جانتے ہیں کہ اس کا نفس (اس کے دل میں) کیا کیا وسوسے ڈالتا ہے، اور ہم اس کی گردن کی رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔ (۱۶) اور (خیال رکھو) جب کہ دو اخذ کرنے والے (کاتب) اخذ کرتے رہتے ہیں، ایک دائیں بیٹھا ہوا، دوسرا بائیں بیٹھا

سے مصدر (۱۴) حَقَّ یَحِقُّ: واجب ہونا + وَعِیۡدٌ: دھمکی + رُسُلٌ: جمع ہے رَسُول کی (۱۵) عَیِیَ یَعۡیٰی: عاجز آجانا + لَبَسَ یَلۡبِسُ: کسی بات کو مشتبہ کرنا + خَلۡقٍ جَدِیۡدٍ: نئے سرے سے پیدا ہونا + اَلۡخَلۡقُ الۡاَوَّلُ اور خَلۡقٍ جَدِیۡدٍ: مرکب توصیفی ہیں (۱۶) وَسۡوَسَ یُوَسۡوِسُ: وسوسہ ڈالنا۔ اس کے بعد لَہٗ یا بِہٖ آتا ہے + اَقۡرَبُ: زیادہ قریب + حَبۡلٌ: رسی۔ رگ + وَرِیۡدٌ: گردن کی رگ (۱۷) قَعِیۡدٌ: ہم نشین۔ بیٹھا ہوا۔ قَعَدَ یَقۡعُدُ: بیٹھنا سے اسم صفت

يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴿۱۸﴾ وَجَآءَتْ
سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿۱۹﴾ وَنُفِخَ
فِي الصُّوْرِ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ﴿۲۰﴾ وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا
سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ ﴿۲۱﴾ لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا

ہوا۔(۱۷) وہ کوئی لفظ بھی منہ سے نہیں نکالنے پاتا، سوائے اس کے کہ ایک مستعد نگہبان اس کے پاس ہوتا ہے (۱۸) اور موت کی سختی آگئی حق کے ساتھ۔ یہ ہی تو ہے جس سے تو کتراتا تھا (۱۹) اور صور پھونکا گیا۔ یہ وعید کا دن ہے (۲۰) اور ہر شخص آجائے گا۔ (ایسے کہ) اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا اور ایک گواہ ہوگا۔ (۲۱) بے شک تو اس سے غفلت میں تھا، پس ہم نے تجھ پر سے پردہ ہٹا دیا ہے، اور

حساب لکھنے والے فرشتے۔ یہ لفظ مذکر مونث اور واحد جمع سب کچھ ہے + تَلَقّیٰ: سیکھنا اخذ کرنا۔ اس سے اسم فاعل ہے مُتَلَقِّیْ۔ مُتَلَقِّیَانِ تثنیہ: دو اخذ کرنے والے + یَمِیْن: داہنے ہاتھ + شِمَال: بائیں ہاتھ (۱۸) لَفَظَ یَلْفِظُ: آواز نکالنا۔ لفظ بولنا + لَدَیْہِ: اس کے پاس + رَقِیْبٌ: نگہبان + عَتِیْدٌ: تیار۔ عَتَدَ یَعْتُدُ: تیار ہونا سے اسم صفت ہے (۱۹) سَکْرَۃُ الْمَوْتِ: موت کی سختی + حَادَ یَحِیْدُ: بھاگنا۔ کترانا + جَاءَ یَجِیْءُ: آنا۔ جَاءَتْ: وہ آگئی (۲۰) نَفَخَ یَنْفُخُ: منہ سے پھونک مارنا + وَعِیْدٌ: دھمکی (۲۱) کُلُّ نَفْسٍ: ہر شخص۔ مرکب اضافی ہے + نَفْسٌ عربی میں مونث ہے اس لیے فعل (جَاءَتْ) مونث آیا ہے + سَآئِقٌ: ہانکنے

عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ﴿۲۲﴾ وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا
مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ﴿۲۳﴾ اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۲۴﴾ مَّنَّاعٍ
لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبٍ ﴿۲۵﴾ الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي
الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ﴿۲۶﴾ قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ

آج تو تیری نظر بہت تیز ہے (۲۲) اور اس کا ساتھی (ہانکنے والا) کہے گا یہ جو میری تحویل میں تھا حاضر ہے (۲۳) حکم ہوگا، تم دونوں جہنم میں ڈال دو ہر کٹے کافر، (حق سے) دشمنی رکھنے والے، (۲۴) خیر سے روکنے والے، حد سے بڑھ جانے والے اور شک میں الجھے ہوئے کو، (۲۵) جس نے اللہ کے ساتھ دوسرا معبود بنالیا تھا، پس ڈال دو اسے سخت عذاب میں (۲۶) اس کا ساتھی شیطان کہے گا: "اے ہمارے رب، میں نے اسے سرکشی پر آمادہ نہیں کیا تھا بلکہ یہ خود ہی پرلے درجے

والا + شَهِيْدٌ: گواہ، اسم صفت ہے (۲۲) لَ: بے شک: حرف تاکید ہے + كَشَفَ يَكْشِفُ: کھولنا۔ ہٹانا + غِطَاءٌ: پردہ + بَصَرٌ: دیکھنے کی قوت، نظر + حَدِيْدٌ: تیز + (۲۳) قَرِيْنٌ: ساتھی۔ دوست + عَتِيْدٌ: تیار۔ حاضر (۲۴) اَلْقٰى يُلْقِي: پھینکنا۔ ڈالنا۔ اَلْقِيَا: تم دونوں پھینک دو + كَفَّارٌ: کافر سے مبالغے کا صیغہ ہے۔ کٹا کافر یا سخت ناشکرا + عَنِيْدٌ: دشمنی رکھنے والا۔ عَنَدَ يَعْنُدُ جان بوجھ کر حق کی مخالفت کرنا۔ عَنِيْدٌ اسم صفت: دشمن حق (۲۵) مَنَّاعٌ: مَانِعٌ سے مبالغے کا صیغہ، روکنے والا + مُعْتَدٍ: حد سے گذر جانے والا + مُرِيْبٌ: شک میں پڑا ہوا۔ شک میں ڈالنے والا + مَنَّاعٍ، مُعْتَدٍ اور مُرِيْبٍ سب كَفَّارٍ

كَانَ فِي ضَلَٰلٍ بَعِيدٍ ﴿٢٧﴾ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ
إِلَيْكُم بِالْوَعِيدِ ﴿٢٨﴾ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَا أَنَا بِظَلَّامٍ
لِّلْعَبِيدِ ﴿٢٩﴾ يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُولُ هَلْ مِن ع
مَّزِيدٍ ﴿٣٠﴾ وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ ﴿٣١﴾ هَٰذَا مَا
تُوعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ ﴿٣٢﴾ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمَٰنَ بِالْغَيْبِ

کی گمراہی میں پڑا رہا" (۲۷) ارشاد ہوگا "میرے سامنے جھگڑا نہ کرو، میں تو پہلے ہی اپنی وعید تمہاری طرف بھیج چکا تھا (۲۸) میرے ہاں بات بدلی نہیں جاتی اور میں اپنے بندوں پر ذرہ برابر ظلم کرنے والا نہیں ہوں" (۲۹) اس دن (کو یاد رکھو جب) ہم جہنم سے پوچھیں گے کیا تو بھر گئی؟ اور وہ کہے گی کیا کچھ اور ہے؟ (۳۰) اور جنت متقیوں کے نزدیک لائی جائے گی، ذرا بھی دور نہیں (رہے گی) (۳۱) یہ ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا، ہر ایک توبہ کرنے والے اور (حدود الٰہی کی) حفاظت

کے بدل ہیں اس لیے کفار کی طرح مجرور ہیں (۲۷) اَطْغٰی یُطْغِی: سرکشی پر اکسانا + ضَلٰلٌ بَعِیْدٌ: دور کی گمراہی (۲۸) قَدَّمَ یُقَدِّمُ: پہلے سے بھیج دینا (۲۹) ظَلَّامٌ ظالم سے مبالغے کا صیغہ ہے۔ لیکن چونکہ اس سے پہلے حرف نفی ما آیا ہے، اس لیے اس کے معنی ہوں گے "ذرا بھی ظالم نہیں" + عَبِیْدٌ: جمع ہے عَبْدٌ کی + (۳۰) جَهَنَّمُ: غیر عربی لفظ ہے اس لیے غیر منصرف اور حالت جر میں بھی اس پر نصب آتا ہے جیسے یہاں۔ ایسا ہی لفظ فرعون ہے + اِمْتَلَأَ یَمْتَلِئُ

وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ ﴿۳۳﴾ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿۳۴﴾
لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ﴿۳۵﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ
قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ ؕ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿۳۶﴾
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ

کرنے والے کے لئے (۳۲) جو بغیر دیکھے خدائے رحمٰن سے ڈرتا رہا اور تائب دل لے کر آئے گا (۳۳) (ارشاد ہوگا) داخل ہو جاؤ اس (جنت) میں سلامتی کے ساتھ۔ وہ ہمیشہ زندہ رہنے کا دن ہوگا (۳۴) اس (جنت) میں ان کے لیے جو کچھ بھی وہ چاہیں گے، ہوگا اور ہمارے پاس ان کے لئے اور زیادہ بھی ہے (۳۵) اور ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی قوموں کو ہلاک کیا، جو کہ قوت میں ان سے زیادہ مضبوط تھیں اور جنھوں نے دنیا کے ملکوں کو چھان مارا تھا۔ کیا (جب وقت پڑا)، تو ان کو کوئی پناہ کی جگہ ملی؟ (۳۶) بے شک اس میں یاد دہانی ہے اس کے لئے جو دل رکھتا ہو اور کان لگا کر سنے

بھر جانا (۳۱) اُزْلِفَ یُزْلِفُ: نزدیک کرنا۔ اُزْلِفَتْ: لائی گئی + غَیْرَ بَعِیْدٍ: بالکل دور نہیں (۳۲) اَوَّابٌ: توبہ کرنے والا + یُوْعَدُ: وعدہ کیا گیا + اَوْعَدَ یُوْعِدُ: وعدہ کرنا (۳۳) خَشِیَ یَخْشٰی: ڈرنا + نَابَ یَنُوْبُ: توبہ کرنا مُنِیْبٌ: اسم صفت (۳۴) سَلَامٌ: امن۔ سلامتی + خَلَدَ یَخْلُدُ: ہمیشہ رہنا۔ خُلُوْد مصدر (۳۶) قَرْنٌ: نسل۔ قوم + اَشَدُّ: شدید سے اسم تفضیل بمعنی زیادہ سخت + بَطْشٌ: پکڑ۔ قوت + نَقَّبَ: کسی ملک میں زبردستی گھس جانا + بِلَادٌ: جمع ہے بَلْدَةٌ کی بمعنی شہر۔ علاقہ + مَحِیْصٌ: جائے پناہ

شَهِيْدٌ ﴿۳۷﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ
اَيَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ﴿۳۸﴾ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَ
سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ﴿۳۹﴾ وَ
مِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿۴۰﴾ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ

جب کہ وہ حاضر (متوجہ) بھی ہو' (۳۷) اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا اور ہمیں تھکاوٹ نے چھوا بھی نہیں (۳۸) پس صبر کر اس پر جو یہ کہتے ہیں' اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کرتا رہ' سورج طلوع ہونے سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے (۳۹) اور رات میں بھی اس کی تسبیح بیان کیا کر' اور سجدوں (نماز) کے بعد بھی (۴۰) اور کان لگا کر سنو جس دن پکارنے والا قریب کی جگہ سے پکارے گا' (۴۱) جس دن وہ چیخ کو ٹھیک ٹھیک سنیں گے' وہی (قبروں

(۳۷) اَلْقَى السَّمْعَ۔ کان لگا کر سننا + شَهِيْدٌ: گواہ - حاضر۔ متوجہ + لُغُوْبٌ: تھکاوٹ (۳۹) قَبْلَ: اسم ظرف زمان ہے' اس لیے منصوب (۴۰) اَدْبَار جمع ہے دُبُرٌ کی بمعنی پچھلا حصہ یا بعد میں + سُجُوْد جمع ہے سِجْدَةٌ کی (۴۱) اِسْتَمَعَ يَسْتَمِعُ: کان لگا کر سننا + نَادٰى يُنَادِيْ: پکارنا۔ مُنَادٍ: پکارنے والا (۴۲) صَيْحَةٌ: چیخ (۴۳) اَحْيٰى يُحْيِيْ: زندگی دینا + اَمَاتَ

مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿٤١﴾ يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ يَوْمُ
الْخُرُوْجِ ﴿٤٢﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ﴿٤٣﴾ يَوْمَ تَشَقَّقُ
الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ﴿٤٤﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا
ع يَقُوْلُوْنَ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ قف فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ﴿٤٥﴾

سے نکلنے کا دن ہو گا (۴۲) بے شک ہم ہی زندگی دیتے ہیں اور ہم ہی موت دیتے ہیں اور ہماری طرف سب کو لوٹنا ہے (۴۳) اس دن زمین ان (مُردوں) پر سے کھل جائے گی جب کہ وہ تیزی سے (اس میں سے نکل رہے ہوں گے، یہ اکٹھا کرنا ہمارے لیے آسان ہے (۴۴) اے نبی ہم خوب واقف ہیں ان باتوں سے جو یہ کہتے ہیں اور تو ان پر کوئی داروغہ نہیں، پس اس قرآن کے ذریعے نصیحت کرتے رہو، ہر اس شخص کو جو ڈرے میری وعید سے۔

يُمِيْتُ: موت دینا + صَارَ يَصِيْرُ: لوٹنا - پلٹنا سے مَصِيْرٌ: لوٹنے کی جگہ (۴۴) تَشَقَّقَ: کھل جانا + سِرَاعًا: جلدی میں۔ حال ہے + يَسِيْرٌ: آسان + حَشْرٌ: لوگوں کو جمع کرنا (۴۵) ذَكَّرَ يُذَكِّرُ: یاد دہانی کرانا۔ وعظ و نصیحت کرنا + جَبَّار: جبر کرنے والا - مجبور کر دینے والا۔ جَابِر سے مبالغے کا صیغہ ہے + خَافَ يَخَافُ: ڈرنا + وَعِيْدِ، وَعِيْدِىْ کی نصبی حالت۔

ایاتہا ۷۸ ﴿۵۵﴾ سُوْرَۃُ الرَّحْمٰنِ مَدَنِیَّۃٌ ﴿۹۷﴾ رکوعاتہا ۳

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلرَّحْمٰنُ ﴿۱﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ﴿۲﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ﴿۳﴾ عَلَّمَہُ
الْبَیَانَ ﴿۴﴾ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ﴿۵﴾ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ
یَسْجُدٰنِ ﴿۶﴾ وَالسَّمَآءَ رَفَعَہَا وَوَضَعَ الْمِیْزَانَ ﴿۷﴾ اَلَّا تَطْغَوْا
فِی الْمِیْزَانِ ﴿۸﴾ وَاَقِیْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِیْزَانَ ﴿۹﴾

خدائے رحمٰن، (۱) اس نے قرآن کی تعلیم دی (۲) انسان
کو پیدا کیا (۳) اسے بولنا سکھایا (۴) سورج اور چاند ایک حساب
کے پابند ہیں (۵) اور بیلیں (یا ستارے) اور درخت (اسی کو)
سجدہ کرتے ہیں (۶) اور اسی نے آسمان کو بلند کیا اور میزان رکھی
(۷) کہ تم ناپ تول میں کمی بیشی نہ کرو (۸) تول کو عدل کے ساتھ قائم
رکھو اور ترازو میں ڈنڈی نہ مارو (۹) اور اس نے زمین کو ساری مخلوقات

(۳) عَلَّمَ یُعَلِّمُ: تعلیم دینا۔ سکھانا۔ (۴) اَلْبَیَانُ: گویائی۔ فصیح گفتگو
(۵) حَسَبَ یَحْسُبُ حُسْبَانًا: حساب رکھنا۔ شمار کرنا (۶) اَلنَّجْمُ: ستارہ، بیل، بے
تنے کا پودا + سَجَدَ یَسْجُدُ: سجدہ کرنا + یَسْجُدَانِ: دونوں سجدہ کرتے ہیں
(۷) وَضَعَ یَضَعُ: رکھنا بنانا + مِیْزَان: ترازو (۸) طَغٰی یَطْغٰی: حد سے بڑھ
جانا۔ سرتابی کرنا (۹) اَقَامَ یُقِیْمُ: قائم کرنا + اَقِیْمُوْا: قائم کرو + اَلْقِسْطُ
عدل + اَخْسَرَ یُخْسِرُ: گھٹانا (۱۰) اَنَام: ساری مخلوقات (۱۱) نَاکِہَۃٌ: پھل

وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ﴿١٠﴾ فِيْهَا فَاكِهَةٌ ۙ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ
الْاَكْمَامِ ﴿١١﴾ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ﴿١٢﴾ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٣﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ
كَالْفَخَّارِ ﴿١٤﴾ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ﴿١٥﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٦﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿١٧﴾

کے لیے بچھایا (۱۰) اس میں پھل ہیں اور کھجوریں، غلافوں میں لپٹی ہوئی ہیں۔ (۱۱) اور بھوسے والے اناج بھی ہیں اور خوشبودار پھول بھی (۱۲) پس تم دونوں (اے انسانو اور جنو) اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (۱۳) اُس نے انسان کو ٹھیکرے کی طرح بجنے والی خشک مٹی سے پیدا کیا (۱۴) اور جنوں کو آگ کی لپٹ سے پیدا کیا (۱۵) پس تم اپنے رب کے کن کن عجائب قدرت کو جھٹلاؤ گے؟ (۱۶) دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کا رب (وہی

+ النَّخْلُ: کھجور کا درخت + اَکْمَامُ: جمع ہے کِمٌّ کی بمعنی غلاف جو پھلوں پر ہوتا ہے (۱۲) اَلْحَبُّ: دانہ + اَلْعَصْفُ: پتے۔ تنکے۔ بھوسا + اَلرَّیْحَانُ: خوشبودار پھول + آلَآءُ: نعمتیں۔ کمالات۔ عجائبات۔ اوصاف۔ کرشمے، شانیں وغیرہ۔ (۱۴) اَلصَّلْصَالُ: خشک مٹی + اَلْفَخَّارُ: ٹھیکرے کی طرح کھنکھنانے والی خشک مٹی، ٹھیکرا۔ (۱۵) اَلْجَآنُّ: اسم جمع ہے جِنّ کا + اَلْمَارِجُ: بہت بھڑکنے والا شعلہ، بے دھوئیں کا انگارہ۔ لپٹ (۱۷) مَشْرِقَیْنِ: دو مشرق۔ مشرق کے دونوں اطراف + مَغْرِبَیْنِ: دو مغرب۔ مغرب کے دونوں اطراف (۱۹)

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۝
بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝
يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ۝ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۝

ہے) (۱۷) پس تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو جھٹلاؤ گے؟
(۱۸) اس نے دو دریا چلائے جو ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں
(۱۹) (لیکن) دونوں کے درمیان ایک پردہ ہے جس سے وہ
تجاوز نہیں کر سکتے (۲۰) پس تم خدا کے کن کن عجائب کو جھٹلاؤ گے؟
(۲۱) ان دونوں سمندروں سے موتی اور مونگے برآمد ہوتے ہیں تو
تم اپنے رب کے کن کن کمالات کو جھٹلاؤ گے؟ (۲۳) اور اسی کے
اختیار میں ہیں سمندر میں پہاڑوں کی مانند اونچے اٹھے ہوئے جہاز۔

(۲۰) مَرَجَ يَمْرُجُ: کھلا چھوڑ دینا۔ چلانا + اِلْتَقٰى يَلْتَقِي: چیزوں کا ملنا
بَيْنَهُمَا: ان دو کے درمیان۔ بَيْنَ: ظرف مکان ہے، اس لیے منصوب
+ بَرْزَخٌ: دو چیزوں کے درمیان کی روک۔ پردہ + بَغٰى يَبْغِي: دست
درازی کرنا۔ حد سے بڑھ جانا (۲۲) اَللُّؤْلُؤُ: موتی + اَلْمَرْجَان: مونگے (۲۴)
اَلْجَوَار: جہاز۔ کشتیاں + جمع ہے اَلْجَارِيَة کی بمعنی کشتی۔ اَلْمُنْشَئٰتُ: جمع ہے
اَلْمُنْشَئَة (بمعنی بلند کی ہوئی) صفت ہے اَلْجَوَارِ کی۔ اَلْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ: اونچی
اونچی کشتیاں + اَلْاَعْلَامُ: جمع ہے۔ اَلْعَلَمُ کی بمعنی اونچا پہاڑ (۲۶) عَلَيْهَا:

ع فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝
وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلَّ
يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ سَنَفْرُغُ
لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

(۲۴) پس تم اپنے رب کی کن کن کرامات کو جھٹلاؤ گے؟ (۲۵) ہر چیز جو اس زمین پر ہے فانی ہے (۲۶) اور صرف تیرے رب کی جلیل وکریم ذات باقی رہ جائے گی (۲۷) پس تم اپنے رب کی کن کن شانوں کو جھٹلاؤ گے؟ (۲۸) جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے اسی سے مانگتا ہے۔ وہ ہر روز ایک نئی شان میں ہے (۲۹) پس تم اپنے رب کے کن کن اوصافِ حمیدہ کو جھٹلاؤ گے؟ (۳۰) اے دونوں (مخلوق یعنی جن وانس کہ زمین کا بوجھ ہو) ہم عنقریب تم سے بازپرس کے لیے فارغ ہوئے جاتے ہیں (۳۱) تو تم دونوں رب کی کن کن شانوں کو جھٹلاؤ گے؟ (۳۲) اے جنوں اور انسانوں

اُس پر، یعنی زمین پر + فَانٍ : فانی (۲۷) بَقِیَ یَبْقٰی : باقی رہنا + وَجْهُ : چہرہ، ذات + ذُوالْجَلٰلِ : جلال والی یہ وَجْهُ کی صفت ہے (۲۹) سَئَلَ یَسْئَلُ مانگنا : كُلَّ يَوْمٍ : ہر روز + شَاْنٍ : حالت، شان، عالم (۳۱) فَرَغَ يَفْرُغُ : فارغ ہونا + اَلثَّقَلُ : بوجھ + اَلثَّقَلَانِ : دو بوجھ جن اور انسان جو جماعتی حیثیت سے

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ
اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ۚ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا
بِسُلْطٰنٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا
شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَاۤءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً

کے گروہ تم یہ کر سکو کہ آسمانوں اور زمین کی حدود سے باہر نکل جاؤ
تو نکل بھاگو۔ تم پروانہ راہداری کے بغیر نہیں نکل سکو گے (۳۳) تو تم
اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (۳۴) تم پر آگ کا شعلہ
پھینکا جائے گا۔ اور دھواں بھی تو تم مقابلہ نہیں کر سکو گے۔ (۳۵) پس
تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو جھٹلاؤ گے (۳۶) پس جب آسمان
پھٹ جائے گا اور لال چمڑے کی طرح سرخ ہو جائے گا (۳۷) تو تم

بھاری بوجھ بن جاتے ہیں۔ (۳۳) اَلْمَعْشَرُ: جماعت + نَفَذَ يَنْفُذُ: آگے
نکل جانا + اَقْطَارٌ: جمع ہے قُطْرٌ کی بمعنی۔ سمت۔ اطراف۔ اَلسُّلْطَانُ: قدرت
حُجّت۔ پروانہ راہداری۔ اختیار (۳۵) اَرْسَلَ يُرْسِلُ: بھیجنا۔ يُرْسَلُ: مضارع
مجہول ہے + شُوَاظٌ: بغیر دھوئیں کا شعلہ + نُحَاسٌ: بغیر آگ کے دھواں۔
اِنْتَصَرَ يَنْتَصِرُ: غالب ہونا۔ بچنا۔ مقابلے میں کامیاب ہونا۔ (۳۷)
اِنْشَقَّ يَنْشَقُّ: پھٹ جانا۔ شگاف پڑ جانا + وَرْدَةٌ: گلاب کا پھول۔ سرخ

كَالدِّهَانِ ﴿٣٧﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٨﴾ فَيَوْمَئِذٍ
لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ﴿٣٩﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٠﴾ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ
بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ﴿٤١﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٢﴾
هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٤٣﴾ يَطُوْفُوْنَ

اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (۳۸) پس اس دن کسی انسان یا جن سے اس کے گناہ کے متعلق پوچھا نہیں جائے گا (یعنی اسکی ضرورت ہی نہ ہوگی) (۳۹) تو تم اپنے رب کی کن کن شانوں کا انکا ر کروگے؟ (۴۰) مجرم اپنے چہروں سے پہچانے جائیں گے۔ اور پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے پکڑ کر گھسیٹے جائیں گے (۴۱) اس وقت تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (۴۲) (کہا جائے گا) یہ وہی جہنم ہے جسے مجرم جھٹلایا کرتے تھے (۴۳) وہ گردش کرتے رہیں گے اس (جہنّم) اور (اس کے) سخت کھولتے ہوئے پانی کے درمیان

رنگ۔ اَلدِّهَانُ: سرخ چمڑہ (۳۹) سَأَلَ يَسْئَلُ: طلب کرنا سوال کرنا۔ پوچھنا + اَلذَّنْبُ: گناہ۔ خطا + (۴۱) عَرَفَ يَعْرِفُ: جاننا۔ پہچاننا + سِيْمَا: حلیہ۔ چہرہ + اَلنَّوَاصِيْ: جمع اَلنَّاصِيَةُ کی، ماتھے پر لٹکے ہوئے بال + اَلْاَقْدَامُ جمع ہے اَلْقَدَمُ کا بمعنی پاؤں + اَخَذَ يَاْخُذُ: پکڑنا۔ يُؤْخَذُ: مضارع مجہول ہے + (۴۳) كَذَّبَ يُكَذِّبُ تَكْذِيْبًا: جھٹلانا (۴۴) طَافَ يَطُوْفُ: گردش

بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيمٍ آنٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ ع
وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبَانِ ۝ ذَوَاتَا أَفْنَانٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝
فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝
فِيهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا

(۴۴) تو پھر تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (۴۵) اور اس کے لیے جو اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے (کے خیال) سے ڈرتا ہے دو باغ ہوں گے (۴۶) تو تم اپنے رب کے کن کن انعامات کو جھٹلاؤ گے؟ (۴۷) دونوں باغ کثیر شاخوں والے ہوں گے (۴۸) تو تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (۴۹) ان باغوں میں بہتے ہوئے دو چشمے ہوں گے۔ (۵۰) تو تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (۵۱) ان میں ہر قسم کے پھلوں کی دو دو قسمیں ہوں گی۔ (۵۲) تو تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (۵۳) وہ لوگ ایسے

کرنا۔ چکر لگانا + حَمِيمٌ: کھولتا ہوا پانی + آنٍ: بہت گرم (۴۶) خَافَ يَخَافُ: ڈرنا + مَقَامٌ: کھڑا ہونا۔ کھڑے ہونے کی جگہ۔ یہاں پہلے معنوں میں ہے + جَنَّتَانِ: دو جنتیں۔ دو باغ (۴۸) أَفْنَانٌ: جمع ہے فَنَنٌ کی بمعنی سیدھی شاخ + ذَوَاتَا: والے (۵۰) عَيْنَانِ: دو عین یعنی دو چشمے + تَجْرِيَانِ: جاری۔ رواں (۵۲) زَوْجَانِ: دو قسمیں (۵۴) مُتَّكِئِينَ: تکیہ لگائے ہوئے + فُرُشٌ

تُكَذِّبٰنِ ۝ مُتَّكِئِيْنَ عَلٰى فُرُشٍۢ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ
وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝
فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا
جَآنٌّ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ
وَالْمَرْجَانُ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ هَلْ جَزَآءُ

بچھونوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے جن کے استر دبیز ریشم کے ہوں گے۔ اور دونوں باغوں کے پھل ان کی دسترس میں ہوں گے (۵۴) تو تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (۵۵) ان میں شرمیلی نگاہوں والی (حوریں) ہوں گی جنہیں ان جنتیوں سے پہلے کسی انسان یا جن نے چھوا تک نہ ہوگا۔ (۵۶) تو تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (۵۷) (وہ حوریں) گویا یاقوت اور مونگے ہوں گی۔ (۵۸) تو تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (۵۹) کیا احسان کا بدلہ احسان کے سوا کچھ اور ہوتا ہے؟ (۶۰) تو تم اپنے رب کے کن کن احسانات کو جھٹلاؤ گے؟ (۶۱) اور ان دو کے علاوہ دو باغ اور ہوں گے (۶۲) تو

جمع ہے فَرْشٌ کا بمعنی بچھونا + بَطَائِنُ: جمع ہے بِطَانَۃٌ بمعنی استر + اِسْتَبْرَقٌ دبیز ریشم کا کپڑا + دَنَا یَدْنُوْ: نزدیک ہونا، دَانٍ، اسم فاعل بمعنی قریب ٭ جَنَا: پھل۔ ثمر (۵۶) اَلطَّرْفُ: آنکھ + قَصَرَ یَقْصِرُ: محدود کرنا + قَاصِرَۃُ الطَّرْفِ: نیچی آنکھ رکھنے والی عورت + طَمَثَ یَطْمِثُ: چھونا + قَبْلَهُمْ: ان (جنتیوں) سے پہلے + (۵۸) کَاَنَّهُنَّ: جیسے کہ وہ ہوں۔ گویا وہ ہوں گی (۶۲) مِنْ دُوْنِهِمَا: ان

الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ ۚ فَبِأَيِّ آلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝
وَمِنْ دُونِهِمَا جَنَّتَانِ ۚ فَبِأَيِّ آلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝
مُدْهَآمَّتَانِ ۚ فَبِأَيِّ آلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ فِيهِمَا
عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ ۚ فَبِأَيِّ آلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ فِيهِمَا
فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ ۚ فَبِأَيِّ آلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝
فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ ۚ فَبِأَيِّ آلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝

تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟(۶۳) دو سرسبز باغ۔
(۶۴) توتم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟(۶۵) ان میں
دو چشمے ہوں گے، ابلتے ہوئے (۶۶) توتم اپنے رب کی کن کن نعمتوں
کو جھٹلاؤ گے؟(۶۷) ان میں میوے ہوں گے اور کھجوریں اور انار (۶۸)
توتم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟(۶۹) ان نعمتوں کے
درمیان خوبصورت اور خوب سیرت حوریں ہوں گی (۷۰) توتم اپنے
رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟(۷۱) حوریں خیموں میں مقیم (۷۲)

دو کے علاوہ + جَنَّتَانِ: دو باغ۔ تثنیہ ہے۔ اور حالت فاعلی میں + (۶۴)
مُدْهَآمَّةٌ: سرسبز باغ (۶۶) نَضَّاخَةٌ: ابلتا ہوا (چشمہ)۔ (۷۰) خَيْرَاتٌ:
جمع ہے خَيْرَةٌ کی جو مونث ہے خَيْرٌ کا بمعنی بہت خوبیوں والی۔ نیک سیرت
+ حِسَانٌ: جمع ہے حَسَنَةٌ کی بمعنی خوبصورت عورت۔ حور (۷۲) قَصَر

حُورٌ مَّقْصُورٰتٌ فِي الْخِيَامِ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ۚ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ۚ
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۚ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ
خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
ع تُكَذِّبٰنِ ۚ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۚ

تو تم اپنے رب کے کن کن انعامات کو جھٹلاؤ گے؟ (۷۳) اُنہیں ان جنتیوں سے پہلے نہ کسی انسان نے چھوا ہوگا۔ اور نہ کسی جن نے (۷۴) تو تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (۷۵) وہ لوگ سبز چاندنیوں اور نادر قالینوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے (۷۶) تو تم اپنے رب کے کن کن انعامات کو جھٹلاؤ گے؟ (۷۷) تیرے عظمت والے اور احسان والے رب کا نام بڑا بابرکت ہے۔ (۷۸)

یَقْصِرُ: محفوظ کرنا۔ بند کرنا + اس سے مَقْصُوْرَۃٌ اسم مفعول ہے اور مَقْصُوْرَاتٌ اس کی جمع ہے یعنی محفوظ کی ہوئی + (۷۶) رَفْرَفٌ: فرش۔ چاندنی + خُضْرٌ: سبز + عَبْقَرِیٌّ: نادر اور قیمتی چیز۔ نفیس قالین (۷۸) تَبٰرَکَ: برکت والا ہوا + ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ: جلال والا اور بزرگی والا۔ رَبِّ کی صفت ہے جو جرّی حالت میں ہے، اس لیے ذِی (ذُو کی جرّی حالت) آیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۝
خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۝ إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا ۝ وَبُسَّتِ
الْجِبَالُ بَسًّا ۝ فَكَانَتْ هَبَاءً مُّنْبَثًّا ۝ وَكُنْتُمْ أَزْوَاجًا

جب واقع ہونے والی واقع ہو جائیگی۔(۱) کوئی اس کے وقوع کو جھٹلانے والا نہیں ہوگا۔(۲) وہ تہ و بالا کرنیوالی ہوگی۔(۳) جب سارا کرہ ارض خوب متزلزل ہو جائے گا (۴) اور پہاڑ اس طرح ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے (۵) کہ پراگندہ غبار بن کر رہ جائیں گے (۶) اور تم اس وقت تین گروہ ہو جاؤ گے

(۱) اَلْوَاقِعَةُ: ضرور واقعہ ہو جانے والی، مراد قیامت + اِذَا وَقَعَتْ: جب واقع ہو جائے گی۔ اِذَا کی وجہ سے ماضی میں مستقبل کے معنی پیدا ہوئے چونکہ اَلْوَاقِعَةُ مونث ہے اسلیے فعل مونث آیا ہے (۲) وَقْعَةٌ: واقع ہونا + کَاذِبَةٌ جھوٹ بولنے والا نفس (۳) خَافِضَةٌ: پست کرنے والی + رَافِعَةٌ: بلند کرنے والی (۴) رَجَّ يَرُجُّ: ہلنا۔ ہلانا + رَجًّا: مفعول مطلق، خوب ہلنا (۵) بَسَّ يَبُسُّ: ریزہ ریزہ کرنا + بَسًّا: ریزہ ریزہ۔ مفعول مطلق (برائے تاکید) ہے۔ اس لیے منصوب (۶) هَبَاءٌ: غبار۔ بگولہ + اِنْبَثَّ: غبار کا اڑنا۔ مُنْبَثٌّ: اڑتا ہوا، منتشر۔ هَبَاءً کی صفت ہے۔ هَبَاءً مُّنْبَثًّا، مرکب توصیفی۔ کَانَتْ کی خبر ہے، اس لیے منصوب + (۷) اَزْوَاجًا: جمع زوج کی بمعنی گروہ +

ثُلٰثَةً ۝ فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝ وَ اَصْحٰبُ
الْمَشْئَمَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝ وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ
الْمُقَرَّبُوْنَ ۝ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝
وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۝ مُّتَّكِئِيْنَ
عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ۝ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۝

پس کچھ دائیں بازو والے ہونگے، دائیں بازو والوں (کی خوش نصیبی) کا کیا کہنا! (۸) اور کچھ بائیں بازو والے ہوں گے - بائیں بازو والوں (کی بدبختی) کا کیا کہنا۔ (۹) اور سبقت لیجانے والے، وہ تو سبقت کرنیوالے ہی ہیں (۱۰) وہی تو مقرب ہونگے۔ (۱۱) نعمت بھری جنتوں میں۔ (۱۲) ان میں اگلوں میں سے ایک بڑی جماعت ہوگی۔ (۱۳) اور پچھلوں میں سے کم لوگ ہوں گے۔ (۱۴) جڑاؤ تختوں پر۔ (۱۵) تکیے لگائے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے (۱۶) ان کے اردگرد ابدی لڑکے چکر لگائیں گے (۱۷) جاری چشمے (کی شراب) سے بھرے ہوئے پیالے

(۸) مَیْمَنَةٌ: دایاں بازو + (۹) مَشْئَمَةٌ: بایاں بازو (۱۰) سَابِقٌ: آگے نکل جانے والا (۱۲) نَعِیْمٌ: آسودہ حالی۔ نعمتوں کی بھرمار (۱۳) ثُلَّةٌ ایک بڑی جماعت + (۱۴) قَلِیْلٌ: تھوڑے (۱۵) سُرُرٌ: جمع ہے سریر کی بمعنی تخت + مَوْضُوْنَةٌ: مرصع۔ جڑاؤ (۱۶) اِتَّکَأَ یَتَّکِئُ: تکیہ لگا کر بیٹھنا + تَقَابَلَ یَتَقَابَلُ: ایک دوسرے کے مقابل ہونا۔ مُتَقَابِلٌ: اسم فاعل۔ (۱۷) طَافَ یَطُوْفُ: اردگرد پھرنا + وِلْدَانٌ: جمع ہے وَلَدٌ کی بمعنی لڑکا + خَلَّدَ یُخَلِّدُ: ابدی کرنا۔ مُخَلَّدٌ اسم مفعول۔ ابدی یعنی جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے

بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ ۙ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿١٨﴾ لَّا يُصَدَّعُوْنَ
عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ﴿١٩﴾ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَ
لَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿٢١﴾ وَحُوْرٌ عِيْنٌ ﴿٢٢﴾ كَاَمْثَالِ
اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ﴿٢٣﴾ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٤﴾
لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ﴿٢٥﴾ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا

اور جگ اور ساغر لیے ہوئے (۱۸) جس (کے پینے) سے نہ درد سر ہوگا اور نہ ہی وہ بدمست ہوں گے (۱۹) اور پھل جو وہ پسند کریں گے (۲۰) اور پرندوں کا گوشت جو انہیں مرغوب ہوگا (۲۱) اور ان کے لیے خوبصورت بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ہوں گی (۲۲) جیسے حفاظت سے رکھے ہوئے موتی (۲۳) یہ سب کچھ ان کے اعمال کا بدلہ ہوگا۔ (۲۴) اس میں وہ کوئی بے ہودہ کلام یا گناہ کی بات نہیں سنیں گے۔ (۲۵) بس سلام ہی سلام کی آواز ہوگی (۲۶) اور داہنے

+ (۱۸) اَکْوَابٌ جمع ہے کُوْبٌ کی بمعنی بے دستہ کا کوزہ۔ پیالہ + اَبَارِیْقُ جمع ہے اِبْرِیْقٌ کی بمعنی لوٹا۔ جگ + کَاْسٌ: پیالہ + مَعِیْنٌ: خالص شراب پانی کا چشمہ + (۱۹) صُدِّعَ: درد سر میں مبتلا ہوا۔ یُصَدَّعُ، یُصَدَّعُوْنَ: فعل مضارع مجہول۔ اَنْزَفَ یُنْزِفُ: عقل جاتی رہنا۔ بدمست ہونا (۲۰) تَخَیَّرَ یَتَخَیَّرُ: چن لینا، پسند کر لینا۔ (۲۱) اِشْتَهٰی یَشْتَهِیْ: خواہش کرنا (۲۲) عِیْنٌ: جمع ہے عَیْنَاءُ کا بمعنی بڑی بڑی آنکھوں والی عورت + حُور (۲۳) کَنَّ یَکُنُّ: چھپانا مکنون: پوشیدہ اسم مفعول (۲۵) تَاْثِیْمًا: گناہ کی بات (۲۶) سَلٰمًا سَلٰمًا: سلام ہی

سَلٰمًا ۝ وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۝ فِيْ
سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ۝ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۝ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۝
وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ۝ وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ۝ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّ
لَا مَمْنُوْعَةٍ ۝ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ۝ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ
اِنْشَآءً ۝ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ۝ عُرُبًا اَتْرَابًا ۝ لِّاَصْحٰبِ

بازو والے۔ داہنے بازو والے کیا (ہی) خوش نصیب ہوں گے
(۲۷) وہ ہوں گے بے خار بیریوں میں۔ (۲۸) اور تہ بہ تہ چڑھے ہوئے
کیلوں میں (۲۹) اور دور تک پھیلے ہوئے سائے میں (۳۰) اور
متواتر رواں پانی (۳۱) اور پھلوں کی کثرت میں (۳۲) جو نہ ختم ہونے
والے ہوں گے اور نہ ان کی روک ٹوک ہوگی۔ (۳۳) اور اونچے
اونچے بچھونے ہوں گے (۳۴) ہم نے ان کی بیویوں کو خاص اٹھان
پر اٹھایا ہوگا (۳۵) اور ہم انھیں (نوجوان) کنواریاں رکھیں گے (۳۶)
محبوبہ اور (اپنے شوہروں کی) ہم سن (۳۷) (یہ سب کچھ ہوگا)

سلام، ہر وقت، ہر طرف سے (۲۸) سِدْرٌ: بیری کا درخت + مَخْضُوْدٌ: بغیر کانٹے
کے (۲۹) اَلطَّلْحُ: کیلے کا درخت + مَنْضُوْدٌ: تہ بہ تہ ہونا (۳۰) اَلظِّلُّ: سایہ +
مَمْدُوْدٌ: پھیلا ہوا (۳۱) مَسْكُوْبٌ: بہتا ہوا پانی (۳۴) فُرُشٌ: جمع فِرَاشٌ کی بمعنی
بچھونا (۳۵) اَنْشَاَ يُنْشِئُ: پیدا کرنا، اٹھانا (۳۶) اَبْكَارٌ: جمع ہے بِكْرٌ کی بمعنی
نوجوان کنواری (۳۷) عُرُبًا: جمع ہے عَرُوْبٌ کی بمعنی دل ربا محبوبہ + اَتْرَابًا: ہم عمر۔ جمع

الْيَمِينِ ۝ ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ ۝ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ۝ ع
وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ ۵ مَا أَصْحَابُ الشِّمَالِ ۝ فِي سَمُومٍ وَحَمِيمٍ ۝
وَظِلٍّ مِّن يَحْمُومٍ ۝ لَّا بَارِدٍ وَلَا كَرِيمٍ ۝ إِنَّهُمْ
كَانُوا قَبْلَ ذَٰلِكَ مُتْرَفِينَ ۝ وَكَانُوا يُصِرُّونَ عَلَى
الْحِنثِ الْعَظِيمِ ۝ وَكَانُوا يَقُولُونَ ۵ أَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا

دائیں بازو والوں کے لیے (۳۸) (ان میں) اگلوں میں سے بھی بہت ہوں گے۔ (۳۹) اور پچھلوں میں سے بھی بہت (۴۰) اور بائیں بازو والے۔ بائیں بازو والے کیسے (بدبخت) ہوں گے! (۴۱) وہ لُو کی لپیٹ اور کھولتے ہوئے پانی میں ہوں گے۔ (۴۲) اور کالے دھوئیں کے سائے میں (۴۳) جو نہ ٹھنڈا ہوگا اور نہ ہی آرام دہ (۴۴) یہ لوگ اس (انجام کو پہنچنے) سے پہلے خوش حال تھے۔ (۴۵) اور گناہ عظیم پر اصرار کرتے تھے (۴۶) اور کہتے تھے، کیا جب ہم مر جائیں گے

ہے تَرِبَ کی + (۴۲) سَمُوْمٌ: لُو۔ گرم ہوا + حَمِیْمٌ: کھولتا ہوا پانی (۴۳) یَحْمُوْمٌ: کالا دُھواں (۴۴) بَارِدٌ: ٹھنڈا + کَرِیْمٌ: فرحت بخش۔ آرام دہ (۴۵) اَلْمُتْرَفُ: خوش حال۔ نعمتوں میں پلا ہوا + (۴۶) اَصَرَّ یُصِرُّ: اصرار کرنا + اَلْحِنْثُ: بڑا گناہ (۴۷) مَاتَ یَمُوْتُ: مرنا + مِتْنَا: ہم مر گئے + عِظَامٌ: جمع ہے عَظْمٌ کا بمعنی ہڈی + تُرَابٌ:

تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ۝
قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ۝ لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ اِلٰى
مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۝ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ
الْمُكَذِّبُوْنَ ۝ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ۝
فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۝ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ۝

اور مٹی ہو جائیں گے اور صرف ہڈیوں کا پنجر ہوں گے تو پھر ہم اُٹھا کھڑے کئے جائیں گے؟ (۴۷) اور کیا ہمارے گذرے ہوئے باپ دادا بھی؟ (۴۸) (اے نبی) کہہ دو کہ یقیناً اگلے اور پچھلے (۴۹) سب اکھٹے کئے جائیں گے ایک معین دن جس کا وقت مقرر ہے (۵۰) پھر تم، اے گمراہو اور جھٹلانے والو، (۵۱) شجر زقوم کی غذا کھانے والے ہو گے (۵۲) پس اسی سے تم اپنے پیٹ بھرو گے۔ (۵۳) اور اس پر کھولتا ہوا پانی پیو گے (۵۴) اور ایسے پیو گے جیسے پیاس کی بیماری والا

مٹی + بَعَثَ یَبْعَثُ: اٹھانا۔ مَبْعُوْثٌ اسم مفعول (۵۰) مِیْقَاتٌ: مقررہ وقت (۵۱) اَلضَّالُّ: گمراہ + کَذَّبَ یُکَذِّبُ: جھٹلانا۔ مُکَذِّبٌ: جھٹلانے والا (۵۲) اَکَلَ یَاْکُلُ: کھانا۔ آکِلٌ: کھانے والا + زَقُّوْمٌ: تھوہر + (۵۳) مَلَاَ یَمْلَاُ: بھرنا۔ مَالِئُوْنَ: بھرنے والے + بُطُوْنٌ: جمع ہے بَطْنٌ کی بمعنی شکم (۵۵) اَلشُّرْبُ: پینے کا انداز سیراب ہونے کی مقدار پانی + اَلْھِیْمُ: جمع ہے ھَیْمَاءُ کا جو مونث ہے اَلْاَھْیَمُ کا بمعنی ہیام کی بیماری والا جس میں سخت پیاس لگتی ہے۔ یہ بیماری عموماً اونٹوں کو ہوتی ہے (۵۶)

فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ۝ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ۝ نَحْنُ
خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ۝ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ۝
ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ۝ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ
الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ۝ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ
وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ

اونٹ (۵۵) روزِ جزا (بائیں بازو والوں کی) یہ پہلی ضیافت ہوگی
(۵۶) ہم نے تمہیں پیدا کیا، پھر تم کیوں تصدیق نہیں کرتے؟ (۵۷)
تو کیا تم نے دیکھا ہے (غور کیا ہے) کہ یہ جو تم نطفہ ڈالتے ہو (۵۸)
کیا تم اس سے بچہ بناتے ہو یا ہم اس کے خالق ہیں؟ (۵۹) ہم نے
تمہارے درمیان (ہر ایک کے لیے) موت مقدر کی ہے اور ہم اس
سے عاجز نہیں (۶۰) کہ تمہاری جگہ تمہارے جیسے آدمی پیدا کر دیں اور
اور تمہیں اٹھائیں اس عالم میں جس کو تم نہیں جانتے (۶۱) اپنی پہلی

نُزُلٌ: پہلی ضیافت + یَوْمُ الدِّیْن۔ روزِ جزا + یَوْمَ ظرف ہے، اس لیے منصوب ہے۔
(۵۷) صَدَّقَ یُصَدِّقُ: تصدیق کرنا (۵۸) اَمْنٰی یُمْنِی: ٹپکانا نطفہ ڈالنا + (۵۹)
خَلَقَ یَخْلُقُ: پیدا کرنا (۶۰) قَدَّرَ یُقَدِّرُ: تقدیر کرنا۔ اندازہ مقرر کرنا + سَبَقَ
یَسْبُقُ: آگے بڑھ جانا۔ غالب آنا + مَسْبُوْقٌ: مغلوب (۶۱) بَدَّلَ یُبَدِّلُ:
بدل دینا + اَنْشَاَ یُنْشِئُ: پیدا کرنا۔ اٹھانا (۶۲) اَلنَّشْاَۃُ: پیدائش + اِذَّکَّرَ

الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿۶۳﴾
ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿۶۴﴾ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ
حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿۶۵﴾ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ بَلْ
نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۶۷﴾ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِىْ تَشْرَبُوْنَ ﴿۶۸﴾
ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿۶۹﴾ لَوْ

پیدائش کو تم بلاشبہ جانتے ہو، تو تم اس سے نصیحت کیوں نہیں
پکڑتے؟ (۶۲) تو کیا تم نے دیکھا ہے (غور کیا ہے) کہ یہ جو تم بیج ڈالتے
ہو (۶۳) اسے تم اگاتے ہو یا اگانے والے ہم ہیں؟ (۶۴) اگر ہم چاہیں
تو اِن (کھیتوں) کو بھس بنا دیں اور تم بیٹھے باتیں بناتے رہ جاؤ (۶۵)
کہ ہم پر تو (اُلٹا) تاوان پڑ گیا (۶۶) بلکہ ہم تو محروم رہ گئے (۶۷) کیا
تم نے اس پانی پر غور کیا ہے جو تم پیتے ہو؟ (۶۸) کیا تم نے اسے بادل
سے برسایا یا اس کے برسانے والے ہم ہیں؟ (۶۹) اگر ہم

يَذَّكَّرُ: نصیحت پکڑنا (۶۳) حَرَثَ يَحْرُثُ: بیج ڈالنا (۶۴) زَرَعَ يَزْرَعُ: کھیتی اُگانا
+ زَارِعٌ: کھیتی اُگانے والا۔ (۶۵) لَوْ نَشَآءُ: اگر ہم چاہیں + حُطَامٌ: بھس + ظَلَّ:
ہمیشہ رہنا۔ رہ جانا + ظَلْتُمْ: تم رہ جاتے + تَفَكَّهَ يَتَفَكَّهُ: باتیں بنانا (۶۶) مُغْرَمٌ:
قرض دار۔ تاوان دینے والا (۶۸) شَرِبَ يَشْرَبُ: پینا (۶۹) اَلْمُزْنُ: بادل (۷۰)

نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ اَفَرَءَيْتُمُ
النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ﴿٧١﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ
الْمُنْشِـُٔوْنَ ﴿٧٢﴾ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ﴿٧٣﴾
فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٧٤﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿٧٥﴾ ع
وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿٧٦﴾ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿٧٧﴾

چاہیں تو اسے کھاری بنا دیں پس تم شکر کیوں نہیں ادا کرتے ؟
(۷۰) تو کیا تم نے آگ پر غور کیا ہے جو تم سلگاتے ہو؟ (۷۱) کیا
تم نے اس کا درخت پیدا کیا ہے یا اس کے پیدا کرنے والے
ہم ہیں ؟ (۷۲) ہم نے اسے ایک یاد دہانی کا ذریعہ بنایا ہے
اور صحرا کے مسافروں کے لیے منفعت بخش چیز (۷۳) پس
(اے نبی) تسبیح بیان کر اپنے رب عظیم کے نام کی۔ (۷۴) پس نہیں
(ایسا نہیں) میں قسم کھاتا ہوں ستاروں کے گرنے کے ٹھکانوں
کی (۷۵) اور اگر تم سمجھو تو یہ ایک عظیم قسم ہے (۷۶) بے شک
یہ عظمت والا قرآن ہے (۷۷) ایک محفوظ کتاب میں (۷۸) سوائے

اُجَاجًا : کھاری ۔ شَكَرَ يَشْكُرُ : شکر ادا کرنا (۷۱) اَوْرٰى يُوْرِيْ : آگ بھڑکانا
+ تُوْرُوْنَ : تم سلگاتے ہو (۷۲) مُنْشِـُٔوْنَ : اگانے والے (۷۳) تَذْكِرَةً : یاد دہانی
+ مَتَاعًا : منفعت بخش چیز + مُقْوِيْنَ : صحراؤں اور چٹیل میدانوں میں سفر کرنے والے
(۷۴) سَبِّحْ : تسبیح بیان کر + سَبَّحَ يُسَبِّحُ : تسبیح بیان کرنا + (۷۵) اَقْسَمَ يُقْسِمُ :
قسم کھانا + مَوَاقِعُ : جمع ہے مَوْقَعٌ کی بمعنی گرنے کی جگہ + وَقَعَ يَقَعُ : گرنا (۷۸)

فِي كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ۝ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۝
تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ
مُّدْهِنُوْنَ ۝ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ۝
فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ۝ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ۝
وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ۝
فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ۝ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ

مطہرین (پاک فرشتوں) کے اسے کوئی چھو نہیں پاتا (۷۹) ربُّ العالمین کا نازل کیا ہوا ہے (۸۰) تو کیا تم اس کلام سے بے پروائی برتتے ہو؟ (۸۱) اور اپنا رزق (حصہ) اس کو بناتے ہو کہ اسے جھٹلا جائے؟ (۸۲) تو ایسا کیوں نہیں کہ جب (مرنے والے کی) جان حلق تک پہنچ چکتی ہے (۸۳) اور تم اس وقت دیکھ رہے ہوتے ہو (۸۴) اور ہم تمھاری نسبت اس کے زیادہ قریب ہوتے ہیں مگر تم ہمیں نہیں دیکھتے (۸۵) اور تم کسی کے محکوم نہیں (۸۶) تو

کَنَّ یَکُنُّ: چھپانا + مَکْنُوْن: پوشیدہ۔ محفوظ (۷۹) مَسَّ یَمُسُّ: چھونا + مُطَھَّرُوْنَ: پاک فرشتے مراد ہے (۸۰) تَنْزِیْلٌ: نازل کردہ (۸۱) مُدْھِنٌ: بے پرواہ۔ توجہ نہ دینے والا (۸۴) حِیْنَئِذٍ: اس وقت + نَظَرَ یَنْظُرُ: دیکھنا (۸۶)

كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝
فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ۝ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ
مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ
الْيَمِيْنِ ۝ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ۝
فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ۝ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ۝ اِنَّ هٰذَا
لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ۝ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝ ع

اس روح کو واپس کیوں نہیں لے آتے، اگر تم سچے ہو؟ (۸۷) پھر اگر وہ (مرنے والا) مقربین میں سے ہوا (۸۸) تو اس کے لیے راحت اور اچھا رزق اور نعمتوں بھری جنت ہے (۸۹) اور اگر وہ دائیں طرف والوں میں سے ہوا (۹۰) (تو کہا جائیگا) سلام ہو تجھ پر، تو اصحاب یمین میں سے ہے۔ (۹۱) اور اگر وہ جھٹلانے والے گمراہ لوگوں میں سے ہوا۔ (۹۲) تو اس کی ضیافت ہوگی کھولتا ہوا پانی (۹۳) اور دوزخ میں داخل ہونا (۹۴) بے شک یہ قطعی اور یقینی بات ہے۔ (۹۵) پس (اے نبی) اپنے رب عظیم کے نام کی تسبیح بیان کر (۹۶)

مَدِيْنٌ: ماتحت، محکوم (۸۸) مُقَرَّبٌ: قرب والا (۸۹) رَوْحٌ: آرام۔ راحت + رَيْحَانٌ: روزی۔ رزق + نَعِيْمٌ: نعمت بھرا۔

آياتها ۲۹ (۵۷) سورة الحديد مدنية (۹۴) ركوعاتها ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝
لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَ
الْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ

خدا کی تسبیح بیان کی ہے ہر اس چیز نے جو آسمانوں اور زمین میں ہے، اور وہ زبردست اور دانا ہے (۱) آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اسی کی ہے۔ وہی زندگی بخشتا اور موت دیتا ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (۲) وہی اول بھی ہے اور آخر بھی۔ وہی ظاہر بھی ہے اور مخفی بھی۔ اور وہ ہر ایک چیز کو جانتا ہے۔ (۳) وہی ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو چھ دن

(۱) سَبَّحَ يُسَبِّحُ: تسبیح بیان کرنا + لِلّٰهِ: اللہ کے لیے + سَمٰوٰتٌ: جمع ہے سماءٌ کی بمعنی آسمان + عَزِيْزٌ: زبردست + حَكِيْمٌ: دانا + (۲) مُلْكٌ: بادشاہت۔ اختیار کل۔ (SOVEREIGNTY) + اَحْيٰي يُحْيِي: زندگی دینا + اَمَاتَ يُمِيْتُ: موت دینا + (۳) اَلْاَوَّلُ: سب سے پہلا + اَلْاٰخِرُ: سب سے پیچھے باقی رہنے والا + اَلظَّاهِرُ: جس کا ظہور سب سے زیادہ ہو + اَلْبَاطِنُ: سب سے زیادہ مخفی جس کا مکمل تصور یا ادراک نہ ہو سکے (۴) ثُمَّ: پھر + اِسْتَوٰى يَسْتَوِيْ عَلٰى:

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى
الْعَرْشِ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا
يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاۗءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۭ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا
كُنْتُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي

میں اور پھر عرش پر مُتمکّن ہوا۔ وہ جانتا ہے جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے، اور جو کچھ اس سے خارج ہوتا ہے، اور جو کچھ آسمان سے اترتا ہے، اور جو کچھ اس میں چڑھتا ہے۔ اور وہ تمھارے ساتھ ہوتا ہے جہاں کہیں بھی تم ہو۔ اور اللہ دیکھ رہا ہے جو کچھ بھی تم کرتے ہو (۴) آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اسی کی ہے اور سب (معاملات) اللہ کی طرف ہی لوٹائے جاتے ہیں۔ (۵) وہ رات کو

غالب ہونا۔ مکمل قبضہ کرنا۔ براجمان ہونا + اَلْعَرْشُ: تخت شاہی + وَلَجَ یَلِجُ: داخل ہونا + خَرَجَ یَخْرُجُ: نکلنا۔ خارج ہونا + نَزَلَ یَنْزِلُ: اُترنا + عَرَجَ یَعْرُجُ و یَعْرِجُ: چڑھنا + اَیْنَ: جہاں۔ کہاں + اَیْنَ مَا: جہاں کہیں + بَصِیْرٌ: بَصَرَ یَبْصُرُ (دیکھنا) سے اسم صفت ہے۔ (۵) رَجَعَ۔ یَرْجِعُ: لوٹانا۔ تُرْجَعُ مضارع مجہول + تُرْجَعُ کا فاعل اُمور ہے جو جمع مکسر ہے، اس لیے فعل واحد مونث آیا ہے۔

النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۚ وَهُوَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۞
اٰمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهٖ وَاَنْفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِينَ فِيهِ ؕ
فَالَّذِينَ اٰمَنُوا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيرٌ ۞ وَمَا
لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ لِتُؤْمِنُوا بِرَبِّكُمْ
وَقَدْ اَخَذَ مِيثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ ۞ هُوَ الَّذِي

دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور وہ سینوں میں چھپے ہوئے رازوں سے بھی واقف ہے (۶) ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر اور خرچ کرو اس مال میں سے جس پر اس نے تمھیں خلیفہ بنایا ہے۔ پس جو لوگ تم میں سے ایمان لائیں گے اور خرچ کریں گے (خدا کی راہ میں) ان کے لیے بڑا اجر ہے۔ (۷) اور تمھیں کیا ہوگیا ہے کہ تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے؟ جب کہ (اس کا) رسول تمھیں دعوت دے رہا ہے کہ تم اپنے رب پر ایمان لاؤ اور وہ تم سے اس کا پختہ عہد لے چکا ہے' اگر تم

(۶) وَلَجَ يَلِجُ: داخل ہونا + اَوْلَجَ يُوْلِجُ: داخل کرنا: لَيْلٌ: رات + نهارٌ: دن + صُدُوْرٌ: جمع ہے صَدْرٌ کی بمعنی سینہ + ذَاتِ الصُّدُوْرِ: مرکب اضافی + سینوں میں جو کچھ ہے۔ (۷) اَنْفَقَ: يُنْفِقُ اِنْفَاقًا: خرچ کرنا + اِسْتَخْلَفَ يَسْتَخْلِفُ: خلیفہ بنانا۔ مُسْتَخْلَفٌ اسم مفعول خلیفہ + اَجْرٌ كَبِيْرٌ: بڑا اجر مرکب توصیفی + (۸) مَا لَكُمْ: تمہیں کیا ہوگیا ہے + دَعَا يَدْعُوْ: پکارنا + مِيْثَاقٌ: پختہ عہد + (۹) اٰيٰتٌ: جمع ہے اٰيَةٌ کا مفعول ہونے کی وجہ سے

يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖۤ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ
اِلَى النُّوْرِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَمَا لَكُمْ
اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ ؕ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ
قٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ

مومن ہو (۸) وہی تو ہے جو اپنے بندے پر واضح آیات نازل کرتا ہے کہ وہ تمھیں تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لے آئے۔
اور بے شک اللہ تم پر بہت شفیق اور بڑا مہربان ہے (۹)
تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے جب کہ اللہ کے لیے ہی ہے آسمانوں اور زمین کی میراث۔ تم میں سے جو لوگ فتح (مکہ) کے بعد انفاق کریں گے اور جہاد کریں گے، وہ ان کے برابر نہیں ہو سکتے جنھوں نے فتح (مکہ) سے پہلے اِنفاق کیا اور جہاد کیا۔ وہ (یعنی فتح مکہ سے پہلے انفاق کرنے والے اور جہاد کرنے والے) درجے میں اونچے ہیں ان سے جنھوں نے

حالت نصبی میں (آیاتٍ) ہے + بَيِّنَاتٌ: بَيِّنَةٌ کی جمع + اَخْرَجَ يُخْرِجُ: نکالنا + ظُلُمٰتٌ: جمع ہے ظُلْمَةٌ کی بمعنی تاریکی + نُوْرٌ: روشنی + رَءُوْفٌ: بہت شفیق (۱۰) اَلَّا: اَنْ لَا: کہ نہیں + وَرِثَ يَرِثُ: وارث ہونا + مِيْرَاث: وراثت۔ ترکہ + اِسْتَوٰى يَسْتَوِي: برابر ہونا + قَاتَلَ يُقَاتِلُ: جنگ کرنا۔ جہاد کرنا + دَرَجَةً: درجے کے لحاظ سے۔ حال ہے اس

بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

ع خَبِيْرٌ ۝ مَنْ ذَا الَّذِىْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ

لَهٗ وَلَهٗۤ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ۝ يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ

فتح مکہ کے بعد انفاق کیا اور جہاد کیا، اگرچہ اللہ نے ہر ایک سے
بھلائی کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور اللہ باخبر ہے اس سے جو کچھ تم
کرتے ہو۔ (۱۰) کون ہے جو اللہ کو قرض دے، اچھا قرض تاکہ
وہ اسے اس کے لیے بڑھاتا رہے؛ اور اس کے لیے بہترین
اجر ہے (۱۱) اس دن (کو یاد رکھو) جب تو دیکھے گا مومن
مردوں اور مومن عورتوں کو کہ ان کا نور ان کے آگے اور دائیں
جانب دوڑ رہا ہوگا۔ (کہا جائے گا) آج بشارت ہے تمھارے

لیے منصوب + حُسْنٰى : بھلائی ۔ اَحْسَنُ کا مونث ہے + خَبِيْرٌ : خبر
رکھنے والا ۔ اسم صفت ہے (۱۱) مَنْ : کون + ذَا : اسم اشارہ بمعنی وہ +
اَلَّذِىْ : اسم موصول بمعنی جو + اَقْرَضَ يُقْرِضُ قرض دینا + حَسَنٌ : اچھا +
ضٰعَفَ يُضٰعِفُ : دگنا یا کئی گنا کرنا + اَجْرٌ كَرِيْمٌ : بہتر معاوضہ ۔ جزائے خیر۔
مرکب توصیفی ہے (۱۲) رَاٰى يَرٰى : دیکھنا ۔ اِس سے تَرٰى بمعنی تو دیکھے گا +
اَلْمُؤْمِنِيْنَ اور اَلْمُؤْمِنٰتِ مفعول ہیں ۔ اس لیے منصوب ہیں + سَعٰى يَسْعٰى :
دوڑنا + بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ : اُن کے آگے + اَيْمَانٌ : جمع ہے يَمِيْنٌ کی

جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ
هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۚ يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ
لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ ارْجِعُوْا
وَرَاۗءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ۭ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ۭ
بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ۭ

لیے باغات کی جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، جن میں وہ رہیں گے ہمیشہ۔ یہی ہے بڑی کامیابی (۱۳) جس دن منافق مرد اور منافق عورتیں ایمان والوں کو کہیں گے ہماری طرف دیکھو ہم تمھارے نور سے روشنی حاصل کر لیں۔ کہا جائے گا پیچھے لوٹ جاؤ۔ اور وہاں سے روشنی تلاش کرو۔ پھر ان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی، جس میں ایک دروازہ ہوگا۔ اس کے اندر کی جانب رحمت ہوگی اور اس کے بیرونی جانب عذاب ہوگا۔ (۱۴) وہ (منافق) (مومنوں کو) پکار کر کہیں گے کیا ہم (کبھی)

بمعنی دایاں ہاتھ - دائیں جانب + (۱۲) فَوْزٌ: کامیابی - فَازَ يَفُوْزُ: کامیاب ہونا (۱۳) نَظَرَ يَنْظُرُ: دیکھنا + اِقْتَبَسَ يَقْتَبِسُ: آگ سے انگارہ لینا اِستفادہ کرنا + وَرَآءَ: پیچھے + اِلْتَمَسَ يَلْتَمِسُ: تلاش کرنا - ڈھونڈنا + سُوْرٌ: دیوار + بَاطِنُهٗ: اُس کے اندر کی جانب (۱۴) نَادٰى يُنَادِىْ:

يُنَادُونَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ
وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ
اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ
فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ؕ هِيَ مَوْلٰىكُمْ

تمھارے ساتھ نہیں تھے ؟ وہ (مومن) جواب دیں گے : ہاں لیکن تم نے اپنے آپ کو خود فتنے میں مبتلا رکھا اور ہمارے لیے گردشوں کے انتظار میں رہے اور شک میں پڑے رہے، اور جھوٹی آرزوؤں نے تمھیں فریب میں مبتلا رکھا یہاں تک کہ خدا کا فیصلہ آپہنچا اور اللہ کے بارے میں دھوکا باز شیطان، تمھیں دھوکا دیتا رہا (۱۴) پس آج کے دن تم سے کوئی فدیہ نہیں قبول کیا جائے گا اور نہ ہی ان لوگوں سے جنھوں نے کفر کیا۔ تمھارا ٹھکانا دوزخ ہے ۔ وہی تمھارا خبر گیر ہے اور وہ بہت بُرا

پکارنا + اَلَمْ نَكُنْ : کیا ہم نہیں تھے ؟ فَتَنَ يَفْتِنُ : فتنے میں ڈالنا + تَرَبَّصَ يَتَرَبَّصُ : انتظار میں رہنا۔ کسی کی برائی یا نقصان کا منتظر رہنا + اِرْتَابَ يَرْتَابُ : شک کرنا + اِرْتَبْتُمْ : تم شک میں پڑے رہے + غَرَّ يَغُرُّ : دھوکا دینا۔ جھوٹی امید دلانا + اَمَانِيُّ : جمع اُمْنِيَّةٌ کی بمعنی آرزو۔ خواہش + غَرُوْرٌ : دھوکا دینے والا، مراد شیطان (۱۵) اَوٰى ، يَاْوِي : ٹھکانا لینا ۔ اترنا ۔ اس سے ظرف مکان مَاْوٰى + مَوْلٰى : والی ۔ سرپرست + مَصِيْرٌ : ٹھکانا + (۱۶)

وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ اَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ
قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا
كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ
فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ اِعْلَمُوْٓا
اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ

ٹھکانا ہے (۱۵) کیا ایمان والوں کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر کے آگے جھک جائیں اور اس حق کے آگے جو اس نے نازل کیا ہے؛ اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنھیں اس سے پہلے کتاب دی گئی۔ پھر جب ان پر ایک لمبی مدت گذر گئی تو ان کے دل سخت ہو گئے؛ اور ان میں اکثر آج بھی نافرمان ہیں (۱۶) جان لو کہ تحقیق اللہ ہی زمین کو موت کے بعد زندہ کرتا ہے۔ ہم نے

اَنیٰ، یَأْنِیْ : وقت آنا۔ یَأْنِیْ سے پہلے لَمْ نے اُسے جزم دیا اور ثقل دور کرنے کے لیے یَأْنِ بن گیا + لَمْ یَأْنِ : وقت نہیں آیا + خَشَعَ یَخْشَعُ : جھکنا۔ عاجزی کا اظہار کرنا + طَالَ یَطُوْلُ : لمبا ہونا + اَمَدٌ : آخری حد + طَالَ عَلَیْهِمُ الْاَمَدُ : اُن کی مدت طویل ہو گئی + قَسَا یَقْسُوْا : سخت ہو جانا + فَاسِقٌ : نافرمان + (۱۷) اَحْیٰی یُحْیِیْ : زندہ کرنا + بَیَّنَ ،

الْاٰیٰتِ لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّ الْمُصَّدِّقِیْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ
وَاَقْرَضُوا اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا یُّضٰعَفُ لَہُمْ وَلَہُمْ اَجْرٌ
کَرِیْمٌ ﴿۱۸﴾ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖٓ اُولٰٓئِکَ ہُمُ
الصِّدِّیْقُوْنَ ٭ۖ وَالشُّہَدَآءُ عِنْدَ رَبِّہِمْ ؕ لَہُمْ اَجْرُہُمْ
وَنُوْرُہُمْ ؕ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَآ اُولٰٓئِکَ

تمھیں نشانیاں صاف صاف دکھا دی ہیں شاید کہ تم عقل
سے کام لو (۱۷) صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی
عورتیں اور (جنھوں نے) اللہ کو قرض حسن دیا' ان کے لیے
(ان کا دیا ہوا) کئی گنا کر دیا جائے گا۔ اور ان کے لیے بہترین
اجر ہے (۱۸) اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان
لائے ہیں' وہی اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں۔
ان کے لیے ان کا اجر اور نور ہے۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا

یُبَیِّنُ: کھول کر بیان کرنا۔ صاف صاف دکھا دینا + اٰیٰاتٍ: جمع ہے اٰیَۃٍ کی بمعنی نشانی۔ مفعول ہے، اس لیے منصوب ہے + لَعَلَّکُمْ: شاید کہ تم + عَقَلَ یَعْقِلُ: عقل سے کام لینا۔ سمجھنا + (۱۸) تَصَدَّقَ یَتَصَدَّقُ: صدقہ دینا + اَقْرَضَ یُقْرِضُ: قرضہ دینا + مُصَّدِّقٌ: صدقہ دینے والا مرد + مُصَّدِّقَۃٌ: صدقہ دینے والی عورت + ضَاعَفَ یُضَاعِفُ: دگنا کرنا۔ کئی گنا کرنا + یُضٰعَفُ: مضارع مجہول: کئی گنا کر دیا جائے گا + مُصَّدِّقِیْنَ اور مُصَّدِّقٰتٍ مبتدا ہیں لیکن ان سے پہلے اِنَّ آنے کی وجہ سے منصوب ہیں + (۱۹) صِدِّیْقٌ: نہایت سچا +

أَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝ اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ
وَّ لَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ
وَالْاَوْلَادِ ؕ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ
يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ؕ وَفِي الْاٰخِرَةِ
عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ؕ وَ

اور ہماری آیات کو جھٹلایا، وہ دوزخی ہیں (۱۹) جان لو کہ دنیا کی زندگی محض کھیل، دل لگی، ظاہری ٹیپ ٹاپ، آپس میں بڑائی کا اظہار اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی کوشش کی مثال ایسی ہے جیسے بارش ہو، جس سے پیدا ہونے والی پیداوار کفار کو خوش کر دے۔ پھر وہ پک جائے اور تو دیکھے کہ وہ زرد ہو گئی ہے اور پھر خشک ہو کر چُور چُور ہو کر بھُس بن کر رہ جائے۔ اور آخرت میں ایک سخت عذاب بھی ہے اور خدا کی مغفرت اور خوشنودی بھی۔ اور دنیا کی زندگی

شَهِيْدٌ: حق کی گواہی دینے والا + جَحِيْمٌ: دوزخ + (۲۰) اَنَّمَا۔ اِنَّمَا: صرف۔ محض + غیر عامل ہے۔ اسم یا فعل کے اعراب پر کوئی عمل نہیں کرتا + لَعِبٌ: کھیل + لَهْوٌ: دل لگی۔ بے سود کام + زِيْنَةٌ: ظاہری آرائش + تَفَاخُرٌ: ایک دوسرے پر بڑائی جتانا + تَكَاثُرٌ: ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی کوشش + غَيْثٌ: بارش + (۲۰) كُفَّارٌ: جمع کَافِرٌ جس کا ایک معنی ہے کاشتکار ہے چنانچہ بعض مترجمین نے کفار کا ترجمہ کاشتکار کیا ہے + نَبَاتٌ: پیداوار +

مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝ سَابِقُوْٓا اِلٰى
مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ
وَالْاَرْضِ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ؕ ذٰلِكَ
فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝
مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ

تو دھوکے کے اسباب کے سوا کچھ بھی نہیں (۲۰) دوڑو اور ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کی کوشش کرو اپنے رب کی مغفرت کی طرف اور اس جنت کی طرف جس کی وسعت آسمانوں اور زمین کی وسعت کے برابر ہے، جو تیار کی گئی ہے ان کے لیے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔ یہ اللہ کا فضل ہے۔ وہ یہ (فضل) جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ اور اللہ عظیم فضل کا مالک ہے (۲۱) کوئی بھی مصیبت، خواہ زمین میں ہو خواہ تمھارے نفس میں، نازل نہیں

هَاجَ يَهِيْجُ: خشک ہو جانا + مُصْفَرًّا: زرد + حُطَامٌ: چورا چورا بھس + رِضْوَانٌ: خوشنودی + مَتَاعٌ: سامان: غُرُوْرٌ: دھوکا + دُنْيَا، اَدْنىٰ کا مونث ہے + (۲۱) سَابَقَ يُسَابِقُ: دوڑ کر ایک دوسرے سے آگے نکلنا + اَعَدَّ يُعِدُّ: تیار کرنا + اُعِدَّتْ: تیار کی گئی + (۲۲) اَصَابَ يُصِيْبُ: مصیبت

اِلَّا فِیۡ کِتٰبٍ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ نَّبۡرَاَهَا ؕ اِنَّ ذٰلِکَ
عَلَی اللّٰهِ یَسِیۡرٌ ۚ﴿ۖ۲۲﴾ لِّکَیۡلَا تَاۡسَوۡا عَلٰی مَا فَاتَکُمۡ
وَ لَا تَفۡرَحُوۡا بِمَاۤ اٰتٰىکُمۡ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخۡتَالٍ
فَخُوۡرِۣ ﴿ۙ۲۳﴾ الَّذِیۡنَ یَبۡخَلُوۡنَ وَ یَاۡمُرُوۡنَ النَّاسَ بِالۡبُخۡلِ ؕ
وَ مَنۡ یَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡغَنِیُّ الۡحَمِیۡدُ ﴿۲۴﴾ لَقَدۡ

ہوتی سوائے اس کے کہ اس کے پیدا کرنے سے پہلے ہم نے اُسے ایک کتاب میں لکھ رکھا ہے۔ اور یہ (کام) اللہ کے لیے بہت آسان ہے (۲۲) (یہ بات اس لیے بتلادی) کہ تم غم نہ کھاؤ اس کی وجہ سے جو تم کو حاصل نہ ہو سکے اور نہ اتراؤ اس پر جو (اللہ) تمھیں دے۔ اور اللہ نہیں پسند کرتا اترانے والے شیخی خوروں کو (۲۳) جو بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بخل پر اکساتے ہیں۔ اور جو (دینِ حق سے) منہ پھیرے گا تو اللہ بے نیاز اور حمد وثنا کا سزاوار ہے (۲۴) بے شک ہم نے اپنے رسول صاف

کا نازل ہونا + بَرَءَ یَبْرَءُ: نیست سے ہست کرنا۔ نَبْرَاَ منصوب ہے کیونکہ اُس سے پہلے اَنْ بمعنی کہ آیا ہے + یَسُرَ یَیْسُرُ: آسان ہونا۔ یَسِیْرٌ اِس سے اِسم صفت ہے (۲۳) لِکَیْلَا = لِ کَیْ لَا = تاکہ نہ + اَسِیَ یَاْسٰی: غمگین ہونا + لَاتَاْسَوْا: تم غمگین نہ ہوجاؤ۔ فَرِحَ یَفْرَحُ: خوش ہونا + فَاتَ یَفُوْتُ: جاتے رہنا ۔ چوک جانا + اَحَبَّ یُحِبُّ: پسند کرنا + اِخْتَالَ یَخْتَالُ: اترانا۔ مُخْتَالٌ اسم فاعل + فَخُوْرٌ: شیخی خورہ (۲۴) رُسُلٌ: جمع رَسُوْلٌ کی + بَیِّنٰتٌ: جمع بَیِّنَۃٌ کی بمعنی صاف

اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَیِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ
وَالْمِیْزَانَ لِیَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ
فِیْهِ بَاْسٌ شَدِیْدٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِیَعْلَمَ اللّٰهُ
ع مَنْ یَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَیْبِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ ۝
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِیْمَ وَجَعَلْنَا فِیْ ذُرِّیَّتِهِمَا

صاف احکام اور نشانیوں کے ساتھ بھیجے اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان نازل کی تاکہ لوگ عدل پر قائم ہوں۔ اور ہم نے لوہا بھی نازل کیا، جس میں بڑی ہیبت بھی ہے اور لوگوں کے لیے منافع بھی ہیں تاکہ اللہ دیکھے (ظاہر کردے) کہ کون اس کو دیکھے بغیر، اُس کی اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بڑی قوت والا اور زبردست ہے (۲۵) ہم نے نوح اور ابراہیم کو رسول بنا کر بھیجا اور ان دونوں کی اولاد میں نبوت اور اور کتاب کا سلسلہ جاری کیا۔ پھر ان میں سے کوئی ہدایت یافتہ

صاف بات یا نشانی + مِیْزَانٌ: ترازو + قِسْطٌ: عدل + بَاْسٌ: ہیبت، طاقت + نَصَرَ یَنْصُرُ: مدد کرنا + مَنَافِعُ: جمع مَنْفَعَةٌ کا بمعنی فائدہ + جمع مکسر کے اس وزن پر تنوین نہیں آتی یعنی جس وزن میں پہلے دو حرفِ صحیح مفتوح ہوں اور تیسرا حرف الف ہو۔ ملا(۲۶) ذُرِّیَّةٌ: اولاد، نسل + اِهْتَدٰی یَهْتَدِیْ: ہدایت پانا + مُهْتَدٌ: اسم مفعول

النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ
فٰسِقُوْنَ ۝ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَ
قَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۙ۬ وَ
جَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ؕ
وَرَهْبَانِيَّةَ ۨ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا
ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا

ہو گیا، اور ان میں سے اکثر فاسق نکلے (۲۶) پھر ہم ان کے پیچھے ان کے قدم بقدم یکے بعد دیگرے رسول بھیجتے رہے، اور ان کے بعد عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اور اسے انجیل عطا کی، اور جن لوگوں نے اس کی پیروی اختیار کی، ان کے دلوں میں شفقت اور رحم ڈال دیا۔ اور رہبانیت کو انھوں نے خود ایجاد کیا، ہم نے اسے ان پر فرض نہیں کیا تھا، انھوں نے اللہ کی خوشنودی کی طلب میں اسے اختیار کیا تھا مگر انھوں نے اُس کے حدود کا کما حقہٗ لحاظ نہ رکھا۔ پس ہم نے ان لوگوں کو جو اُن میں سے ایمان لائے،

بمعنی ہدایت یافتہ + فاسقٌ: نافرمان (۲۷) قَفّٰی یُقَفِّیْ: پیچھے پیچھے چلانا + آثَارٌ: جمع اثر بمعنی قدموں کا نشان + رَأْفَۃٌ: شفقت + رَھْبَانِیَّۃٌ: تارک الدنیا بن جانا۔ گوشہ نشینی + کَتَبَ: واجب کرنا + اِبْتَغٰی یَبْتَغِیْ: چاہنا۔ آرزو کرنا + رِضْوَانٌ:

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ
فٰسِقُوْنَ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا
بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ
لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

ان کا اجر عطا کر دیا، مگر اُن میں سے اکثر نافرمان ہیں (۲۷) اے لوگو جو (حضرت عیسیٰ پر) ایمان لائے، اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ایمان لاؤ تو وہ تمھیں اپنی رحمت سے دہرا حصہ عطا کرے گا اور تمھارے لیے ایسا نور پیدا کر دے گا جس کی روشنی میں تم (سیدھی راہ پر) چل سکو گے اور تمھارے قصور معاف کر دے گا۔ اور اللہ مغفرت فرمانے والا اور رحم کرنے

خوشنودی + رَعٰی یَرْعٰی: حفاظت کرنا۔ حدود کا خیال رکھنا۔ رِعَایَۃٌ: اس سے اسم ہے + (۲۸) یا حرفِ ندا ہے۔ یا کے بعد اگر منادیٰ اَل سے شروع ہو۔ تو اس سے پہلے اَیُّھَا لگایا جاتا ہے + کِفْلٌ: حصہ۔ کِفْلَیْنِ (تثنیہ): دو حصے، دوہرا حصہ (۲۹)

رَّحِيْمٌ ﴿﴾ لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ
عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ
اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿﴾ ع

والا ہے (۲۸) یہ اس لیے (بتایا جاتا ہے) کہ اہل کتاب یہ نہ سمجھیں
کہ انھیں اللہ کے فضل پر کچھ بھی دسترس نہیں ہے' اور یہ کہ فضل
اللہ کے ہاتھ میں ہے' جسے چاہتا ہے دیتا ہے' اور اللہ بڑے
فضل والا ہے۔ (۲۹)

لِئَلَّا (لِ اَنْ لَا): تاکہ نہ + یَعْلَمَ منصوب ہے لِ کی وجہ سے + اَلَّا = اَنْ لَا: کہ نہیں
+ قَدَرَ یَقْدِرُ: قدرت رکھنا + بِیَدِ اللّٰہِ: اللہ کے ہاتھ میں۔
لِئَلَّا میں لَا زائد ہے۔

آیت ۲۹ لِئَلَّا ... الْعَظِیْمِ کا ترجمہ یوں بھی کیا گیا ہے:
"تاکہ اہل کتاب کو معلوم ہو جائے کہ اللہ کے فضل پر ان کا کوئی اجارہ
نہیں ہے، اور یہ کہ اللہ کا فضل اس کے اپنے ہی ہاتھ میں ہے،
جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے، اور وہ بڑے فضل والا ہے۔"
اس صورت میں لِئَلَّا میں لا کو زائد سمجھ کر لِئَلَّا کو لِکَیْ
(= تاکہ) کے معنوں میں لیا جائے گا۔

سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ (۶۷) (۶۰)

آیاتها ۳۰ — رکوعاتها ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُ ﴿۱﴾

الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ
وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ ﴿۲﴾ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ

بہت بابرکت ہے وہ ذات جس کے ہاتھ
میں (کل کائنات کی) بادشاہت ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے
(۱) جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا کہ تمھیں آزمائے کہ تم میں
سے کون عمل میں زیادہ اچھا ہے۔ اور وہ زبردست اور بخشنے
والا ہے (۲) جس نے سات آسمان تہ بہ تہ پیدا کئے۔ تو خدا

(۱) تَبَارَكَ یَتَبَارَكُ: مقدس ہونا۔ بابرکت ہونا + مُلْكٌ: بادشاہت، اقتدار (SOVEREIGNTY) + كُلُّ شَیْءٍ: ہر چیز + قَدِیْرٌ: اسم صفت ہے قَدَرَ یَقْدِرُ سے بمعنی قدرت والا (۲) بَلَا یَبْلُوْ: آزمانا + لِ کی وجہ سے یَبْلُوْ منصوب ہو کر یَبْلُوَ ہو گیا + عَمَلًا: عمل کے لحاظ سے۔ حال ہے اسلئے منصوب + غَفَرَ یَغْفِرُ: ڈھانپنا + غَافِرٌ: ڈھانپنے والا + غَفُوْرٌ: مبالغے کا صیغہ ہے بمعنی بہت بخشنے والا + عَزِیْزٌ: عزت والا۔ زبردست (۳) سَبْعٌ: سات + سَمٰوٰت جمع ہے سَمَاءٌ کی بمعنی آسمان۔ مضاف الیہ ہے، اس لیے مجرور + طِبَاقًا: ایک کے اوپر

مَا تَرٰى فِىْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى
مِنْ فُطُوْرٍ ۝ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ
الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ۝ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا
بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ

کی پیدائش میں کوئی خلل نہیں دیکھے گا۔ ایک بار پھر نگاہ ڈال کر دیکھ لے، کیا تجھے کوئی خلل نظر آتا ہے؟ (۳) پھر بار بار نگاہ ڈال کر دیکھ۔ نگاہ تیری طرف لوٹ آئے گی، ناکام، تھک کر (۴) (تمھارے) قریب کے آسمان کو ہم نے (ستاروں کے) چراغوں سے آراستہ کر رکھا ہے اور ان (ستاروں) کو شیاطین کے مار بھگانے کا ذریعہ بھی بنایا ہے، اور ہم نے ان کے لیے دوزخ کا عذاب تیار کر رکھا ہے (۵) اور ان

ایک ہونا۔ حال ہے، اس لیے منصوب + تَفٰوُتٌ: مختلف ہونا۔ فرق ہونا۔ بے ربطی ہونا + فُطُوْرٌ: پھٹا ہوا ہونا۔ شگاف ہونا + (۴) ثُمَّ: پھر + رَجَعَ يَرْجِعُ (ض): لوٹانا + كَرَّتَيْنِ: دوبار۔ واحد كَرَّةٌ ہے + اِنْقَلَبَ يَنْقَلِبُ: لوٹ آنا + خَسَأَ يَخْسَأُ: نگاہ کا تھک جانا۔ چوندھیا جانا + حَسَرَ يَحْسِرُ: تھک جانا (۵) زَيَّنَ يُزَيِّنُ: آراستہ کرنا + دُنْيَا: قریبی + مَصَابِيْحُ جمع مِصْبَاحٌ کی بمعنی چراغ + اَعْتَدَ يُعْتِدُ: تیار کرنا + رُجُوْمٌ: جمع رَجْمٌ کی بمعنی خلا میں گھومنے والا

عَذَابَ السَّعِيرِ ۝ وَلِلَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ
وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ إِذَا أُلْقُوا فِيهَا سَمِعُوا لَهَا شَهِيقًا وَّ
هِيَ تَفُورُ ۝ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا
فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ ۝ قَالُوا بَلَىٰ

لوگوں کے لیے جنھوں نے اپنے رب کا انکار کیا، جہنّم کا عذاب ہے اور وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے۔ (۶) جب وُہ اس میں پھینکے جائیں گے تو وُہ اس کے دہاڑنے کی آواز سنیں گے جب کہ وُہ (جہنم کی آگ) جوش مار رہی ہوگی (۷) وہ غصے سے پھٹی پڑ رہی ہوگی۔ جب بھی اس میں کوئی جماعت پھینکی جائے گی تو اُن سے (جہنم کے) محافظ پوچھیں گے، کیا تمھارے پاس کوئی خبردار کرنے والا نہیں آیا تھا؟ (۸) وُہ کہیں گے، ہاں، خبردار کرنے والا ہمارے پاس یقیناً آیا تھا، مگر ہم نے (اسے)

پھر + (۶) عَذَابُ جَهَنَّمَ: جہنم کا عذاب۔ جَهَنَّمَ مضاف الیہ ہے لیکن اس کا اعراب نصب ہے، کیونکہ یہ لفظ غیر عربی ہے۔ اس لیے نصبی اور جرّی دونوں حالتوں میں اس پر زبر آتا ہے + مَصِيرٌ: ٹھکانا + بِئْسَ: کتنا بُرا ہوا + (۷) أَلْقَىٰ يُلْقِي: پھینکنا + أُلْقُوا: وہ پھینکے گئے۔ إِذَا کی وجہ سے معنے مستقبل کے ہوئے یعنی وہ پھینکے جائیں گے + شَهِيقٌ: دھاڑنے کی آواز۔ ہیبت ناک آواز۔ فَارَ يَفُورُ: جوش مارنا (۸) تَمَيَّزَ يَتَمَيَّزُ: جدا ہونا، پھٹ جانا + غَيْظٌ: غصہ + كَادَ يَكَادُ: قریب ہونا + كُلَّمَا: جب بھی + خَزَنَةٌ: جمع ہے خَازِنٌ کی بمعنی خزانچی۔ محافظ۔ چوکیدار + أَلَمْ

قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۥ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۚۖ
اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ۝ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ
نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ
فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ
بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝ وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ

جھٹلایا اور کہا: اللہ نے کوئی چیز نازل نہیں کی ہے، تم تو محض ایک بڑی گمراہی میں (پڑے ہوئے) ہو (۹) اور وہ کہیں گے: کہ اگر ہم سنتے اور عقل سے کام لیتے تو بھڑکتی ہوئی آگ کے ساتھی (دوزخی) نہ ہوتے (۱۰) پس وہ اپنے گناہ کا اعتراف کرلیں گے۔ پس دوزخیوں پر خدا کی لعنت ہو (۱۱) یقیناً وہ لوگ جو بن دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ ان کے لیے مغفرت اور بڑا اجر ہے (۱۲) اور تم خواہ چھپا کر بات کرو یا اونچی آواز

یاتِکُمْ: کیا نہیں آیا تھا تمھارے پاس ؛ نَذِیْرٌ: ڈرانے والا۔ خبردار کرنے والا۔ (۹) کَذَّبَ یُکَذِّبُ: جھٹلانا + اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا: نہیں ہو تم سوائے + ضَلَالٍ کَبِیْرٍ: بڑی گمراہی - فِی کیوجہ سے دونوں کا اعراب جر ہے (۱۰) لَوْ کُنَّا نَسْمَعُ: اگر ہم سُنتے۔ ماضی استمراری ہے + (کُنَّا) نَعْقِلُ: عقل سے کام لیتے + اَصْحَابُ السَّعِیْرِ: بھڑکتی ہوئی آگ کے ساتھی - دوزخی - (۱۱) اِعْتَرَفَ یَعْتَرِفُ: اعتراف کرنا + سُحْقًا لَهُ: اس پر لعنت ہو۔ (۱۳) اَسَرَّ یُسِرُّ: چپکے سے (چھپا کر) کام

أَوِ اجْهَرُوا بِهِ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ أَلَا يَعْلَمُ مَنْ
ع خَلَقَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۝ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ
الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ ۖ وَ
إِلَيْهِ النُّشُورُ ۝ ءَأَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يَخْسِفَ بِكُمُ
الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ ۝ أَمْ أَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ

سے (ایک ہی بات ہے)۔ وُہ (اللہ) تو دلوں کے بھید تک کو جانتا ہے (۱۳) بھلا وہ جس نے پیدا کیا ہے، وُہی نہ جانے گا؟ وُہ تو بہت باریک بیں اور بڑا باخبر ہے (۱۴) وُہی ہے جس نے زمین کو تمھارے تابع کر دیا ہے کہ اس پر چلو پھرو اور کھاؤ اس (خدا) کے رزق میں سے، اور اسی کے پاس دوبارہ زندہ ہو کر جانا ہے (۱۵) کیا تم بے خوف ہو گئے ہو اس سے جو آسمان میں ہے کہ وہ تمھیں زمین میں دھنسا دے

کرنا + جَهَرَ یَجْهَرُ: اونچی آواز سے بولنا + ذَاتُ الصُّدُوْرِ: سینوں کے راز (۱۴) اَللَّطِیْفُ: باریک بیں (۱۵) ذَلَّ یَذِلُّ: تابع ہونا ذَلُوْلٌ (اسم صفت) تابع + مَشٰی یَمْشِیْ: چلنا۔ اِمْشُوْا: تم چلو۔ امر ہے + مَنَاکِبُ: جمع ہے مَنْکِبٌ کی بمعنی کندھا۔ پہلو۔ سطح + اَکَلَ یَأْکُلُ: کھانا۔ کُلْ امر ہے + نَشَرَ یَنْشُرُ: دوبارہ زندہ ہو کر اٹھنا۔ اس سے مصدر ہے اَلنُّشُوْرُ یعنی دوبارہ زندہ ہونا (قیامت کے دن) (۱۶) اَمِنَ یَأْمَنُ: مطمئن ہونا + خَسَفَ یَخْسِفُ ب: دھنسا دینا + اِذَا: یکایک + مَارَ یَمُوْرُ: آگے پیچھے تیزی سے ہلنا۔ جھولنا + (۱۷) حَاصِبٌ:

يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۭ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ۝ وَلَقَدْ
كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝ اَوَلَمْ يَرَوْا
اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰۗفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ڪ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا
الرَّحْمٰنُ ۭ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۢ بَصِيْرٌ ۝ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ

اور وہ یکایک جھولنے لگے؟ (۱۶) کیا تم اس سے بے خوف ہو گئے ہو جو آسمان میں ہے کہ وہ تم پر پتھر برسانے والی ہوا بھیج دے؟ (۱۷) پھر تم جلد ہی جان لو گے کہ میرا ڈرانا کیسا تھا (۱۷) ان سے پہلے لوگوں نے بھی (حق کو) جھٹلایا تھا تو پھر کیسی تھی میری گرفت؟ (۱۸) کیا انھوں نے نہیں دیکھا اپنے اوپر پرندوں کو (پر) پھیلائے ہوئے اور سمیٹتے ہوئے (اڑ رہے ہیں)؟ ان کو خدائے رحمٰن کے سوا کوئی (تھوا میں) نہیں روکے رکھتا۔ یقیناً وہ ہر چیز پر نگاہ رکھتا ہے (۱۹) ہاں کون ہے جو

کنکریاں یا اولے برسانے والی ہوا + (۱۷) اَنْذَرَ يُنْذِرُ اِنْذَارًا نَذِيْرًا: انجام سے ڈرانا + نَذِيْرِ: نَذِيْرِیْ کی نفسی حالت یعنی میرا ڈرانا (۱۸) نَكِيْرِ: دگرگونی سختی۔ گرفت + نَكِيْرِ: نَكِيْرِیْ کی نفسی حالت: میری گرفت (۱۹) طَيْرٌ: جمع ہے طائر کی بمعنی پرندہ + صَفَّ يَصُفُّ: پرندے کا پر پھیلانا۔ صَافٌّ اور صَافَّةٌ اسم فاعل جس کی جمع ہے صٰفّٰتٌ + قَبَضَ يَقْبِضُ: پرندے کا پروں کو سمیٹنا + اَمْسَكَ يُمْسِكُ: روکنا۔ روکے رکھنا + بَصِيْرٌ: نگہبان

جُندٌ لَّكُمْ يَنصُرُكُم مِّن دُونِ الرَّحْمٰنِ ۚ إِنِ الْكٰفِرُونَ إِلَّا
فِي غُرُورٍ ﴿۲۰﴾ أَمَّنْ هٰذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ ۚ
بَل لَّجُّوا فِي عُتُوٍّ وَنُفُورٍ ﴿۲۱﴾ أَفَمَن يَمْشِي مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهِ
أَهْدٰى أَمَّن يَمْشِي سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿۲۲﴾ قُلْ هُوَ

تمہارا لشکر ہو کہ تمہاری مدد کرے، سوائے خدائے رحمٰن کے؛ کافر تو محض دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں (۲۰) ہاں وہ کون ہے جو تمھیں رزق دے گا اگر وہ (اللہ تعالیٰ) روک لے اپنا رزق؛ بلکہ یہ لوگ تو سرکشی اور نفرت پر اصرار کر رہے ہیں (۲۱) کیا وہ شخص جو اوندھے منہ چل رہا ہے، زیادہ ہدایت یافتہ ہوگا یا وہ شخص جو سیدھے راستے پر سیدھا چل

(۲۰) جُندٌ: فوج۔ جمع جُنُودٌ + دُوْنَ سوائے۔ علاوہ + اِنْ: نہیں + اِنْ.... اِلَّا: نہیں...... مگر + غُرُورٌ: دھوکا۔ غَرَّ يَغُرُّ: دھوکا دینا۔ غُرُورٌ مصدر ہے + (۲۱) رَزَقَ يَرْزُقُ: رزق دینا + اَمْسَكَ يُمْسِكُ: روکنا۔ روک لینا + بَلْ: بلکہ + لَجَّ يَلِجُّ: اصرار کرنا۔ جم جانا + عَتَا يَعْتُوْ: حد سے گذرنا، تکبر کرنا۔ اس سے مصدر عُتُوٌّ ہے + نَفَرَ يَنْفِرُ: نفرت کرنا۔ نُفُورٌ اس سے مصدر ہے + (۲۲) اَفَمَنْ: تو کیا جو + مَشٰى يَمْشِيْ: چلنا + هَدٰى يَهْدِيْ: ہدایت دینا + اَلْهَادِيْ: آگے رہنے والا، رہنما + اَهْدٰى: بہتر ہدایت یافتہ + كَبَّ يَكُبُّ: اوندھا کر دینا + مُكِبًّا: زمین کی طرف نظر رکھنے والا، اوندھے منہ۔ سَوِيًّا: سیدھا۔ مُكِبًّا اور سَوِيًّا دونوں حال ہیں اس

الَّذِیٓ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ط
قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝ قُلْ هُوَ الَّذِیْ ذَرَاَكُمْ فِی الْاَرْضِ
وَاِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِیْنَ ۝ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ

رہا ہو؟ (۲۲) (اے رسول) کہہ دو وہی ہے جس نے تمھیں پیدا کیا اور تمھارے لیے کان، آنکھیں اور دل بنائے (مگر) تم بہت ہی کم شکر ادا کرتے ہو (۲۳) کہہ دو: وہی ہے جس نے تمھیں زمین میں پھیلا دیا ہے اور اُسی کی طرف تم اکٹھے کیے جاؤ گے۔

(۲۴) اور وہ کہتے ہیں (بتاؤ) یہ وعدہ کب (پورا) ہو گا اگر تم سچے ہو؟ (۲۵) کہہ دو (اس کا) علم تو صرف اللہ کو ہے اور میں تو محض صاف صاف خبردار کرنے والا ہوں (۲۶) پھر جب

لیے منصوب + (۲۲) اَنْشَاَ یُنْشِئُ: پیدا کرنا + سَمْعٌ: کان + اَبْصَارٌ جمع بَصَرٌ کی بمعنی آنکھ + اَفْـِٕدَةٌ: جمع ہے فُؤَادٌ کی بمعنی دل + قَلِیْلًا مَّا کتنا تھوڑا۔ بہت تھوڑا + شَكَرَ یَشْكُرُ: شکر ادا کرنا + (۲۴) ذَرَاَ یَذْرَاُ: پیدا کرنا۔ زیادہ کرنا۔ پھیلانا + حَشَرَ یَحْشُرُ: اکھٹا کرنا + تُحْشَرُوْنَ: (مضارع مجہول) تم اکھٹے کیے جاؤ گے + (۲۵) مَتٰى: کب + هٰذَا الْوَعْدُ: یہ وعدہ، یہ دھمکی + (۲۶) اِنَّمَا: صرف + نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ: صاف صاف خبردار کرنے

مُّبِيْنٌ ۞ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ
قِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ۞ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ
اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ
مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۞ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا

وُہ اس (عذاب) کو قریب دیکھیں گے تو کفر کرنے والوں کے چہرے (مارے خوف کے) بگڑ جائیں گے اور (اُن سے) کہا جائے گا یہ ہے وُہ جس کا تم تقاضا کرتے تھے (۲۷) (اے رسول) کہہ دو! کیا تم نے غور کیا ہے کہ اگر اللہ مجھے اور جو لوگ میرے ساتھ ہیں، انھیں ہلاک کر دے یا ہم پر رحم فرمائے تو کافروں کو درد ناک عذاب سے کون بچائے گا؟ (۲۸) کہہ دو وہ بڑا رحم فرمانے والا ہے، ہم اس پر ایمان لائے اور ہم نے اسی پر بھروسا

والا - مرکب توصیفی ہے۔ (۲۷) رَاٰی، یَرٰی: دیکھنا + زَلَفَ یَزْلُفُ: قریب ہونا + زُلْفَةً: نزدیک، حال ہے، اس لیے منصوب + سَاءَ یَسُوْءُ: قبیح ہو جانا۔ بدشکل ہو جانا۔ سِیْٓـَٔتْ ماضی مجہول مونث۔ فاعل (وُجُوْہ) جمع مکسر ہے، اس لیے فعل واحد مونث آیا ہے + وُجُوْہٌ: جمع ہے وَجْہٌ کی بمعنی چہرہ + اِدَّعٰی یَدَّعِی: دعویٰ کرنا۔ تقاضا کرنا۔ دَعَا یَدْعُوْ سے باب افتعَلَ بنا اِدْتَعٰی۔ ت کو د میں بدلا گیا تو اِدَّعٰی بن گیا + (۲۸) اَهْلَكَ يُهْلِكُ: ہلاک

فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۞ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ
اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ۞ ع

کیا ہے۔ پس تم عنقریب جان لو گے کہ کون ہے جو کھلی گمراہی
میں ہے۔ (کہہ دو کیا تم نے (اس بات پر) غور کیا ہے کہ اگر تمھارا
(کنوؤں کا) پانی گہرائی میں اتر جائے تو کون ہے جو تمھیں مہیا کرے
گا صاف شفاف بہتا ہوا پانی ؟ (۳۰)

کرنا + اَجَارَ یُجِیْرُ : بچانا، پناہ دینا (۳۰) غَارَ یَغُوْرُ غَوْرًا : گہرائی میں اتر
جانا + عَانَ یَعُوْنُ : کنویں کا بہت پانی والا ہونا۔ مَعِیْنٌ، مفعول، صاف بہنے
والا پانی۔

(آیاتہا ۲۰) (۷۳) سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ (۳) (رکوعاتہا ۲)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝۱ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۲ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ
مِنْهُ قَلِيْلًا ۝۳ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝۴ اِنَّا
سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ۝۵ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ

اے چادر میں لپٹنے والے (۱) رات کو (نماز میں) کھڑے رہا کرو مگر تھوڑا (حصہ) - (۲) آدھی رات یا اس سے کچھ گھٹا لو (۳) یا اس پر کچھ بڑھا لو اور قرآن کو خوب ٹھیر ٹھیر کر پڑھو (۴) ہم تم پر عنقریب ایک بھاری بات ڈالنے والے ہیں (۵) بے شک رات میں اٹھنا (دل اور زبان کی) موافقت کے لیے بہت کارگر ہے اور قرآن سمجھ کر پڑھنے کے

(۱) تَزَمَّلَ يَتَزَمَّلُ: کپڑے میں لپٹنا۔ مُزَّمِّلٌ: (اصل میں مُتَزَمِّلٌ ہے۔ قاعدے کے مطابق ت، ز میں مدغم ہو گئی) اسم فاعل: کپڑے میں لپٹنے والا + اَيُّهَا جب منادیٰ کا لفظ الْ سے شروع ہوتا ہے تو یا اور منادیٰ کے درمیان اَيُّهَا لایا جاتا ہے (۲) قُمْ: کھڑا ہو۔ قَامَ يَقُوْمُ: کھڑا ہونا (۴) رَتَّلَ يُرَتِّلُ تَرْتِيْلًا: (قرآن) ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا (۵) اَلْقٰى يُلْقِيْ: ڈالنا۔ نازل کرنا + ثَقِيْلٌ: بھاری + (۶) نَاشِئَةٌ: سونے کے بعد اٹھنا + وَطَاءٌ: آسان

وَطْأً وَّأَقْوَمُ قِيلًا ۝ إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا ۝ وَاذْكُرِ
اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ۝ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلٰهَ
إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ۝ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ
هَجْرًا جَمِيلًا ۝ وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ

لیے زیادہ موزوں ہے (۶) بے شک تمھارے لیے دن میں بہت مصروفیات ہیں (۷) اور اپنے رب کے نام کا ذکر کیا کرو اور سب سے بے تعلق ہو کر اسی کی طرف متوجہ رہو (۸) وُہ مشرق اور مغرب کا رب ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، پس اسی کو کارساز بناؤ (۹) اور صبر کرو اس پر جو کچھ (یہ لوگ) کہتے ہیں اور خوبصورتی کے ساتھ ان سے الگ ہو جاؤ۔ (۱۰) ان جھٹلانے والے خوشحال لوگوں (کے معاملے) کو مجھ پر چھوڑ دو اور انہیں تھوڑی اور مہلت دے دو (۱۱) بلاشبہ

کرنا۔ موافق بنانا (۷) سَبْحًا: مصروف ہونا (۸) تَبَتَّلَ يَتَبَتَّلُ: دنیا سے بے تعلق ہو کر خدا کیطرف متوجہ ہونا (۹) وَكِيلٌ: مختار کار، کارساز (۱۰) هَجْرًا: قطع تعلق + جَمِيلٌ: خوبصورت۔ جَمِيلًا: حال ہے بمعنی بوجہ احسن (۱۱) ذَرَ يَذَرُ: چھوڑ دینا۔ ذَرْ: چھوڑ دے + ذَرْنِي: مجھے چھوڑ دے (کہ معاملہ طے کردوں) + النَّعْمَةُ: آسودہ حالی + مَهَّلَ يُمَهِّلُ: مہلت دینا۔

قِلِيْلًا ۝ اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ۝ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ
وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ۝ يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ
الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ۝ اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۵
شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۝ فَعَصٰى
فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ۝ فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ

ہمارے پاس ہیں (ان کے لیے) مضبوط بیڑیاں اور دوزخ (۱۲) اور حلق میں پھنس جانے والا کھانا اور دردناک عذاب (۱۳) (یہ ہوگا) اس دن جب زمین اور پہاڑ لرز اٹھیں گے اور پہاڑ (ریزہ ریزہ) ہوکر ریت کے بکھرتے ہوئے ڈھیر بن جائیں گے۔ (۱۴) بے شک تم لوگوں کی طرف ہم نے ایک رسول تم پر گواہ بنا کر بھیجا ہے، جیسے کہ ہم نے فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا تھا۔ (۱۵) پھر فرعون نے رسول کا کہا نہ مانا تو ہم نے اسے بڑی سختی کے ساتھ پکڑ لیا (۱۶) تو اگر تم نے بھی (رسول

(۱۲) لَدٰی: عِنْدَ۔ پاس۔ لَدَیْنَا: ہمارے پاس + اَنْکَالٌ: جمع ہے نِکْلٌ کی بمعنی مضبوط بیڑی + جَحِیْمٌ: دوزخ (۱۳) اَلْغُصَّۃُ: جس سے گلے میں پھندا پڑ جائے۔ غم و اندوہ (۱۴) رَجَفَ یَرْجُفُ: زلزلہ آنا۔ زور سے ہلنا + کَثِیْبٌ: ریت کا ٹیلا + مَهِیْلٌ: اڑنے والا۔ بکھرنے والا (۱۶) عَصٰی یَعْصِیْ: نافرمانی کرنا + وَبِیْلٌ: سخت (۱۷) اِتَّقٰی یَتَّقِیْ: بچنا + شِیْبٌ: جمع ہے۔ اَشْیَبُ

إِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا ۝ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ
بِهٖ ۭ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُولًا ۝ إِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ
اتَّخَذَ إِلٰى رَبِّهٖ سَبِيلًا ۝ إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنٰى ع
مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِينَ مَعَكَ ۭ
وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۭ عَلِمَ أَنْ لَّنْ تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ

کو) ماننے سے انکار کیا تو پھر اس دن (کے عذاب) سے کیسے بچو گے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا؟ (۱۷) (اور جس سے آسمان پھٹ جائے گا؛ اُس (یعنی اللہ) کا وعدہ تو پورا ہو کر ہی رہنا ہے (۱۸) بے شک یہ ایک یاد دہانی ہے؛ بس جو چاہے اپنے رب کی طرف جانے کا راستہ اختیار کرلے (۱۹) (اے نبی) بے شک تمھارا رب جانتا ہے کہ تم کبھی تقریباً دو تہائی رات اور کبھی آدھی رات اور کبھی ایک تہائی رات عبادت میں کھڑے رہتے ہو اور تمھارے ساتھیوں میں سے بھی ایک گروہ (ایسا کرتا ہے)۔ اور اللہ ہی رات اور دن (کے اوقات) کا اندازہ ٹھیراتا

کی بمعنی سفید سروالا۔ شَابَ یَشِیبُ: بوڑھا ہونا (۱۸) اِنْفَطَرَ یَنْفَطِرُ: پھٹنا۔ مُنْفَطِرٌ اسم فاعل: پھٹ جانیوالا (۱۹) تَذْکِرَةٌ: نصیحت + اِتَّخَذَ یَتَّخِذُ: اختیار کرنا + سَبِیلٌ: راستہ (۲۰) طَائِفَةٌ: گروہ + اَدْنٰی: قریب + قَدَّرَ یُقَدِّرُ: حساب رکھنا۔ اندازہ ٹھیرانا + اَحْصٰی یُحْصِیْ: شمار کرنا۔ ضبط کرنا

فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِى الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا

ہے۔ اس نے جانا کہ تم اس کو نباہ نہ سکو گے، (اس لیے اس نے تم پر عنایت فرمائی ہے۔ پس جتنا قرآن آسانی سے پڑھ سکو پڑھ لیا کرو۔ اسے معلوم ہے کہ تم میں کچھ مریض ہوں گے، اور کچھ اور اللہ کے فضل کی تلاش میں سفر کریں گے اور کچھ دوسرے لوگ اللہ کی راہ میں جنگ کریں گے۔ پس جتنا قرآن آسانی سے پڑھا جا سکے پڑھ لیا کرو اور نماز کو قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور اللہ کو قرض حسن دیتے رہو اور جو کچھ بھی تم اپنے لیے آگے

+ لَنْ تُحْصُوْهُ: تم اس کا شمار نہیں کر سکو گے۔ پابندی نہیں کر سکو گے + تَابَ يَتُوْبُ: مہربانی کرنا + تَيَسَّرَ: آسان ہونا + ضَرَبَ فِی الْاَرْضِ: سفر کرنا + اِبْتَغٰى يَبْتَغِیْ: طلب کرنا + فَضْلُ اللّٰهِ: اللہ کا فضل۔ معاش + قَاتَلَ

حَسَنًا ۭ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ
عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ۭ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ
اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ع

بھیجو گے، اُسے اللہ کے ہاں موجود پاؤ گے اس سے بہتر اور اجر میں برتر۔ اور اللہ سے مغفرت مانگو بے شک اللہ غفور اور رحیم ہے۔ (۲۰)

يُقَاتِلُ: جنگ کرنا + قَدَّمَ يُقَدِّمُ: آگے بھیجنا + خَيْرٌ: بھلائی + وَجَدَ يَجِدُ: پانا + خَيْرٌ: بہتر۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۝ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۝
اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ۝ بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ
نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ۝ بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ۝ يَسْئَلُ

نہیں، میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی (۱)
اور نہیں، میں قسم کھاتا ہوں ملامت کرنے والے نفس کی
(۲) کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیوں کو جمع نہ کرسکیں گے؟
(۳) کیوں نہیں؛ ہم تو اس کی انگلیوں کے پور پور کو ٹھیک کر دینے
پر قادر ہیں (۴) مگر انسان چاہتا ہے کہ اپنے (ضمیر) کے آگے
بداعمالیاں کرتا رہے (۵) پوچھتا ہے کب آئے گا قیامت کا

---

(۱) لَا: نہیں، جیسا تم سوچتے ہو ویسا نہیں + اَقْسَمَ يُقْسِمُ: قسم کھانا (۲)
اَللَّوَّامَةُ: ملامت کرنے والا (۳) حَسِبَ يَحْسَبُ: گمان کرنا. سمجھنا +
عِظَامٌ: جمع ہے عَظْمٌ کی بمعنی ہڈی (۴) سَوّٰى يُسَوِّي: درست کرنا
بنانا + اَلْبَنَانُ: انگلیوں کے پورے (۵) يَفْجُرُ: گناہ کرے لِ کی وجہ سے
منصوب ہے + اَمَامَهٗ: اپنے آگے (۲) اَيَّانَ: کب + (۷) بَرِقَ:

اَمَامَ ظرف ہے : منصوب

أَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ﴿٦﴾ فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ﴿٧﴾ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ﴿٨﴾ وَ
جُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ﴿٩﴾ يَقُوْلُ الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ ﴿١٠﴾
كَلَّا لَا وَزَرَ ﴿١١﴾ إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذِ الْمُسْتَقَرُّ ﴿١٢﴾ يُنَبَّؤُا الْإِنْسَانُ
يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ ﴿١٣﴾ بَلِ الْإِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ﴿١٤﴾ وَّلَوْ

دن؟ (۶) پس جب آنکھیں خیرہ ہو جائیں گی (۷) اور چاند بے نور ہو جائے گا (۸) اور سورج اور چاند ایک دوسرے سے ملا دیئے جائیں گے (۹) اس دن انسان کہے گا بھاگ نکلنے کی جگہ کدھر ہے! (۱۰) ہرگز نہیں، وہاں کوئی جائے پناہ نہ ہوگی (۱۱) اس دن تو تیرے رب کے سامنے جا کر ہی ٹھیرنا ہوگا (۱۲) اس روز انسان کو اس کا سب اگلا اور پچھلا کیا ہوا بتلا دیا جائے گا (۱۳) بلکہ انسان تو خود ہی اپنے آپ سے بخوبی واقف ہے (۱۴) گو وہ کتنی ہی معذرتیں پیش کرے (۱۵) (اے نبی اس وحی کو جلدی

چندھیا جانا۔ خیرہ چشم ہونا + بَصَرٌ: بینائی۔ آنکھ + (۸) خَسَفَ يَخْسِفُ گہن لگ جانا۔ بے نور ہونا (۱۰) مَفَرٌّ: بھاگ کر جانے کی جگہ (۱۱) اَلْوَزَرُ: جائے پناہ (۱۲) اَلْمُسْتَقَرُّ: ٹھیرنے کی جگہ (۱۳) نَبَّأَ يُنَبِّئُ: خبر دینا + يُنَبَّؤُ: خبر دیا جائیگا + قَدَّمَ: پہلے کیا۔ آگے بھیجا + اَخَّرَ: ٹال دیا۔ پیچھے چھوڑا (۱۴) بَصِيْرَةٌ: دیکھنے والا۔ جاننے والا۔ واقف (۱۵) مَعَاذِيْرُ: جمع ہے مِعْذَارٌ کی بمعنی عذر، بہانہ (۱۶) حَرَّكَ يُحَرِّكُ: ہلانا + عَجِلَ

أَلْقَىٰ مَعَاذِيرَهُ ۝ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ ۝ إِنَّ عَلَيْنَا
جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ۝ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ۝ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ۝
كَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ ۝ وَتَذَرُونَ الْآخِرَةَ ۝ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ
نَّاضِرَةٌ ۝ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ۝ تَظُنُّ

جلدی یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دو (۱۶) اس کو (تمھارے قلب میں) جمع کر دینا اور (تمھاری زبان سے) اسے پڑھوا دینا ہمارے ذمہ ہے (۱۷) پس جب ہم اسے پڑھیں (یعنی ہمارا فرشتہ پڑھے) تو اس کی قرأت کی پیروی کرو (۱۸) پھر اس کا بیان (مطلب سمجھا دینا) ہمارے ذمہ ہے (۱۹) ہرگز نہیں، بلکہ بات یہ ہے کہ (تم لوگ جلد حاصل ہونے والی چیز (دنیا) سے محبت کرتے ہو (۲۰) اور آخرت کو نظر انداز کرتے ہو (۲۱) کئی چہرے اس دن تر و تازہ ہوں گے (۲۲) اپنے رب کی طرف نظریں لگائے ہوئے۔ (۲۳) اور کئی چہرے اس دن اداس ہوں گے۔ (۲۴) (وہ)

(۱۶) يَعْجَلُ: جلدی کرنا (۱۷) إِنَّ عَلَيْنَا: بے شک ہمارے ذمہ ہے + قُرْآنٌ: پڑھنا۔ پڑھوانا (۱۸) قَرَأْنَاهُ: ہم اسے پڑھیں۔ ماضی ہے إِذَا سے مستقبل کے معنے دیے + اِتَّبَعَ يَتَّبِعُ: پیروی کرنا (۱۹) بَيَانٌ: سمجھانا (۲۰) أَحَبَّ يُحِبُّ: محبت کرنا۔ تُحِبُّونَ: محبت رکھتے ہو + عَاجِلَةٌ: جلدی ہونے والی چیز، بمقابلہ آخرت، دنیا (۲۱) وَذَرَ يَذَرُ: چھوڑ دینا (۲۲) نَاضِرَةٌ: ترو تازہ۔ شاداب۔ وُجُوهٌ: جمع مکسر ہے، اس لیے اس کی صفت نَاضِرَةٌ

أَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ۝ كَلَّآ إِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ۝ وَقِيْلَ مَنْ ۜ
رَاقٍ ۝ وَّظَنَّ أَنَّهُ الْفِرَاقُ ۝ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۝ إِلٰى
رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ٱلْمَسَاقُ ۝ فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ۝ وَلٰكِنْ كَذَّبَ ع
وَتَوَلّٰى ۝ ثُمَّ ذَهَبَ إِلٰٓى أَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ۝ أَوْلٰى لَكَ فَأَوْلٰى ۝ ثُمَّ

خیال کریں گے کہ ان کے ساتھ کمر توڑ دینے والا سلوک کیا جائے
گا (۲۵) ہرگز نہیں، جب جان ہنسلی تک پہنچ جائے گی (۲۶) اور
کہا جائے گا کہ ہے کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا؟ (۲۷) اور
(آدمی) سمجھ لے گا کہ یہ جدائی (کا وقت) ہے (۲۸) اور جب پنڈلی
سے پنڈلی لپٹ جائے گی (۲۹) اسی دن تیرے رب کی طرف
روانگی ہوگی (۳۰) مگر اس نے نہ (حق کی) تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی
(۳۰) بلکہ جھٹلایا اور منہ موڑ لیا (۳۲) پھر اکڑتا ہوا اپنے گھر والوں کی
طرف چل دیا (۳۳) پس تیرے لیے ہلاکت پر ہلاکت ہے (۳۴)

واحد مؤنث آئی ہے (۲۳) نَاظِرَةٌ: دیکھنے والے (۲۴) بَاسِرَةٌ: اداس
(۲۵) ظَنَّ يَظُنُّ: خیال کرنا + فَاقِرَةٌ: ریڑھ کی ہڈی توڑ دینے والی کمر
توڑ (۲۶) بَلَغَ يَبْلُغُ: پہنچ جانا + اَلتَّرَاقِيْ جمع ہے اَلتَّرْقُوَةُ: بمعنی ہنسلی
کی ہڈی + (۲۷) رَاقٍ: منتر پڑھنے والا۔ جھاڑ پھونک کرنے والا (۲۸)
اَلْفِرَاقُ: جدائی (۲۹) اِلْتَفَّ يَلْتَفُّ: اکٹھا ہونا۔ جڑ جانا۔ لپٹ جانا (۳۰)
مَسَاقٌ: جانا۔ روانگی (۳۲) تَوَلّٰى يَتَوَلّٰى: منہ موڑنا (۳۲) تَمَطّٰى يَتَمَطّٰى:

أَوْلَى لَكَ فَأَوْلَى ۝ أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَنْ يُتْرَكَ سُدًى ۝ أَلَمْ
يَكُ نُطْفَةً مِنْ مَنِيٍّ يُمْنَى ۝ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوَّى ۝
فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى ۝ أَلَيْسَ ذَٰلِكَ
ع بِقَادِرٍ عَلَى أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَى ۝

پھر (سُن لو) کہ تیرے لیے ہلاکت پر ہلاکت ہے (۳۵) کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ اسے غیر مسئول چھوڑ دیا جائے گا؟ (۳۶) کیا وہ ایک حقیر پانی کا نطفہ نہ تھا جو ٹپکایا جاتا ہے (رحم میں)؟ (۳۷) پھر وہ ایک لوتھڑا بنا، پھر اللہ نے اسے پیدا کیا اور اس کے اعضا درست کیے۔ (۳۸) پھر اس سے مرد اور عورت کی دو قسمیں بنائیں (۳۹) کیا وہ خدا اس (امر) پر قادر نہیں کہ مُردوں کو پھر سے زندہ کر دے؟ (۴۰)

اکڑ کر چلنا (۳۴) اَوْلیٰ: ہلاکت بدبختی + (۳۶) سُدًی: آزاد چھوڑا ہوا اونٹ شتر بے مہار۔ غیر ذمہ دار۔ غیر مسئول (۳۷) اَمْنٰی یُمْنِیْ: منی ٹپکانا یُمْنٰی مضارع مجہول (۳۸) عَلَقَةٌ: جما ہوا خُون۔ لوتھڑا (۳۹) زَوْجَیْنِ دو قسمیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا ﴿١﴾ اِنَّا
خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا
بَصِيْرًا ﴿٢﴾ اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ﴿٣﴾ اِنَّآ اَعْتَدْنَا

کیا ایسا نہیں کہ انسان پر زمانہ (لامتناہی) میں ایک ایسا وقت بھی آچکا ہے جب وہ کوئی قابل ذکر چیز نہیں تھا (١) ہم نے انسان کو پیدا کیا مخلوط نطفے سے کہ ہم اس کو آزمائیں، اس لیے ہم نے اسے سمیع اور بصیر بنایا (٢) ہم نے اسے (ٹھیک) راستہ دکھا دیا، اب چاہے وہ شکر گذار بنے یا ناشکرا (٣) ہم نے کافروں

(١) هَلْ: کیا + اَتٰى يَاْتِىْ: آنا + حِيْنٌ: وقت + دَهْرٌ: زمانہ لامتناہی (ABSOLUTE TIME) + كَانَ يَكُوْنُ: ہونا + لَمْ يَكُنْ: وہ نہیں تھا + شَيْءٌ مَّذْكُوْرٌ: قابل ذکر چیز + شَيْئًا مَّذْكُوْرًا: خبر ہے لَمْ يَكُنْ کی اس وجہ سے منصوب + (٢) مَشِيْجٌ: مخلوط + اَمْشَاجٌ اسکی جمع ہے + اِبْتَلٰى يَبْتَلِىْ: آزمانا + سَمِيْعٌ: سننے والا + بَصِيْرٌ: دیکھنے والا (٣) هَدٰى يَهْدِىْ: راستہ دکھانا + سَبِيْلٌ: راستہ + اِمَّا .... اِمَّا: خواہ یہ خواہ وہ + شَاكِرٌ: شکرگزار + كَفُوْرٌ: ناشکرا (٤) اَعْتَدَ يُعْتِدُ: تیار کرنا + سَلَاسِلُ: جمع ہے سِلْسِلَةٌ کی بمعنی زنجیر + اَغْلَالٌ: جمع ہے غُلٌّ کی بمعنی طوق + سَعِيْرٌ: بھڑکتی

لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۟ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ۝ اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ
كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ۝ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا
تَفْجِيْرًا ۝ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ۝
وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝ اِنَّمَا

کے لیے زنجیریں، طوق اور بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔
(۴) نیکو کار لوگ (جنت) میں ایسی شراب کے پیالے پئیں گے
جس میں چشمہ کافور کی آمیزش ہوگی (۵) ایسا بہتا ہوا چشمہ جس
سے اللہ کے (خاص) بندے پئیں گے اور جدھر جدھر چاہیں
گے اس کی شاخیں نکال لے جائیں گے (۶) یہ لوگ نذریں
پوری کرتے ہیں اور (اس) دن سے ڈرتے ہیں جس کی سختی ہر
طرف پھیلی ہوئی ہوگی (۷) اور اس (اللہ) کی محبت میں مسکین یتیم
اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔ (۸) (یہ کہہ کر) کہ ہم تو محض خدا کی

ہوئی آگ یعنی دوزخ (۵) اَبْرَارٌ: جمع ہے بَرٌّ اور بَارٌّ کی بمعنی نیکوکار، وفادار + شَرِبَ يَشْرَبُ: پینا + كَاْسٌ: پیالہ + مِزَاجٌ: ملانے کی چیز۔ ملونی + (۶) عَيْنٌ: بہتا ہوا چشمہ + عِبَادٌ: جمع ہے عَبْدٌ کی بمعنی بندہ + فَجَّرَ يُفَجِّرُ تَفْجِيْرًا: پانی بہنے کی نالی نکالنا (۷) اَوْفٰى يُوْفِيْ: وفا کرنا۔ پورا کرنا + خَافَ يَخَافُ: ڈرنا + يَوْمًا: ظرف ہے اس لیے منصوب + مُسْتَطِيْرٌ: پھیلنے والا۔ ہمہ گیر + اِسْتَطَارَ يَسْتَطِيْرُ: پھیلنا + (۸) اَطْعَمَ يُطْعِمُ: کھانا کھلانا +

نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ۝ اِنَّا نَخَافُ

مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ۝ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ۝ وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ۝

مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ۝

خوشنودی کے لیے تمہیں کھانا کھلاتے ہیں، نہ تم سے کوئی بدلہ
چاہتے ہیں اور نہ شکریہ (۹) ہم ڈرتے ہیں اپنے رب کی طرف
سے ایک نہایت سخت اور تلخ دن (کے عذاب) سے (۱۰)
پس بچالے گا اللہ ان کو اس دن کی سختی سے اور عطا کرے
گا انہیں تازگی اور سرور (۱۱) اور انہوں نے جو صبر کیا، اللہ
اس کے بدلے میں انہیں جنت اور ریشمی لباس دے گا (۱۲)
(اس حالت میں کہ) وہ اس میں تختوں پر تکیہ لگائے ہوں گے،
اور اس میں دھوپ اور سردی کی شدت محسوس نہیں کریں

عَلٰی حُبِّہٖ: اُس (اللہ) کی محبت میں + مِسْکِیْنًا۔ یَتِیْمًا اور اَسِیْرًا مفعول
ہیں اس لیے منصوب (۹) اِنَّمَا: محض + وَجْہٌ: چہرہ۔ ذات + لِوَجْہِ اللّٰہِ
اللہ کی خوشنودی کے لیے + اَرَادَ یُرِیْدُ: چاہنا + جَزَاءٌ: بدلہ + (۱۰)
عَبُوْسٌ: تُرش رُو + یَوْمٌ عَبُوْسٌ: سخت دن + یَوْمٌ قَمْطَرِیْرٌ:
سخت اور تلخ دن + (۱۱) وَقٰی یَقِیْ: بچانا۔ حفاظت کرنا + لَقّٰی یُلَقِّیْ: دینا
نَضْرَۃً: تروتازگی + سُرُوْرًا: خوشدلی (۱۲) جَزٰی یَجْزِیْ: بدلہ
دینا + حَرِیْرًا: ریشم۔ ریشمی لباس (۱۳) اِتَّکَأَ یَتَّکِئُ: تکیہ لگا کر بیٹھنا

وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا ﴿١٤﴾ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ
بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا ﴿١٥﴾ قَوَارِيْرَا مِنْ فِضَّةٍ
قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ﴿١٦﴾ وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ﴿١٧﴾

گے۔ (۱۳) اور جنت کے سائے ان پر جھکے ہوئے ہوں گے۔
اور اس کے پھل ان کی دسترس میں ہوں گے (۱۴) ان کے آگے
چاندی کے ظروف اور شیشے کے پیالے گردش میں ہوں گے
(۱۵) شیشے، چاندی کی قسم سے جنھیں انھوں نے (یعنی جنت کے
ساقیوں نے) ٹھیک اندازے سے تیار کیا ہوگا۔ (۱۶) اور انھیں
اس میں ایسی شراب کے پیالے بھی پلائے جائیں گے جس میں
زنجبیل کی آمیزش ہوگی (۱۷) یہ (جنت میں) ایک چشمہ ہوگا جس

مُتَّكِئٖ: اسم فاعل + اَرَآئِک: جمع ہے۔ اَرِیْکَۃٌ کی بمعنی سجا ہوا (مزین)
تخت + شَمْسٌ: سورج۔ دھوپ + زَمْهَرِیْرًا: سخت سردی + (۱۴)
دَنَا یَدْنُو: قریب ہونا، جھکنا۔ دَانٍ اسم فاعل۔ دَانِیَۃً اس کا مونث، حال ہے
اس لیے منصوب: جھکے ہوئے (۱۴) ظِلَالٌ: جمع ہے ظِلٌّ کی بمعنی سایہ + ذُلِّلَتْ
تابع کیگئی + قُطُوْفٌ: جمع ہے قِطْفٌ کی بمعنی پھل۔ قُطُوْفٌ جمع مکسر ہے اسی
لیے اِس کا فعل واحد مونث ہے + (۱۵) طَافَ یَطُوْفُ: طواف کرنا۔ گردش
کرنا + یُطَافُ: پھرائے جاتے ہیں/ جائیں گے + اٰنِیَۃٌ جمع ہے اِنَاءٌ کی
بمعنی برتن + فِضَّۃٌ: چاندی + اَکْوَابٌ جمع ہے کُوْبٌ کی بمعنی پیالہ + قَوَارِیْرُ
جمع ہے قَارُوْرَۃٌ کی بمعنی شیشے کا برتن (۱۶) قَدَّرَ یُقَدِّرُ تَقْدِیْرًا: اندازہ

عَيۡنًا فِيۡهَا تُسَمّٰى سَلۡسَبِيۡلًا ۝ وَيَطُوۡفُ عَلَيۡهِمۡ وِلۡدَانٌ مُّخَلَّدُوۡنَ ۚ اِذَا رَاَيۡتَهُمۡ حَسِبۡتَهُمۡ لُـؤۡلُـؤًا مَّنۡثُوۡرًا ۝ وَاِذَا رَاَيۡتَ ثَمَّ رَاَيۡتَ نَعِيۡمًا وَّمُلۡكًا كَبِيۡرًا ۝ عٰلِيَهُمۡ ثِيَابُ سُنۡدُسٍ خُضۡرٌ وَّاِسۡتَبۡرَقٌ ۚ وَّحُلُّوۡۤا اَسَاوِرَ

کا نام سلسبیل ہے (۱۸) ان کی خدمت میں ایسے لڑکے بھاگ دوڑ رہے ہوں گے جو ہمیشہ اسی سن کے رہیں گے، جب تو ان کو دیکھے گا تو انھیں بکھرے ہوئے موتی خیال کرے گا (۱۹) اور جب تو دیکھے گا، جدھر بھی دیکھے گا، عظیم نعمت اور بڑی بادشاہت (کا سر و سامان) دیکھے گا (۲۰) اُن (کے جسم) پر ریشم کے سبز لباس اور استبرق کی پوشاک ہوگی، اور ان کو چاندی کے کنگن

کرنا، اندازہ ٹھہرانا (۱۷) زَنۡجَبِيۡلٌ: سونٹھ۔ خشک ادرک (۱۸) سَمّٰى يُسَمِّىۡ نام رکھنا + يُسَمّٰى: نام دیا گیا۔ عَيۡنٌ مونث ہے اس لیے تُسَمّٰى (مونث) لایا گیا ہے + (۱۹) وِلۡدَانٌ: جمع ہے وَلِيۡدٌ کی بمعنی لڑکا۔ غلام + خَلَّدَ يُخَلِّدُ: ہمیشہ رکھنا۔ اس سے اسم مفعول مُخَلَّدٌ بمعنی ابدی، جو ہمیشہ ایک ہی سن کا رہے + حَسِبَ يَحۡسَبُ: گمان کرنا + نَثَرَ يَنۡثُرُ: بکھرنا + مَنۡثُوۡرٌ: بکھرا ہوا + (۲۰) ثَمَّ: جہاں۔ وہاں + نَعِيۡمٌ: نعمتیں + مُلۡكٌ: بادشاہی + (۲۱) ثِيَابٌ: جمع ہے ثَوۡبٌ کی بمعنی کپڑا۔ لباس + سُنۡدُسٌ: ایک قسم کا ریشمی کپڑا + خُضۡرٌ: سبز + اِسۡتَبۡرَقٌ: سونے اور ریشمی تاروں سے بنا ہوا موٹا کپڑا + حَلّٰى يُحَلِّىۡ: زیور پہنانا۔ حُلُّوۡا: ماضی مجہول۔ وہ زیور پہنائے گئے + اَسَاوِرُ: جمع ہے سِوَارٌ کی بمعنی کنگن + سَقٰى يَسۡقِىۡ: پلانا + طَهُوۡرًا: نہایت پاکیزہ

مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿٢١﴾ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً
ع وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿٢٢﴾ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ﴿٢٣﴾
فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ﴿٢٤﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ

پہنائے جائیں گے، اور ان کا رب انہیں پلائے گا نہایت پاکیزہ مشروب (۲۱) (ارشاد ہوگا) یہ بے شک تمہارے (اعمال کا) بدلہ ہے اور تمہاری کوشش (جو تم دنیا میں کرتے رہے) مقبول ہوئی (۲۲) (اے نبی) بحقیق ہم نے یہ قرآن تم پر اہتمام کے ساتھ تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا ہے (۲۳) تو تم صبر کے ساتھ اپنے رب کے فیصلے کا انتظار کرو اور ان میں سے کسی گنہ گار یا ناشکرے کی پیروی نہ کرو (۲۴) اور یاد کرو اپنے رب کا نام، صبح اور شام (۲۵) اور رات میں اس کے لیے سجدہ کیا کرو اور

مبالغے کا صیغہ ہے (۲۲) سَعٰی یَسْعٰی: عمل کرنا، کوشش کرنا۔ سَعْیًا اِس سے مصدر ہے + مَشْکُوْرًا: شَکَرَ یَشْکُرُ کا اسم مفعول ہے بمعنی مقبول + (۲۳) نَزَّلَ یُنَزِّلُ تَنْزِیْلًا: تھوڑا تھوڑا اہتمام کے ساتھ نازل کرنا (۲۴) اَطَاعَ یُطِیْعُ: اطاعت کرنا ہے۔ لَا تُطِعْ فعل نہی: مت مان، مت پیروی کر + اٰثِمٌ: اسم فاعل ہے اِثْمٌ کا یعنی گنہ گار + کَفُوْرًا: منکر۔ ناشکرا + (۲۵) ذَکَرَ یَذْکُرُ: یاد کرنا سے، امر اُذْکُرْ ہے۔ بُکْرَۃً: صبح کے وقت + اَصِیْلًا: شام کے وقت۔ دونوں ظرف ہیں، اس لیے منصوب (۲۷) هٰٓؤُلَآءِ: اسم اشارہ۔ یہ سب لوگ + اَحَبَّ

رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿ ﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا
طَوِيْلًا ﴿ ﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا
ثَقِيْلًا ﴿ ﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ
تَبْدِيْلًا ﴿ ﴾ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿ ﴾

رات کے بڑے حصہ میں اس کی تسبیح بیان کیا کرو (٢٦) یہ لوگ
تو محبت کرتے ہیں جلد حاصل ہو جانے والی چیز (دنیا) سے،
اور آگے آنے والے بھاری دن (کی یاد) کو پیٹھ پیچھے ڈال رہے
ہیں۔ (٢٧) ہم نے ہی ان کو پیدا کیا اور اُن کے جوڑ بند مضبوط
کئے، اور جب چاہیں گے انھیں اِن جیسے دوسرے لوگوں سے
بدل ڈالیں گے (٢٨) ہاں یہ تو ایک یاد دہانی ہے۔ پس جو چاہے
اپنے رب کا راستہ اختیار کر لے (٢٩) اور تم نہیں چاہ سکتے سوائے

یُحِبُّ: محبت کرنا + عَاجِلَةٌ: جلد ہونے والی چیز۔ دنیا + وَذَرَ،
یَذَرُ: چھوڑ دینا + وَرَآءَ: پیچھے + ثَقِیْلٌ: بھاری + (٢٨) شَدَّ
یَشُدُّ یَشِدُّ: مضبوط کرنا + اَسْرٌ: ڈھانچہ۔ جسم کا جوڑ بند + شَاءَ
یَشَاءُ: چاہنا۔ شِئْنَا: ہم نے چاہا۔ اِذَا سے معنی مستقبل کے ہو گئے
+ بَدَّلَ یُبَدِّلُ: بدل دینا۔ تبدیل کر دینا + اَمْثَالٌ: جمع ہے مَثَلٌ کی
بمعنی مانند (٢٩) اِتَّخَذَ یَتَّخِذُ: اختیار کرنا + سَبِیْلٌ: راستہ + (٣٠)

تم نہیں چاہ سکتے

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝

ع يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝

(اَدْخَلَ - يُدْخِلُ داخل کرنا)

اس کے کہ اللہ چاہے۔ بے شک اللہ علیم اور حکیم ہے (۳۰) وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کر لیتا ہے۔ (رہے) ظالم لوگ، تو ان کے لیے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

مَا تَشَآءُوْنَ: تم نہیں چاہ سکتے/سکو گے (۳۱) اَدْخَلَ يُدْخِلُ: داخل کرنا + اَعَدَّ يُعِدُّ: تیار کرنا +

(اٰیاتھا ۴۰) (۷۸) سُوْرَۃُ النَّبَاِ مَکِّیَّۃٌ (۸۰) (رکوعاتھا ۲)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱﴾ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ﴿۲﴾ الَّذِیْ هُمْ فِيْهِ
مُخْتَلِفُوْنَ ﴿۳﴾ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ﴿۴﴾ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ﴿۵﴾ اَلَمْ
نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ﴿۶﴾ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ﴿۷﴾ وَّ خَلَقْنٰكُمْ

یہ لوگ کس چیز کے متعلق پوچھ گچھ کر رہے ہیں؟(۱) اس بڑی خبر کے متعلق (۲) جس کے متعلق یہ مختلف رائیں رکھتے ہیں؟(۳) جو کچھ یہ لوگ سمجھتے ہیں وہ) ہرگز نہیں، یہ عنقریب جان لیں گے (۴) ہاں، ہرگز نہیں، یہ جلد ہی جان لیں گے (۵) کیا ہم نے زمین کو فرش نہیں بنایا؟ (۶) اور پہاڑوں کو (زمین کی) میخیں نہیں بنایا؟ (۷) اور ہم نے تم کو جوڑے جوڑے نہیں پیدا کیا؟ (۸) اور تمھاری نیند کو آرام دہ نہیں بنایا؟ (۹) اور ہم

(۱) عَمَّ: مخفف ہے عَنْ مَا کا یعنی کس چیز کے متعلق + تَسَاءَلَ یَتَسَاءَلُ: پوچھ گچھ کرنا، چہ میگوئیاں کرنا (۲) نَبَاٌ: اہم خبر (۳) مُخْتَلِفٌ: اختلاف کرنے والا، مختلف رائے رکھنے والا (۴) کَلَّا: ہرگز نہیں، جو بات کہی گئی ہو اس کی تردید کیلئے آتا ہے + سَ: عنقریب (۶) جَعَلَ یَجْعَلُ: بنانا + لَمْ نَجْعَلْ ہم نے نہیں بنایا + اَ: کیا، حرف استفہام ہے + مِهَادٌ: بچھونا، فرش (۷) جِبَالٌ: جمع ہے جَبَلٌ کی بمعنی پہاڑ + اَوْتَادٌ: جمع ہے وَتَدٌ کی بمعنی میخ، کھونٹا (۸) اَزْوَاجٌ: جمع ہے زَوْجٌ کی بمعنی جوڑا۔ یہاں اَزْوَاجًا حال ہے (یعنی جوڑے جوڑے) اس لیے

اَزْوَاجًا ۝ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۝
وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝ وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۝ وَّ
جَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝ وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً
ثَجَّاجًا ۝ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۝ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۝

نے رات کو پردہ نہیں بنایا؟ (١٠) اور ہم نے دن کو کسب معاش کا وقت نہیں بنایا؟ (١١) اور ہم نے تعمیر نہیں کیے تمھارے اوپر سات مضبوط آسمان؟ (١٢) اور ہم نے نہیں بنایا سورج کو نہایت روشن چراغ؟ (١٣) اور ہم نے پانی سے لبریز بادلوں سے لگاتار موسلا دھار پانی نہیں برسایا (١٤) تاکہ ہم اگائیں اس کے ذریعے غلہ، نباتات (١٥) اور گھنے باغات؟ (١٦) بے شک فیصلے کا دن ایک مقررہ وقت ہے (١٧) جس

اس کا اعراب نصب ہے (٩) نَوْمٌ: سونا + سُبَاتٌ: آرام۔ سکون (١٠) لِبَاسٌ: پہننے کے کپڑے۔ پردہ (١١) نَهَارٌ: دن + مَعَاشًا: کسب معاش کا وقت۔ حال ہے (١٢) بَنٰى يَبْنِيْ: تعمیر کرنا۔ بَنَيْنَا: ہم نے تعمیر کیے + فَوْقٌ: اوپر + سَبْعًا: سات + شِدَادٌ: شَدِيْدٌ کی جمع ہے بمعنی مضبوط (آسمان) (١٣) سِرَاجٌ: چراغ + وَهَّاجٌ: بہت روشن (١٤) مُعْصِرَاتٌ: پانی بھرے ہوئے بادل + ثَجَّاجٌ: بہت برسنے والی بارش (١٥) حَبًّا: دانہ۔ غلہ + نَبَاتٌ: سبزہ، نباتات + (١٦) اَلْفَافٌ: جمع ہے لِفٌّ کی بمعنی گھنا باغ (١٧) فَصْلٌ

إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيقَاتًا ﴿١٧﴾ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ
أَفْوَاجًا ﴿١٨﴾ وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا ﴿١٩﴾ وَسُيِّرَتِ
الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿٢٠﴾ إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿٢١﴾
لِلطَّاغِينَ مَآبًا ﴿٢٢﴾ لَابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا ﴿٢٣﴾ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا

دن صور پھونکا جائے گا تو تم گروہ در گروہ آؤ گے (۱۸) اور آسمان کھول
دیا جائے گا اور وہ دروازے دروازے ہو جائے گا (۱۹) اور پہاڑ چلا
دیئے جائیں گے اور وہ سراب ہو کر رہ جائیں گے (۲۰) تحقیق جہنم گھات
کی جگہ ہے (۲۱) سرکشوں کا ٹھکانا (۲۲) وہ اس میں مدتوں پڑے رہیں
گے۔ (۲۳) اس میں انھیں نہ ٹھنڈک نصیب ہوگی اور نہ کوئی پینے کی

يَفْصِلُ: فیصلہ کرنا۔ فَصْلٌ اس سے مصدر ہے + مِيْقَاتٌ: مقررہ وقت
(۱۸) نَفَخَ يَنْفُخُ: پھونک مارنا + صُوْرٌ: نرسنگھا + (۱۸) أَتَى يَأْتِي: آنا +
تَأْتُوْنَ: تم آؤ گے + أَفْوَاجًا: فوج در فوج حال ہے۔ (۲۰) سَيَّرَ يُسَيِّرُ:
چلانا + سَرَابٌ: دھوکا۔ ریگستان میں پانی نظر آنے کا عکسی فریب (۲۱) مِرْصَادٌ:
گھات + مِرْصَادًا: ظرف گھات کی جگہ (۲۲) طَغَى يَطْغَى: حد سے بڑھ جانا
طَاغِيٌ اسم فاعل یعنی سرکش + آبَ يَئُوْبُ: لوٹنا + مَآبًا: لوٹنے کی جگہ۔ ٹھکانا
(۲۳) لَبِثَ يَلْبَثُ: ٹھہرنا۔ اقامت کرنا + لَابِثٌ: ٹھہرنے والا + أَحْقَابٌ
جمع ہے حُقُبٌ کی بمعنی لمبی مدت (۲۴) ذَاقَ يَذُوْقُ: چکھنا + بَرْدًا: ٹھنڈک

بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ﴿٢٤﴾ اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ﴿٢٥﴾ جَزَآءً وِّفَاقًا ﴿٢٦﴾ اِنَّهُمْ
كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ﴿٢٧﴾ وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ﴿٢٨﴾ وَكُلَّ
ع شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ﴿٢٩﴾ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ﴿٣٠﴾ اِنَّ
لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ﴿٣١﴾ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ﴿٣٢﴾ وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ﴿٣٣﴾

چیز (۲۴) سوائے کھولتے ہوئے گرم پانی اور پیپ کے' (۲۵) (اُن کے اعمال کے) موافق بدلہ (۲۶) بے شک وہ کسی حساب کا گمان نہیں رکھتے تھے (۲۷) اور انہوں نے ہماری آیات کو نہایت بے باکی سے جھٹلایا (۲۸) اور ہم نے ہر چیز کو لکھ کر شمار کر رکھا ہے (۲۹) (کہا جائے گا) تو مزہ چکھو' ہم تو تمہارے لیے عذاب ہی بڑھاتے چلے جائیں گے (۳۰) بے شک متقیوں کے لیے کامیابی ہوگی (۳۱) باغات اور انگور (۳۲) اور نوجوان ہم سن عورتیں (۳۳) اور لبالب بھرے ہوئے جام (۳۴) اس

+ شَرَابٌ: پینے کی چیز (۲۵) حَمِيْمٌ: کھولتا ہوا پانی + غَسَّاقٌ: پیپ (۲۶) جَزَآءٌ: بدلہ + وِفَاقًا: موافق (۲۷) رَجَی يَرْجِیْ: گمان رکھنا (۲۸) كِذَّابٌ كَذَّبَ يُكَذِّبُ سے مصدر ہے. فعل کی تاکید کرتا ہے. یعنی بے باکی سے جھٹلانا (۲۹) اَحْصٰی يُحْصِیْ: شمار کرنا + كِتٰبًا: لکھ کر' حال ہے (۳۰) ذَاقَ يَذُوْقُ: چکھنا ذُقْ امر ہے: تو چکھ. ذُوْقُوْا: تم چکھو + زَادَ يَزِيْدُ: بڑھانا (۳۱) فَازَ يَفُوْزُ: کامیاب ہونا. مَفَازًا: کامیابی کا مقام (۳۲) حَدَآئِقُ: جمع ہے حَدِيْقَةٌ کی بمعنی باغ + اَعْنَابٌ: جمع عِنَبٌ کی بمعنی انگور + (۳۳) كَوَاعِبُ: جمع كَاعِبٌ کا بمعنی جوان عورت + اَتْرَابٌ: جمع ہے تِرْبٌ کی بمعنی ہم سن عورت (۳۴)

وَّكَاْسًا دِهَاقًا ﴿٣٤﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ﴿٣٥﴾ جَزَآءً مِّنْ
رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿٣٦﴾ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ
لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿٣٧﴾ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا

میں وہ نہ کوئی لغو بات سنیں گے اور نہ جھوٹ (۳۵) (یہ) تیرے رب کی طرف سے جزا ہوگی (اُن کے) عمل کے حساب سے (۳۶) جو رب ہے آسمانوں اور زمین کا اور ان کے درمیان ساری چیزوں کا اور نہایت رحم والا ہے، جس کی طرف سے لوگوں کو بات کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہوگا (۳۷) جس دن جبریل اور فرشتے (اُس کے حضور) صف بستہ کھڑے ہوں گے۔

كَاْسٌ: پیالہ + دِهَاقٌ: لبالب بھرا ہوا۔ چھلکتا ہوا + (۳۵) كِذّٰبٌ: جھوٹ (۳۶)
عطاءٌ: بخشش (۳۷) مَلَكَ يَمْلِكُ: اختیار رکھنا خِطَابٌ: گفتگو (۳۸) قَامَ
يَقُوْمُ: کھڑے ہونا + اَلرُّوْحُ: جبریل + صَفًّا: صف بستہ + تَكَلَّمَ يَتَكَلَّمُ: بات

لَا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ۝ ذٰلِكَ الْيَوْمُ
الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ۝ اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۚ
ع يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ۝

اس روز کوئی بات نہیں کرے گا مگر جسے خدائے رحمٰن اجازت دے دے اور وہ کہے گا حق بات (۳۸) وہ دن برحق ہے، تو جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف اپنا ٹھکانا بنالے (۳۹) ہم نے تم لوگوں کو ایک قریب آجانے والے عذاب سے خبردار کر دیا ہے، جس دن آدمی دیکھ لے گا جو کچھ اس کے دونوں ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے اور کافر کہے گا: اے کاش میں مٹی ہو گیا ہوتا! (۴۰)

کرنا + اَذِنَ یَاْذَنُ: اجازت دینا + صَوَابٌ: ٹھیک، حق بات (۴۰) اَنْذَرَ یُنْذِرُ: ڈرانا + عَذَابًا قَرِیْبًا: قریب آجانے والا عذاب + قَدَّمَ یُقَدِّمُ: آگے بھیجنا + یَدَاہُ: اس کے دو ہاتھ + لَیْتَ: اے کاش + یٰلَیْتَنِیْ: اے کاش میں + تُرَابٌ: مٹی، تُرَابًا، نصبی حالت، کُنْتُ کی خبر ہے۔

سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ

آیاتها ٤٢ (٨٠) (٢٣) رکوعها ١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَبَسَ وَتَوَلّٰىٓ ۝١ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ۝٢ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ
يَزَّكّٰىٓ ۝٣ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ۝٤ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۝٥
فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ۝٦ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ۝٧ وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ

اس نے تیوری چڑھائی اور اس نے منہ پھیر لیا
(۱) (اس وجہ سے) کہ وہ نابینا اُس کے پاس آگیا (۲) اور تجھے کیا معلوم
کہ وہ صالح بن جاتا (۳) یا وہ نصیحت سنتا تو نصیحت اسے نفع پہنچاتی
(۴) لیکن جو شخص بے پروائی برتتا ہے (۵) اس کی طرف تم زیادہ توجہ
دیتے ہو (۶) حالانکہ تم پر کوئی ذمہ داری نہیں اگر وہ اپنی اصلاح نہ کرے
(۷) لیکن جو تمہارے پاس (شوق سے) دوڑتا ہوا آتا ہے (۸) اور وہ خدا

(۱) عَبَسَ يَعْبِسُ: تیوری چڑھانا + تَوَلّٰى يَتَوَلّٰى: منہ پھیر لینا (۳) اَدْرٰى يُدْرِيْ: آگاہ کرنا + تَزَكّٰى يَتَزَكّٰى يَزَّكّٰى (اصل يَتَزَكّٰى): اپنی اصلاح کرنا (۴) تَذَكَّرَ يَتَذَكَّرُ - يَذَّكَّرُ (اصل يَتَذَكَّرُ): نصیحت سننا + ذِكْرٰى: یاد دہانی۔ (۵) اِسْتَغْنٰى يَسْتَغْنِيْ: استغنا برتنا (۶) تَصَدّٰى يَتَصَدّٰى: متوجہ ہونا، فکر کرنا (۸) سَعٰى يَسْعٰى: دوڑنا، کوشش کرنا (۱۰) تَلَهّٰى يَتَلَهّٰى عَنْهُ: بے پروائی برتنا (۱۱) كَلَّا: ہرگز نہیں، تَذْكِرَةٌ: نصیحت، یاد دہانی (۱۲) ذَكَرَ يَذْكُرُ: نصیحت ماننا (۱۳) صُحُفٌ: جمع صَحِيْفَةٌ کی بمعنی لکھا ہوا کاغذ۔ صُحُفٌ جمع مکسر ہے، اس لیے

يَسْعٰى ﴿٨﴾ وَهُوَ يَخْشٰى ﴿٩﴾ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ﴿١٠﴾ كَلَّآ اِنَّهَا
تَذْكِرَةٌ ﴿١١﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿١٢﴾ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿١٣﴾
مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ﴿١٤﴾ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ﴿١٥﴾ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ﴿١٦﴾
قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ﴿١٧﴾ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ﴿١٨﴾ مِنْ
نُّطْفَةٍ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ﴿١٩﴾ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ﴿٢٠﴾ ثُمَّ اَمَاتَهٗ

سے) ڈرتا بھی ہے (۹) تو اس کی طرف سے تم بے پروائی برتتے ہو (۱۰)
ہرگز نہیں، یہ تو ایک یاد دہانی ہے (۱۱) (پس جو چاہے اسے قبول کرلے)
(۱۲) قابل تعظیم، بلند مرتبہ اور پاکیزہ صحیفوں کے اندر (۱۳، ۱۴) معزز اور
باوفا کاتبوں کے ہاتھوں میں (۱۵، ۱۶) ہلاک ہو جائے انسان، یہ کیسا
ناشکرا ہے! (۱۷) (اللہ نے) اُسے کس چیز سے پیدا کیا؟ (۱۸) نطفہ
سے۔ اُسے پیدا کیا، پھر اس کے لیے ایک اندازہ مقرر کیا (۱۹) پھر اس
کے لیے راستہ آسان کر دیا (۲۰) پھر اسے موت دی اور قبر میں دفن

اس کی صفت واحد مونث آئی ہے (۱۴) مَرْفُوْعَةٌ: بلند + مُطَهَّرَةٌ: پاکیزہ
(۱۵) سَفَرَةٌ: جمع سَافِرٌ کی بمعنی کاتب (۱۶) کِرَامٌ جمع ہے کَرِیْم کی + بَرَرَةٌ
جمع ہے بَرٌّ اور بَارٌّ کی بمعنی سچا۔ باوفا (۱۷) قُتِلَ: ہلاک ہوا۔ بد دعا کا کلمہ ہے +
مَآ اَكْفَرَهٗ: کلمہ تعجب ہے بمعنی کتنا ناشکرا ہے (۱۸) اَیٌّ: کیا، کس (۲۰) یَسَّرَ:
آسان کیا (۲۱) اَمَاتَ یُمِیْتُ: موت دینا + اَقْبَرَ یُقْبِرُ: دفن کرنا (۲۲) اَنْشَرَ
یُنْشِرُ: موت کے بعد اٹھا کھڑا کرنا (۲۳) قَضٰی یَقْضِیْ: فرض ٹھیک طور پر

فَاَقْبَرَهٗ ﴿٢١﴾ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ﴿٢٢﴾ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ﴿٢٣﴾
فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ﴿٢٤﴾ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ﴿٢٥﴾
ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ﴿٢٦﴾ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ﴿٢٧﴾ وَّعِنَبًا وَّ
قَضْبًا ﴿٢٨﴾ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ﴿٢٩﴾ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿٣٠﴾ وَّفَاكِهَةً

کرایا (۲۱) پھر جب چاہے گا اسے اٹھا کھڑا کرے گا (۲۲) ہرگز نہیں، جو حکم
اسے اللہ نے دیا تھا وہ اس نے اب تک پورا نہیں کیا (۲۳) تو انسان
کو چاہیے کہ اپنے طعام کی طرف غور کرے (۲۴) کہ ہم نے اچھی طرح
سے پانی برسایا (۲۵) پھر ہم نے زمین کو اچھی طرح پھاڑا (۲۶) پھر ہم نے
اس میں غلّہ اگایا (۲۷) اور انگور اور ساگ پات اور ترکاریاں (۲۸) اور
زیتون اور کھجور (۲۹) اور گھنے باغات (۳۰) اور پھل اور چارہ (۳۱) تمھاری

ادا کرنا + مَآ اَمَرَهٗ: جو (اللہ نے) حکم دیا اُسے (۲۵) صَبَّ يَصُبُّ: پانی
انڈیلنا + صَبًّا: انڈیلنا۔ مفعول مطلق ہے، اس لیے منصوب ہے (۲۶)
شَقَّ يَشُقُّ: پھاڑنا (۲۷) اَنْبَتَ يُنْبِتُ: اُگانا + حَبًّا: غلہ (۲۸) عِنَبٌ:
انگور۔ ایک دانے کو عِنَبَةٌ کہتے ہیں + قَضْبٌ: جمع ہے قَضْبَةٌ کی بمعنی
ساگ، پات۔ ترکاری (۲۹) اَلنَّخْلُ: کھجور کا درخت (۳۰) حَدَائِقُ:
جمع ہے حَدِيقَةٌ کی بمعنی باغ + غُلْبًا: جمع ہے اَغْلَبُ کی بمعنی گھنا
باغ (۳۱) فَاكِهَةٌ: پھل ہر قسم + اَبٌّ: چارہ (۳۲) مَتَاعًا: حال ہے
یعنی فائدہ پہنچانے کیلئے + اَنْعَامٌ: مال مویشی (۳۳) اَلصَّاخَّةُ: سخت
آواز جو بہرہ کردے (۳۴) فَرَّ يَفِرُّ: دور بھاگنا (۳۷) يَوْمَئِذٍ: اس

وَّأَبًّا ۝ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ۝ فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاخَّةُ ۝
يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ۝ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ۝ وَصَاحِبَتِهِ
وَبَنِيهِ ۝ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ۝ وُجُوهٌ
يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۝ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۝ وَوُجُوهٌ
يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۝ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۝ أُولَٰئِكَ هُمُ
الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۝ ع

اور تمھارے مویشیوں کی نفع رسانی کے لیے (۳۲) پس جب کان بہرے کر دینے والی سخت آواز آئے گی (۳۳) اُس دن آدمی دور بھاگے گا، اپنے بھائی سے (۳۴) اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے (۳۵) اور اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں سے (۳۶) اس دن ان میں سے ہر شخص کی حالت ایسی ہوگی کہ اسے کسی اور کا ہوش نہ ہوگا (۳۷) کئی چہرے اس دن روشن ہوں گے (۳۸) ہنستے ہوئے خوش و خرم (۳۹) اور کئی چہروں پر اس دن خاک اڑ رہی ہوگی (۴۰) اور ان پر سیاہی چھائی ہوئی ہوگی، (۴۱) یہی لوگ کافر و فاجر ہوں گے۔ (۴۲)

دن + شَأْنٌ: حالت + اَغْنٰی یُغْنِیْ: بے پروا کر دینا۔ بے خبر کر دینا (۳۸) مُسْفِرَةٌ: روشن (۳۹) ضَاحِكٌ: ہنسنے والا۔ مُسْتَبْشِرَةٌ: ہشاش بشاش + (۴۰) غَبَرَةٌ: خاک (۴۱) رَهِقَ۔ يَرْهَقُ: ڈھانپ لینا چھا جانا + قَتَرَةٌ: تاریکی (۴۲) كَفَرَةٌ: جمع ہے كَافِرٌ کی + فَجَرَةٌ: جمع ہے فَاجِرٌ کی +

(۸۷) سُوْرَةُ الْاَعْلٰى مَكِّيَّةٌ (۸)

اٰیٰتُهَا ۱۹ — رُکُوْعُهَا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ﴿۱﴾ الَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰى ﴿۲﴾ وَالَّذِیْ
قَدَّرَ فَهَدٰى ﴿۳﴾ وَالَّذِیْۤ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ﴿۴﴾ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً
اَحْوٰى ﴿۵﴾ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰۤى ﴿۶﴾ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ

اپنے رب اعلیٰ کے نام کی تسبیح بیان کر (۱) جس نے پیدا کیا اور ٹھیک ٹھاک کیا (۲) اور جس نے تقدیر مقرر کی اور سیدھا راستہ دکھایا (۳) اور جس نے سبزہ اگایا (۴) پھر اُسے سیاہ کوڑا کرکٹ بنادیا (۵) ہم تمھیں جلد ہی پڑھائیں گے، پھر تم بھولو گے نہیں (۶) مگر وہی جو خدا چاہے گا۔

(۱) سَبِّحْ: تسبیح بیان کر۔ سَبَّحَ یُسَبِّحُ سے امر ہے + اَلْاَعْلٰى: رب کی صفت ہے۔ رب مجرور ہے لیکن اعلیٰ کا اعراب الف ہی رہتا ہے۔ یہی صورت دوسرے ایسے الفاظ کی ہے مثلاً عِیْسٰی۔ مُوْسٰی۔ دُنْیَا۔ یہ تینوں حالتوں میں یکساں رہتے ہیں (۲) سَوّٰى یُسَوِّیْ: درست کرنا (۳) قَدَّرَ یُقَدِّرُ: اندازہ مقرر کرنا + هَدٰى یَهْدِیْ: راہ دکھانا (۴) اَلْمَرْعٰى: گھاس، سبزہ، چراگاہ (۵) غُثَآءً: کوڑا کرکٹ + اَحْوٰى: سرخ رنگ سیاہی مائل

يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ۝ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ۝ فَذَكِّرْ
اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۝ سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۝ وَيَتَجَنَّبُهَا
الْاَشْقَى ۝ الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ۝ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ
فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۝ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ

ہاں وُہ جانتا ہے ظاہر کو بھی اور پوشیدہ کو بھی (۷) اور ہم
تمھیں آسان راہ پر لے چلیں گے (۸) پس نصیحت کرو اگر وہ سود مند
ہو (۹) نصیحت وہ قبول کرے گا جو ڈرتا ہے (۱۰) اور اس سے دور رہے
گا نہایت بدبخت (۱۱) جو بڑی آگ میں داخل ہوگا (۱۲) پھر وُہ اُس
میں نہ مرے گا نہ جیئے گا (۱۳) کامیاب ہوا وُہ جس نے اپنے آپ کو
پاک کیا (۱۴) اور اپنے ربّ کا نام یاد کیا اور نماز پڑھی (۱۵) لیکن تم

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۱۳ .... غُثَاءً اَحْوٰی : اس
کا ترجمہ گھنا اور سرسبز و شاداب بھی ہوسکتا ہے۔ مولانا اصلاحی تدبر قران) (۶) اَقْرَءَ
یُقْرِءُ: پڑھانا + نَسِیَ یَنْسٰی: بھولنا (۷) اَلْجَھْرُ: ظاہر، بلند آواز والا +
خَفِیَ یَخْفٰی: پوشیدہ ہونا (۸) یَسَّرَ یُیَسِّرُ، توفیق دینا۔ تیار کرنا + یُسْرٰی
آسان، راحت کی منزل (۹) ذَکَّرَ یُذَکِّرُ: نصیحت کرنا + ذِکْرٰی: یاد کرنا
(۱۰) یَذَّکَّرُ (اصل یَتَذَکَّرُ، تَ، ذَ میں مدغم ہوگئی): نصیحت قبول کریگا
(۱۱) تَجَنَّبَ یَتَجَنَّبُ: دور رہنا + اَشْقٰی: شَقِیٌّ سے تفضیل کا صیغہ ہے بڑا
بدبخت (۱۲) وَصَلَ یَصِلُ: پہنچنا۔ داخل ہونا (۱۴) تَزَکّٰی: پاک ہونا (۱۶)

فَصَلّٰى ﴿۱۵﴾ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۱۶﴾ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ
وَّاَبْقٰى ﴿۱۷﴾ اِنَّ هٰذَا لَفِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿۱۸﴾ صُحُفِ
ع اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ﴿۱۹﴾

لوگ تو دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو (۱۶) حالانکہ آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے (۱۷) بے شک یہی (تعلیم) پہلے صحیفوں میں ہے (۱۸) ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں (۱۹)

۱۶ آثَرَ، يُؤْثِرُ: ترجیح دینا (۱۷) اَبْقٰى: زیادہ بقاء والی۔ پائیدار۔

(آیاتہا ۲۰) سورۃ البلد مکیۃ (۹۰) (۳۵) (رکوعہا ۱)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَآ اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ ﴿۱﴾ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِھٰذَا الْبَلَدِ ﴿۲﴾ وَ
وَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ﴿۳﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ کَبَدٍ ﴿۴﴾
اَیَحْسَبُ اَنْ لَّنْ یَّقْدِرَ عَلَیْهِ اَحَدٌ ﴿۵﴾ یَقُوْلُ اَھْلَکْتُ

نہیں، میں قسم کھاتا ہوں اس شہر (مکہ) کی (۱) جب کہ تو اسی شہر میں مقیم ہے (۲) اور (میں قسم کھاتا ہوں) باپ کی اور اس کی ذرّیت کی (۳) تحقیق ہم نے انسان کو بڑی مشقت میں پیدا کیا (۴) کیا وہ گمان کرتا ہے کہ اس پر کسی کا زور نہیں؟ (۵) کہتا ہے کہ میں نے ڈھیروں مال اڑا دیا (۶) کیا وہ گمان کرتا ہے کہ کسی نے اسے دیکھا ہی نہیں؟ (۷) کیا

(۱) لَا: نہیں + اَقْسَمَ یُقْسِمُ: قسم کھانا + بَلَدٌ یا بَلْدَۃٌ: شہر۔ جمع بِلَادٌ و بُلْدَانٌ (۲) حَلَّ یَحِلُّ و یَحُلُّ: نازل ہونا۔ کسی جگہ اترنا + اَحِلٌّ بِہٖ اترنے والا۔ کسی جگہ یا مکان میں (۳) وَالِدٌ: باپ، حضرت آدمؑ یا حضرت ابراہیمؑ یہاں موقع کی مناسبت سے حضرت ابراہیمؑ۔ مَاوَلَدَ: اولاد۔ حضرت اسمٰعیل کی اولاد جنہوں نے رسول مقبول کی گواہی دی (۴) کَبَدٌ: سختی۔ مشقت (۵) حَسِبَ یَحْسَبُ: گمان کرنا + قَدَرَ یَقْدِرُ: قدرت رکھنا۔ غالب ہونا۔ (۶) اَھْلَکَ یُھْلِکُ: ہلاک کرنا۔ ضائع کرنا + مَالٌ لُبَدٌ: بہت سا مال۔ (۷)

مَا لًا لُّبَدًا ﴿٦﴾ أَيَحْسَبُ أَن لَّمْ يَرَهُ أَحَدٌ ﴿٧﴾ أَلَمْ نَجْعَل
لَّهُ عَيْنَيْنِ ﴿٨﴾ وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ ﴿٩﴾ وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ ﴿١٠﴾
فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ﴿١١﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ ﴿١٢﴾
فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿١٣﴾ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ ﴿١٤﴾ يَتِيمًا
ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿١٥﴾ أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿١٦﴾ ثُمَّ كَانَ

ہم نے نہیں بنائیں اس کی دو آنکھیں (۸) اور ایک زبان اور دو ہونٹ؟
(۹) اور ہم نے اسے (اچھے اور برے) دونوں راستے نہیں دکھا دیئے؟
(۱۰) مگر اس نے گھاٹی نہیں پار کی (۱۱) اور تجھے کیا معلوم کہ گھاٹی کیا
ہے (۱۲) کسی گردن کا (غلامی سے) چھڑانا (۱۳) یا کھانا کھلانا بھوک کے
دن (۱۴) کسی قرابت دار یتیم کو (۱۵) یا خاک نشین مسکین کو (۱۶) پھر وہ اُن

لَمْ یَرَ: اس نے نہیں دیکھا (۸) لَمْ نَجْعَلْ: ہم نے نہیں بنایا + عَیْنَیْنِ:
دو آنکھیں۔ مفعول ہے اس لیے حالت نصبی میں ہے (۹) لِسَانٌ: زبان +
شَفَةٌ: ہونٹ۔ شَفَتَیْنِ: دو ہونٹ (۱۰) ھَدَیْنَاہُ: ہم نے اسے دکھا
دیا + اَلنَّجْدُ: بلند راستہ (۱۱) اِقْتَحَمَ یَقْتَحِمُ: خود کو مشقت میں ڈالنا۔ مشکل
کام کرنے کی کوشش کرنا + اَلْعَقَبَةُ: گھاٹی (۱۳) فَکٌّ: چھڑانا + رَقَبَةٌ:
گردن (۱۴) مَسْغَبَةٌ: بھوک۔ فاقہ (۱۵) ذُو۔ ذَا۔ ذِی تین حالتیں
ہیں رفعی، نصبی اور جری بمعنی والا + مَقْرَبَةٌ: قرابت، ذَا مَقْرَبَةٍ: قرابت دار
+ (۱۶) مَتْرَبَةٌ: خاک، ذَا مَتْرَبَةٍ: خاک والا، خاک نشین، خاک آلودہ۔

مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ﴿١٧﴾
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ﴿١٨﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ
اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ﴿١٩﴾ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ﴿٢٠﴾ ع

لوگوں میں شامل ہو گیا جو ایمان لائے اور جنھوں نے ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کی اور رحم کی نصیحت کی۔

(۱۷) یہی لوگ خوش نصیب ہیں (۱۸) اور وہ جنھوں نے ہماری آیات کا انکار کیا وہی بدبخت اور شامت زدہ ہیں (۱۹) اُن پر ہر طرف سے آگ چھائی ہوئی ہوگی (۲۰)

(۱۷) تَوَاصٰی یَتَوَاصٰی: نصیحت کرنا + مَرْحَمَةٌ: رحم، ہمدردی (۱۸) اَلْمَيْمَنَةُ: برکت۔ خوش نصیبی + (۱۹) اَلْمَشْئَمَةُ: نحوست۔ بدبختی + (۲۰) اَوْصَدَ یُؤْصِدُ: ڈھانک لینا۔ بند کر دینا۔ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ: ہر طرف چھائی ہوئی آگ +

آیاتہا ۲۱ (۹۲) سُورَةُ الَّيْلِ مَكِّيَّةٌ (۹) رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۝ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۝ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ
وَالْاُنْثٰٓى ۝ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ۝ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَ
اتَّقٰى ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۝

قسم ہے رات کی جب وہ چھا جاتی ہے (۱) اور قسم ہے دن کی جب
وہ روشن ہو جاتا ہے (۲) اور قسم ہے نر اور مادہ کی آفرینش کی (۳)
بے شک تمھاری کوشش الگ الگ ہے (۴) تو پھر جس نے مال دیا
اور پرہیزگار بنا (۵) اور اچھائی کی تصدیق کی (۶) تو ہم جلد ہی اُسے اہل
بنادیں گے راحت کی منزل کا (۷) ولیکن جس نے بخل کیا اور (اپنے رب

(۱) غَشِيَ يَغْشٰى: ڈھانکنا۔ رات کا تاریک ہونا + لَيْلٌ: رات
(۲) تَجَلّٰى يَتَجَلّٰى: اچھی طرح ظاہر ہونا۔ چمک اٹھنا + (پہلی تینوں آیات میں
وَ حرف قسم ہے۔ اس کے بعد کا اسم مجرور ہوتا ہے) (۳) مَاخَلَقَ میں مَا
مصدریہ ہے، اس لیے مَاخَلَقَ: پیدائش (۴) سَعْيٌ: کوشش + شَتّٰى
جمع ہے شَتِيْتٌ کی: متفرق۔ الگ الگ۔ طرح طرح کی (۵) اَعْطٰى يُعْطِي:
دینا + اِتَّقٰى يَتَّقِي: پرہیزگار ہونا (۶) صَدَّقَ يُصَدِّقُ: تصدیق کرنا +
حُسْنٰى: اچھائی۔ نیک کام۔ اَحْسَنُ کا مونث ہے (۷) يَسَّرَ يُيَسِّرُ: اہل
بنانا۔ تیار کرنا + يُسْرٰى: راحت کی منزل (۸) بَخِلَ يَبْخَلُ: بخل کرنا +

وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی ۝ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰی ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ
لِلْعُسْرٰی ۝ وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ إِذَا تَرَدّٰی ۝ إِنَّ
عَلَيْنَا لَلْهُدٰی ۝ وَإِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْأُوْلٰی ۝
فَأَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰی ۝ لَا يَصْلٰىهَآ إِلَّا الْأَشْقَی ۝

سے بے نیازی اختیار کی (۸) اور اچھائی کو جھٹلایا (۹) تو ہم اسے
ڈھیل دیں گے کٹھن منزل کے لیے (۱۰) اور جب وہ ہلاک ہو جائے گا
تو اس کا مال اُسے کیا نفع دے گا! (۱۱) بے شک ہماری ذمہ داری راستہ
دکھا دینا ہے (۱۲) اور بے شک ہمارے ہی اختیار میں ہے آخرت بھی
اور دنیا بھی (۱۳) پس میں نے تم کو خبردار کر دیا بھڑکتی ہوئی آگ سے
(۱۴) اس میں داخل نہیں ہوگا مگر وہ نہایت بدبخت (۱۵) جس نے

اِسْتَغْنٰی: بے نیاز ہونا (۱۰) اَلْعُسْرٰی: تنگی۔ سختی۔ کٹھن منزل ۔ (۱۱)
اَغْنٰی یُغْنِیْ عَنْہُ: نفع دینا + مَا یُغْنِیْ عَنْہُ: اسے کیا نفع دے گا۔ تَرَدّٰی
یَتَرَدّٰی: گر جانا کسی کنوئیں یا کھڈ میں ۔ (۱۲) لَلْھُدٰی: لَ (تاکید) + اَلْھُدٰی
(ہدایت) (۱۴) تَلَظّٰی: بھڑکتی ہوئی آگ (۱۵) اَشْقٰی: نہایت بدبخت

الَّذِیْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰی ﴿۱۶﴾ وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَی ﴿۱۷﴾
الَّذِیْ يُؤْتِیْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰی ﴿۱۸﴾ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ
مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓی ﴿۱۹﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰی ﴿۲۰﴾
ع وَلَسَوْفَ يَرْضٰی ﴿۲۱﴾

جھٹلایا اور منہ موڑا (۱۶) اور اس سے دور رکھا جائے گا وہ نہایت پرہیزگار شخص (۱۷) جو پاکیزگی حاصل کرنے کے لیے اپنا مال دیتا ہے (۱۸) اور اس پر کسی کا کوئی احسان نہیں، جس کا بدلہ اتارا جائے (۱۹) مگر وہ مال دیتا ہے صرف اپنے خدائے برتر کی رضا حاصل کرنے کے لیے (۲۰) اور وہ شخص جلد ہی خوش ہو جائے گا۔ (۲۱)

(۱۶) كَذَّبَ: جھٹلایا + تَوَلّٰی: منہ موڑ لیا (۱۷) جَنَّبَ يُجَنِّبُ: دور رکھنا۔ يُجَنَّبُ: مضارع مجہول: دور رکھا جائیگا + اَتْقٰی: زیادہ پرہیزگار (۱۸) تَزَكّٰی يَتَزَكّٰی: پاکیزگی اختیار کرنا (۱۹) نِعْمَةٌ: احسان + جَزٰی يَجْزِی: بدلہ دینا + تُجْزٰی مضارع مجہول: بدلہ اتارا جائے (۲۰) اِلَّا سوائے + اِبْتِغَآءٌ: چاہنا۔ حاصل کرنا + وَجْهٌ: چہرہ، ذات + اِبْتِغَآءَ وَجْهِ: رضا حاصل کرنے کے لئے (۲۱) رَضِیَ يَرْضٰی: راضی ہونا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالضُّحٰى ۝١ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۝٢ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۝٣ وَ
لَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۝٤ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ
فَتَرْضٰى ۝٥ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۝٦ وَوَجَدَكَ ضَاۤلًّا

قسم ہے چاشت کے وقت کی (۱) اور قسم ہے رات کی جب اس کا سکوت چھا جاتا ہے (۲) تیرے رب نے نہ تجھے چھوڑا اور نہ ہی وہ تجھ سے ناراض ہوا (۳) اور بعد کا دور تیرے لیے یقیناً پہلے دور سے بہتر ہے (۴) اور عنقریب تیرا رب تجھے (وہ کچھ) دے گا کہ تو خوش ہو جائے گا۔ (۵) کیا اس نے تجھے یتیم پایا تو پناہ نہیں دی؟ (۶) اور اس نے تجھے راستے سے ناواقف پایا تو تجھے راستہ نہیں دکھایا؟ (۷)

---

(۱) وَ حرفِ قسم ہے + ضُحٰی : چاشت کا وقت جب سورج روشن ہو جاتا ہے (۲) سَجٰی يَسْجُوْ : رات کا تاریک اور سنسان ہونا (۳) وَدَّعَ يُوَدِّعُ : چھوڑ دینا + قَلٰی يَقْلِیْ : ناراض ہونا۔ بیزار ہونا + (۴) لَ : حرف تاکید ہے + اٰخِرَةٌ : بعد کا دور + اُوْلٰی : اَوّل کا مونث ہے پہلا دور ہے (۵) اَعْطٰی يُعْطِیْ : عطا کرنا + رَضِیَ يَرْضٰی : خوش ہونا تَرْضٰی : تو خوش ہو جائیگا (۶) وَجَدَ يَجِدُ : پانا + اٰوٰی يُؤْوِیْ : پناہ دینا۔ ٹھکانا دینا (۷) ضَلَّ يَضِلُّ : راستہ گم کر دینا۔ راستہ نہ جاننا + ضَآلٌّ : صفت

فَهَدٰی ﴿۷﴾ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی ﴿۸﴾ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا
تَقْهَرْ ﴿۹﴾ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿۱۰﴾ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿۱۱﴾ ع

اور اس نے تجھے محتاج پایا تو غنی نہیں کیا ؛ (۸) تو یتیم پر زیادتی نہ کرنا
(۹) اور سائل کو نہ جھڑکنا (۱۰) اور اپنے رب کی نعمت کا ذکر کرتے
رہنا (۱۱)

---

(۸) عَالَ يَعِيْلُ : محتاج ہونا۔ عَائِلٌ : محتاج + اَغْنٰى يُغْنِىْ :
غنی کر دینا (۹) فَاَمَّا : تو پھر لہٰذا + قَهَرَ يَقْهَرُ : غالب ہونا۔ قہر کرنا +
(۱۰) سَآئِلٌ : سوال کرنے والا + نَهَرَ يَنْهَرُ : ڈانٹنا۔ جھڑکنا (۱۱) حَدَّثَ
يُحَدِّثُ : بیان کرنا۔ خبر دینا۔ ذکر کرنا۔

آیاتہا ۳ — (۱۰۳) سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ (۱۳) — رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْعَصْرِ ﴿۱﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ﴿۲﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
ع وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۥ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿۳﴾

زمانہ گواہ ہے (۱) کہ انسان خسارے میں ہے (۲) مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے اور ایک دوسرے کو حق کی نصیحت کرتے رہے اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کرتے رہے (۳)

---

(۱) وَ: حرفِ قسم + عَصْر: زمانہ، مراد گزشتہ زمانے کے حالات و واقعات اور زمانے کی مسلسل اور تیز رفتار جو انسان کی عمر کو کم کرتی رہتی ہے + وَالْعَصْرِ: زمانے کی قسم، زمانہ گواہ ہے + (۲) خُسْرٍ (خَسِرَ یَخْسَرُ: نقصان اُٹھانا) گھاٹا، خسارہ + (۳) اٰمَنُوْا (اٰمَنَ یُؤْمِنُ: ایمان لانا) عَمِلُوْا (عَمِلَ یَعْمَلُ: عمل کرنا۔ کرنا)، صٰلِحٰتٌ: جمع ہے صَالِحَةٌ (= نیک عمل) کی + تَوَاصَوْا (تَوَاصٰی یَتَوَاصٰی۔ باب تفاعل: ایک دوسرے کو نصیحت یا وصیت کرنا + صَبْر: ثابت قدمی + دنیا کی کامیابی اور آخرت کی سرخروئی منحصر ہے (۱) ایمان (۲) عمل صالح (۳) تَوَاصی بالحق اور تواصی بالصبر پر۔

آیاتہا ۳ (۱۰۸) سُورَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ (۱۵) رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِنَّآ أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ﴿۱﴾ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ﴿۲﴾
إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ﴿۳﴾ ع

تحقیق ہم نے تجھے (اے محمدؐ) کوثر عطا فرمایا (۱) پس تو اپنے رب ہی کے لیے نماز پڑھ، اور اسی کے لیے قربانی کر (۲) تحقیق تیرا دشمن ہی ابتر ہے (۳)

---

(۱) أَعْطَيْنَا (أَعْطٰى يُعْطِي: دینا، عطا کرنا) + كَوْثَر: مبالغہ ہے كَثْرَة کا: بڑی برکت اور کثرت والا، خیرِ کثیر، جنت کی ایک نہر یا حوض کا نام ہے، بیت اللہ جو خیر و برکت کا سرچشمہ ہونے کی وجہ سے گویا دنیا کا حوضِ کوثر ہے۔ اس آیت میں بشارت ہے کہ بیت اللہ کفار قریش کے ہاتھ سے نکل کر اہل ایمان کی تحویل میں آجائے گا + (۲) صَلِّ (صَلّٰى يُصَلِّي۔ نماز پڑھنا: صَلِّ، امر) + اِنْحَرْ (نَحَرَ يَنْحَرُ: قربانی کرنا، خصوصاً اونٹ کی) امر + (۳) شَانِئٌ: دشمن + اَبْتَر: بے نسل، وہ جس کے بعد اُس کا کوئی نام لیوا نہ رہے۔ ہجرت سے پہلے کفار قریش نے یہ پروپاگنڈا شروع کر دیا تھا کہ محمد اپنی قوم اور بیت اللہ سے کٹ کر عنقریب اجنبیوں میں جا بسے گا، اس طرح اس کا اور اس کے دین کا خاتمہ ہو جائے گا، اور اس کا کوئی نام لیوا نہ رہے گا۔ اس سورہ میں بشارت ہے کہ حضور اس دنیا کے کوثر، بیت اللہ سے بھی فیض یاب ہونگے اور جنت کے کوثر سے بھی، اور قیامت تک آپ کا دین اور آپ کی یاد محبت اور عقیدت کے ساتھ باقی رہے گی۔ اس کے برعکس حضور کے دشمنوں کی جڑ کٹ کر رہے گی۔

اٰیاتها ٦ سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ (١٠٩) (١٨) رکوعها ١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ار

قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴿١﴾ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿٢﴾ وَ
لَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ﴿٣﴾ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ﴿٤﴾
ع وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ﴿٥﴾ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ﴿٦﴾

کہہ دے: اے کافرو (١) نہیں (اُن کی) عبادت کروں گا جس کی تم عبادت کرتے ہو (٢) اور نہ تم عبادت کرنے والے ہو اس کی جس کی میں عبادت کرتا ہوں (٣) اور نہ میں (ان کی) عبادت کرنے والا ہوا جنکی تم نے عبادت کی ۔ (٤) اور نہ تم (اس کے) عبادت کرنے والے ہوئے جس کی میں عبادت کرتا آرہا ہوں ۔ (٥) تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین (٦)

---

(١) قُلْ (قَالَ يَقُوْلُ: کہنا): امر + يٰۤاَيُّهَا: ندا (: اے)، منادیٰ ۔۔ اَلْ ہونے کی وجہ سے اَيُّهَا بڑھایا گیا ہے + (٢) عَبَدَ يَعْبُدُ: عبادت کرنا اَعْبُدُ: میں عبادت کرتا ہوں یا کروں گا + تَعْبُدُوْنَ: تم عبادت کرتے ہو یا کروگے + (٣) عَابِدُوْنَ: جمع سالم عَابِدٌ (= عبادت کرنے والا) کی + (٤) عَبَدْتُّمْ: تم نے عبادت کی + (٦) لَكُمْ: تمہارے لیے + لِيَ: میرے لیے + دِيْنُكُمْ: تمہارا دین + دِيْنِ (اصل دِيْنِيْ، یائے متکلم حذف کردی گئی ہے): میرا دین +

(بقیہ ص ٣٢٧ پر)

ایاتہا ۴ (۱۱۲) سُوْرَةُ الْإِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ (۲۲) رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ
يُوْلَدْ ۝۳ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۴ ع

کہہ: وہ اللہ یگانہ ہے (۱) اللہ بے نیاز ہے (۲) نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا (۳) اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے (۴)

---

(۱) اَحَدٌ: یگانہ، بے ہمتا، وہ جس کی ذات میں کوئی شریک نہ ہو، یہ لفظ صرف اللہ کی صفت کے طور پر استعمال ہوتا ہے (۲) اَلصَّمَدُ: جو کسی کا محتاج نہ ہو، اور اس کے سب محتاج ہوں + (۳) لَمْ يَلِدْ (وَلَدَ يَلِدُ: جننا) مضارع منفی، مگر لَمْ کی وجہ سے ماضی منفی کے معنے دیتا ہے۔ اس نے نہیں جنا، یعنی، وہ کسی کا باپ نہیں، جیسے عیسائیوں کا عقیدہ ہے + لَمْ يُوْلَدْ، لَمْ يَلِدْ کا مجہول: وہ جنا نہیں گیا، یعنی وہ کسی کا بیٹا بھی نہیں + (۴) لَمْ يَكُنْ (كَانَ يَكُوْنُ: ہونا) مضارع منفی، لَمْ نے ماضی منفی کے معنے پیدا کر دیئے ہیں + لَهٗ: اس کے لیے، اس کا + كُفُوًا: برابری کرنے والا۔ ہمسر۔ لَمْ يَكُنْ کی خبر ہے، اس لیے نصبی حالت میں ہے +

(بقیہ صـ ۳۲۶) اس سورہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کفار قریش سے برأت کا اعلان ہے کہ ہمارے اور تمہارے درمیان مفاہمت کا کوئی امکان نہیں۔ تم اپنے دین پر چلو، ہم اپنے دین پر چلیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فیصلہ صادر ہو جائے۔

آیاتها ۵ (۱۱۳) سُورَةُ الْفَلَقِ مَكِّيَّةٌ (۲۰) رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾ وَ
مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ﴿۳﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ
فِي الْعُقَدِ ۙ﴿۴﴾ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾ ع

کہہ: میں پناہ مانگتا ہوں صبح کے رب کی (۱) ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی (۲) اور رات کے شر سے جب وہ چھا جائے (۳) اور گرہوں میں پھونک مارنے والیوں کے شر سے (۴) اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے (۵)

اَعُوْذُ (عَاذَ يَعُوْذُ: پناہ مانگنا، پناہ لینا) فَلَق: پردہ پھاڑ کر نمودار ہونا، صبح جو رات کی تاریکی کے پردے کو پھاڑ کر نمودار ہوتی ہے + مَا خَلَقَ: جو کچھ اس نے پیدا کیا، اس کی مخلوقات + غَاسِقٍ (غَسَقَ يَغْسِقُ: رات کا تاریک ہونا. غَاسِقٌ، اسم فاعل): اندھیرا کرنے والا: مراد، رات + وَقَبَ (وَقَبَ يَقِبُ: تاریکی کا چھا جانا) + نَفّٰثٰت (نَفَثَ يَنْفُثُ۔ پھونک مارنا (خصوصاً منتر پڑھ کر)، جمع ہے نَفَّاثَةٌ کی، نَفَثَ کا مبالغہ ہے۔ پھونک مارنے والیاں، جادو گرنیاں، اَرواحِ خبیثہ + عُقَدُ: جمع ہے عُقْدَةٌ (= گرہ) کی + حَاسِدٌ: حسد کرنے والا + وَقَبَ اور حَسَدَ ماضی ہیں مگر اِذَا شرطیہ کی وجہ سے مضارع کے معنے دے رہے ہیں۔

ایاتها ٦ ﴿١١٤﴾ سُوْرَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ ﴿٢١﴾ رکوعها ١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿١﴾ مَلِكِ النَّاسِ ﴿٢﴾ اِلٰهِ
النَّاسِ ﴿٣﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ﴿٤﴾ الَّذِيْ
يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ﴿٥﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿٦﴾ ع

کہہ میں پناہ مانگتا ہوں انسانوں کے رب کی (١) انسانوں کے بادشاہ کی (٢) انسانوں کے معبود کی (٣) وسوسہ ڈالنے والے لَوٹ لوٹ کر ورغلانے والے کے شر سے (٤) وہ جو وسوسے ڈالتا ہے لوگوں کے دلوں میں (٥) جنوں میں سے اور انسانوں میں سے (٦)

---

(١) اَعُوْذُ (عَاذَ يَعُوْذُ : پناہ لینا) اَلنَّاس : اسم جمع بمعنی قوم یا تمام لوگ ۔ اس کا واحد انسان ہے ۔ (٢) مَلِك : بادشاہ + (٣) اِلٰه : معبود ۔ دونوں رَبِّ النَّاسِ کے بدل ہیں، اس لیے اعراب میں اس کے تابع + (٤) شَرّ : برائی + اَلْوَسْوَاس : وسوسہ ڈالنے والا، یعنی شیطان + خَنَّاسٌ (خَنَسَ يَخْنِسُ : پیچھے ہٹنا) مبالغہ کا صیغہ ہے ۔ پیچھے ہٹنے والا اور پھر لوٹ کر آنے والا ۔ دبک جانے والا، یعنی شیطان ۔ اَلْوَسْوَاسِ کا بدل ہے (٥) يُوَسْوِسُ (وَسْوَسَ يُوَسْوِسُ : وسوسہ ڈالنا) صُدُوْرٌ جمع ہے صَدْرٌ (= سینہ) کا، مراد دل ۔

کتابیات

مطالعہ قرآنِ حکیم کی تالیف و تدوین کے سلسلہ میں تفسیر، ترجمہ، لغت و حوالہ، اور صرف و نحو کی متعدد مستند کتابوں سے استفادہ کیا گیا۔ اُن میں سے چند ممتاز کتابوں کی فہرست یہاں دی جا رہی ہے۔ قارئین کرام کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ ہر قسم کی کتابوں میں سے کم سے کم ایک کتاب، بوقتِ ضرورت رجوع کے لیے، اپنی ذاتی لائبریری میں رکھیں۔

ا۔ تفسیر

س۱۔ تدبر قرآن - مولانا امین احسن اصلاحی

س۲۔ ترجمان القرآن : مولانا ابوالکلام، آزاد

س۳۔ تفہیم القرآن : مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی

س۴۔ معارف القرآن : مولانا مفتی محمد شفیع

ب۔ ترجمہ و حواشی

۱۔ قرآن مجید : ترجمہ : شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی
حواشی : شیخ الہندؒ و علامہ شبیر احمد عثمانی

۲۔ القرآن الحکیم : ترجمہ : مولانا اشرف علی تھانوی
ترجمہ : شاہ رفیع الدینؒ مع حواشی

۳۔ قرآن مجید : فارسی ترجمہ شاہ ولی اللہ و اردو ترجمہ
شاہ رفیع الدین و حواشی و تفسیر حضرت عبداللہ بن عباسؓ

(۴) قرآن مجید، انگریزی ترجمہ محمد مارماڈیوک پکتھال
(۵) قرآن مجید: انگریزی ترجمہ وحواشی علامہ عبداللہ یوسف علی

ج: حوالہ ولغت

(۱) اَلْمُعْجَمُ المفہرس لِاَلفاظِ الْقُرْآنِ الْکَرِیْم
محمد فواد عبدالباقی۔ مطبوعہ القاہرہ
(۲) لغات القرآن : مولانا عبدالرشید نعمانی
(۳) قاموس القرآن: قاضی زین العابدین میرٹھی
(۴) صحیح لغات القرآن : تاج محمد
(۵) المنجد۔ لویس معلوف۔ مطبوعہ بیروت
(۶) المنجد (اُردو ترجمہ) دارالاشاعت، کراچی
(۷) مصباح اللغات (عربی۔اُردو) ایچ۔ ایم سعید کمپنی، کراچی
(۸) فیروز اللغات (عربی اُردو) فیروز سنز

د صرف ونحو

(۱) مبادی العربیہ (عربی) للمعلم رشید الشرتونی مطبوعہ بیروت
(۲) عربی کا معلم: مولوی عبدالستار خاں۔ نور محمد کارخانہ تجارت کراچی
(۳) اساس عربی۔ پروفیسر محمد نعیم الرحمٰن۔ نور محمد کارخانۂ تجارت۔ کراچی
(۴) کتاب الصرف : مولوی عبدالرحمٰن امرتسری
(۵) کتاب النحو : مولوی عبد الرحمٰن امرتسری
(۶) اَلْمُشَوِّقُ فِی القواعد العربیہ (عربی)
(۷) العربیۃ بالرادیو۔ مطبوعہ القاہرہ

قواعد کی عربی اصطلاحات کے انگریزی مترادفات

(انگریزی قواعد کی رو سے کلمے کی قسمیں (Parts of Speech) آٹھ ہیں جب کہ عربی میں کلمے کی صرف تین قسمیں (اسم، فعل، حرف) ہیں - مترادفات کے تقابلی مطالعے سے واضح ہوجائے گا کہ عربی کی ہر اصطلاح کے تحت انگریزی کی کون کون سی اصطلاحات آتی ہیں - مثلاً عربی کا اسم انگریزی کے (Noun) کا مترادف نہیں بلکہ اس سے بہت زیادہ وسیع ہے - دوسری طرف انگریزی کا (Adverb) عربی کی متعدد اصطلاحات پر حاوی ہے) -

(مترادفات)

(اسم)

NOUN + PRONOUN + ADJECTIVE + ADVERB + VERB INFINITIVE

۱- اسم معرفہ : Definite Noun ⟷

۲- — علم : Proper Noun ⟷

۳- — ضمیر : Personal Pronoun ⟷

۴- — اشارہ : Demonstrative Pronoun ⟷

۵- — موصول : Relative Pronoun ⟷

۶- — استفہام : Interrogative Pronoun ⟷

اسم نکرہ : Indefinite Noun

— جنس/ذات : Common Noun Material Noun etc.

— جمع : Collective Noun

— صفت : Adjective

— ظرف مکان : Adverb of Place

— ظرف زمان : Adverb of Time

— مصدر : Verb Infinitive

(جنس : Gender)

مذکر : Masculine

مونث : Feminine

(تعداد : Number)

واحد - مفرد : Singular ⟷

تثنیہ - مثنیٰ : Dual ⟷

جمع : Plural ⟷

— سالم : Sound Plural

— مکسر : Broken Plural

(حالت : Case)

— رفعی : Nominative Case

Consonant → : حرف صحیح

Vowel → : — علت

(جملہ)

SENTENCE

Subject : مسند

Predicate : مسند الیہ

(جملہ اسمیہ)

Nominal Sentence

Subject : مبتدا ۔ اسم

Predicate : خبر

(جملہ فعلیہ)

Verbal Sentence

Subject : فاعل

Object, Accusative : مفعول (بہ)

Accusative / Adverb (of time/place) : — فیہ

Accusative/ Adverb (of reason) : — لہ

Absolute accusative Adverbial Adjunct : — مطلق

Accusative/ Adverb (of State) : حال

Substitute بدل

Specifying Noun تمیز

Accusative Case — نصبی

Genitive Case : — جری

In Nominative Case : مرفوع

In Accusative Case : منصوب

In Genitive Case : مجرور

(فعل)

FINITE VERB

Past Tense : فعل ماضی

Present/ Future Tense : — مضارع

Present Tense : — حال

Future Tense : — مستقبل

Imperatives : — امر، نہی

Intransitive Verb : فعل لازم

Transitive Verb : — متعدی

Active Voice : فعل معروف

Passive Voice : — مجہول

(حرف)

PARTICLE :— PREPOSITION + CONJUNCTION

Preposition → : حرف جر

Conjunction → : — عطف

Vocative particle → : — ندا

Vocative → : منادیٰ

ضمیمہ

اَلفِہرِس

یعنی

قرآن حکیم میں جن مصدروں کے افعالِ ماضی، مضارع یا امر و نہی استعمال ہوئے ہیں، اُن مصدروں کے فعل ماضی کے صیغہ ہائے واحد مذکر غائب کی، بہ ترتیب ابجدی، مکمّل فہرست۔

اِس فہرست میں ہر فعل ماضی صیغہ واحد مذکر غائب کے بعد وادین ( ) میں اُس کے باب کی نشان دہی کی گئی ہے — اس طرح کہ حروف ض، ن، ف، س، ح اور ك ابواب ثُلاثی مجرّد کو ظاہر کرتے ہیں اور اعداد ۱ تا ۱۲ غیر ثلاثی مجرد ابواب کو ظاہر کرتے ہیں (اشارات کی تفصیل اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیے) اس کے بعد اُس صیغے کے مصدری معنے دیئے گئے ہیں۔ جن کی مدد سے اُس صیغے کے معنے اور دوسرے زیرِ مطالعہ افعال کے معنے معلوم ہو سکتے ہیں۔

قرآنِ حکیم میں مُستعملہ افعال کا مطلب سمجھنے میں اَلفِہرِس کلید کا کام دے گی، اِنْ شَاءَ اللّٰہُ الْعَزِیْزُ

تشریحِ اشارات

ابواب ثلاثی مجرّد۔ (ملاحظہ ہو کتاب کا صفحہ ۶۴)

باب کا وزن	مثالیں	باب کا نام	الفہرس میں نشان
فَعَلَ یَفْعِلُ	ضَرَبَ یَضْرِبُ۔ عَدَلَ یَعْدِلُ	ضَرَبَ یَضْرِبُ	(ض)
فَعَلَ یَفْعُلُ	نَصَرَ یَنْصُرُ۔ تَرَكَ یَتْرُكُ	نَصَرَ یَنْصُرُ	(ن)
فَعَلَ یَفْعَلُ	فَتَحَ یَفْتَحُ۔ دَفَعَ یَدْفَعُ	فَتَحَ یَفْتَحُ	(ف)
فَعِلَ یَفْعَلُ	سَمِعَ یَسْمَعُ۔ عَمِلَ یَعْمَلُ	سَمِعَ یَسْمَعُ	(س)
فَعِلَ یَفْعِلُ	حَسِبَ یَحْسِبُ۔ وَلِیَ یَلِیْ	حَسِبَ یَحْسِبُ	(ح)
فَعُلَ یَفْعُلُ	كَرُمَ یَكْرُمُ۔ شَرُفَ یَشْرُفُ	كَرُمَ یَكْرُمُ	(ك)

ابواب غیر ثلاثی۔ (ثلاثی مزید فیہ، رباعی مجرّد و رباعی مزید فیہ۔ ملاحظہ ہو صفحات ۲۵-۲۲)

باب کا وزن	مثالیں	باب کا نام	الفہرس میں نشان
اَفْعَلَ یُفْعِلُ	اَكْرَمَ یُكْرِمُ۔ اَدْخَلَ یُدْخِلُ	اِفْعَالٌ	(۱)
فَعَّلَ یُفَعِّلُ	عَلَّمَ یُعَلِّمُ۔ قَدَّرَ یُقَدِّرُ	تَفْعِیْلٌ	(۲)
فَاعَلَ یُفَاعِلُ	قَاتَلَ یُقَاتِلُ۔ بَارَكَ یُبَارِكُ	مُفَاعَلَةٌ	(۳)
فَعْلَلَ یُفَعْلِلُ	دَحْرَجَ یُدَحْرِجُ۔ زَلْزَلَ یُزَلْزِلُ	فَعْلَلَةٌ	(۴)
تَفَعَّلَ یَتَفَعَّلُ	تَعَلَّمَ یَتَعَلَّمُ۔ تَدَبَّرَ یَتَدَبَّرُ	تَفَعُّلٌ	(۵)
تَفَاعَلَ یَتَفَاعَلُ	تَبَارَكَ یَتَبَارَكُ۔ تَقَابَلَ یَتَقَابَلُ	تَفَاعُلٌ	(۶)
اِفْتَعَلَ یَفْتَعِلُ	اِجْتَنَبَ یَجْتَنِبُ۔ اِقْتَرَبَ یَقْتَرِبُ	اِفْتِعَالٌ	(۷)
اِنْفَعَلَ یَنْفَعِلُ	اِنْقَلَبَ یَنْقَلِبُ۔ اِنْفَجَرَ یَنْفَجِرُ	اِنْفِعَالٌ	(۸)
اِسْتَفْعَلَ یَسْتَفْعِلُ	اِسْتَغْفَرَ یَسْتَغْفِرُ۔ اِسْتَكْبَرَ یَسْتَكْبِرُ	اِسْتِفْعَالٌ	(۹)
اِفْعَلَّ یَفْعَلُّ	اِحْمَرَّ یَحْمَرُّ۔ اِسْوَدَّ یَسْوَدُّ	اِفْعِلَالٌ	(۱۰)
تَفَعْلَلَ یَتَفَعْلَلُ	تَدَحْرَجَ یَتَدَحْرَجُ۔ تَبَعْثَرَ یَتَبَعْثَرُ	تَفَعْلُلٌ	(۱۱)
اِفْعَلَلَّ یَفْعَلِلُّ	اِطْمَاَنَّ یَطْمَئِنُّ۔ اِشْمَاَزَّ یَشْمَئِزُّ	اِفْعِلَّالٌ	(۱۲)

سورہ نمبر — آیت نمبر / رکوع نمبر

ا

اب ا

- آتیٰ، یُؤْتِی (۱) - دینا۔ عطا کرنا (باب افعال)
- آثَرَ، یُؤْثِرُ (۱) - فضیلت دینا — ،،
- — عَلیٰ - ترجیح دینا — ،،
- آخَذَ، یُؤَاخِذُ (۳) - مواخذہ کرنا۔ ملامت کرنا
- — عَلیٰ، ب - سزا دینا (مفاعلۃ)
- (نصر ینصر) آدَ، یَؤُدُ (ن) - بھاری اور گراں ہونا
- (افعال) آذَنَ، یُؤْذِنُ (۱) - آگاہ کرنا۔ اجازت دینا۔
- (افعال) آذیٰ، یُؤْذِی (۱) - ایذا دینا۔
- (افعال) آزَرَ (۱) - قوی بنانا۔
- (افعال) آسَفَ (۱) - غصہ دلانا۔
- (افعال) آمَنَ (۱) - ایمان لانا۔ یقین کرنا۔ امن دینا
- — لِ - تصدیق کرنا۔
- (افعال) آلیٰ، یُؤْلُو (۱) - ایلا کرنا۔ کسی چیز کے ترک کرنے [کی قسم کھانا]
- (افعال) آنَسَ (۱) - دیکھنا
- (افعال) آویٰ (۱) - پناہ دینا۔ جگہ یا ٹھکانا دینا۔
- اِئْتَمَرَ، یَأْتَمِرُ (۷) - مشورہ کرنا۔ (افتعال)
- اِئْتَفَکَ (۷) - بستی کا الٹنا
- اِئْتَمَنَ (۷) - امین بنانا
- آبَانَ، یُبِینُ (۱) - بات صاف صاف بیان کرنا
- آبیٰ، یَأْبیٰ (ف) - انکار کرنا۔ ناپسند کرنا۔ (فَعَلَ یَفْعَلُ)

ات ا — بدع

- اِبْتَدَعَ (۷) - بدعت نکالنا۔ (افتعال)
- اِبْتَغیٰ (۷) - چاہنا۔ آرزو کرنا۔ طلب کرنا۔
- اِبْتَلیٰ (۷) - آزمانا۔ (بلا)
- اِبْتَهَلَ (۷) - مباہلہ کرنا۔ التجا کرنا۔
- اِبْتَئَسَ (۷) - غمگین ہونا۔
- اَبْدَأَ، یُبْدِئُ (۱) - پیدا کرنا۔ (افعال)
- اَبْدَا، یُبْدِی (۱) - ظاہر کرنا۔
- اَبْرَءَ (۱) - شفا دینا۔ بری کرنا۔
- اَبْرَمَ (۱) - حتمی فیصلہ دینا۔ 79/7 43
- اَبْسَلَ (۱) - ہلاکت کو سونپ دینا۔ 69/8 6
- اَبْشَرَ (۱) - خوش رہنا۔ خوشخبری سننا 30/4 /41 (بشر
- اَبْصَرَ (۱) - دیکھنا۔ دکھانا۔ دیکھ لینا (بصر
- اَبْطَلَ (۱) - باطل کرنا۔
- اَبَقَ (ض) (غلام کا بھاگ جانا) (ضرب یضرب)
- اَبْقیٰ (۱) - باقی رکھنا۔ (بقی) (باب افعال)
- اَبْلیٰ، یُبْلِی (۱) - آزمائش میں ڈالنا۔ (بلا)
- اَبْلَسَ (۱) - مایوس ہونا۔
- اَبْلَغَ (۱) - پہنچانا۔ (بلغ)
- اِبْیَضَّ (۱۰) - سفید ہونا۔ (افعلال)
- اَتیٰ، یَأْتِی (ض) آنا (ضرب یضرب)

ـــــ بِ - لانا

اَتْبَعَ (۱) - پیچھے لگانا یا لگ جانا۔ (اِفعال)

اِتَّبَعَ (۷) - پیروی کرنا افتعال

اِتَّخَذَ (۷) - بنالینا - ٹھیرالینا - اختیار کرنا۔

اَتْرَفَ (۱) - مال دار یا خوشحال بنانا (اِفعال)

اِتَّسَقَ (۷) - مرتب ہونا - چاند کا پورا ہونا۔ افتعال

اِتَّقٰی (۷) - بچنا - ڈرنا - پرہیز کرنا

اَتْقَنَ (۱) - استوار کرنا - مضبوط بنانا (اِفعال)

اِتَّکَأَ (۷) - تکیہ لگا کر بیٹھنا۔ (اِفتعال)

اَتَلَ (ف) - قسم کھانا (فَعَلَ - یَفْعَلُ)

اَتَمَّ (۱) - پورا کرنا (اِفعال)

اَثَابَ (۱) - ثواب دینا - جزا دینا۔

اَثَارَ (۱) - بونا، جوتنا (زمین) پھاڑنا اُٹھانا - ابھارنا۔

اَثْبَتَ (۱) - قائم رکھنا - قید کرنا۔

اَثْخَنَ (۱) - خوب خوں ریزی کرنا

اَثَرَ (ف) - (گھوڑے کا) گرد اُڑانا فعل یفعل

اَثَرَ (ن-ض) - پہلوں سے کوئی بات نقل کرنا۔

اَثْقَلَ (۱) - بوجھل ہو جانا اِفعال

اَثْمَرَ (۱) - پھل لانا

اِثَّاقَلَ = تَثَاقَلَ (۶) - چمٹ جانا (تَفَاعُلٌ)

اَجَاءَ (۱) - لے آنا۔ اِفعال

اَجَابَ (۱) - جواب دینا اِفعال

اَجَارَ (۱) - فریاد رسی کرنا - بچانا۔ اِفعال

اِجْتَبٰی (۷) - چن لینا - پسند کرنا۔ (اِفتعال)

اِجْتَرَحَ (۷) - ارتکاب کرنا

اِجْتَثَّ (۷) - جڑ سے اکھاڑنا۔

اِجْتَنَبَ (۷) - بچنا۔

اَجْبٰی، یُجْبِیْ (۱) کھینچ لینا یا لانا۔ (اِفعال)

اِجْتَمَعَ (۷) - اکٹھا ہونا۔ افتعال

اَجْرَمَ (۱) - گناہ کرنا۔ (اِفعال)

اَجَرَ (ض-ن) - مزدوری دینا۔ (ضرب ینصر)

اَجْلَبَ عَلٰی (۱) - چڑھا لانا۔ افعال

اَجَّلَ، یُؤَجِّلُ (۲) - مدت مقرر کرنا (تفعیل)

اَحَاطَ (۱) احاطہ کرنا - گھیرنا۔ (اِفعال)

اَحَبَّ، یُحِبُّ (۱) - محبت کرنا۔

اَحْبَطَ (۱) - بے کار اور باطل کرنا

اِحْتَرَقَ (۷) - جلنا۔ (اِفتعال)

اِحْتَسَبَ (۷) - گمان کرنا - شمار کرنا۔

اِحْتَضَرَ (۷) - حاضر کرنا یا ہونا۔

اِحْتَنَکَ (۷) - غالب آنا - بیخ کنی کرنا۔

اِحْتَمَلَ (۷) - اُٹھانا

اَحْدَثَ (۱) - نیا پیدا کرنا۔ (اِفعال)

اَحَسَّ (۱) - محسوس یا معلوم کرنا۔

اَحْسَنَ (۱) - نیکی کرنا - احسان کرنا - کام اچھی طرح کرنا۔

اَحْصَرَ (١) - گھیر لینا

اَحْصٰی (١) - شمار کرنا

اَحْصَنَ (١) - محفوظ کرنا یا رکھنا

اَحْضَرَ (١) - حاضر کرنا

اَحْفٰی، یُحْفِیْ (١) - اصرار کرنا۔ بار بار سوال کرنا

اَحْکَمَ (١) - مضبوط کرنا

اَحَقَّ (١) - حق کا حق ہونا ثابت کرنا۔ واجب ٹھیرانا

اَحَلَّ (١) - حلال ٹھیرانا۔ واجب ٹھیرانا۔ اتارنا پابندیوں سے آزاد ہونا (احرام والے کا)

اَحْمٰی (١) - بہت گرم ہونا

اَحْیٰی (١) - زندہ کرنا۔ زندگی دینا

اَخْبَتَ (١) - عاجزی کرنا

اِخْتَارَ (٧) - چن لینا۔ انتخاب کرنا

اِخْتَانَ (٧) - خیانت کرنا

اِخْتَصَّ (٧) - خاص کر لینا

اِخْتَصَمَ (٧) - باہم جھگڑنا

اِخْتَلَطَ (٧) - گھنا ہونا۔ گھل مل جانا۔

اِخْتَلَفَ (٧) - مختلف ہونا۔ یکے بعد دیگرے آنا۔

اَخَذَ (ن) - لینا۔ پکڑنا

اَخَّرَ، یُؤَخِّرُ (٢) - مؤخر کرنا۔ ملتوی کرنا

اَخْرَبَ (١) - ویران کرنا

اَخْرَجَ (١) - خارج کرنا۔ نکالنا۔

اَخْزٰی، یُخْزِیْ (١) - ذلیل کرنا

اَخْسَرَ (١) - گھٹانا

اَخْطَأَ (١) - غلطی کرنا۔ غلطی میں ڈالنا۔

اَخْفٰی (١) - چھپانا۔

اَخْلَدَ (١) - ہمیشہ ساتھ رہنا۔ ہمیشہ کے لئے رکھنا۔

اَخْلَصَ (١) - چن لینا۔

اَخْلَفَ (١) - وعدہ خلافی کرنا۔ پیچھے چھوڑ جانا

اَدَارَ (١) - گھمانا۔ پھرانا

اَدْبَرَ (١) - پیٹھ پھیرنا

اِدَّخَرَ اِذَّخَرَ (٧) - ذخیرہ کرنا۔

اَدْخَلَ (١) - داخل کرنا۔

اِدَّارَأَ = تَدَارَأَ (٦) - باہم جھگڑنا۔ ایک دوسرے پر الزام ...

اَدْرٰی، یُدْرِیْ (١) - آگاہ کرنا۔ جتلانا۔ ...

اَدْرَكَ (١) - پکڑ لینا۔ پالینا۔ آلینا۔ دیکھنا (کسی تک) پہنچنا۔

اِدَّارَكَ = تَدَارَكَ (٦) - آملنا۔ لاحق ہونا۔ ...

اِدَّكَرَ، اِذَّكَرَ = تَذَكَّرَ (٧) - یاد کرنا۔ ... نصیحت حاصل کرنا۔

اَدْحَضَ (١) - پسپا کرنا۔ باطل کرنا ...

اَدّٰی، یَأْدِیْ (ض)۔ اَدّٰی، یُؤَدِّیْ (٢)۔ ...

ادا کرنا، پہنچانا

اَدْلٰی (۱) - کنوئیں میں ڈول لٹکانا اِفعال

ـــ اِلٰی، بِ - کسی کے پاس جھگڑا لے جانا

اِدَّعٰی، یَدَّعِیْ (۷) - تمنا کرنا - دعویٰ یا تقاضا کرنا۔ افتعال

اَدْهَنَ (۱) - نرمی برتنا۔ اِفعال

اَذَاعَ (۱) - پھیلا دینا۔

اَذَاقَ (۱) - مزہ چکھانا

اِذَّخَرَ - دیکھئے اِدَّخَرَ

اِذَّكَرَ - (دیکھئے اِدَّكَرَ)

اَذَلَّ (۱) - ذلیل کرنا

اَذِنَ (س) - اجازت دینا

اَذَّنَ (۲) - اذان دینا - اعلان کرنا -

اَذْهَبَ (۱) - لے جانا باب افعال؟

اَرٰی، یُرِیْ (۱) - دکھانا -

اَرَاحَ (۱) - (مویشیوں کو چگاکر) شام کے وقت گھر واپس لانا

اَرَادَ (۱) - چاہنا - ارادہ کرنا

اَرَاضَ (۱) - سیراب کرنا یا ہونا

اَرْبٰی (۱) - بڑھانا

اَرْجَأَ (۱) - مؤخر کرنا - منتظر رکھنا

اَرْدٰی (۱) - ہلاکت میں ڈالنا - برباد کرنا

اَرْدَفَ (۱) - پے در پے ہونا

اِرْتَابَ (۷) - شک کرنا

اِرْتَدَّ (۷) - مرتد ہو جانا - پھر جانا - لوٹ جانا

اِرْتَضٰی (۷) - پسند کرنا

اِرْتَقٰی (۷) - چڑھنا

اِرْتَقَبَ (۷) - انتظار کرنا

اَرْسَلَ (۱) - بھیجنا

اَرْسٰی (۱) - گاڑنا - قائم کرنا - لنگر ڈالنا -

اَرْجَعَ (۱) - واپس لوٹانا

اَرْضٰی (۱) - رضامند کرنا

اَرْضَعَ (۱) - بچے کو دودھ پلانا

اَرْكَسَ (۱) اوندھا کرنا

اَرْهَبَ (۱) - ڈرانا

اَرْهَقَ (۱) - چڑھانا - عاجز کرنا - تنگ کرنا

اَزَاغَ (۱) - ٹیڑھا کرنا - بے راہ کرنا -

اِزْدَادَ (۱) - زیادہ ہونا، یا کرنا

اَزْجٰی، یُزْجِیْ (۱) - چلانا - ہانکنا -

اِزْدَجَرَ (۷) - ڈرانا - دھمکی دینا

اِزْدَرٰی (۷) - حقیر جاننا

اَزَّ، یَؤُزُّ (ن) - بھڑکانا - اکسانا

اَزِفَ (س) - قریب ہونا

اَزْلَفَ (۱) - آگے بڑھانا - نزدیک لانا

اَزْلَقَ (۱) - پھسلا کر گرا دینا - پھسلانا

اَزَلَّ (۱) - پھسلانا

اَسَاغَ (۱)- حلق سے اُتارنا

اَسَامَ (۱)- جانوروں کو چرانا

اَسَاءَ، یُسِیْءُ (۱)- بُرائی کرنا۔ بُرا سلوک کرنا۔ تکلیف دینا۔

اَسْبَغَ (۱)- پورا کرنا۔ کشادہ کرنا

اِسْتَاْجَرَ (۹)- مزدور رکھنا

اِسْتَاْذَنَ (۹)- اجازت مانگنا

اِسْتَاْخَرَ (۹)- پیچھے رہنا

اِسْتَبَانَ (۹)- واضح ہونا

اِسْتَاْنَسَ (۹)- مانوس ہونا۔ اجازت لینا

اِسْتَبَقَ (۹)- ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنا

اِسْتَبْدَلَ (۹)- بدلنا۔ بدلے میں لینا

اِسْتَبْشَرَ (۹)- خوش ہونا۔ بشارت حاصل کرنا

اِسْتَتَرَ (۹)- چُھپنا، چُھپ جانا

اِسْتَثْنٰی (۹)- مستثنیٰ کرنا۔ ان شاء اللہ کہنا

اِسْتَجَابَ (۹)- جواب دینا۔ دُعا کا قبول کرنا

اِسْتَجَارَ (۹)- پناہ مانگنا۔ فریادرسی چاہنا

اِسْتَحَبَّ (۹)- اچھا سمجھنا

اِسْتَحْسَرَ (۹)- تھک جانا

اِسْتَحْفَظَ (۹)- نگہداشت کا ذمہ دار ٹھہرانا

اِسْتَحَقَّ (۹)- ضروری یا واجب ٹھہرانا

اِسْتَحْوَذَ (۹)- غالب آنا

اِسْتَحْیٰی (۹)- زندہ رکھنا۔ شرم کرنا

اِسْتَخْرَجَ (۹)- نکالنا

اِسْتَخَفَّ (۹)- ہلکا پانا۔ حقیر سمجھنا

اِسْتَخْفٰی (۹)- پوشیدہ ہونا۔ پوشیدہ رہنا

اِسْتَخْلَصَ (۹)- خاص کرلینا۔ اپنے لئے چن لینا۔

اِسْتَخْلَفَ (۹)- خلیفہ یا جانشین بنانا

اِسْتَدْعٰی (۹)- پکارنا طلب کرنا۔

اِسْتَدْرَجَ (۹)- بتدریج لے جانا

اِسْتَرْضَعَ (۹)- دودھ پلوانا

اِسْتَزَلَّ (۹)- پھسلانا

اِسْتَرْهَبَ (۹)- خوف دلانا

اِسْتَرَقَ (۹)- چُرالینا۔ چوری چھپے حاصل کرلینا

اِسْتَسْقٰی (۹)- پانی مانگنا

اِسْتَسْلَمَ (۹)- فرماں بردار ہونا

اِسْتَشْهَدَ (۹)- گواہ بنانا

اِسْتَصْرَخَ (۹)- مدد کے لئے پکارنا

اِسْتَضْعَفَ (۹)- کمزور جاننا یا کر دینا

اِسْتَطَاعَ (۹)- استطاعت رکھنا

اِسْتَعَاذَ (۹)- پناہ مانگنا

اِسْتَعَانَ (۹) مدد مانگنا

اِسْتَعْتَبَ (۹)- توبہ قبول کرنا۔ عذر پیش کرنا یا قبول کرنا

إِسْتَعْجَلَ (۹) - جلدی مچانا
إِسْتَعْصَمَ (۹) - پاک صاف رہنا
اپنے آپ کو پاک صاف رکھنا
إِسْتَعْمَرَ (۹) - آباد رکھنا - آباد کرنا بسانا
إِسْتَعَفَّ (۹) - بچنا - رکنا
إِسْتَعْلٰى (۹) - غالب ہونا - غلبہ پانا
إِسْتَغَاثَ (۹) - فریاد کرنا / چاہنا
إِسْتَغْشٰى (۹) - لپٹنا - ڈھانپنا
إِسْتَغْفَرَ (۹) - مغفرت طلب چاہنا
إِسْتَغْلَظَ (۹) - موٹا ہوجانا - سخت ہوجانا
إِسْتَغْنٰى (۹) - غنی ہونے کی دعا کرنا - بے پروائی برتنا
إِسْتَفْتَحَ (۹) - مدد مانگنا - فیصلہ چاہنا
فتح مانگنا -
إِسْتَفْتٰى (۹) - فتویٰ مانگنا
إِسْتَفَزَّ (۹) - پھسلانا - مضطرب کرنا - بہکانا
إِسْتَقَامَ (۹) - ثابت قدم رہنا
إِسْتَقْبَلَ (۹) - استقبال کرنا - سامنے ہونا
إِسْتَقْدَمَ (۹) - آگے بڑھنا
إِسْتَقَرَّ (۹) - قائم رہنا - برقرار رہنا
إِسْتَقْسَمَ (۹) - قسمت معلوم کرنا
إِسْتَكَانَ (۹) - دب جانا حریف کے آگے
گھٹنے ٹیک دینا - عاجز افتادہ
إِسْتَكْبَرَ (۹) - تکبر کرنا

إِسْتَكْثَرَ (۹) - بہت سارے لینا - بہت
إِسْتَمْتَعَ (۹) - فائدہ اٹھانا - استعمال کرنا
إِسْتَمَعَ (۷) - کان لگا کر سننا - يَسْتَمِعُ
إِسْتَمْسَكَ (۹) - مضبوط پکڑنا - چمٹنا
إِسْتَنْبَأَ (۹) - خبر پوچھنا
إِسْتَنْبَطَ (۹) - تحقیق کرنا - تحقیق کرکے
کوئی بات معلوم کرنا
إِسْتَنْسَخَ (۹) - لکھوانا
إِسْتَنْصَرَ (۹) - مدد مانگنا / چاہنا
إِسْتَنْفَرَ (۹) - بدک جانا - بھاگ جانا
إِسْتَنْقَذَ (۹) - چھڑانا
إِسْتَنْكَحَ (۹) - نکاح کرنا
إِسْتَنْكَفَ (۹) - عار سمجھنا
إِسْتَوٰى (۷) - برابر ہونا - سیدھا کھڑا ہونا
— إِلٰى - قصد کرنا - متوجہ ہونا
— عَلٰى - غالب آنا - متمکن ہونا
إِسْتَوْفٰى (۹) - پورا پورا لینا
إِسْتَوْقَدَ (۹) - آگ جلانا (اِسْتِيقَاد)
إِسْتَهْزَأَ (۹) - ٹھٹھا کرنا - مذاق اڑانا
إِسْتَهْوٰى (۹) - سرگشتہ و بدحواس
بنا دینا - بے راہ کر دینا
أَسْحَتَ (۱) - ہلاک کرنا
أَسْخَطَ (۱) - غضبناک یا ناراض کرنا

أَسَّسَ (۲)۔ بنیاد رکھنا (تفعیل)
اِسْتَیْقَنَ (۹)۔ یقین کرنا (اِسْتِفْعَال)
اِسْتَیْئَسَ (۹)۔ مایوس ہونا
اِسْتَیْسَرَ (۹)۔ آسان یا میسر ہونا
أَسَرَ (ض)۔ قیدی بنانا ضَرَبَ یَضْرِبُ
إِفْعَال أَسَرَّ (۱)۔ چھپانا۔ چھپاکر کام کرنا
أَسْرَفَ (۱)۔ اسراف کرنا۔ حد سے بڑھ جانا
أَسْرٰی (۱)۔ سیر کرانا
أَسِفَ (س)۔ افسوس کرنا۔ غمگین ہونا
أَسْفَرَ (۱)۔ صبح روشن ہونا
أَسْقٰی (۱)۔ پانی پلانا
أَسْکَنَ (۱)۔ بسانا۔ بس جانا
أَسَالَ (۱)۔ پگھلانا
أَسْلَفَ (۱)۔ گزرے ہوئے زمانے میں کمانا
أَسْلَمَ (۱)۔ مطیع ہونا۔ جھکانا
أَسْمَعَ (۱)۔ سنانا
أَسْمَنَ (۱)۔ موٹا کرنا
اِسْوَدَّ (۱۰)۔ سیاہ ہوجانا اِفْعِلَال
أَسِيَ، یَأْسٰی (س)۔ غمگین ہونا سَمِعَ یَسْمَعُ
(إفعال) أَشَارَ (۱)۔ اشارہ کرنا
افتعال اِشْتَدَّ (۷)۔ زیادہ سخت ہوجانا
ـــ بِ۔ تیزی سے اڑالے جانا
افتعال اِشْتَرٰی (۷)۔ خریدنا۔ بیچنا۔ ترجیح دینا

اِشْتَعَلَ (۷)۔ شعلہ نکلنا۔ سفیدی پھیل جانا۔ سفید ہوجانا (افتعال)
اِشْتَکٰی (۷)۔ شکایت کرنا
اِشْتَمَلَ عَلٰی (۷)۔ گھیر لینا۔ احاطہ کرنا
اِشْتَهٰی (۷)۔ سخت خواہش کرنا۔
أَشْرَقَ (۱)۔ روشن ہونا (إفعال)
أَشْرَكَ (۱)۔ شرک کرنا۔ شریک ٹھہرانا۔ شریک بنانا
أَشْعَرَ (۱)۔ شعور دلانا۔ سمجھانا
أَشَطَّ (۱)۔ زیادتی (بے انصافی) کرنا
أَشْفَقَ (۱)۔ ڈرنا۔ ڈرجانا
أَشْمَتَ (۱)۔ دشمن کو خوش کرنا، یا ہنسی اڑانے کا موقع دینا۔
اِشْمَأَزَّ (۱۲)۔ نفرت کرنا (اِفْعِئْلَال)
أَشْهَدَ (۱)۔ گواہی دینا (إفعال)
أَصَابَ (۱)۔ تکلیف دینا۔ مصیبت آنا۔ واقع ہونا۔ پالینا۔ پہنچا دینا۔
أَصْبَحَ (۱)۔ ہوجانا۔ صبح کرنا
أَصْبَرَ (۱)۔ صبر دلانا
أَصَرَّ (۱)۔ اصرار کرنا۔ اڑجانا
أَصْدَرَ (۱)۔ نکال لینا
أَصْرَفَ عَنْ (۱)۔ پھیر دینا۔ ہٹا دینا
اِصَّدَّعَ = تَصَدَّعَ (۵)۔ متفرق (تفعل)

(جدا جدا) ہو جانا

اِصَّدَّقَ = تَصَدَّقَ (۵)۔ خیرات دینا

اِصْطَادَ (۷)۔ شکار کرنا (اِفتعال)

اِصْطَبَرَ (۷)۔ صبر کرنا۔ قائم رہنا

اِصْطَرَخَ (۷)۔ چیخ پکار کرنا

اِصْطَنَعَ (۷)۔ بنانا۔ کسی خاص مقصد کے لیے تربیت دینا۔ چن لینا

اِصْطَفٰی (۷)۔ چن لینا

اِصْطَلٰی (۷)۔ آگ تاپنا

اَصْعَدَ (۱)۔ چڑھتے چلے جانا (اِفعال)

اِصَّعَّدَ = تَصَعَّدَ (۵)۔ زور لگا کر چڑھنا

اَصْفٰی (۱)۔ مخصوص کر دینا

اِصْفَرَّ (۱۰)۔ زرد ہو جانا

اَصْلَحَ (۱)۔ درست کرنا۔ صلح کرانا۔

اَصْلٰی (۱)۔ داخل کرنا

اَصَمَّ (۱)۔ بہرہ کرنا یا ہونا

اَضَاعَ (۱)۔ ضائع کرنا

اَضَاءَ (۱)۔ روشن کرنا یا ہونا

اَضْحَكَ (۱)۔ ہنسانا

اِضْطَرَّ (۷)۔ مجبور و بے بس کرنا

—— اِلٰی۔ گھسیٹنا۔ گھسیٹ کر لے جانا

اَضَلَّ (۱)۔ گمراہ کرنا

اِضَّرَّعَ = تَضَرَّعَ (۵)۔ عاجزی کرنا خشوع و خضوع کرنا۔

اَطَاعَ (۱)۔ اطاعت کرنا

اَطَاقَ (۱)۔ بہ مشکل قدرت رکھنا

اَطْعَمَ (۱)۔ کھانا کھلانا

اَطْغٰی (۱)۔ سرکشی پر اکسانا

اَطْفَأَ (۱)۔ آگ بجھانا

اَطْلَعَ (۱)۔ اطلاع کرنا۔

اِطَّلَعَ (۷)۔ اطلاع پانا۔ جھانکنا جاننا۔ پہنچنا

اِطْمَأَنَّ (۱۲)۔ اطمینان حاصل کرنا

اِطَّهَّرَ = تَطَهَّرَ (۵)۔ پاک ہونا۔ غسل کرنا۔

اِطَّيَّرَ = تَطَيَّرَ (۵)۔ بدفالی لینا۔ منحوس سمجھنا

اَظْفَرَ (۱)۔ کامیاب یا غالب کرنا

اَظْلَمَ (۱)۔ تاریک ہونا۔ اندھیرے میں داخل ہونا

اَظْهَرَ (۱)۔ ظاہر کرنا۔ ظہر کرنا

—— عَلٰی۔ غالب کرنا۔ خبردار کرنا۔

اَعَادَ (۱)۔ دہرانا۔ لوٹانا

اَعَاذَ (۱) پناہ مانگنا یا لینا

اَعَانَ (۱)۔ مدد کرنا

اِعْتَبَرَ (۷)۔ عبرت حاصل کرنا

اِعْتَدَّ (۷)- شمار یا گنتی کرنا
اَعْتَدَ (۱)- تیار کرنا
اِعْتَدٰی (۷)- ظلم کرنا - تجاوز کرنا
اِعْتَذَرَ (۷)- عذر پیش کرنا
اِعْتَرَفَ (۷)- اعتراف کرنا
اِعْتَرٰی (۷)- آسیب پہنچانا
اِعْتَزَلَ (۷)- الگ ہو جانا
اِعْتَصَمَ (۷)- مضبوطی سے تھامنا
اِعْتَلَّ (۷)- رگیدنا
اِعْتَمَرَ (۷)- قصد کرنا - عمرہ کرنا
اَعْثَرَ (۱)- مطلع کرنا
اَعْجَبَ (۱)- اچھا لگنا - تعجب میں ڈالنا
اَعْجَزَ (۱)- عاجز کر دینا - ہرا دینا
اَعْجَلَ (۱)- جلدی کرنے پر اکسانا - جلدی کرانا
اَعَدَّ (۱)- مہیا کرنا - تیار کرنا
اَعْرَضَ (۱)- منہ پھیرنا - اعراض کرنا
اَعَزَّ (۱)- عزت دینا - قوی بنانا
اَعْطٰی (۱)- دینا - عطا کرنا
اَعْظَمَ (۱)- بڑا بنانا
اَعْفٰی (۱)- عافیت دینا
اَعْقَبَ (۱)- قائم کر دینا - اثر رکھ دینا - ڈال دینا (سزا میں)
اَعْلَنَ (۱)- اعلان کرنا

اَعْمٰی (۱)- اندھا کرنا
اَعْنَتَ (۱)- ہلاکت یا دشواری میں ڈالنا
اَغَارَ (۱)- غیرت دلانا
اِغْتَابَ (۷)- غیبت کرنا
اِغْتَرَفَ (۷)- چلو بھرنا
اِغْتَسَلَ (۷)- غسل کرنا
اَغْرَقَ (۱)- غرق کرنا
اَغْرَمَ (۱)- جرمانہ کرنا - چٹی ڈالنا
اَغْرٰی (۱)- دشمنی پر اکسانا
اَغْشٰی (۱)- ڈھانک دینا - چھپانا
اَغْمَضَ (۱)- اغماض (چشم پوشی) کرنا
اَغْطَشَ (۱)- (رات کا) تاریک ہونا/کرنا
اَغْفَلَ (۱)- غافل کرنا
اَغْنٰی (۱)- مالدار (بے نیاز) کرنا
ـــ عَنْ - فائدہ دینا - کافی ہونا
اَغْوٰی (۱)- گمراہ کرنا
اَفَاءَ (۱)- مال غنیمت دلانا
اَفَاضَ (۱)- منتشر ہونا - باتیں بنانا
اَفَاقَ (۱)- افاقہ ہونا - ہوش میں آنا
اَفْتٰی (۱)- فتویٰ دینا
اِفْتَدٰی (۷)- فدیہ دینا
اِفْتَرٰی (۷)- تہمت لگانا - جھوٹ گھڑنا یا باندھنا

اَفْدٰی (۱)۔ فدیہ لینا

اَفْرَغَ (۱)۔ انڈیلنا یا گرانا

اَفْسَدَ (۱)۔ فساد کرنا

اَفْضٰی (۱)۔ لطف اندوز ہونا

اَفَلَ، اَفِلَ (ض، ن، س)۔ غروب ہونا۔

اَفَکَ (ض)۔ جھوٹ بولنا۔ سانگ بنانا

اَفِکَ (س)۔ لوٹا دینا۔ رائے سے پھیر دینا
برگشتہ کرنا

اَفْلَحَ (۱)۔ فلاح پانا

اَقَامَ (۱)۔ قائم کرنا۔ سیدھا کرنا

اَقْبَرَ (۱)۔ دفن کرنا

اَقْبَلَ (۱)۔ آگے بڑھنا و آنا (کسی کے پاس)

—— علی، اِلٰی۔ متوجہ ہونا

اِقْتَبَسَ (۷)۔ آگ سے انگارہ لینا۔
حاصل کرنا۔ اخذ کرنا

اَقَّتَ (۲)۔ دیکھیے وَقَّتَ

اِقْتَتَلَ (۷)۔ باہم جنگ کرنا

اِقْتَدٰی (۷)۔ پیروی کرنا

اِقْتَرَبَ (۷)۔ قریب آپہنچنا

اِقْتَرَفَ (۷)۔ کمائی کرنا۔ گناہ کا ارتکاب کرنا

اِقْتَحَمَ (۷)۔ خود کو مشقت میں ڈالنا۔
(کسی چیز میں) گھس جانا

اِقْتَسَمَ (۷)۔ تقسیم کرنا

اِقْتَصَدَ (۷)۔ میانہ روی اختیار کرنا

اَقَرَّ (۱)۔ ٹھیرانا

اَقْرَضَ (۱)۔ قرض دینا

اَقْسَطَ (۱)۔ عدل کرنا

اَقْسَمَ (۱)۔ قسم کھانا

اِقْشَعَرَّ (۱۲)۔ کانپنا

اَقْصَرَ (۱)۔ چھوٹا کرنا۔ مختصر کرنا۔ کسر چھوڑنا

اَقَلَّ (۱)۔ کم کرنا۔ اٹھانا

اَقْلَعَ (۱)۔ تھم جانا۔ باز رہنا

اَکْبَرَ (۱)۔ بڑا سمجھنا یا جاننا

اِکْتَالَ (۷)۔ اپنے لئے ناپنا

اِکْتَتَبَ (۷)۔ لکھوانا

اِکْتَسَبَ (۷)۔ حاصل کرنا

اَکْثَرَ (۱)۔ زیادہ کرنا

اَکْدٰی (۱)۔ دینے میں بخل کرنا

اَکْرَمَ (۱)۔ تعظیم کرنا۔ عزت دینا

اَکْرَہَ (۱)۔ زبردستی کوئی کام کرانا۔ مجبور کرنا

اَکْمَلَ (۱)۔ پورا (مکمل) کرنا

اَکَلَ (ن)۔ کھانا

اَکَنَّ (۱)۔ چھپانا

اَلَا، یَأْلُوْ (ن)۔ چوکنا۔ کوتاہی کرنا

اَلَتَ (ض)۔ حق میں سے گھٹانا

اِلْتَفَّ (۷)۔ اکٹھا ہونا۔ لپٹ جانا۔ جڑ جانا

(افتعال) اِلْتَفَتَ (۷)۔ مُڑکر اِدھر اُدھر دیکھنا

اِلْتَقَطَ (۷)۔ اُٹھالینا

اِلْتَقَمَ (۷)۔ نگل لینا

اِلْتَقٰی (۷)۔ ملنا۔ باہم مقابل ہونا۔

اَلْزَمَ (۱)۔ لازم کرنا

اِلْتَمَسَ (۷)۔ مانگنا۔ ڈھونڈنا۔ تلاش کرنا

(افعال) اَلْحَدَ (۱)۔ کج روی اختیار کرنا۔ راستی سے ہٹ جانا۔ عیب لگانا

(تفعیل) اَلَّفَ بَیْنَ (۲)۔ باہم الفت ڈالنا۔ باہم ملادینا۔ تالیف کرنا

(افعال) اَلْحَقَ (۱)۔ ملنا۔ ملادینا

اَلْفٰی (۱)۔ پانا

اَلْقٰی (۱)۔ ڈالنا

— اِلٰی۔ پہنچانا

اَلِمَ (س)۔ تکلیف اُٹھانا سَمِعَ یَسْمَعُ

(افعال) اَلْهَمَ (۱)۔ اِلہام کرنا

اَلْهٰی (۱)۔ غافل کردینا

(افعال) اَلْیَنَ یا اَلَانَ (۱)۔ نرم کرنا

اَمَاتَ (۱)۔ موت دینا

(افتعال) اِمْتَحَنَ (۷)۔ آزمانا۔ جانچنا

اِمْتَازَ (۷)۔ جدا ہونا۔ ممتاز ہوجانا

اِمْتَرٰی (۷)۔ شک کرنا

اِمْتَلَأَ (۷)۔ بھرجانا

(افعال) اَمَدَّ (اَمْدَدَ) (۱) امداد (مدد) کرنا

اَمَرَ (ن)۔ حکم دینا نَصَرَ یَنْصُرُ

(افعال) اَمْسَکَ (۱) روک لینا۔ روک رکھنا

اَمْسٰی (۱)۔ شام کرنا

اَمْطَرَ (۱)۔ بارش برسانا

اَمْکَنَ (۱)۔ قدرت دینا۔ ممکن کرنا

اَمْلَقَ (۱)۔ محتاج ہونا

اَمَلَّ (اَمْلَلَ) (۱) اِملا کرانا۔ لکھانا

اَمْلٰی (۱) ڈھیل دینا

اَمَّ، یَؤُمُّ (ن)۔ قصد کرنا۔ امام بننا

(افعال) اَمْنٰی (۱)۔ منی ٹپکانا۔ نطفہ ڈالنا

اَمِنَ (س)۔ بے خوف (نچنت) ہونا۔ مطمئن ہونا۔ امین سمجھنا

— عَلٰی۔ امین بنانا

اَنٰی، یَاْنِیْ (ض)۔ دیر ہوجانا۔ وقت قریب آجانا

(افعال) اَنَابَ (۱)۔ توبہ کرنا۔ تائب بنانا

اَنْبَأَ (۱)۔ خبر دینا

— بِ۔ بتلانا

اَنْبَتَ (۱)۔ اُگانا (اِفعال)

اِنْبَثَّ (۸)۔ غُبار اڑانا (اِنفعال)

اِنْبَجَسَ (۸)۔ پانی جاری ہونا۔ پانی کا اُبل پڑنا، پھوٹ نکلنا

اِنْبَعَثَ (۸)۔ اُٹھنا

اِنْبَغٰی (۸) - مناسب ہونا۔ شایان شان ہونا

اِنْتَبَذَ (۷) - گوشہ نشین ہونا (اِفتعال)

اِنْتَثَرَ (۷) - بکھر جانا۔ جھڑ جانا

اِنْتَشَرَ (۷) - بکھر جانا

اِنْتَصَرَ (۷) - دفاع کرنا۔ بدلہ لینا۔ مقابلے میں کامیاب ہونا

اِنْتَظَرَ (۷) - انتظار کرنا

اِنْتَقَمَ (۷) - انتقام لینا

اِنْتَهٰی (۷) - باز آجانا۔ رک جانا۔ انتہا کرنا

اَنْجٰی (۱) - نجات دلانا (اِفعال)

اَنْذَرَ (۱) - ڈرانا۔ خبردار کرنا

اَنْزَفَ (۱) - بدمست ہو جانا۔ عقل جاتی رہنا

اَنْزَلَ (۱) - نازل کرنا - اتارنا

اِنْسَلَخَ (۸) - گزر جانا (مہینہ، سال) باہر نکل جانا (اِنفعال)

اَنْسٰی (۱) - بھلا دینا (اِفعال)

اَنْشَزَ (۱) - مردہ ہڈیوں کو جوڑنا۔ موت کے بعد اٹھا کھڑا کرنا

اَنْشَاَ (۱) - شروع کرنا۔ اٹھانا۔ نو پید کرنا

اِنْشَقَّ (۸) - پھٹنا۔ شگاف پڑنا۔ ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا (اِنفعال)

اَنْصَتَ (۱) - خاموش رہنا (اِفعال)

اِنْصَرَفَ (۸) - لوٹ جانا (اِنفعال)

اَنْطَقَ (۱) - گویائی دینا (اِفعال)

اِنْطَلَقَ (۸) - چلنا۔ جانا۔ رواں ہونا (اِنفعال)

اَنْظَرَ (۱) - مہلت دینا۔ (اِفعال)

اَنْعَمَ (۱) - نعمت یا انعام دینا۔ آسودہ حال بنانا

اَنْغَضَ (۱) - سر ہلانا، جھکانا، مٹکانا۔

اِنْفَجَرَ (۸) - پانی کا جاری ہونا (اِنفعال)

اِنْفَضَّ (۸) - بکھر جانا۔ ٹل جانا

اِنْفَطَرَ (۸) - پھٹنا

اَنْفَقَ (۱) - خرچ کرنا (خدا کی راہ میں) (اِفعال)

اِنْفَلَقَ (۱) - پھٹنا

اَنْقَذَ (۱) - نجات دلانا۔ چھڑانا

اَنْقَصَ (۱) - کم کرنا، گھٹانا

اَنْقَضَ (۱) - توڑنا

اِنْقَضَّ (۸) - دیوار گرنا یا ٹوٹنا (اِنفعال)

اِنْقَلَبَ (۸) - لوٹ آنا

اِنْكَدَرَ (۸) - (ستاروں کا) بکھر جانا

اَنْكَحَ (۱) - نکاح کرانا (اِفعال)

اَنْكَرَ (۱) - انکار کرنا

اِنْهَارَ (۸) ب - عمارت کا ڈھے جانا (کسی کے سمیت)

اَوْبَقَ (۱) - ہلاک کرنا (اِفعال)

اَوْثَقَ، یُوْثِقُ (۱) - جکڑ دینا (اِفعال)

اَوْجَسَ (۱)۔ گھرانا

اَوْجَفَ (۱)۔ گھوڑا دوڑانا

اَوْحٰی (۱)۔ وحی کرنا، بھیجنا

اَوْرٰی (۱)۔ آگ بھڑکانا۔ سینکنا

اَوْرَدَ (۱)۔ حاضر کرنا۔ وارد کرنا

اَوْرَثَ (۱)۔ وارث بنانا

اَوْزَعَ (۱)۔ توفیق دینا

اَوْصٰی (۱)۔ وصیت کرنا

اَوْصَلَ (۱)۔ جوڑنا

اَوْضَعَ (۱)۔ تیز تیز چلنا

اَوْعٰی (۱)۔ بخل کرنا

اَوْعَدَ (۱)۔ دھمکانا۔ خوف دلانا۔ وعدہ کرنا

اَوْفَضَ (۱)۔ دوڑتے جانا

اَوْفٰی (۱)۔ پورا کرنا (وعدہ)

اَوْقَدَ (۱)۔ آگ جلانا

اَوْقَعَ (۱)۔ واقع کرنا۔ ڈالنا۔ گرانا۔

اَوْلَجَ (۱)۔ داخل کرنا

اٰوٰی، یَاْوِیْ (ض)۔ ٹھکانا لینا۔ پناہ لینا

اَوَّبَ (۱)۔ ہم آہنگ ہونا

اَھَانَ (۱)۔ ذلیل و رسوا کرنا

اِھْتَدٰی (۷)۔ ہدایت پانا

اِھْتَزَّ (۷)۔ لہلہانا۔ تیزی سے ہلنا یا حرکت کرنا

اَھْلَكَ (۱)۔ ہلاک کرنا

اَھَلَّ (۱)۔ قربانی کے جانور کو تقرب کے لئے نامزد کرنا

اَھَمَّ (۱)۔ اہمیت دینا۔ اکسانا

اَھْوٰی (۱)۔ گرا دینا

اَیَّدَ (۱)۔ مدد کرنا۔ قوت دینا

اَیْقَظَ (۱)۔ بیدار کرنا

اَیْقَنَ (۱)۔ یقین کرنا

ب

بَاءَ، یَبُوْءُ (ن)۔ لوٹنا۔ گناہ یا نیکی کا اعتراف کرنا

بَئِسَ، یَبْئَسُ (س)۔ سخت محتاج ہونا

بِئْسَ۔ (فعل جامد) برا ہونا۔ یہی ایک صیغہ استعمال ہوا ہے۔

بَاتَ، یَبِیْتُ (ض)۔ رات گزارنا رات میں کرنا

بَادَ، یَبِیْدُ (ض)۔ فنا ہونا۔ ہلاک ہونا

تباہ ہونا

بَارَ، یَبُوْرُ (ن) - ہلاک ہوجانا - نیست ونابود ہوجانا

بَارَکَ (۳) - برکت دینا

بَاشَرَ (۳) - مباشرت کرنا

بَاضَ، یَبِیْضُ (ض) - انڈے دینا

بَاعَ، یَبِیْعُ (ض) - بیچنا یا خریدنا

بَاعَدَ (۳) - دور کرنا

بَایَعَ (۳) - باہم معاہدہ یا معاملہ کرنا - بیعت کرنا

بَتَکَ (ض)، بَتَّکَ (۲) - کاٹنا - علیحدہ کرنا

بَتَّلَ (۲) - سب سے کٹ کر صرف خدا کا ہوجانا

بَثَّ (ن-ض) - بکھیرنا - پھیلانا

بَحَثَ (ف) - کھودنا - تفتیش کرنا

بَخَسَ (ف) - گھٹانا - کم دینا

بَخِلَ (س-ک) - بُخل کرنا - کنجوس ہونا

بَدَا، یَبْدُوْ (ن) - ظاہر ہونا

بَدَأَ، یَبْدَأُ (ف) - پیدا کرنا - شروع کرنا

بَدَّلَ (۲) - بدل دینا - تبدیل کرلینا

بَذَّرَ (۲) - اسراف کرنا

بَرَّ (ف) - نیکی کرنا - نیک سلوک کرنا

بَرَزَ (ن) - میدان میں نکلنا

بَرَّزَ (۲) - نکالنا - ظاہر کرنا

بَرِحَ (س) - ہٹ جانا - رُک جانا

بَرِقَ (س) - (آنکھ کا) چندھیا جانا

بَرَّأَ (۲) - برأت کا اظہار کرنا - بری کرنا

بَرَأَ (ف) - نیست سے ہست کرنا

بَرِئَ (س) - نجات پانا، خلاصی پانا - بری ہونا

بَزَغَ (ف) - (سورج کا) طلوع ہونا

بَسَرَ (ن) - ترش رو یا اداس ہونا

بَسَّ (ن) - ریزہ ریزہ کرنا

بَسَطَ (ن) - پھیلانا - کشادہ کرنا - ہاتھ کھلا کرنا - وسیع ہونا

بَسَلَ (ن) - ملامت کرنا - تیوری چڑھانا

بَشَّرَ (۲) - بشارت دینا - خوش کرنا

بَصُرَ (ک) - دیکھنا

بَصَّرَ (۲) (مصدر: تَبْصِرَةٌ) آنکھیں کھولنا - دکھلانا

بَصَطَ (ن) - دیکھیے بسط

بَطَّأَ (۲) - دیر کرنا - ٹالنا

بَطِرَ (س) - اترانا

بَطَشَ (ن) - سخت پکڑنا

بَطَلَ (ن) - باطل یا بیکار ہوجانا

بَطَنَ (ف) - پوشیدہ ہونا

بَعَثَ (ف) - بھیجنا

— عَلیٰ - اُبھارنا - اُکسانا
بَعْثَرَ (۴) - زیر و زبر کرنا - اُکھاڑنا - اُٹھانا
بَعُدَ (س.ک) - دُور ہونا
بَغٰی، یَبْغِیْ (ض) - طلب کرنا - چاہنا
تلاش کرنا، ڈھونڈنا
— عَلیٰ - بغاوت کرنا، سرکشی کرنا، زیادتی کرنا
بَقِیَ، یَبْقٰی (س) - باقی رہنا
بَلَا، یَبْلُوْ (ن) - آزمانا
بَلَعَ (ف) - نگلنا
بَکٰی، یَبْکِیْ (ض) - رونا
بَلَغَ (ن) - پہنچنا

بَلَّغَ (۲) - پہنچانا
بَلِیَ، یَبْلٰی (س) - بوسیدہ یا پُرانا ہونا
بَنٰی، یَبْنِیْ (ض) - تعمیر کرنا - آباد کرنا
بَوَّأَ (۲) - جگہ یا ٹھکانا دینا
— لِ - (کسی کی) جگہ مقرر کرنا
بَهُتَ (ک - س) بُهِتَ - ہکا بکا رہ جا
حیران ہو کر چُپ ہو جانا
بَیَّتَ (۲) - رات میں مشورہ یا گفتگو ک
شب خون مارنا
بَیَّنَ (۲) - ظاہر کرنا - کھول کر بیان کرنا

ت

تَاهَ، یَتِیْهُ (ض) - حیران و سرگرداں پھرنا
تَابَ، یَتُوْبُ (ن) اِلیٰ - توبہ کرنا -
متوجہ ہونا
— عَلیٰ - توبہ قبول کرنا - بخشنا
تَاَخَّرَ (۵) - پیچھے رہنا - دیر کرنا
تَاَذَّنَ (۵) - اعلان کرنا - جتلا دینا
تَبَارَكَ (۶) - مبارک ہونا - مقدس ہونا
تَبَایَعَ (۶) - باہم خرید و فروخت کرنا
تَبَّ (ن) - ہلاک ہو جانا
تَبَتَّلَ (۵) - دنیا سے بے تعلق ہو کر خدا کی طرف
متوجہ ہونا

تَبَدَّلَ (۵) - بدلے میں لینا
تَبَّرَ (۲) - ہلاک کرنا
تَبَرَّأَ (۵) - (کسی شخص یا چیز سے) بیزار ہونا
تَبَرَّجَ (۵) - عورت کا اپنی زینتوں کی نما
کرنا - بن سنور کر نکلنا
تَبَسَّمَ (۵) - مسکرانا
تَبِعَ (۳) - پیروی کرنا - پیچھے پیچھے یا ساتھ چل
تَبَوَّأَ (۵) - ٹھیرنا - قبضہ میں لینا - جگہ پکڑنا
تَبَیَّنَ (۵) - واضح ہونا
تَثَاقَلَ (۶) - بوجھل ہونا

تَجَافٰی عَنْ (٦) - علیحدہ یا دور رہنا
تَجَاوُر (٦) - پڑوسی ہونا
تَجَاوُز عَنْ (٦) - چشم پوشی کرنا
تَجَنُّب (٥) - دور رہنا پہلوتہی کرنا
تَجَسُّس (٥) - تفتیش کرنا
تَجَرُّع (٥) - ایک ایک گھونٹ پینا
تَجَلِّی (٥) - خوب ظاہر ہونا تجلی کرنا چمک اٹھنا
تَحَاکُم اِلٰی (٦) - مقدمہ لے جانا
تَحَاضّ عَلٰی (٦) - ایک دوسرے کو ابھارنا یا اکسانا
تَحَرِّی (٥) - ڈھونڈنا - قصد کرنا
تَخَافُت (٦) - آواز کو آہستہ کرنا - کانا پھوسی کرنا - آہستہ آہستہ پڑھنا
تَخَبُّط (٥) - خبطی بنا دینا
تَخَطُّف (٥) - اچک لینا
تَخَیُّر (٥) - چن لینا - پسند کر لینا
تَدَایُن (٦) - قرض لینا دینا
تَدَارُک (٦) - پا لینا سنبھالنا - دست گیری کرنا
تَدَبُّر (٥) - انجام پر غور کرنا
تَدَلِّی (٥) - قریب ہونا
تَذَکُّر (٥) - نصیحت یا یاددہانی قبول کرنا - یاد کرنا
تَرَاجُع (٦) - ایک دوسرے کی طرف رجوع ہونا - پھر باہم مل جانا
تَرَاضِی (٦) - آپس میں رضامند ہونا
تَرَاکُب (٦) - تہ بہ تہ ہونا - اوپر تلے جمع ہونا
تَرَبُّص (٥) - کسی کی برائی یا نقصان کا منتظر رہنا
تَرَدِّی (٥) - کسی کنوئیں یا کھڈ میں گر جانا - ہلاک ہونا
تَرَدُّد (٥) - شک میں پڑنا
تَرَقُّب (٥) - خطرے کو بھانپنا
تَرْک (ن) - چھوڑ دینا
تَزَاوُر (٦) - باہم زیارت کرنا
تَزَوُّد (٥) - توشہ (زادِ راہ) لینا
تَزَکِّی (٥) - پاک ہونا - پاکیزگی اختیار کرنا - اپنی اصلاح کرنا۔
تَزَیُّل (٥) - جدا ہونا
تَسَاءُل (٦) - ایک دوسرے سے پوچھنا
تَسَلُّل (٥) - کھسک جانا
تَسَنُّہ (٥) - بوڑھا یا پرانا ہو جانا (کھانا) سڑ جانا
تَسَوُّر (٥) - دیوار پھاندنا
تَشَابُہ (٦) - مشابہ ہونا - ایک سا لگنا
تَشَقُّق (٥) - پھٹنا - کھل جانا
تَصَدُّع (٥) - پھٹ جانا - دب جانا

تَصَدَّقَ (۵)۔ صدقہ دینا

تَصَدّٰی (۵)۔ متوجہ ہونا

تَصَعَّدَ (۵)۔ زور لگاکر چڑھنا

تَضَرَّعَ (۵)۔ عاجزی کرنا

تَطَاوَلَ (۶)۔ بڑھ جانا۔ لمبا ہوجانا

تَطَهَّرَ (۵)۔ صاف ہونا، غسل کرنا

تَطَوَّعَ (۵)۔ خوشی سے کوئی کام کرنا۔

تَطَيَّرَ ب (۵)۔ منحوس جاننا۔ بدفالی لینا

تَظَاهَرَ (۶)۔ ایک دوسرے کی پشت پناہی کرنا

— عَلٰی۔ (کسی کے خلاف) ایک دوسرے کی حمایت کرنا

تَعَارَفَ (۶)۔ ایک دوسرے کو پہچاننا

تَعَاسَرَ (۶)۔ دشوار ہونا

تَعَاطٰی (۶)۔ پکڑنا۔ وار کرنا

تَعَالَ ۔ آجا (ایک ہی صیغہ ہے)

تَعَالٰی (۶)۔ بلند ہونا

تَعَاوَنَ (۶)۔ تعاون کرنا۔ ایک دوسرے کی مدد کرنا

تَعَجَّلَ (۵)۔ جلدی کرنا (کام کو)

تَعَدّٰی (۵)۔ تجاوز کرنا

تَعَلَّمَ (۵)۔ علم حاصل کرنا

تَعَمَّدَ (۵)۔ قصد کرنا

تَغَامَزَ (۶)۔ آنکھ سے باہم اشارے کرنا

تَغَشّٰی (۵)۔ ڈھانکنا

تَغَيَّرَ (۵)۔ بدل جانا

تَفَجَّرَ (۵)۔ پانی جاری ہونا

تَفَرَّقَ (۵)۔ فرقہ فرقہ ہوجانا

تَفَسَّحَ (۵)۔ کشادگی پیدا کرنا

تَفَطَّرَ (۵)۔ پھٹ جانا

تَفَقَّهَ (۵)۔ سمجھ بوجھ حاصل کرنا

تَفَكَّرَ (۵)۔ غور کرنا

تَفَكَّهَ (۵)۔ باتیں بنانا۔ غیبت کرنا

تَفَيَّأَ (۵)۔ سایہ کا پھرنا یا پلٹنا

تَقَابَلَ (۶)۔ ایک دوسرے کے مقابل ہونا

تَقَاسَمَ (۶)۔ آپس میں قسم کھانا

تَقَبَّلَ (۵)۔ قبول کرنا

تَقَدَّمَ (۵)۔ آگے بڑھنا۔ متقدم ہونا

تَقَطَّعَ (۵)۔ ٹکڑے ٹکڑے ہوجانا

تَقَلَّبَ (۵)۔ پلٹ جانا۔ الٹ جانا

تَقَوَّلَ (۵)۔ جھوٹ موٹ گھڑلینا

تَكَاسَلَ (۶)۔ کاہل ہونا

تَكَبَّرَ (۵)۔ تکبر کرنا۔ بڑا بننا

تَكَلَّمَ (۵)۔ بات کرنا

تَلَا، يَتْلُوْ (ن)۔ تلاوت کرنا۔ پیچھے پیچھے آنا یا پیچھے رہ جانا

تَلَظّٰی (۵)۔ آگ کا بھڑکنا

تَلَقّٰی (۵)۔ سیکھنا۔ اخذ کرنا

تَلَطَّفَ (۵) - ہوشیار رہنا

تَلَهّٰی (۵) - بے رخی برتنا

تَلَّ (ن) - گرا دینا

تَلَاوَمَ (۶) - ایک دوسرے کو ملامت کرنا

تَمَارٰی (۶) - شک کرنا

تَمَاسَّ (۶) - ایک دوسرے کو چھونا

تَمَتَّعَ (۵) - دیر تک فائدہ اٹھانا

تَمَّ (ض) - پورا ہونا

تَمَثَّلَ (۵) - ہو بہو بن جانا - کسی کی صورت اختیار کرلینا

تَمَطّٰی (۵) - اکڑ کر چلنا

تَمَنّٰی (۵) - ارادہ یا خواہش کرنا

تَمَيَّزَ (۵) - پھٹ پڑنا - جدا ہو جانا

تَنَازَعَ (۶) - باہم جھگڑنا

تَنَابَزَ (۶) - برا لقب دینا

تَنَاجٰی (۶) - ایک دوسرے سے سرگوشی کرنا

تَنَاهٰی (۶) - باہم منع کرنا یا روکنا

تَنَافَسَ (۶) - جیتنے کی کوشش کرنا

تَنَفَّسَ (۵) - صبح کا روشن ہونا

تَنَزَّلَ (۵) - آہستہ آہستہ اترنا

تَهَجَّدَ (۵) - تہجد پڑھنا

تَوَارٰی (۶) - چھپنا

تَوَاصٰی (۶) - باہم نصیحت کرنا

تَوَاعَدَ (۶) - باہم وعدہ کرنا

تَوَجَّهَ (۵) - متوجہ ہونا - قصد یا رخ کرنا

تَوَفّٰی (۵) - پورا پورا لے لینا - موت دینا

تَوَكَّأَ (۵) - ٹیک لگانا

تَوَكَّلَ (۵) - بھروسا کرنا

تَوَلّٰی (۵) - ذمہ داری لینا - دوستی کرنا اعراض کرنا - پھر جانا

تَيَمَّمَ (۵) - قصد کرنا - چھانٹنا - تیمم کرنا

تَيَسَّرَ (۵) - آسان ہونا

ث

ثَبَتَ (ن) - ٹھیرنا - ثابت قدم رہنا - جم جانا

ثَبُتَ (ک) - ثابت قدم ہونا - صاحب عزم ہونا - بہادر ہونا

ثَبَّتَ (۲) - ثابت قدم کرنا - مضبوط کرنا

ثَبَّطَ (۲) - روک دینا - سست کردینا - توفیق نہ دینا

ثَقِفَ (س) - پانا - قابو پانا - دسترس پانا

ثَقُلَ (ک) - بھاری ہونا

ثَنٰی، يَثْنِيْ (ض) - دہرا کرنا - پیٹنا مجازاً چھپانا

ثَوَّبَ (۲) - اجر (بدلہ) دینا

ج

جَاءَ (ض) - آنا

— ب - لانا

جَابَ (ن) - تراشنا

جَأَرَ، يَجْأَرُ (ف) - گڑگڑانا، زاری کرنا

جَاسَ (ن) - گھس جانا - پھیل جانا

جَادَلَ (٣) - جھگڑنا

جَازَىٰ، يُجَازِيْ - بدلہ دینا

جَاعَ (ن) - بھوک لگنا

جَاوَرَ (٣) - پڑوسی ہونا

جَاوَزَ (٣) - آگے بڑھنا - پار اترنا

— ب - پار اُتارنا، گزار دینا

جَاهَدَ (٣) - کوشش کرنا - جہاد کرنا

جَبَىٰ (ف) - کھینچنا - جمع کرنا

جَثَمَ (ض) - چت لیٹ جانا

جَحَدَ (ف) - علم کے باوجود جھٹلانا
کفر کرنا

جَرَّ (ن) - کھینچنا - ہانکنا

جَرَحَ (ف) - زخمی کرنا - کمانا

جَرَمَ (ض) - گناہ کرنا - بُرائی پر اُکسانا

جَرَىٰ (ض) - پانی کا جاری ہونا - چلنا

جَزَىٰ (ض) - بدلہ دینا

جَزِعَ (س) - بے صبر ہونا - گھبرا جانا

جَعَلَ (ف) - بنانا - رکھنا - شروع کرنا

جَلَبَ (ض) - کھینچنا - جمع کرنا

جَلَدَ (ف) - کوڑے مارنا

جَلَّىٰ (٢) - ظاہر کرنا - روشن کرنا - نمایاں کرنا

جَمَحَ (ف) - بدحواس ہو کر بھاگنا
منہ اٹھا کر چل دینا - سرکشی کرنا

جَمَعَ (ف) - اکٹھا کرنا

جَنَبَ (ن) - بچانا

جَنَّبَ (٢) - دُور رہنا - دُور کرنا

جَنَحَ (ف) - مائل ہونا

جَنَّ عَلَىٰ (ن) - (رات کا) تاریک
ہو جانا - چھا جانا - ڈھانپ لینا

جَنَىٰ، يَجْنِيْ (ض) - پھل توڑنا

جَهَرَ (ف) - اونچی آواز سے بولنا

جَهَّزَ (٢) - سامان تیار کرنا

جَهِلَ (س) - جاہل ہونا - نہ جاننا

جَأَرَ (ف) - گڑگڑانا -

ح

حَاجَّ (٣) - جھگڑنا
حَادَ، یَحِیْدُ (ض) - کترانا - بدکنا
حَادَّ (٣) - دشمنی رکھنا
حَارَ، یَحُوْرُ (ن) - لوٹنا
حَارَبَ (٣) - لڑائی کرنا
حَاسَبَ (٣) - محاسبہ کرنا
حَاضَ (ض) - حیض جاری ہونا
حَاطَ (ن - گھیر لینا، حفاظت کرنا
حَافَ (ض) - ظلم کرنا
حَافَظَ (٣) - حفاظت کرنا
حَاقَ ب (ض، ن) - گھیر لینا
حَالَ (ن) - حائل ہونا
حَاوَرَ (٣) - گفتگو کرنا
حَبَّبَ (٢) - محبوب بنانا
حَبَرَ (ن) - خوش کرنا
حَبَسَ (ض) - روکنا - قید کرنا
حَبِطَ (س) - برباد ہونا، بے کار ہونا - ضائع ہو جانا
حَجَّ (ن) - حج کرنا
حَدَّثَ (٢) - روایت کرنا - خبر دینا
حَذِرَ (س) - بچنا پرہیز کرنا -

حَذَّرَ (٢) - خوف دلانا - متنبّہ کرنا
حَرَثَ (ن) - ہل چلانا - بیج بونا
حَرِجَ (س) - تنگ ہونا
حَرَّرَ (٢) - آزاد کرنا
حَرِصَ (س - ض) - لالچ کرنا - حریص ہونا
حَرَّضَ (٢) - اُکسانا - ابھارنا
حَرَّفَ (٢) - بات کو اس کے موقع محل سے بدل دینا یا پھیر دینا
حَرَّقَ (٢) - آگ میں جلانا
حَرَّكَ (٢) - ہلانا - حرکت دینا
حَرَّمَ (٢) - حرام کرنا
حَزِنَ (س) - غمگین ہونا - (ن) غمگین کرنا
حَسِبَ (س) - گمان کرنا -
حَسَبَ (ن) - شمار کرنا، حساب میں لانا
حَسَدَ (ض، ن) - حسد کرنا
حَسَّ (ن) - قتل کرنا - کاٹنا
حَسُنَ، یَحْسُنُ - خوبصورت ہونا - اچھا ہونا
حَشَرَ (ن) - جمع کرنا
حَصْحَصَ (٤) - ظاہر ہو جانا
حَصَدَ (ن، ض) - کھیتی کاٹنا
حَصِرَ (س) رک جانا - تنگ دل ہونا

منقبض ہونا۔ ضبط کرنا

حَصَرَ (ن)۔ گھیرا ڈالنا۔ تنگی میں ڈالنا
گھیرلینا۔

حَصَّلَ (۲)۔ حاصل کرنا۔

حَضَرَ (ن)۔ حاضر ہونا۔ موجود
ہونا۔ سامنے آجانا۔

حَضَّ عَلٰی (ن)۔ اُکسانا

حَطَمَ (ض)۔ کچل ڈالنا۔ بھُس بنا دینا

حَفَّ (ن)۔ گھیرلینا۔

حَفِظَ (س)۔ حفاظت کرنا

حَقَّ (ض)۔ واجب ہونا۔ لائق ہونا
سچ ہوجانا۔ ثابت ہوجانا

حَكَمَ (ن)۔ فیصلہ کرنا۔

حَكَّمَ (۲)۔ حکم (ثالث) بنانا

حَلَّ (ض)۔ حلال ہونا۔ احرام سے باہر ہونا

حَلَّ (ن)۔ نازل ہونا۔ اترنا

حَلَفَ (ض)۔ قسم کھانا

حَلَقَ (ض)۔ مونڈنا (سر)

حَمِدَ (س)۔ تعریف (حمد) کرنا

حَلّٰی (۲)۔ زیورات پہنانا

حَمَلَ (ض)۔ اٹھانا۔ بوجھ لادنا

حَمَّلَ (۲)۔ اُٹھوانا۔ بار ڈالنا

حَمِیَ (س)۔ تیز گرم ہونا

حَنِثَ (س)۔ قسم توڑنا

حَیَّا (۲)۔ سلام کہنا۔ زندہ باد کہنا

حَیِیَ یا حَیَّ، یَحْیٰی (س)۔ زندہ رہنا

خ

خَابَ (ض)۔ نامراد یا ناکام ہونا

خَادَعَ (۳)۔ دھوکا دینے کی کوشش کرنا

خَاضَ (ن)۔ فضول بحث کرنا۔ نکتہ چینی
کرنا۔ باتوں میں مشغول ہونا۔

خَاطَبَ (۳)۔ خطاب کرنا

خَافَ (ف)۔ ڈرنا۔ خوف کھانا

خَافَتَ (۳)۔ آواز پست کرنا

خَالَطَ (۳)۔ میل ملاپ کرنا

خَالَفَ (۳)۔ مخالفت کرنا

خَانَ (ن)۔ خیانت کرنا

خَبَا (ن)۔ آگ بجھ جانا یا دھیمی ہوجانا

خَبُثَ (ک)۔ ردی ہونا۔ خبیث (خراب) ہونا

خَتَمَ (ض)۔ ختم کرنا۔ سر بمہر کرنا۔

خَدَعَ (ف)۔ دھوکا دینا

خَذَلَ (ن)۔ ساتھ چھوڑ دینا۔ علیحدہ ہوجانا

خَرَجَ (ن)۔ نکلنا

خَرَّ، يَخِرُّ (ض) - گر پڑنا
خَرَصَ (ن) - جھوٹ گھڑنا
خَرَقَ (ض) - پھاڑنا - چھید کرنا
خَسَأَ (ف) - دُور رہنا - راندہ ہونا
خَسِرَ (س) - نقصان اٹھانا - گمراہ ہونا
خَسَفَ (ض) - بے نور ہوجانا - گرہن لگنا
ـــ ب - دھنسا دینا -
خَشِيَ، يَخْشَى (س) - ڈرنا
خَشَعَ (ف) - عاجزی کرنا - جھکنا - دب جانا
خَصَفَ (ض) - چپکانا - ٹانکنا - جوڑنا
خَضَعَ (ف) - عاجزی کرنا - نرمی برتنا
خَطَّ، يَخُطُّ (ن) - لکھنا
خَطِفَ (س) - اُچک لے جانا
خَفَضَ (ض) - جھکا دینا
خَفَّ (ض) - ہلکا ہونا - کم ہونا
خَفَّفَ (٢) - ہلکا کرنا - کم کرنا تفعیل

خَفِيَ، يَخْفَى (س) - چھپنا - پوشیدہ رہنا
خَلَّى (٢) - چھوڑ دینا - خالی کر دینا تفعیل
خَلَا، يَخْلُو (ن) - گزر جانا - اکیلے
(خلوت) میں ملنا
خَلَدَ (ن) - ہمیشہ رہنا
خَلَصَ (ن) - خالص ہونا - علیحدہ
ہوجانا - اکیلے بیٹھنا
خَلَعَ (ف) - اُتارنا (جوتا، جُوا)
خَلَطَ (ض) - ملانا - گڈمڈ کرنا
خَلَفَ (ن) - جانشین ہونا - بعد میں آنا
خَلَّفَ (٢) - پیچھے چھوڑنا تفعیل
خَلَقَ (ن) - پیدا کرنا
خَوَّفَ (٢) - ڈرانا تفعیل
خَوَّلَ (٢) - عطا کرنا - بخشنا تفعیل
خَيَّلَ (٢) - وہم ڈالنا - خیال
پیدا کرنا تفعیل

د

دَارَ (ن) - گھومنا - چکر کھانا
دَافَعَ (٣) - مدافعت کرنا مفاعلة
ـــ عَنْ - مدد کرنا
دَامَ (ن) - ہمیشہ رہنا - قائم رہنا
دَانَ (ض) - دین اختیار کرنا

دَاوَلَ (٣) - پھرانا - اُلٹ پلٹ کرنا مفاعلة
دَبَّرَ (٢) - تدبیر کرنا - غور کرنا تفعیل
دَحَى (ف) - پھیلانا
دَخَلَ (ن) - داخل ہونا (دَخَلَ يَدْخُلُ)
دَرَسَ (ن) پڑھنا - علم حاصل کرنا

دَرَأَ، يَدْرَأُ (ف) - دور کرنا - دفع
کرنا - دھتکار دینا
دَرٰی، يَدْرِیْ (ض) - جاننا
دَسَّ (ن) - گاڑنا - دبا دینا۔
دَعَا (ن) - پکارنا - بلانا - مانگنا
—— عَلٰی - بد دُعا کرنا
دَعَّ، يَدُعُّ (ن) - دُھتکارنا
دَفَعَ (ف) - دُور کرنا، ہٹانا

—— اِلٰی - حوالے کرنا - دینا
دَکَّ (ن) - ریزہ ریزہ کر دینا
دَلَّ (ن) - رہنمائی کرنا، پتا دینا
دَلّٰی (۲) - کھینچنا
دَمْدَمَ (۳) - ہلاک کرنا
دَمَغَ (ف) - بھیجا نکالنا - سر پھوڑنا
دَمَّرَ (۲) - ہلاک کرنا - تباہ کرنا
دَنَا، يَدْنُوْ (ن) - نزدیک آنا

ذ

ذَادَ (ن) - ہٹانا - روک لینا
ذَاقَ (ن) - چکھنا
ذَبَحَ (ف) - ذبح کرنا
ذَبَّحَ (۲) - ذبح کرنے میں مبالغہ کرنا
ذَرَأَ (ف) - بونا - پیدا کرنا - پھیلانا
ذَرَا (ن) - اُڑانا - اڑالے جانا
ذَکَرَ (ن) - ذکر کرنا - دل میں یاد کرنا
ذَکَّرَ (۲) - یاد دلانا - وعظ کرنا

ذَکّٰی (۲) - ذبح کرنا
ذَلَّ (ض) - ذلیل ہونا
ذَلَّلَ (۲) - فرماں بردار بنانا - اختیار
میں دینا - تابع کرنا
ذَهَبَ (ف) - جانا - گزرنا
—— بِ - لے جانا
ذَهَلَ (ف) - غافل ہونا - بھول جانا

ر

رَابَطَ (۳) - مستعد رہنا - دشمن سے
مقابلے کے لیے ہر طرح تیار رہنا
رَاضٰی (۳) - راضامندی چاہنا

رَاعٰی (۳) - حفاظت کرنا - توجہ دینا
رَاغَ اِلٰی (ن) - چپکے سے گھس جانا۔
مائل ہونا

—— عَلٰی - ٹوٹ پڑنا

رَاوَدَ عَنَ (۳) - پھُسلانا

رَعٰی، یَرْعٰی (ف) - حفاظت کرنا - چرانا
حدود کا خیال رکھنا۔

رَاٰی، یَرٰی (ف) - دیکھنا - رائے رکھنا

رَانَ (ض) - زنگ (زنگ) چڑھ (لگ) جانا - غالب آجانا

رَبَا (ن) - بڑھنا - پھولنا - پرورش پانا

رَبَّ (ن) - پرورش کرنا

رَبِحَ (س) - نفع دینا

رَبَطَ (ض) - باندھنا - مضبوط کرنا

رَتَّلَ (۲) - ٹھیر ٹھیر کر پڑھنا

رَتَعَ (ف) - جانوروں کا چراگاہ
میں مزے سے چرنا چگنا۔ (لوگوں کا) خوب
مزے سے کھانا پینا یا لطف اٹھانا

رَجَّ (ن) - زور سے ہلنا یا ہلانا

رَجَعَ (ض) - لوٹنا - واپس آنا

رَجَفَ (ن) - کپکپی پڑنا - زلزلہ آنا

رَجَمَ (ف) - سنگسار کرنا

رَجٰی (ن) - امید رکھنا

رَحُبَ (ک) - کشادہ ہونا

رَحِمَ (س) - رحم کرنا

رَدَّ (ن) - لوٹانا - خطاوار ٹھیرانا

رَدِیَ، یَرْدٰی (س) - ہلاک ہونا

رَزَقَ (ن) - رزق (روزی) دینا

رَشَدَ (ن) - ہدایت پانا

رَضِیَ، یَرْضٰی (س) - خوش (راضی) ہونا - پسند کرنا۔

رَغِبَ فِیْ (س) - رغبت کرنا - چاہنا

—— عَنْ - اعراض کرنا - بیزار ہونا۔

رَفَعَ (ف) - اٹھانا - آگے بڑھانا

رَقَبَ (ن) - نگہبانی کرنا - انتظار
کرنا - لحاظ رکھنا

رَقِیَ (س) - چڑھنا

رَکِبَ (س) - سوار ہونا

رَکَضَ (ن) - بھاگ جانا - دوڑنا - پاؤں مارنا

رَکَعَ (ف) - رکوع کرنا

رَکَمَ (ن) - تہ بہ تہ کرنا - اکٹھا کرنا

رَکِنَ (س) مائل ہونا - جھک جانا

رَمٰی، یَرْمِیْ (ض) - پھینکنا

رَهِبَ (س) - خوف کھانا

رَهِقَ (س) - ڈھانکنا - چھاجانا

ز

زَادَ (ض) زیادہ کرنا

زَارَ (ن) - زیارت کرنا - ملنا

زَاغَ (ض) - ٹیڑھا ہونا - بہک جانا

زَالَ (ف) - رُکنا - ہٹنا - جاری نہ رہنا

زَالَ (ن) - زائل ہونا - ٹل جانا - موجودہ حالت یا جگہ کو چھوڑ دینا

زَحْزَحَ (۴) - دُور کرنا - ہٹانا

زَرَعَ (ف) - اگانا - بونا

زَعَمَ (ن) - دعویٰ کرنا - سچ یا جھوٹ کہنا

زَفَّ (ض) - دوڑتے ہوئے آنا

زَکٰی، یَزْکُوْ (ن) - نیک اور صالح ہونا - پاک ہونا

زَکّٰی (۲) - پاک صاف کرنا

زَلَّ (ض، ف) - پھسل جانا

زَلْزَلَ (۳) - سخت ہلانا - زلزلہ لانا

زَنٰی (ض) - زنا کرنا

زَوَّجَ (۲) - بیاہ دینا - میاں بیوی بنانا

زَهَقَ (ف) - نابود کرنا یا ہونا

زَیَّنَ (۲) - زینت دینا - خوشنما بنا دینا

اِزَّیَّنَ = تَزَیَّنَ (۵) - زینت پکڑ لینا

زَیَّلَ (۲) - پھوٹ ڈال دینا

س

سَئِمَ (س) - اُکتا جانا - ملول ہونا - کاہلی کرنا

سَاءَ - بُرا ہونا فعل جامد ہے - سَاءَ اور صرف ایک اور صیغہ سَاءَتْ استعمال ہوتے ہیں

سَاءَ (ف) - قبیح یا بدشکل ہونا

سَأَلَ (ف) - مانگنا - سوال کرنا

سَالَ (ض) - سیلاب آنا - پانی بہنا

سَابَقَ (۳) - سبقت لے جانا

سَاحَ (ض) - چلنا پھرنا

سَارَ (ض) - سیر کرنا - چلنا - جانا

سَارَعَ (۳) - جلدی کرنا - دوڑنا

سَاقَ (ن) - ہانکنا

سَاقَطَ (۳) - گرانا

سَامَ (ن) - تکلیف دینا - ذلیل کرنا

سَاوٰی (۳) - برابر کر دینا

سَاهَمَ (۳) - قرعہ اندازی میں حصہ لینا

سَبَّ (ن) - گالی دینا - بُرا بھلا کہنا

سَبَتَ (ض، ن) - سَبْت منانا - ہفتے کا دن منانا -

سَبَحَ (ف) - تیرنا

سَبَّحَ (۲) - تسبیح بیان کرنا

سَبَقَ (ض، ن) - آگے بڑھنا - پہلے ہو چکا ہونا - پہلے کرنا -

سَجَدَ (ن) - سجدہ کرنا

سَجٰی (ن) - تاریک اور سنسان ہونا

سَجَرَ (ن) - (آگ یا تنور میں) جھونکنا - گرم کرنا
سَجَّرَ (٢) - خوب تپانا
سَجَنَ (ن) - قید کرنا
سَحَبَ (ف) - گھسیٹنا
سَحَرَ (ف) - جادو کرنا - دھوکا دینا
سَخِرَ (س) - مذاق اُڑانا
سَخَّرَ (٢) - مُسخّر کرنا - کام میں لگانا
سَخِطَ (س) - غضبناک ہونا - ناخوش ہونا
سَرَّ (ن) - خوش کرنا
سَرَحَ (ف) - چرنے کے لیے چھوڑ دینا۔
چرنے کے لیے جانا۔
سَرَّحَ (٢) - آزاد کرنا - بیوی کو طلاق دینا
سَرَقَ (ض) - چوری کرنا
سَرٰی، یَسْرِیْ (ض) - رات میں چلنا
سَعٰی، یَسْعٰی (ف) - دوڑنا - کوشش
کرنا - قصد کرنا
سَعَّرَ (٢) - آگ بھڑکانا
سَطَا، یَسْطُوْ (ن) - حملہ کرنا
سَطَحَ (ف) - بچھانا
سَطَرَ (ن) - لکھنا
سَعَدَ (ف) - مبارک ہونا
سَفَحَ (ف) - خون بہانا
سَفَعَ (ف) - پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹنا

سَفَکَ (ض) - پانی یا خون بہانا
سَفِہَ (س) - احمق بنانا - حماقت میں مبتلا کرنا
سَقٰی (ض) - (پانی) پلانا
سَقَطَ (ن) - گر جانا
سَکَتَ (ن) - چپ رہنا - ٹھہر جانا
غصہ ٹھنڈا ہو جانا
سَکَّرَ (٢) - مدہوش (مست) کر دینا
سَکَنَ (ن) - ٹھہرنا - سکون حاصل
کرنا - قیام کرنا
سَلَبَ (ن) - چھین لینا
سَلَخَ (ف) - (کھال) اُتارنا، جُدا کرنا
سَلَّطَ (٢) - (کسی پر) غالب کرنا
سَلَفَ (ن) - گزرنا - گزر چکنا
سَلَقَ (ن) - طعنے دینا - باتیں بنانا
سَلَکَ (ن) - راستہ چلنا - راستہ بنانا
— فِیْ - داخل کرنا - چلانا
سَلَّمَ (٢) - سلام کہنا - سپرد کرنا - محفوظ رکھنا
سَمّٰی (٢) - نام رکھنا
سَمِعَ (س) - سننا
سَوَّلَ لِ (٢) - گمراہ کرنا - چقمہ دینا
بات بنانا یا گھڑ لینا
سَوّٰی - درست بنانا - تندرست کرنا
سَیَّرَ (٢) چلانا

ش

شَاءَ، یَشَاءُ (ف)۔ چاہنا

شَارَكَ (۳)۔ باہم شریک ہونا

شَاعَ (ض)۔ خبر پھیلانا

شَاقَّ (۳)۔ مخالفت کرنا دشمنی رکھنا

شَاوَرَ (۳)۔ باہم مشورہ کرنا

شَبَّهَ (۲)۔ کسی کو کسی دوسرے کا ہم صورت

بنانا۔ گھپلا کر دینا۔ شبہ ڈال دینا

شَرِبَ (س)۔ پینا

شَجَرَ (ن)۔ جھگڑا پیدا ہونا

شَخَصَ (ف)۔ (نگاہیں) پھٹی رہ جانا۔

یا (نگاہوں کا) چڑھ جانا

شَدَّ (ن ض) باندھنا۔ مضبوط کرنا

ـــــ عَلٰی۔ حملہ کرنا

شَرَحَ (ف)۔ کھولنا۔ واضح کرنا

شَرَّدَ (۲) دھتکارنا۔ بھگا دینا منتشر کر دینا

شَرَعَ (ف)۔ قانون بنانا۔ مقرر کرنا

شَرٰی، یَشْرِیْ (ض)۔ خریدنا بیچنا

شَعَرَ (ن)۔ جاننا۔ سمجھنا۔ محسوس کرنا

شَغَفَ (ف)۔ دل میں بیٹھ جانا۔

سما جانا۔ جگہ کر لینا

شَغَلَ (ف) مشغول کرنا۔ غافل کر دینا

شَفَعَ (ف)۔ سفارش (شفاعت) کرنا

شَفٰی، یَشْفِیْ (ض)۔ شفا دینا

شَقَّ (ن)۔ پھاڑنا۔ دشوار ہونا مشقت ڈالنا

شَقِیَ (س)۔ بدبخت ہونا۔ تکلیف اٹھانا

تکلیف میں پڑ جانا

شَكَا، یَشْكُوْ (ن)۔ شکایت کرنا

شَكَرَ (ن)۔ شکر ادا کرنا

شَوٰی (ض)۔ بھون ڈالنا۔ جلا دینا

شَهِدَ (س)۔ گواہی دینا۔ حاضر (موجود)

ہونا۔ دیکھنا

ص

صَابَرَ (۳)۔ ایک دوسرے کو صبر کی تلقین

کرنا۔ مقابلے میں مستعد رہنا۔ صبر کرنا۔

صَاحَبَ (۳)۔ ساتھی ہونا۔ ساتھ دینا

صَارَ (ض)۔ حالت بدلنا۔ لوٹنا۔ پھرنا

صَارَ اِلٰی (ن)۔ مانوس کر لینا۔ ہلا لینا

صَبَا (ن)۔ مائل ہو جانا۔ مشتاق ہونا

صَامَ (ن)۔ روزہ رکھنا
صَبَّ (ن)۔ (مصیبت) ڈالنا۔ برسانا
(پانی) بہانا یا انڈیلنا
صَبَّحَ (۲)۔ (کوئی کام) صبح کے وقت کرنا
صَبَرَ (ض)۔ صبر کرنا
صَحِبَ (س)۔ دوستی کرنا۔ مدد کرنا
صَدَّ (ن)۔ منع کرنا۔ روکنا۔ باز رہنا۔
رک جانا۔ روگردانی کرنا
صَدَرَ (ن)۔ ظاہر ہونا۔ واپس ہونا۔ واقع ہونا
صَدَعَ (ف)۔ آشکارا کرنا۔ کھول کر سنا دینا
یا بتا دینا۔
صَدَّعَ (۲)۔ سر درد پیدا کرنا
صَدَفَ عَنْ (ض)۔ پھر جانا۔ منہ پھیر
لینا۔ رکنا۔ روکنا
صَدَقَ (ض)۔ سچ بولنا
صَدَّقَ (۲)۔ تصدیق کرنا۔ سچ جاننا
صَرَفَ (ض)۔ پھیرنا۔ ہٹانا۔ واپس
کرنا یا بھیجنا۔
صَرَّفَ (۲)۔ گردش کرانا۔ رخ بدلنا

صَرَمَ (ض)۔ (فصل) کاٹنا
صَعِدَ (س)۔ چڑھنا
صَعَّرَ (۲)۔ تکبر سے منہ (گال) پھلا لینا
یا منہ ٹیڑھا کر لینا
صَعِقَ (س)۔ (بجلی کا) زور سے کڑکنا،
گرجنا۔ بے ہوش ہو جانا
صَغَا (صَغِیَ) (س، ف)۔ مائل ہونا، جھکنا
صَفَحَ (ف)۔ معاف کرنا۔ درگزر کرنا
صَكَّتَ (۲) تھپڑ مارنا۔ طمانچہ مارنا۔ پیٹنا
صَلَبَ (ض)۔ سولی دینا
صَلَّبَ (۲)۔ سولی دینا
صَلَحَ (ف)۔ نیک ہونا۔ درست ہونا
صَلّٰی (۲)۔ نماز پڑھنا۔ برکت دینا
درود و رحمت بھیجنا
صَلِيَ (س)۔ آگ میں پڑنا
صَمَّ (ف)۔ بہرا ہونا (ہو جانا)
صَنَعَ (ف)۔ بنانا۔ کرنا۔ احسان کرنا
صَوَّرَ (۲)۔ تصویر بنانا
صَهَرَ (ف)۔ گلانا۔ پگھلانا

ض

ضَارَّ (۳)۔ تکلیف (ایذا) دینا
ضَاعَفَ (۳)۔ دُگنا یا کئی گنا کرنا

ضَاقَ (ض)۔ تنگ ہونا (ہو جانا)

ضَاهَى (٣)۔ مشابہ ہونا

ضَحِكَ (س) ہنسنا۔ تعجب کرنا۔ ہنسی اُڑانا

ضَحِيَ (س)۔ دھوپ لگنا

ضَرَبَ (ض)۔ مارنا۔ ٹھپہ لگانا۔ مثال دینا۔ چلنا پھرنا۔ سفر کرنا

ضَرَّ (ن)۔ ضرر پہنچانا۔ نقصان دینا (پہنچانا)

ضَعُفَ (ک)۔ کمزور ہونا

ضَلَّ (ض)۔ گمراہ ہو جانا۔ ضائع ہو جانا۔ کھو جانا

ضَمَّ (ن)۔ ملانا

ضَيَّفَ (٢)۔ مہمان نوازی کرنا

ضَيَّقَ (٢)۔ تنگ کرنا۔ سختی کرنا تنگی میں ڈالنا

ط۔ظ

طَابَ (ض)۔ خوش دل ہونا۔ اچھا لگنا۔ پسند آنا

طَارَ (ض)۔ اُڑنا

طَافَ (ض)۔ چکر لگانا۔ طواف کرنا

طَالَ (ن)۔ لمبا ہونا

طَبَعَ (ف)۔ مُہر لگانا۔ ٹھپہ لگانا

طَحَى (ف)۔ پھیلانا

طَرَحَ (ف)۔ پھینک دینا (آنا)

طَرَدَ (ن)۔ دُھتکارنا۔ دُور کرنا

طَعِمَ (س)۔ چکھنا۔ کھانا

طَعَنَ (ف)۔ طعنہ دینا

طَغَى (ف)۔ سرکشی کرنا۔ حد سے بڑھ جانا

طَفِقَ (س)۔ شروع کرنا

طَلَبَ (ن)۔ ڈھونڈنا۔ طلب کرنا

طَلَعَ (ن)۔ طلوع ہونا

طَلَّقَ (٢)۔ طلاق دینا۔ چھوڑ دینا

طَمَثَ (ض)۔ چھونا

طَمَسَ (ض)۔ ہٹانا۔ زائل کرنا۔

طَمِعَ (س)۔ لالچ کرنا

طَهَرَ، طَهُرَ (ن،ک)۔ پاک ہونا

طَهَّرَ (٢)۔ پاک کرنا

طَوَّعَ (٢)۔ رغبت دلانا۔ آمادہ کرنا

طَوَّفَ (٢)۔ طواف کرنا

طَوَّقَ (٢)۔ طوق پہنانا

طَوَى، يَطْوِي (ض)۔ لپیٹنا

ظَاهَرَ (٣)۔ مدد کرنا۔ باہم مدد کرنا بیوی کو ماں کہہ دینا

ظَلَّ (س)۔ رہنا۔ ہمیشہ رہنا۔

ظَلَّلَ (٢) - سایہ ڈالنا
ظَلَمَ (ض) - ظلم کرنا - حق تلفی کرنا - بے موقع کر دینا
ظَمِئَ، یَظْمَأُ (س) - پیاسا ہونا

ظَنَّ (ن) - گمان کرنا
ظَهَرَ (ف) - ظاہر ہونا - باہر آنا
— عَلٰی - غالب آنا - واقف ہونا

ع

عَابَ (ض) - عیب دار بنانا
عَادَ (ن) واپس آنا (کرنا) ایک حالت سے دوسری حالت میں آنا - اعادہ کرنا - عداوت رکھنا
عَاذَ (ن) - پناہ مانگنا یا لینا
عَاشَرَ (٣) - مل جل کر رہنا
عَاقَبَ (٣) - عذاب دینا - مواخذہ کرنا
عَالَ (ن) - زیادتی یا بے انصافی کرنا
عَاهَدَ (٣) - معاہدہ کرنا - حلیف بننا
عَبَا، یَعْبُوْ - پیدا کرنا
عَبَثَ (س) - بے فائدہ کام کرنا - کھیل کھیل میں کوئی کام کرنا
عَبَدَ (ن) - عبادت کرنا
عَبَّدَ (٢) - غلام بنانا
عَبَرَ (ن) - خواب کی تعبیر کرنا
عَبَسَ (ض) - تُرشروئی برتنا - تیوری چڑھانا
عَتَا (ن) - تکبّر یا سرکشی کرنا - حد سے گزر جانا

عَتَلَ (ض) - گھسیٹنا
عَثَرَ (ن) - بھید سے واقف ہونا
عَثٰی - عَثِیَ (ف، س) - فساد یا کفر یا تکبر میں...
عَجِبَ (س) - تعجب کرنا - پسند کرنا - عجیب جاننا
عَجَزَ (ض، س) - عاجز ہونا
عَجِلَ (س) - جلدی کرنا
عَجَّلَ (٢) - کوئی کام جلدی کر دینا
عَدَّ (ن) - عَدَّدَ (٢) - شمار کرنا - گنتی کرنا
عَدَلَ (ض) - عدل کرنا - برابر ٹھہرانا - موازنہ کرنا
عَدٰی (ن) - ظلم یا زیادتی کرنا - آنکھیں پھیرنا
عَذَّبَ (٢) - عذاب دینا
عَرَجَ (ن) - بلند ہونا - چڑھنا
عَرَشَ (ض) - بیل ٹٹی پر چڑھانا - بلند کرنا
عَرَضَ (ض) - پیش آنا - پیش کرنا
— عَلٰی - پیش کرنا
عَرَّضَ (٢) - اشارے کنایہ سے کہنا

عَرَفَ (ض) - جاننا - پہچاننا
عَرَّفَ (۲) - واقف کرانا - مطلع کرنا
عَرِیَ، یَعْرَی - ننگا ہونا یا رہنا
عَزَّ (ض) - قوی ہونا - غالب آنا
عَزَبَ (ن) - پوشیدہ ہونا
عَزَّرَ (۲) - مدد کرنا - قوت دینا
عَزَّزَ (۲) - تائید کرنا - قوت دینا
عَزَلَ (ض) - جدا (دور) کر دینا
عَزَمَ (ض) - پکا ارادہ کر لینا - طے یا تیار ہو جانا
عَسٰی (فعل مقاربہ) - امید ہے - عجب نہیں - شاید
عَسْعَسَ (۴) - رات کا تاریک ہو جانا
رات کا گزر جانا یا پیچھے ہٹ جانا
عَشَا، یَعْشُو (ن) - روگردانی کرنا - شب
کوری کرنا - اندھا پن اختیار کرنا
عَصَرَ (ض) - (پھل یا کپڑے کو) نچوڑنا
عَصَمَ (ض) - بچانا - محفوظ رکھنا
عَصٰی، یَعْصِیْ (ض) نافرمانی کرنا - دشمنی رکھنا
عَضَّ (س) - کاٹنا
عَضَلَ (ن) - منع کرنا
عَطَّلَ (۲) - بے کار چھوڑ دینا
عَظَّمَ (۲) - تعظیم کرنا
عَفَا، یَعْفُو (ن) - پھولنا پھلنا - ترقی کرنا
عَفَا، یَعْفُو عَنْ (ن) - معاف کر دینا
درگزر کرنا
عَقَّبَ (۲) - پیچھے آنا یا لانا - لوٹانا
پیچھے مڑ کر دیکھنا
عَقَدَ (ض) - گرہ لگانا - پکا کرنا
عَقَرَ (ض) - کاٹ ڈالنا - کونچیں کاٹ ڈالنا
عَقَلَ (ض) - سمجھنا - عقل سے کام لینا
عَکَفَ (ن) - گرویدہ ہونا - بیٹھے رہنا
پوجنے میں لگا رہنا -
عَلَا (ن) - بلند ہونا - غالب آنا - سرکش ہو جانا
—— عَلٰی - سرکشی کرنا - چڑھائی کرنا -
عَلِمَ (س) - جاننا - علم رکھنا - واقف ہونا
عَلَّمَ (۲) - پڑھانا - سکھانا
عَمَرَ (ن) - آباد کرنا
عَمَّرَ (۲) - لمبی عمر دینا - عمر دینا
عَمِلَ (س) - کام یا محنت کرنا
عَمَهَ، عَمِهَ (ف، س) - بھٹکنا -
بہکنا - سرگرداں ہونا
عَمِیَ (س) - اندھا ہونا
عَمّٰی (۲) - اندھا کرنا - (خبر کو) چھپانا
عَنَا (ن) - جھکنا - فرماں بردار ہونا
عَنِتَ (س) - دشواری میں پڑنا
عَهِدَ (س) - وصیت کرنا - ذمہ دار بنانا - تاکید کرنا
عَیِیَ، عَیَّ (س) - عاجز ہونا - تھک جانا

غ

غَاثَ (ض)۔ مینہ برسانا

غَادَرَ (۳)۔ چھوڑنا

غَاصَ (ن)۔ غوطہ لگانا

غَاضَ (ض)۔ کم کرنا۔ گھٹانا خشک کرنا (پانی)

غَاظَ (ض)۔ غصہ دلانا

غَدَا (ن)۔ صبح کو آنا یا جانا

غَرَبَ (ن)۔ غروب ہونا

غَرَّ (ن)۔ دھوکا دینا۔ جھوٹی امیدیں دلانا

غَسَلَ (ض)۔ دھونا۔ نہانا

غَشِیَ، یَغْشٰی (س)۔ ڈھانکنا۔ چھاجانا

غَشّٰی (۲)۔ ڈھانک لینا۔ گھیر لینا

غَضِبَ (س)۔ غضبناک ہونا

غَضَّ (ن)۔ نگاہ یا آواز کو پست کرنا

غَفَرَ (ض)۔ معاف کر دینا۔ چھپانا

غَفَلَ (ن)۔ غافل ہوجانا۔ بھول جانا

غَلَا، یَغْلُوْ (ن)۔ غلو (مبالغہ) کرنا

غَلَبَ (ض)۔ غالب آنا

غَلُظَ (ض، ن، ک)۔ سخت ہونا۔ گاڑھا ہونا

غَلَّ (ن)۔ خیانت کرنا۔ ہتھکڑی یا طوق پہنانا

غَلَّقَ (۲)۔ دروازہ بند کرنا

غَلٰی (ض)۔ جوش مارنا۔ کھولنا

غَنِمَ (س)۔ غنیمت حاصل کرنا۔

غَنِیَ، یَغْنٰی (س)۔ زندہ رہنا۔ اقامت کرنا۔ مالدار ہونا

غَوٰی (ض)۔ غَوِیَ (س)۔ گمراہ ہونا۔ بھٹکنا۔ بہک جانا۔

غَیَّرَ (۲)۔ بدل دینا (تفعیل)

ف

فَاءَ، یَفِیْءُ (ض)۔ لوٹنا۔ رجوع کرنا

فَاتَ (ن)۔ ہاتھ سے نکل جانا۔ چوک جانا۔ جاتے رہنا

فَادٰی (۳)۔ فدیہ کا لین دین کرنا۔ فدیہ دے کر رہا کرانا

فَارَ (ن)۔ جوش مارنا

فَارَقَ (۳)۔ علیحدہ کر دینا

فَازَ (ن)۔ کامیاب ہونا۔ نجات پانا

فَاضَ (ض)۔ لبریز ہو کر چھلکنا۔ خوب بہنا

فَتَحَ (ف)۔ کھولنا۔ فتح دینا۔ بتلانا

— بَیْنَ۔ فیصلہ کرنا۔

فَتَّحَ (۲)۔ ایضاً (مبالغہ کے لئے ہے)

فَتَرَ (ن)۔ فَتَّرَ (۲)۔ تھم جانا سستی یا کاہلی دکھانا

فَتَقَ (ض)۔ پھاڑنا۔ کھول دینا۔ جدا جدا کرنا

فَتَنَ (ض)۔ آزمانا۔ فریفتہ کرنا۔ فتنہ میں مبتلا کرنا۔ گمراہ کرنا

فَجَرَ (ن)۔ گناہ یا فسق و فجور کرنا۔ (چشمہ یا نہر) جاری کرنا

فَجَّرَ (۲)۔ (پانی) جاری کرنا

فَدٰی (ض)۔ فدیہ دے کر چھڑانا

فَرَجَ (ض)۔ کھولنا۔ پھاڑ ڈالنا

فَرِحَ (س)۔ خوش ہونا

فَرَّ (ض)۔ بھاگنا۔ دور بھاگ جانا

فَرَشَ (ن)۔ بچھانا

فَرَضَ (ض)۔ واجب ٹھیرانا

فَرَطَ (ن)۔ زیادتی کرنا

فَرَّطَ (۲)۔ کوتاہی کرنا، کمی کرنا

فَرَغَ (ن)۔ فارغ ہونا

فَرَقَ (ن)۔ پھاڑنا۔ جدا جدا کرنا

فَرَّقَ (۲)۔ تفریق۔ جدائی ڈالنا

فَزِعَ (ف، س)۔ دہشت زدہ ہونا۔ گھبرا دینا

فَزَّعَ عَنْ (۲)۔ گھبراہٹ یا اضطراب دور کرنا

فَسَحَ (ف)۔ کشادگی پیدا کرنا

فَسَدَ (ض، ن)۔ خراب ہوجانا۔ بگڑ جانا

فَسَقَ (ض، ن)۔ بدکار یا نافرمان ہونا

فَشِلَ (س)۔ کمزور اور بزدل ہوجانا۔ نامردی دکھانا۔

فَصَلَ (ض)۔ جدا ہونا۔ فیصلہ کرنا۔ روانہ ہونا

فَصَّلَ (۲)۔ تفصیل بیان کرنا۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا

فَضَحَ (ف)۔ رسوا کرنا۔ فضیحت کرنا

فَضَّلَ (۲)۔ ترجیح یا فضیلت دینا

فَطَرَ (ض)۔ پیدا کرنا

فَعَلَ (ف)۔ بنانا۔ کرنا

فَقَدَ (ض)۔ کھو دینا۔ گم کرنا

فَقِهَ (س، ک)۔ سمجھنا۔ جاننا

فَكِهَ (س)۔ خوش ہونا۔ دل لگی کرنا

فَكَّرَ (۲)۔ فکر کرنا۔ سوچنا۔ غور کرنا

فَنَّدَ (۲)۔ ملامت کرنا۔ فاتر العقل ٹھیرانا

فَوَّضَ (۲)۔ سپرد کرنا

فَهَّمَ (۲)۔ سمجھا دینا۔ سمجھ دینا

ق

قَاتَلَ (۳)۔ جنگ کرنا۔ جہاد کرنا

قَاسَمَ (۳)۔ قسم کھانا

قَالَ (ن)۔ کہنا

قَامَ (ن) کھڑا ہونا

قَبَضَ (ض)۔ روکنا۔ پکڑ لینا۔ مٹھی بھر لینا
سمیٹنا۔ بند کرنا یا رکھنا
قَبِلَ (س)۔ قبول کرنا
قَتَرَ (ن)۔ خرچ میں تنگی کرنا
قَتَلَ (ن)۔ قتل کرنا۔ مار ڈالنا
قَتَّلَ (۲)۔ عبرت ناک طریقے سے قتل کرنا
قَدَّ (ن)۔ پھاڑنا۔ کاٹنا
قَدَرَ (ض)۔ اندازہ لگانا یا ٹھیرانا
قدر پہچاننا۔ (روزی) تنگ کرنا۔
—— عَلٰی۔ قابو پانا۔ قدرت پانا (رکھنا)
قَدَّرَ (۲)۔ مقرر کرنا۔ اندازہ لگانا یا کرنا
فیصلہ کرنا۔ حساب رکھنا
قَدَّسَ (۲)۔ پاک کرنا۔ پاکی بیان کرنا
قَدِمَ (س)۔ آنا
—— اِلٰی۔ قصد کرنا۔ متوجہ ہونا
قَدَمَ (ن)۔ آگے آگے چلنا
قَدَّمَ (۲)۔ آگے بڑھانا یا بھیجنا۔ پہلے سے
بھیجنا
قَذَفَ (ض)۔ ڈالنا۔ پھینکنا۔ تہمت لگانا
قَرَأَ (ف)۔ پڑھنا
قَرُبَ (س، ک)۔ قریب ہونا۔
قَرَّبَ (۲)۔ نیاز پیش کرنا۔ قریب کرنا۔
مقرب بنانا

قَرَّ، یَقَرُّ (س)۔ (آنکھ کا) خوشی سے
ٹھنڈا ہونا۔ مکان میں ٹھیرنا۔ ٹکا رہنا
قَرَضَ (ض)۔ کترا جانا
قَسَا (ن)۔ سخت و درشت ہونا
قَسَمَ (ض)۔ تقسیم کرنا
قَصَدَ (ض)۔ میانہ روی اختیار کرنا
قَصَرَ (ن)۔ چھوٹا کرنا۔ قصر کرنا (نماز) محفوظ کرنا
قَصَّ (ن)۔ بیان کرنا۔ پیچھے جانا
قَصَمَ (ض)۔ ہلاک کرنا
قَضٰی (ض)۔ فرض کو ادا کرنا۔ مقرر کرنا۔ حکم دینا
(حاجت کا پورا کرنا)
—— عَلٰی۔ مار ڈالنا
قَطَعَ (ف)۔ کاٹنا۔ عبور کرنا۔ راہ زنی کرنا
قَطَّعَ (۲)۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ پاش پاش کرنا
قَعَدَ (ن)۔ بیٹھے رہنا۔ بیٹھنا
قَفَا، یَقْفُو (ن)۔ پیروی کرنا
قَفّٰی (۲)۔ پیچھے چلانا۔ پیچھے آنا
قَلَبَ (ض)۔ لوٹانا۔ پلٹ دینا
قَلَّبَ (۲)۔ اُلٹ پلٹ کرنا۔ کروٹیں بدلوانا
قَلَّ (ض)۔ کم ہونا۔ قلیل ہونا
قَلَّلَ (۲)۔ کم کرنا
قَلٰی (ض)۔ ناراض ہونا
قَنَتَ (ن)۔ اطاعت کرنا
قَنَطَ (ن)۔ مایوس ہونا۔

قَهَرَ (ف)۔ غالب ہونا۔ سختی کرنا

قَيَّضَ (۲)۔ مُسلط کرنا۔ مقرر کرنا

ك

كَاتَبَ (۳)۔ (آزادی کے شرائط) لکھ کر دیدینا
كَادَ، يَكِيدُ (ض)۔ مکر و فریب کرنا
داؤ یا تدبیر کرنا
كَادَ، يَكَادُ (ف)۔ قریب الوقوع ہونا۔
(فعل مقاربہ ہے)
كَالَ (ض)۔ ناپنا۔ ناپ کر دینا
كَانَ (ن)۔ ہونا۔ پایا جانا۔ واقع ہونا
كَبَّ (ف)۔ اوندھا کرنا۔ منہ کے بل گرانا۔
كَبَتَ (ض)۔ ذلیل و رسوا کرنا۔ پچھاڑنا۔
كَبُرَ (ک)۔ مرتبے میں بڑا ہونا۔ سخت
یا بھاری ہونا۔
— عَلَى۔ گراں گزرنا
كَبِرَ (ف)۔ عمر میں بڑا ہونا
كَبَّرَ (۲)۔ تکبیر کہنا۔ بڑا بنانا۔ بڑائی بیان کرنا
كَبْكَبَ (۴)۔ گڑھے میں پھینکنا
كَتَبَ (ن)۔ لکھنا
— عَلَى۔ کسی امر کو کسی پر فرض کرنا
كَتَمَ (ن)۔ چھپانا۔ پوشیدہ رکھنا
كَثُرَ (ک)۔ بہت (کثرت سے) ہونا
كَثَّرَ (۲)۔ زیادہ کرنا

كَذَبَ (ض)۔ جھوٹ بولنا
كَذَّبَ (۲)۔ جُھٹلانا۔ جُھوٹا جاننا
كَرَّمَ (۲)۔ عزت دینا
— عَلَى۔ فوقیت دینا
كَرِهَ (س)۔ ناپسند کرنا
كَرَّهَ (۲)۔ نفرت دلانا۔ مکروہ بنانا
كَسَا (ن)۔ کپڑے پہنانا
كَسَبَ (ض)۔ کمانا۔ عمل کرنا
كَشَطَ (ن)۔ کھال اُتارنا۔ ننگا کرنا
كَشَفَ (ض)۔ ظاہر کرنا۔ کھولنا
— عَنْ۔ دُور کرنا
كَفَرَ (ن)۔ انکار کرنا۔ ناشکرا ہونا۔ چھپانا
كَفَّرَ (۲)۔ کافر کہنا۔ ڈھانکنا
— عَنْ۔ دُور کر دینا (گناہ)
كَفَّ عَنْ (ن)۔ باز رکھنا۔ روکے
رکھنا۔ باز رہنا
كَفُلَ (ن، ک)۔ کفالت کرنا۔ ضامن
(ذمہ دار) ہونا
كَفَّلَ (۲)۔ کفیل، ذمہ دار بنانا
كَفَى، يَكْفِي (ض)۔ کافی ہونا

كَلَأَ، يَكْلَؤُ (ف)۔ حفاظت کرنا

كَلَّفَ (۲)۔ ذمہ دار بنانا۔ دشوار کام کا حکم دینا

كَلَّمَ (۲)۔ کلام (بات چیت) کرنا

كَنَزَ (ض)۔ مال جمع کرنا۔ ذخیرہ کرنا

كَوَّرَ (۲)۔ لپیٹنا (سورج کو) بے نور کرنا

كَوَى، يَكْوِي (ض)۔ داغنا

ل

لَامَ (ن)۔ ملامت کرنا

لَاقَى (۳)۔ ملاقات کرنا۔ ملنا۔ سابقہ پیش آنا

لَامَسَ (۳)۔ ایک دوسرے کو چھونا

لَانَ (ض)۔ نرم ہونا

لَبِثَ (س)۔ ٹھہرنا۔ قیام کرنا

لَبَسَ (ض)۔ مشتبہ کرنا۔ گڈمڈ کرنا

لَبِسَ (س)۔ لباس پہننا

لَجَّ (ض)۔ اصرار کرنا۔ اڑ جانا۔ جم جانا

لَحِقَ (س)۔ پیچھے سے آ ملنا۔ پا لینا۔ آ پہنچنا

لَذَّ (س)۔ مرغوب پانا۔ لذت حاصل کرنا۔ آرام پانا

لَعِبَ (س)۔ کھیلنا۔ خوش طبعی کرنا

لَعَنَ (ف)۔ لعنت کرنا یا بھیجنا

لَغِيَ (س)۔ بک بک کرنا۔ غل مچانا

لَفَتَ عَنْ (ض)۔ پھیرنا۔ اِدھر اُدھر موڑنا

لَفَحَ (ف)۔ جھلس دینا

لَفَظَ (ض)۔ لفظ منہ سے نکالنا

لَقِفَ (س)۔ نگل جانا

لَقِيَ (س)۔ دیکھنا۔ ملاقات کرنا۔ پانا

لَقَّى (۲)۔ دینا۔ نوازنا

لَمَزَ (ض)۔ عیب لگانا

لَمَسَ (ض)۔ چھونا

لَهَثَ (س)۔ کتے کا ہانپتے ہوئے زبان لٹکانا

لَوَّى (۲)۔ سر یا گردن جھکانا یا مٹکانا

لَوَى، يَلْوِي (ض)۔ کسی چیز کو بٹنا، توڑنا یا مروڑنا۔ کسی کی طرف مڑ کر دیکھنا

لَيْسَ (فعل ناقص) نفی کے لئے آتا ہے۔

م

مَاتَ (ن)۔ مرنا

مَاجَ (ن)۔ (پانی کا) موجیں مارنا

مَادَ، يَمِيدُ (ض)۔ ڈگمگانا۔ جھولنا۔ ہلنا

مَادَامَ (فعل ناقص) ہمیشہ رہنا

مَارَ (ن)۔ تھرتھرانا۔ ڈانواڈول ہونا

مَارَ (ض)۔ گھر والوں کے لئے) رسد یا اناج لانا۔ نان نفقہ کا بندوبست کرنا

مَارٰی، یُمَارِیْ۔ جھگڑنا۔ بحث کرنا

مَازَ (ض)۔ ممیز کرنا۔ جدا اور نمایاں کرنا

مَالَ (ض)۔ مائل ہونا۔ جھکنا۔ رغبت کرنا

مَتَّعَ (۲)۔ فائدہ دینا۔ فائدہ اٹھانے دینا

مَحَّصَ (۲)۔ میل کچیل سے پاک کرنا۔ خالص بنانا

مَحَقَ (ف)۔ مٹا دینا۔ باطل کرنا

مَحَا، یَمْحُوْ (ن)۔ محو کرنا۔ مٹانا

مَدَّ (ن)۔ کھینچنا۔ پھیلانا۔ لمبا ہونا

مَدَدَ (ض)۔ مدد کرنا

مَرَجَ (ن)۔ ملانا۔ چلانا۔ کھلا چھوڑ دینا

مَرِحَ (س)۔ اکڑنا۔ اترانا۔ بہت خوش ہونا

مَرَدَ (ن)۔ حد کمال کو پہنچ جانا۔ طاق ہو جانا

مَرَّ (ن)۔ گزرنا۔ گزر جانا

مَرِضَ (س)۔ بیمار ہونا

مَزَّقَ (۲)۔ پراگندہ کرنا۔ تتر بتر کرنا ٹکڑے ٹکڑے کرنا

مَسَحَ (ف)۔ پونچھنا۔ تیل ملنا۔ مسح کرنا

مَسَخَ (ف)۔ مسخ کرنا۔ بگاڑنا

مَسَّ (ف، ن)۔ چھونا۔ لاحق ہونا پہنچنا۔ پیش آنا

مَشٰی، یَمْشِیْ (ض)۔ چلنا

مَضٰی (ض،ن)۔ گزر جانا

ـــ ب۔ (کوئی چیز) لے جانا

مَکَثَ (ن)۔ ٹھیرنا۔ قیام کرنا

مَکَرَ (ن)۔ چال چلنا۔ خفیہ تدبیر کرنا مکر کرنا

مَکَّنَ (۲)۔ قوت و قدرت دینا

مَلَأَ (ف)۔ بھرنا۔ لبالب بھرنا

مَلَکَ (ض)۔ مالک ہونا۔ اختیار رکھنا غالب ہونا

مَنَعَ (ف)۔ روکنا۔ محروم کرنا

مَنَّ (ن)۔ بھلائی کرنا۔ احسان جتانا۔

مَنّٰی (۲)۔ آرزو دلانا

مَهَدَ (ف)۔ بستر بچھانا

مَهَّدَ (۲)۔ بستر ٹھیک کرنا۔ ترتیب دینا

مَهَّلَ (۲)۔ مہلت دینا

ن

نَأَ (ف)۔ دور رہنا یا بھاگنا

نَاءَ (ن)۔ بھاری (گرانبار) ہونا

نَاجٰی (۳)۔ سرگوشی کرنا۔ صلاح مشورہ کرنا (خفیہ)
نَادٰی (۳)۔ پکارنا۔ مشورہ کرنا۔ اذان دینا
نَازَعَ (۳)۔ جھگڑنا
نَافَقَ (۳)۔ منافقت کرنا
نَالَ (ف، ض)۔ (کوئی مطلب) حاصل کرلینا
پالینا۔ قریب ہونا
نَبَّأَ (۲)۔ خبر دینا
نَبَتَ (ن)۔ اُگنا
نَبَذَ (ض)۔ پھینک دینا۔ ڈال دینا
نَتَقَ (ض)۔ اُٹھانا۔ بلند کرنا
نَجَا (ن)۔ نجات پانا۔ بچ جانا
نَجّٰی (۲)۔ رہائی دلانا
نَحَتَ (ض)۔ پہاڑ کھودنا۔ پتھر کاٹنا
نَحَرَ (ف)۔ ذبح کرنا۔ قربانی کرنا
نَذَرَ (ن)۔ نذر (منت) ماننا
نَزَعَ (ض)۔ (کھینچ کر) باہر نکالنا۔
(لباس) اتروانا۔ کھینچ لینا
نَزَغَ (ف)۔ ورغلانا۔ اُکسانا۔ فساد ڈالنا
نُزِفَ واُنْزِفَ، یُنْزَفُ۔ (مجہول)
عقل میں فتور آجانا۔ نڈھال ہوجانا
نَزَلَ (ض)۔ اُترنا۔ اُتارنا
نَزَّلَ (۲)۔ تدریجاً نازل کرنا، اُتارنا۔
اہتمام کے ساتھ اُتارنا

نَسَخَ (ف)۔ مٹانا۔ زائل یا منسوخ کرنا
نَسَفَ (ض)۔ بکھیرنا۔ اُڑا دینا
نَسَلَ (ض)۔ تیز تیز چلنا۔ دوڑنا
نَسِیَ، یَنْسٰی (س)۔ بھول جانا
نَشَرَ (ن)۔ پھیلانا۔ بکھیرنا۔ ظاہر کرنا
نَشَزَ (ن)۔ اُٹھ کھڑا ہونا۔ لڑنا۔
بے پروائی یا بدمعاشی ظاہر کرنا
نَصِبَ (س)۔ محنت کرنا
نَصَبَ (ض، ن)۔ کھڑا کرنا۔ گاڑنا
نَصَحَ (ف)۔ نصیحت کرنا۔ خیرخواہی کرنا
نَصَرَ (ن)۔ مدد کرنا
نَضِجَ (س)۔ گل جانا (گوشت یا چمڑہ)
نَطَقَ (ض)۔ بولنا۔ بات کرنا
نَظَرَ (ن، س)۔ دیکھنا۔ نظر ڈالنا
انتظار کرنا۔ مہلت دینا
نَعَقَ (ض)۔ (چرواہے کا ریوڑ کو) پکارنا
نَعَّمَ (۲)۔ نعمت یا انعام دینا
نَفَخَ (ن)۔ پھونک مارنا۔ پھونکنا
نَفِدَ (س)۔ ختم ہوجانا
نَفَذَ (ن)۔ جاری ہونا۔ آگے نکل جانا
نَفَرَ (ض)۔ نکلنا۔ نکل کھڑا ہونا
نَفَشَ (ن)۔ رات کو چرنا
نَفَعَ (ف)۔ نفع دینا۔ مفید ہونا

نَفٰی (ض)۔ جلا وطن کرنا

نَقَّبَ (۲) چھان مارنا رڈالنا

نَقَرَ (ن)۔ پھونکنا۔ پھونک مارنا

نَقَصَ (ن)۔ کم ہونا یا کرنا۔ گھٹنا یا گھٹانا

نَقَضَ (ن)۔ توڑ ڈالنا

نَقَمَ (ض)۔ بدلہ دینا یا لینا۔ سزا دینا
عیب پکڑنا

نَکَثَ (ن)۔ (عہد) توڑنا۔ اُدھیڑنا

نَکَحَ (ض)۔ شادی کرنا

نَکِرَ (س)۔ کھٹکنا۔ نہ پہچاننا

نَکَّرَ (۲)۔ شکل وصورت بدل دینا

نَکَسَ (ن)۔ ذلّت سے سر جھکانا۔ اوندھا کرنا

نَکَّسَ (۲)۔ اوندھا کر دینا۔ اُلٹا پھیر دینا

نَکَصَ (ض)۔ پلٹ جانا۔ بھاگ جانا۔ پھر جانا

نَهَرَ (ف)۔ ڈانٹنا۔ جھڑکنا

نَهٰی (ف)۔ منع کرنا۔ روکنا

ه

هَاتِ۔ اسم فعل بمعنی لا یا دے واحد مذکر مخاطب

هَاتِیْ۔ (واحد مونث مخاطب)

هَاتُوْا۔ جمع مذکر مخاطب۔ لاؤ۔ دو

هَاجَ (ض)۔ نباتات کا خشک ہوجانا

هَاجَرَ (۳)۔ ہجرت کرنا

هَادَ، یَهُوْدُ (ن)۔ یہودی ہونا

— اِلٰی۔ توبہ کرنا۔ رجوع ہونا

هَامَ، یَهِیْمُ (ض)۔ حیران وسرگرداں پھرنا

هَانَ (ن)۔ ذلیل ہونا

هَاءُ یا هَاءُمُ۔ (اسم فعل)۔ یہ لو

هَبَطَ (ض)۔ اترنا۔ گرنا

هَجَرَ (ن)۔ چھوڑ دینا۔ الگ ہوجانا

هَجَعَ (ف)۔ رات کو سونا (ہلکا سا)

هَدَّمَ (۲)۔ ڈھانا۔ گرا دینا

هَدٰی، یَهْدِیْ (ض) ہدایت دینا۔
راستہ دکھانا

هَرَعَ (ف)۔ بے چینی سے تیز تیز چلانا۔

هُرِعَ وهُرِّعَ۔ تیز تیز چلانا۔

هَزَّ (ن)۔ ہلانا

هَزَمَ (ض)۔ شکست دینا

هَشَّ (ن)۔ پتے جھاڑنا (درختوں سے)

هَلَکَ (ض)۔ ہلاک ہونا

(هَلُمَّ۔ اسم فعل بمعنی۔ آؤ یا لاؤ۔)
(یہی ایک صیغہ مستعمل ہے۔)

هَمَّ (ن)۔ پختہ ارادہ کرنا۔ قصد کرنا

هَوٰی، یَهْوِیْ (ض)۔ گرنا۔ غروب ہونا

هَوِیَ، یَهْوٰی (س) - چاہنا - محبت کرنا

هَیَّأَ (۲) - مہیا کرنا - تیار یا درست کرنا (تفعیل)

و - ی

وَادَّ، یُوَادُّ (۳) - دوستی رکھنا

وَارٰی، یُوَارِیْ (۳) - چھپانا - ڈھانکنا

(مفاعلة) وَاطَأَ (۳) - موافقت پیدا کرنا

وَاعَدَ (۳) - باہم وعدہ کرنا

وَاثَقَ (۳) - معاہدہ کرنا

وَتَرَ، یَتِرُ (ض) - کم کرنا - چھیننا

وَجَبَ (ض) - زمین پر گر پڑنا

وَجَدَ (ض) - پانا - پالینا

وَجِلَ (س) - ڈرنا - خوف کھانا

(تفعیل) وَجَّهَ (۲) - رخ کرنا - جانا

وَدَّ (س) - دوست رکھنا - پسند کرنا
خواہش یا تمنا کرنا

وَدَعَ (ف) - وَدَّعَ (۲) - چھوڑ دینا

وَذَرَ، یَذِرُ (ض) - چھوڑنا

وَرِثَ (ح) - وارث ہونا

وَرَدَ (ض) - پہنچنا - اترنا - حاضر ہونا

وَزَرَ (ض) - بوجھ اٹھانا

وَزَعَ (ف) - (لشکر کی) صف بندی کرنا -
جماعتیں بنانا - روکنا -

وَزَنَ (ض) - وزن کرنا - تولنا

وَسَطَ (ض) - بیچ میں گھس جانا

وَسِعَ (س) - وسیع اور کشادہ ہونا
اپنے اندر سمو لینا

وَسَقَ (ض) - سمیٹ لینا - اکٹھا کرنا

وَسَمَ (ض) - داغ لگانا

وَسْوَسَ (۴) - وسوسہ ڈالنا (فَعْلَلَةٌ)

وَصَفَ (ض) - صفت بیان کرنا

وَصَلَ (ض) - جوڑنا

—— اِلٰی - پہنچنا

وَصّٰی (۲) - وصیت کرنا - حکم دینا - تاکید کرنا (تفعیل)

وَضَعَ (ف) - رکھنا - رکھ دینا - گرانا -
بچہ جننا - اٹھا لینا -

وَطِئَ، یَطَأُ (س) - روندنا

وَعَدَ (ض) - وعدہ کرنا

وَعَظَ (ض) - نصیحت کرنا - وعظ کہنا

وَعٰی، یَعِیْ (ف) - تھک جانا

وَفَّقَ (۲) - توفیق دینا - موافقت پیدا کرنا (تفعیل)

وَفّٰی (۲) - پورا حق دینا (تفعیل)

وَقَبَ (ض) - (تاریکی کا) چھا جانا

وَقَّتَ (۲) - کسی کام کے لئے وقت مقرر کرنا (تفعیل)

قرآن حکیم سورہ ۷۷، آیت ۱۱ میں
اُقِّتَتْ آیا ہے جو اصل میں وُقِّتَتْ
(ماضی واحد مونث مجہول) ہے۔
(تفعیل) وَقَّرَ (۲)۔ عزت کرنا (تَوْقِیر)
وَقَعَ، یَقَعُ۔ واقع ہونا۔ گر پڑنا
وَقَفَ، یَقِفُ۔ کھڑا کرنا۔ ٹھہرانا
وَقٰی، یَقِیْ (ض)۔ حفاظت کرنا۔ بچانا
وَکَزَ (ض)۔ مکا مارنا
تفعیل وَکَّلَ (۲)۔ وکیل بنانا۔ مقرر کرنا (تَوْکِیل)
وَلَتَ (ض)۔ گھٹانا۔ کم کرنا
وَلَجَ (ض)۔ داخل ہونا

وَلَدَ، یَلِدُ (ض)۔ جننا
وَلِیَ، یَلِیْ۔ قریب ہونا۔ پیچھے چلنا
وَلّٰی (۲)۔ والی بنانا۔ اعراض کرنا (تفعیل)
لوٹ جانا۔ الٹا بھاگنا
وَنٰی، یَنِیْ۔ کام میں سست یا کمزور ہونا
وَهَبَ، یَهَبُ (ف)۔ دینا۔ ہبہ کرنا۔ بخشنا
وَهَنَ (ض)۔ کمزور ہو جانا۔ ہمت ہار دینا
سست ہو جانا
یَئِسَ، یَیْئَسُ۔ مایوس ہونا۔ ناامید ہونا
(مطمئن ہونا اور متضاد معنوں کا حامل ہے)
یَسَّرَ (۲)۔ آسان کرنا (تفعیل)

(نسخہ) حب الرشاد۔ ایک حصہ
مستطالبجری۔ دو حصے
شونیز۔ دو حصے
ان کو پیس کر مریض ایک چھوٹا چمچہ
کھانے کے بعد گرم پانی میں شہد کے شربت
کے ساتھ پیا جائے۔ یہ گردے کی
سوزش اور پیپ کو ختم کر دیتا ہے

گردے کی بیماریوں میں۔
کھیرا۔ ککڑی۔ خربوزہ۔
پپیتہ۔ انناس۔ انجیر۔
تربوز۔ دوالی پھل۔ اور
غذائیں۔

علاج کے ۳ طریقے (۱) بیماری سے بچنے اور جسم
میں قوت مدافعت پیدا
کرنے کا طریقہ۔
(۲) غذاؤں سے علاج
(۳) علاج بالادویہ

سرٹیفیکیٹ

میں نے اردو اکیڈمی سندھ ۔ کراچی کے سلسلۂ مطبوعات مطالعۂ قرآن حکیم کی کتاب ۱ کے پروف بغور پڑھے ہیں، میں تصدیق کرتا ہوں کہ بحمد اللہ اس کتاب میں قرآنی آیات یا ان کے اجزاء میں کوئی غلطی نہیں ہے ۔ فقط

حافظ محمد ابراہیم فیضی
منظور شدہ پروف ریڈر ۔ محکمہ اوقاف ۔ کراچی

محمد اقبال نعیمی عفی عنہ
ریسرچ اینڈ رجسٹریشن آفیسر محکمہ اوقاف

سلسلۂ مطبوعاتِ مطالعۂ قرآنِ حکیم ۔ ۱

طبع اوّل :	رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ
طبع دوم :	شعبان المعظم ۱۴۰۵ھ
مطبع :	باب الاسلام پرنٹنگ پریس کراچی
طابع وناشر :	اُردو اکیڈمی سندھ، کراچی
تعداد اوّل :	۱۰۰۰ ہزار
تعداد دوم :	۲۰۰۰ ہزار

(عام قاری کی محدود د[illegible] [illegible]کھتے ہوئے ہدیہ لاگت سے بھی کم رکھا گیا ہے)

20-6-70

بیان کیا، مطابق

annex

حصص فریقین مقرر کئے جاویں

Ex. P-1

جائداد متدعویہ منقسم کی جاوے

کیونکہ بوجہ حدود قابل تقسیم نہ ہے

(K.M. 20/6/70)

9.9.70

وکیل مرزا عباس کو کورٹ آف کمشنر مقرر کیا جاوے

"نیلام ہو کر یا جاوے" ہیں درخواست۔ نہ میں ہوا ہے۔

40
40
14 | 26 روپے

40	X2
40	X1
40	31
40	30
40	29
40	28
40	27
10	26
30	25

30
24
10
10
96

قرآن حکیم کو سمجھ کر پڑھنا اور اس کی تعلیمات پر صدقِ دل سے عمل پیرا ہونا ہر مسلمان کے لئے موجبِ سعادت ہے۔

"مطالعۂ قرآن حکیم" کی اشاعت کا مقصد یہ ہے کہ تعلیم یافتہ حضرات میں قرآن فہمی کا شوق پیدا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کی اس بے بہا نعمت سے کما حقہٗ، مستفید ہونے کی کوشش کریں۔

یہ کتاب خصوصی طور پر ان حضرات کی راہنمائی کے لئے ترتیب دی گئی ہے جو کہ علومِ جدیدہ کی تحصیل میں مصروف رہنے کی وجہ سے قرآن مجید کے غائر مطالعہ اور اس کے مطالب و معانی پر غور کرنے کے لئے وقت نہیں نکال سکے اور اب اس کمی کو پورا کرنا چاہتے ہیں۔

کتاب کے پہلے حصّہ میں عربی گرامر کے ضروری اور بنیادی مسائل سہل اور دل نشین انداز میں بیان کئے گئے ہیں۔ اس ضمن میں پہلے پندرہ پاروں سے دو تین سو آیات کا مطالعہ کرایا گیا ہے۔ دوسرے حصّے میں قرآن حکیم کی وہ سورتیں لی گئی ہیں جو اکثر و بیشتر زیرِ تلاوت رہتی ہیں۔ یہ ایک مخلصانہ کوشش ہے۔ امید ہے مؤلفین کی محنت بار آور ہوگی۔

آخر میں ۳۴ صفحات کا ضمیمہ ہے جو قرآن حکیم میں مستعمل افعال کے فعل ماضی صیغہ واحد مذکر غائب کی بہ ترتیب ابجد کی مکمل فہرست ہے۔ ہر فعل کا مصدری ترجمہ اور باب بھی دیا گیا ہے۔ یہ فہرست مطالعۂ قرآنِ حکیم کے لیے کلید کا کام دے گی۔

ہدیہ: ۲۶ روپے